UNIVERSAL
LIBRARY

OU_188952

UNIVERSAL
LIBRARY

به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی مشتمل لامع الانوار معرفت آگاہی گل گلستان طریقت نرگس خمار حقیقت اسم با مسمےٰ

یعنی

بوستان معرفت

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر دوم

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خانصاحب ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ من بحسن و خوبی چھپی

اعلان - حق تالیف و تصنیف اس کتاب کا بحق نولکشور پریس محفوظ و محدود ہے۔

اطلاع - اِس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی اور اُسکی فہرست مطبوع ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب تصوف اُردو و فارسی وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اُردو	
اُردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی - قدیم مستند تصنیف غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضہ کا حامل المتن اُردو ترجمہ ہی خوبی یہ ہی کہ ہر صفحہ مین دو کالم ہین ایک مین عربی عبارت اسیقدر ہی جسقدر دوسرے کالم مین اُردو ترجمہ ہی جدید الترجمہ اور اسقدر مقبول ہوا کہ اگرچہ ترجمہ کو تھوڑا زمانہ ہوا مگر دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہی جس کاکاغذ وغیرہ کل امور ایڈیشن اول سے برتبہا عمدہ ہین۔	۴ر ۸ پ
ایضاً - کاغذ زرد۔	۳ر ۸ پ
ایضاً - کاغذ درجہ دوم۔	۲ر ۸ پ
سیرت محمدیہ - مطبوعۂ غیر۔	۱ر ۷ پ
جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی۔	۵ر ۲ تا
باب دانش - مولفۂ مولوی محمد کریم بخش۔	۲ر
ذخیرۂ سعادت - ترجمہ بھامنی بلاس کی پستک دو فصل اول و آخر کا تہذیب اخلاق مین مولفۂ لالہ لال جی صاحب۔	۱ر ۹ تا
اوقات عزیزی - از سید غلام حیدر خان۔	۴ر

نام کتاب	قیمت
ترجمہ عوارف المعارف - کامل دو جلد مین	
مترجمہ مولانا ابوالحسن فرید آبادی مرحوم۔	۴ر ۸ پ
خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم از مولوی کریم بخش	۳ر ۸ پ
معدن تہذیب - مصنفۂ مرزا حبیب حسین صاحب بی۔ اے مجلد خوشنما جلد پارچہ۔	۴ر ۸ پ
مخزن الفصاحت - معروف بہ مسدس آخر۔	۲ر
بحر الحقیقت - اصلاح نفس مین۔	۲ر
آبحیات - اخلاق و موعظت مین از نشی کامتا پرشاد۔	۳ر
کیمیاے حکمت - حصہ اول بیان شرائف علم و ادب	۲ر
تہذیب الاخلاق - مولفۂ مولوی نجم الحق۔	۱ر
پیراہن یوسفی - اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بشعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل دو جلد مین تفصیل ذیل	۴ر ۸ پ
جلد اول - ترجمۂ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔	۱۰ر پ
جلد دوم - ترجمۂ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	۱۰ر پ
اخلاق رضی - مصنفۂ قاضی محمد رضی۔	۴ر
شجرۂ معرفت محشی - منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمۂ سید غلام حیدر صاحب۔	۴ر
شان رحمت منظوم - عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہی	۲ پائی

فہرست مضامین بوستان معرفت دفتر دوم

مضمون	صفحہ
سبب تاخیر مثنوی بعد ختم دفتر اول	۲
حال جاننا ایک شخص کا خیال کو زمانہ عمر مین اور تنبیہ کرنا اسکو۔	۱۲
دیکھنا ایک شخص کا سانپ کو ایک سانپ پکڑنیوالے سے اور کاٹنا سانپ کا چور کو اور مرنا اسکا۔	۱۴
التماس کرنا ہمراہی حضرت عیسیٰؑ کا عیسیٰؑ سے اور زندہ کرنا استخوان کا۔	۱۵
نصیحت کرنا صوفی کا خادم کو واسطے غمخواری بہیمہ کے اور لاحول کہنا خادم کا۔	۱۶
مشورہ کرنا خدا تعالیٰ کا فرشتون سے ایجاد خلق مین	۱۷
بند ہونا تقریر معنی کا اس سبب سے کہ رغبت بمستمع کی حکایت ظاہر و غیرہ سُننے پر ہے۔	۱۹
التزام کرنا خادم کا غمخواری بہیمہ کی اور خلاف کرنا۔	۲۰
گمان کرنا قافلہ والون کا کہ شاید بہیمہ صوفی کا بیمار ہی۔	۲۳
پانا بادشاہ کا اپنے باز کو گھر مین ایک بڑھیا کے۔	۳۰
حلوا خریدنا شیخ احمد خضرویہ کا واسطے غریبون کے	۳۴
بالہام حق۔	
ڈرانا ایک شخص کا زاہد کو کہ کم رویا کر تو اندھا نہو جائے	۳۹
تمامی قصہ زندہ ہونا استخوان کا عیسیٰؑ کی دعا سے	۴۰
سہلانا کسان کا شیر کو گائے کے دھوکے سے	۴۳
پوچھنا صوفیون کا بہیمہ صوفی مسافر کا واسطے سفر اور سماع کے	۴۴
پوچھنا مُفلس کا کہ زندان مین تھا اور زندانی اُس سے فریاد و فغان مین۔	۴۹

مضمون	صفحہ
شکایت کرنا زندانیون کا وکیل قاضی کے سامنے اس مفلس کے غلبہ سے۔	۵۱
تتمہ قصہ مفلس زندانی کا قاضی کے ساتھ۔	۵۳
مناجات۔	۵۷
تمثیل حقیقت سخن کی اور اطلاع اُسکے کشف پر۔	۶۱
ملامت کرنا لوگون کا اُس شخص کو جسنے تہمت سے اپنی مان کو مار ڈالا۔	۶۳
امتحان کرنا بادشاہ کا دو غلام نوخرید کو۔	۶۹
ٹھیک کرنا بادشاہ کا ایک کو اُن دو غلامون سے ایک سے حال دوسرے کا اور ظاہر کرنا اُسکا کچھ اُسمین ہے۔	۷۰
قسم کھانا غلام کا اپنے صدق دعوی و طہارت گمان پر	۷۳
پھر پوچھنا حال شاہ کا دوسرے غلام سے۔	۸۱
حسد کرنا حشم کا اس بندۂ خاص پر۔	۸۴
گرفتار ہونا ایک باز کا اُلوون کے ویرانہ مین	۹۰
اکلوخ ڈالنا ایک تشنہ کا سر دیوار سے جوے آب مین	۹۴
حکایت۔	۹۷
در معنی فی التاخیر آفات۔	۱۰۰
تمثیل بیان بلانے پانی کی آلودون کو واسطے پاکی کے آنا دوستون کا واسطے پرسش ذوالنون مصری کے۔	۱۰۷
سمجھنا مریدون کا کہ ذوالنون دیوانے نہین ہین قصداً ایسا کیا ہے۔	۱۰۹
	۱۱۱

مضمون	صفحہ
رجوع بحکایت ذوالنون با مریدان۔	۱۱۴
امتحان کرنا خواجہ کا لقمان کو زیر کی مین	۱۱۵
ظاہر ہونا فضل و ہنر لقمان کا سامنے امتحان کرنیوالون کے	۱۱۵
تتمہ قصہ حاسدان کا غلام شاہ پر اور حقیقت اُسکی۔	۱۲۲
قصہ تعظیم سلیمان کا جو دل مین بلقیس کے صورت حقیر ہدہد سے پیدا ہوئی۔	۱۲۵
انکار کرنا فلسفی کا آیان اصبح ماوکم غورافمن یاتیکم بماءمعین	۱۲۷
مناجات کرنا چرواہے کا ساتھ حق تعالے کے زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین۔	۱۳۴
وحی عتاب کی حضرت موسیٰؑ پر خدا تعالے سے آنا۔	۱۳۶
وحی آنا حضرت موسیٰؑ پر واسطے عذر اُس شبان کے۔	۱۳۸
سوال موسیٰؑ کا حق تعالیٰ سے سر غلبہ ظالمون سے مارنا امیر کا ایک سوتے کو کہ جسکے منھ مین سانپ گھس گیا تھا۔	۱۴۱
حکایت اُس احمق کی جو تملق رکھتا پر فریفتہ تھا۔	۱۴۶
کہنا ایک سائل نابینا کا کہ مین دو کو ریون مین مبتلا ہون مجھپر رحم کرو۔	۱۵۰
تتمہ حکایت خرس اور اُس احمق کا جسنے خرس پر اعتماد کیا تھا۔	۱۵۴
کہنا حضرت موسیٰؑ کا گوسالہ پرست کو کہ یہ خیال بدیشی تیری کہان سے ہے۔	۱۵۶
ترک کرنا مرد ناصح کا نصیحت اُس مغرور خرس کی۔	۱۵۷
تعلق دیوانہ کا جالینوس کے ساتھ اور وہم کرنا جالینوس کا	۱۵۹
سبب اُڑنے اور چرنے ایک مرغ کا دوسرے مرغ کے ساتھ کہ اُسکا ہمجنس نہ تھا	۱۶۲
تتمہ قصہ اُس مرد کا جو خرس کی وفا پر مغرور تھا۔	۱۶۴
جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بیمار کی بیمار پرسی کو اور فائدہ اُسکا۔	۱۶۵
وحی کرنا حق تعالیٰ کا موسیٰؑ کو کہ میری عیادت کو کیون نہین آیا۔	۱۶۶
جدا کرنا باغبان کا صوفی اور فقیہ اور علوی کو ایک دوسرے سے۔	۱۶۷
رجوع طرف قصہ مریض اور عیادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	۱۷۰
جانا بایزید بسطامی کا کعبہ کو اور راہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین پہونچنا اور کہنا بزرگ کا کہ کعبہ مین ہون میرا طواف کر۔	//
حکایت پیر و مرید۔	۱۷۱
جاننا پیغمبرؐ کا کہ سبب بیخبری اس شخص کا گستاخی سے تھا	۱۷۳
عذر کرنا دلقک کا سید سے کہ تو نے فاحشہ سے کیون نکاح کیا۔	۱۷۸
حیلہ سے گفتگو مین لانا شیخ بہلول کو ایک سائل کا جنھون نے آپ کو دیوانہ ظاہر کر رکھا تھا۔	۱۷۹
حملہ کرنا سگ کا اندھے فقیر پر۔	۱۸۰
بلانا محتسب کا ایک مست کو زندان مین اور جواب اُسکا۔	۱۸۲
دوسری بار گفتگو مین لانا سائل کا اُس بزرگ کو تا حال معلوم ہوئے۔	۱۸۳

مضمون	صفحہ
نصیحت کرنا رسول مقبول کا بیمار کو اور دعا سکھانا۔	۱۸۸
ذکر دشواری عذاب آخرت اور اُسکی سختی۔	۱۸۹
ذکر قوم موسیٰ علیہ السلام کا پشیمانی اُنکی۔	۱۹۰
بیان معنی تومن بالقدر خیرہ وشرہ مین۔	۱۹۴
دعا و توبہ سکھانا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بیمار کو	۱۹۵
بیدار کرنا ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو کہ وقت نماز کا جاتا ہے۔	۱۹۹
دوسری بار جواب دینا ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو	۲۰۰
پھر تقریر حضرت معاویہؓ کی اور مکر ابلیس کا اُنکے ساتھ	۲۰۲
پھر جواب ابلیس کا حضرت معاویہؓ کو اور چھپانا مکر کا	۲۰۳
سختی کرنا حضرت معاویہؓ کا ابلیس سے۔	۲۰۵
فریاد کرنا حضرت معاویہؓ کا حق تعالےٰ سے اور مدد چاہنا مکر ابلیس پر۔	۲۰۶
پھر تقریر ابلیس کی تبلیس خود امیر معاویہؓ کے ساتھ	〃
پھر الحاح ومبالغہ کرنا امیر معاویہؓ کا ابلیس سے اور جواب اُنکا۔	۲۰۸
شکایت قاضی کی آفت منصب قضا سے اور جواب نائب کا۔	۲۰۹
اقرار مین لانا معاویہؓ کا ابلیس کو	۲۱۰
سچ کہدینا ابلیس کا اپنا بھید حضرت معاویہؓ سے	〃
فضیلت حسرت کھانے اس شخص کی فوت ہونے نماز جماعت سے۔	۲۱۱
تتمہ اقرار ابلیس کا امیر معاویہؓ کے ساتھ	۲۱۲
بابت مکر و فریب خود۔	〃
تصدیق کرنا امیر معاویہؓ کا قول ابلیس کو۔	۲۱۲
بھاگ جانا چور کا صاحب خانہ کے ہاتھ سے	〃
بسبب آواز دوسرے شخص کے۔	
حکایت ایک وزیر کی کہ بادشاہ نے وزارت سے موقوف کرکے محتسب کیا تھا۔	۲۱۴
قصہ منافقون کا اور مسجد ضرار بنانا اور بھیجنا	
قاصدون کا۔	۲۱۵
خود جانا اور خریفتہ کرنا منافقون کا پاس حضرت	
صلی اللہ علیہ وسلم کے تا مسجد ضرار کو لیجائین۔	۲۱۶
پوچھنا ایک کا اصحاب سے کہ رسول خدا	
اُن لوگون کی ستاری کیون نہین کرتے۔	۲۰۹
متردد ہونا مذاہب مختلفہ مین اور نکلنا اور مخلص پانا۔	۲۲۲
امتحان کرنا ہر چیز کا تا اس سے ظاہر ہو وہ چیز جو اُسمین چھپی ہے۔	۲۲۳
شرح فائدہ حکایت شتر جوینده کی۔	۲۲۵
اس بیان مین کہ ہر نفس فتنہ مسجد ضرار کا ہے۔	۲۲۸
حکایت اُن چار ہندوستانی کی کہ آپسمین لڑتے تھے اور اپنے عیب سے بے خبر تھے۔	۲۲۹
قصد کرنا غزون کا خون مین ایک شخص کے تو دوسرا ڈرے۔	۲۳۰
بیان حال ناشکرون کا نعمت وجود انبیا و اولیا سے۔	۲۳۱
حکایت کرنا ایک بوڑھے کا طبیب کے سامنے اپنے رنجور سے اور جواب اُسکا۔	۲۳۳

مضمون	صفحہ
قصہ ایک لڑکے کا کہ اپنے باپ کے تابوت کے سامنے روتا تھا اور کلام جوجی کا۔	۲۳۵
ڈرنا ایک لڑکے کا ایک شخص صاحب جثہ سے اور تسلی کرنا لڑکے کو۔	۲۳۸
قصہ ایک تیر انداز کا اور ڈرنا اُسکا ایک سوار سے کہ جنگل مین جاتا تھا۔	//
حکایت اس اعرابی کی کہ جسنے ریگ گون مین بھرا اور ملامت دانشمند۔	۲۳۹
کرامات ابراہیم ادہم برلب دریا۔	۲۴۲
آغاز منور ہونا حواس عارف کا نور غیب سے۔	۲۴۴
طعنہ کرنا ایک بیگانہ کا ایک شیخ پر اور جواب دینا اُنکے مرید کا۔	۲۴۸
بقیہ قصہ ابراہیم ادہم کا کنارہ دریا کے اور اُس امیر کا۔	۲۵۱
دعوی کرنا اُس شخص کا کہ خدا مجھسے گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہے اور جواب حضرت شعیبؑ کا۔	۲۵۳
تتمہ قصہ طعنہ زن شیخ و جواب مرید۔	۲۵۵
پوچھنا حضرت عائشہؓ کا پیغمبر علیہ السلام سے کہ کیا بات ہے جو آپ مصلے پر ہر جگہ نماز پڑھ لیتے ہین۔	۲۵۷
کھینچنا موش کا مہار شتر کو اور مغرور ہونا موش کا۔	۲۵۸
کرامات اُس شیخ کی جسکو کشتی مین تہمت چوری کی لگائی۔	۲۶۱
طعنہ کرنا صوفیون کا سامنے شیخ کے ایک صوفی کو کہ بسیار گو ہے۔	۲۶۳
عذر کرنا فقیر کا شیخ خانقاہ سے۔	۲۶۴
بیان اُس دعوی کا کہ عین اُس دعوے کا گواہ اپنا صدق ہے۔	۲۶۸
سجدہ کرنا یحیی اور مسیح کا باہمدگر شکم مادرمین۔	۲۷۰
معترض ہونا نادانون کا اُس قصہ پر اور جواب اُنکا۔	//
سخن زبان حال سے کہنا اور سمجھنا اُسکا۔	۲۷۱
مقبول ہونا سخن باطل دل مین باطلون کے۔	۲۷۲
ڈھونڈھنا اُس درخت کا کہ جو کوئی میوہ اسکا کھائے ہرگز نہ مرے۔	//
بیان کرنا ایک شیخ کا بھید اُس درخت کا اُس طالب مقلد سے۔	۲۷۴
بیان جھگڑے چار آدمیون کا واسطے انگور کے بسبب اسکے کہ زبان ایک دوسرے کی نہین جانتے تھے۔	۲۷۵
جاتا رہنا مخالفت اور عداوت کا انصار سے ببرکت وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔	۲۷۸
قصہ بط کے بچون کا جنکو مرغ خانگی پالتا تھا۔	۲۸۳
حیران ہونا حاجیون کا اُس زاہد کی کرامات سے جو بادیہ مین ریت گرم پر بیٹھا تھا۔	۲۸۴
خاتمہ شرح از جانب مؤلف	۲۸۶
خاتمۃ الطبع۔	۲۸۷

به عون صناع مکین و مکان ول فضل خلاق زمین و زمان

مفتاح کنوز اسرار الٰہی منشور لامع النور معرفت آگاہی گل گلستان طریقت نرگس زار حقیقت اسم ہا

بوستان معرفت

یعنی

شرح اردو

مثنوی مولوی روم

دفتر دوم

تصنیف منیف تالیف شریف عالم ربانی ماہر اسرار سبحانی حضرت مولوی عبدالمجید خاقانی ساکن پیلی بھیت

مطبع نامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ من محسن وخوبی چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر ثانی شرح مثنوی معنوی

قولہ مدتے این مثنوی تاخیر شد ✤ مہلتے بایست تا خون شیر شد ✤ تا نزاید بخت تو فرزند نو ✤ خون نگردد شیر شیرین خوش شنو ✤ چون فیاض الحق حسام الدین عنان ✤ باز گردانید زاوج آسمان ✤ چون بمعراج حقائق رفتہ بود ✤ بے بہانش غنچہا شگفتہ بود ✤ چون ز دریا سوی ساحل باز گشت ✤ چنگ شعر مثنوی با ساز گشت ✤ مثنوی کہ صیقل ارواح بود ✤ باز گشتش روز استفتاح بود ✤ مطلع تاریخ این سودا ے سود ✤ سال ہجرت ششصد و شصت و دو بود ✤ بلبلے زینجا برفت و باز گشت ✤ بہر صید این معانی باز گشت ✤ ساعدش تمکن این باز باد ✤ تا ابد برحلق این در باز باد ✤ آفت این در ہوا و شہوتست ✤ ورنہ اینجا شربت اندر شربت ست ✤ این دہان بر بند تا بینی عیان ✤ چشم بند آبخیان حلق و دہان ✤ اے دہان تو خود دہان دوزخی ✤ وے جہان تو برمثال برزخی ✤ نور باقی پہلوے دنیاے دون ✤ شیر صافی پہلوے دریاے خون ✤ چون درو گاہے زنی بے احتیاط ✤ شیر تو خون میشود از اختلاط ✤ المعنی روز استفتاح بالکسر پندرھوین رجب کی کہ اُس روز در رحمت اور دربہشت کھولے جاتے ہین اور نیز در کعبہ کہ زائرون کے واسطے کھولا جاتا ہی اور بقول بعض زبان حضرت عیسیٰ کی بھی اسی دن کھلی تھی فرماتے ہین بعد ختم دفتر اول کے ایک مدت اس مثنوی مین تاخیر ہوئی اور بنظر مبالغہ تاخیر کے خود مثنوی کو تاخیر کیا ہی نہ یہ کہ مثنوی مین تاخیر ہوئی اور کیا مضائقہ جو تاخیر ہوئی آخر خون شیر ہونے کے واسطے یہی تو ایک مہلت درکار ہوتی ہی کوئی چھ مہینے کوئی نو مہینے کوئی سال بھر حسب عادت ہر حیوان کے جو حاملہ ہوتے ہین ظاہر ہی کہ جبتک تیری خوش نصیبی سے تیرے یہان کوئی فرزند نو زاد نہین ہوتا تبتک خون بھی شیر شیرین نہین ہوتا اس بات کو اچھی طرح سن لے اسکی تاخیر

کی وجہ یہ ہو کہ اس عرصہ مین ضیاء الحق حسام الدین جسکی فرمائش سے یہ مثنوی لکھی ہو بحال خود مشغول تھا اور اوج آسمان معانی پر گیا تھا اب اُسنے ادھر کو باگ پھیری ہو بس اسی سبب سے کہ وہ معراج حقائق کو گیا تھا اور میرے سخن کے بے بہا رتھا لہذا بدون اُس بہار کے میرے غنچے بھی ناشگفتہ تھے بالفعل جو اُس دریا کے تعرے نکلے کنارے کو لوٹا چنگ شعر مثنوی کا بھی ساز درست ہوا یعنے مین نے بھی اسکے تارلا کے اسکو موافق کیا یہ مثنوی میری کہ صیقل ارواح تھی گویا اُسکے ساتھ یہ بھی معراج حقائق کو چلی گئی تھی اب جو وہ لوٹا تو یہ بھی لوٹی اور اسکے لوٹنے کا دن روز استفتاح تھا یعنے پندرھوین رجب المرجب جسمین دروازے رحمت الٰہی اور جنت کے کھولے جاتے ہین اور نیز دروازہ کعبہ شریف کا زائرین پر بس ایسے خیر و برکت کے ساتھ اسکی بازگشت ہوئی اور مطلع تاریخ اس سودائے سودا کا سال چھ سو باسٹھ ہجری ہوا یہان سے جو گئے تھے تو ایک بلبل خوش الحان تھے اب باز بنکے لوٹے تا صید معانی کا کرے خدا کرے کہ ساعد بادشاہ کا مسکن اسکا بنے یعنی ہر وقت اُسکے ہاتھ مین رہے اور ابد تک مخلوق پر دروازہ اسکا کھلا رہے اور فیضیاب ہون مگر آفت اس دروازہ کی ہو اد شہوت ہو کہ ہوا د شہوت والے اس سے شیرین کام نہونگے اور نہین تو ایمن شربت ہی شربت بھرا ہی تو اپنے اس دہن کو جو حرص کے مارے کھوے ہوئے ہو بند کر پھر دیکھ کہ یہی حلق و دہن تیری آنکھون کے چشم بند ہین کہ اُس جہان کو نہین سو جھنے دیتے چشم بندہ عمل جس سے کسی کی آنکھین باندھ دین اب دہن کیطرف مخاطب ہین کہ اے دہن تو خود دہن دوزخ کا ہی اور پیٹ کو اکثر دوزخ سے تعبیر کرتے ہین اور اے جہان تو مثل ایک برزخ اور پردہ کے ہی جسکا بیان اس شعر مین ہو کہ وہ نور جو باقی ہو اسی دنیاے دون کے پہلو مین لگا ہوا ہی اور اسی دریاے خون کے پہلو مین وہ شیر صافی ہو اور یہی دنیا اُسپر پردہ ہی نور و شیر دونون کو چھپائے ہوے جب تو اس دریا مین قدم بے احتیاطی کے ساتھ رکھیگا تو شیر و خون دونون مخلوط اور آمیختہ ہو جائینگے تجکو ہرگز تمیز نہوگا الخلاف شرح مین سودا سودا و عطف لکھا ہی میری دانست مین صفت موصوف بہتر ہی **قولہ** یک قدم زدآدم اندر ذوق نفس ✽ شد فراق صد رخبت طوق نفس ✽ ہمچو دیوانہ وے فرشتہ میگریخت ✽ بہر نانی چند آب از چشم ریخت ✽ گرچہ یک موبد گنہ کو جستہ بود ✽ لیک آن مو در دو دیدہ رستہ بود ✽ بود آدم دیدۂ نور قدیم ✽ موے در دیدہ بود کوہی عظیم ✽ گر دران ساعت بکردی مشورت ✽ در پشیمانی نگفتی معذرت ✽ زانکہ با عقلی چو عقلے جفت شد ✽ مانع بد فعلی و بدگفت شد ✽ نفس چون با نفس دیگر یار شد ✽ عقل جزوی عاطل و بیکار شد ✽ گر ز تنہائی تو نومیدی شوی ✽ زیر ظل یار خود رشیدی شوی ✽ رو بجو یاری خدا ے را تو زود ✽ چون چنان کردی خدا یاری تو بود ✽ المعنی صدر بالفتح مسند و بالانشین و بالانشینی بآمد بخت دون درخت دیکھ تو آدم نے ایک ہی قدم نفس کے نرغے مین رکھا پھر کیسی جدائی بالانشینی و صدر رخبت کی طوق گردن نفس کی ہو گئی کہ برسون اس مصیبت مین روئے یا تو جنت مین سب کے صدر و بالانشین تھے یا

فرشتے اسے دیو شیطان کیطرح بھاگنے لگے ایک روئی کیواسطے کسقدر پانی آنکھون کا بہایا اگرچہ وہ گناہ جو اسنے سرد ہوا ایک بال بھر تھا مگر یہ بال اُنکی دونون آنکھون کا پر بال ہوگیا کہ مدتون انکی آنکھون سے پانی بہایا اور آنکھ نہ کھونے دی جیسے کہ خاصیت پر بال کی ہی خیال کرو آدم ایک دیدہ نور قدیم کے تھے اُنکے دیدہ مین ایک بال کوہ عظیم تھا یعنی اُس بال کو اُنھون گناہ کو کوہ عظیم سمجھتے تھے اگر اُسوقت مین ملائکہ سے مشورت کرتے تو بحالت پشیمانی کلمات معذرت کے نہ کہتے کیواسطے کہ جب ایک عقل دوسری عقل سے جفت ہوتی ہی تو مانع بدفعلی و بدگوئی کی ہوتی ہی اسلیے کہ عقل کا کام ہدایت ہی اور جو ایک نفس دوسرے نفس سے یار ہوتا ہی تو عقل کہ ایک جزوی شی ہی عاطل و بیکار ہوجاتی ہی اور اگر تنہائی مین مشتبار سے نومید ہی تو نیچے سایۂ کسی یار خورشید کے جا اور جلدی اِس یار خدا کو ڈھونڈھ اور اُسکا طالب ہو اگر ایسا کریگا تو خدا ایسا یار و مددگار ہوگا پس ان اشعار مین ایما تلاش مرشد کا ہی قولہ آنکہ در خلوت نظر بر دو خفتست ✤ آخر آنرا ہم زیار آموختست ✤ خلوت از اغیار باید نے زیار ✤ پوستین بہر دی آمد نے بہار ✤ عقل با عقل دگر دو تا شود ✤ نور افزون گشت رہ پیدا شود ✤ نفس با نفس دگر خندان شود ✤ ظلمت افزون گشت رہ پنہان شود ✤ یار چشم تست اے مرد شکار ✤ از خس و خاشاک او را پاکدار ✤ ہین بجا دب زبان گردی مکن ✤ چشم را از خس رہ آوردی مکن ✤ چونکہ مومن آئنہ مومن بود ✤ روی او از آلودگی ایمن بود ✤ یا رآئینہ است جانرا در حزن ✤ بر رخ آئینہ ایجان دم مزن ✤ تا نپوشد روی خود را از دمت ✤ دم فرو خور دون بباید از دمت ✤ کم زخاکی چونکہ خاکی یار یافت ✤ از بہاری صد ہزار انوار یافت ✤ آن درختے کو شود با یار جست ✤ از ہوائے خوش زر سرتا پا شگفت ✤ در خزان چون دید او یار خلاف ✤ در کشید اوزرو دست زیر لحاف ✤ گفت یارب بد بلا آشفتن ست ✤ چونکہ او آمد طریقم خفتن ست ✤ المعنی تبائید ماسبق فرماتے ہین کہ تجکو تنہائی سے نومیدی لاحق ہو تو اُس سے جو خلوت مین آنکھین بیچے بیٹھا ہی بیان کرکہ آخر اسنے بھی یہ طریقہ کسی اپنے یار سے سیکھا ہی جو مرشد ہی پس ایسے شخص سے کہ واقفکار ہی ہو جب قول حافظ رح ع کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا ✤ اپنی کیفیت مت چھپا کیواسطے کہ خلوت پوشیدگی اغیار سے چاہیے نہ یار سے ظاہر ہی کہ پوستین دے کیواسطے مخصوص ہی جو موسم خزان و سرما ہی نہ بہار کیواسطے ایک عقل دوسری عقل سے جب ملتی ہی تو دوہری ہوجاتی ہی اور جب دوہری ہوئی تو صریح نور اُسکا بڑھیگا اور ہرگاہ نور بڑھا تو کوئی راہ ضرور پیدا ہوگی اور مانع بدفعلی و بدقولی کی ہوگی اور جو نفس دوسرے نفس سے ملتا ہی تو بہت ہی خرم و خندان ہوتا ہی اور جہان یہ خوش ہوا تو جان لے کہ ظلمت بڑھی اور جب ظلمت بڑھیگی بیشک راہ چھپ جائیگی اے مرد شکار تو تو شکاری شکار معنی کا ہی پس جو تیرا یار ہی اُسکو ایسا سمجھ کہ یہ میری آنکھ ہی لہذا آنکھ کو خس و خاشاک سے پاک رکھ تا شکار تجکو سو جھے شعر آیندہ تفسیر خبردار زبان کی جھاڑو سے دھول مت اُڑا اور خس کو اُس چشم کا تحفہ مت بنا یعنے زبانی باتون سے اُسکو ناخوش نہ کر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المومن مرآۃ المومن مومن آئینۂ مومن

کاہی بلتے جب کوئی مومن آئینہ تیری صورت کا بنے گا اور تو صورت اپنی اُسمین دیکھیگا اور اپنی قبیح و رذائل پر نظر
کرکے ترک کریگا ضرور تیری صورت آلودگی سے امین ہوجائیگی اور تھیک ہوجائیگا یار تیرا تیری حالت حزن
مین تیری جان کا آئینہ ہی سارا حال تیری جان کا اُسپر عیان ہی بس ای جان من اس آئینہ پر دم پھونک کے
اسکو مکدر مت کر ای ناخوش و دلتنگ تو ایسا نہو کہ وہ آئینہ تیرے دم سے اپنا مُنھ چھپائے اور مکدر ہو بس
اپنے لاف غرور سے دم کھانا اور خاموش ہونا چاہیے کیا تو خاک سے بھی گیا گذرا ہی دیکھ تو خاک کو جب وہ
اپنا یار یعنے بہار کو پالیتی ہی لاکھون انوار اُس سے پاتی ہی کہ وہ گل وغیرہ ہین انوار یا جمع نور بالضم بمعنی روشنی
کی ہی یا بالفتح بمعنی شگوفہ سفید و زرد کی کہ دونون ہوسکتے ہین اور درخت کو دیکھ کہ وہ جب اپنے یار سے جفت
ہوتا ہی کہ وہ ہواے خوش ہی سر سے پانون تک کھلجاتا ہی ہواے خوش ہواے بہار اور جو خزان ہوتی ہی
اور اُسنے یار خلاف دیکھا تو رالحاف مین سر کرلیتا ہی اور کہتا ہی کہ یارب یہ بُری بلا پریشان کرنیوالی ہی اب یہ
آئی اب میرا طریق سونے کا ہی قولہ پس نخسیم باشم از اصحاب کہف ✤ بہ نزد قیانوس باشد خواب کہف ✤
یقظہ شان مصروف دقیانوس بود ✤ خواب شان سرمایۂ ناموس بود ✤ خواب بیداری ست چون باد انش ست
وای بیداری کہ باناداں نشست ✤ چونکہ زاغان خیمہ بر گلشن زدند ✤ بلبلان پنہان شدند و تن زدند ✤ زانکہ
بے گلزار بلبل خامش ست ✤ غیبت خورشید بیداری کش ست ✤ آفتاب از ترک این گلشن کند ✤ تا کہ تحت الارض
را روشن کند ✤ آفتاب معرفت را نقل نیست ✤ مشرق او غیر جان عقل نیست ✤ خاصہ خورشید کمال کان سرست
روز و شب کردار او در شنگریست ✤ مطلع شمس آ اگر اسکندری ✤ بعد ازان ہر جا روی نیلوفری ✤ بعد ازان
ہر جا روی مشرق شود ✤ شرقہا بر مغرب عاشق شود ✤ حس خفاشت سوی مغرب دوان ✤ حس در پاشت
سوے مشرق روان ✤ راہ حس راہ خرانست ای سوار ✤ ای خران را تو فراخم شرم دار ✤ پنج حسے ہست جز
پنج حس ✤ آن چو زر سرخ و این حسہا چو مس ✤ اندران بازار کاہل محشراند ✤ حس مس را چون حس زر کے خرند
حس ابدان قوت ظلمت میخورد ✤ حس جان از آفتابی میچرد ✤ المعنی دقیانوس نام پادشاہ ظالم کہ اصحاب
کہف اسکے خوف سے غارمین چھپے تھے یقظ بالفتح بیداری خیمہ زدن خیمہ کھڑا کرنا نیلوفر ہندی کنول کا پھول
کہ اسکو نیلوفر شمسی کہتے ہین اور پھپھولا کہ اسکو نیلوفر قمری کہتے ہین مزاحم بضم کسی پر تنگی کرنے والا اور رنج
پہونچانے والا میچر چرید ن سے چرنا اوپر جو فرمایا ہی کہ اب میرا طریق سونے کا ہی بس سو رہون تا اصحاب کہف
سے ہون جیسے وہ یار مخالف یعنے دقیانوس پادشاہ ظالم کے سبب سے کہ زبردستی لوگون کو کافر کرتا تھا
غارمین جاکر سوئے اور غار کے سونے کو دقیانوس سے اچھا جانا اور واقعی درصورتیکہ بیداری انکی دقیانوس
سے مصروف تھی تو اب خواب انکے سرمایۂ ناموس ای شریعت و احکام الٰہی کیون نہو کہ بنظر بچاو کفر کے تھے الحق

جو خواب کہ علم و دانش کے ساتھ ہی خواب نہین بیداری ہی اور وا سے اُس بیداری پر جو نادان کی ہمنشین ہی معمول ہی خزان مین جب زاغ گلشن مین اپنے ڈیرے ڈالتے ہین بلبلین چھپ جاتی ہین اور خاموشی اختیار کرتی ہین اسواسطے کہ اُسوقت مین گلزار گلزار ہی نہین رہتا پھر بلبل خاموش کیون نہو جیسے غیبت آفتاب کی بیداری کش ہی جہان آفتاب چھپا بیداری نہ رہی اور یہ غیبت آفتاب کی غیبت بحت نہین بلکہ فوق ارض سے تحت ارض کو نقل کرتی ہی تا اُسکو روشن کرے لیکن آفتاب معرفت کو نقل نہین ہی اسکا مشرق خاص جان عقل کی ہی یہ ہمیشہ اسی کی جان مین روشن رہتا ہی علی الخصوص وہ آفتاب بیزوال کہ پلے سرے کا کمال پائے ہوے ہی رات دن اُسکا کام روشنگری ہی اُسکو غروب و غیبت نہین بس اگر تو سکندر ہی اور اولوالعزم تو مطلع شمس پر آیئے جہان آفتاب معرفت کا مطلع ہی کہ وہ ذات پاک خدا تعالی کی ہی جیسے سکندر اس آفتاب کے مطلع پر پہونچا تھا کما فی القرآن المجید حتی اذا بلغ مطلع الشمس پھر جہان جائیگا کنول کا سا پھول کھلا رہیگا اور جہان جائیگا مشرق موجود ہی مشرق تیرے مغرب پر عاشق ہو جائینگے اور ظاہر کہ عاشق معشوق سے الگ نہین ہوتا بس یہ حس جو ظاہری تیری ہی یہ خفاش ہی کہ تجکو مغرب و ظلمت کیطرف دوڑاتی ہی اور حس باطنی تیری دُرباش ہی وہ مشرق کی جانب تجکو لیجائیگی اور حس باطنی ہی معرفت ہی یہ راہ جو حس ظاہری کی ہی یہ راہ گدھون کی ہی اور حیف کہ تو سوار ہو کے گدھون کا مزاحم بنے ذرا تو شرما تیری جو یہ پانچ حس ہین ان پانچون حسون کے علاوہ ایک حس ہی کہ وہ مثل زر سرخ کے ہی اور یہ پانچون ایسی جیسے مس بس بازار محشر مین جو اہل محشر مین یعنے کارگزار اسکے وہ حس مس کے مثل حس زر کے کب خریدار ہونگے یہ حس جو ابدان کی ہی قوت ظلمت سے باقی ہی اور حس جان کی نور آفتاب کا چرتی ہی قولہ ای ببرده رخت جهانرا سوے غیب ✤ دست چون موسی برون آور زجیب ✤ ای صفاتت آفتاب معرفت ✤ وآفتاب چرخ بنده یک صفت ✤ گاه خورشید و گهے دریا شوی ✤ گاه کوه قاف و گه عنقا شوی ✤ تو نه این باشی نه آن در ذات خویش ✤ اے فزون از وهمها و زبیش بیش ✤ روح باعلم ست و باعقل ست یار ✤ روح را با تازی و ترکی چکار ✤ از تو اے بے نقش با چندین صور ✤ ہم مشبه ہم موحد خیره سر ✤ گه مشبه را موحد میکنی ✤ گه موحد را بصورت رہبری ✤ گه ترا گوید زمستی بوالحسن ✤ یا صغیرالسن یا رطب الیدن ✤ گاه نقش خویش ویران میکنند ✤ آن پے تنزیه جانان میکنند ✤ چشم حس را هست مذهب اعتزال ✤ دیده عقلست سنی در وصال ✤ سخره حس اند اهل اعتزال ✤ خویش را سنی نمایند از ضلال ✤ هر که در حس ماند او معتزلیست ✤ گرچه گوید سنیم از خایست ✤ هر که از حس خود دیدآتیے ✤ در برق هست بهتر طاعتی ✤ هر که بیرون شد ز حس سنی دیست ✤ اهل بینش اهل عقل و خوش مییست ✤ گر بدیدی حس حیوان شاه را ✤ پس بدیدے گاو خر الله را ✤ یعنی اعتزال یعنے مسوہونا اور منکر عالم باطن کا ہونا اور محسوسات مین رہنا سنی اہل سنت وجماعت

جنکا مذہب حدیث و اجماع ہی اوپر جو حس ابدان کی مذمت اور حس جان کی منقبت فرمائی ہی کہ اسکا قوت ظلمت ہی اور اسکی غذا نور لہذا اُس جان کی طرف ندا کرکے کہتے ہین کہ اے تو درخت حس کا عالم ظاہر سے عالم غیب یعنی عالم ذات مین لے گئی ہی تو موسی کی طرح ہاتھ جیب سے نکال اور ہماری دستگیری کر اسواسطے کہ تیری وہ حس نور ذات سے ہی نہ کسی غیر سے اور اے تو وہ ہی کہ صفات تیری آفتاب معرفت ہی نہ آفتاب چرخ کہ مقید ایک صفت کا ہی جو بظاہر صرف نور و فروغ ہی تو تو کبھی خورشید ہی کبھی دریا ہو جاتی ہی کبھی کوہ قاف ہی اور کبھی عنقا ہو جاتی ہی پھر فرماتے ہین کہ جب تیری ذات کی طرف خیال کیا جاتا ہی تو تو نہ یہ ہی نہ وہ ہی تو تو وہمون سے افزون اور بیش سے بیش ہی جو کسی وہم و اندازہ مین نہین سماتی تو روح ہی جو علم و عقل کی یار ہی تجکو تازی و ترکی سے کیا مطلب اگر کوئی تازی ملک عرب سے ہی جو محل اسلام ہی تو کیا اور اگر کوئی ترکی ترکستان سے ہی کہ کفرستان ہی تو کیا آور تو وہ ہی کہ مشبہ اور موحد دونون تجھ سے حیران ہین اسواسطے کہ تو بذات خود تو بے نقش ہی کوئی نقش و نشان تیرا نہین مگر یہ سب صورتین جو عالم ظاہر مین ہین تیرے ساتھ لگی ہوئی ہین ظاہر ہی کہ جملہ اجسام جاندار ہین اور اجسام کی صورت لیکن جان کی نہ کوئی صورت نہ کوئی نقش اور مشبہ موحد بھی تیرے ہی کیے ہوے ہین کبھی مشبہ کو موحد کر دیتی ہی کبھی موحد کی صورت سے راہ مارتی ہی یعنے کسی کو تشبیہ سے توحید مین لاتی ہی اور کسی کو توحید سے تشبیہ مین ڈالتی ہی کبھی ابو الحسن اشعری کو ایسی مستی بخشتی ہی کہ وہ تجلو یا صغیر السن اور یا رطب البدن کہتا ہی یعنے اوسکی عمر دائم تر و تازہ بدن جس سے کبھی وہ اپنے نقش کو ویران کرتا ہی یعنے اپنی ہستی مٹاتا ہی اور یہ مٹانا واسطے تنزیہ جانون کے کرتا ہی اور یہ ابو الحسن اشعری ایک شخص ہی کہ تابعین اسکے نہایت غلو تنزیہ مین رکھتے ہین یہ آنکھین جو حس کی ہین انکا مذہب اعتزال ہی جو باطن سے منکر ہونا اور محسوسات کا مقید ہونا ہی یہ باطل ہی اور عین کا جو دیدہ ہی وہ وصال مین ہی اور سنی مذہب جو حق و راست ہی بس اہل اعتزال مسخرے اور بیکارے حس کے ہین جس سے کوئی فائدہ نہین اور آپکو گمراہی سے سنی جتاتے ہین خوب جان لے جو کوئی حس مین رہا اور اسکا مقید ہوا معتزلی ہی اگرچہ وہ آپ کو سنی کہے یہ اسکی خامی ہی اور جس نے خدا کی حس سے کوئی آیت پائی وہ قرب الٰہی مین ہی اور اسکی طاعت بہتر طاعت بس سنی وہی ہی جو حس سے علیحدہ ہو گیا اور وہی اہل بنیش اور اہل عقل اور خوش بی ہی یہ ضرور نہین ہی کہ جیسے حس سے اور کام نکلتے ہین یہ کام بھی نکلے کہ ہر حیوان شاہ کو دیکھ لیا کرے اگر ایسا ہوتا تو ہر گاؤ خر اسد کو دیکھ لیا کرتے قولہ گر نبودے حس دیگر مرترا + جز حس حیوان بیرون ہوا + پس نبی آدم مکرم کے بدی + کے بحس مشترک محرم شدی + نا مصور یا مصور گفتنت + باطل آمد نے ز صورت رفتنت + نا مصور یا مصور پیش اوست + کو ہمہ مغز ست بیرون شد ز پوست + گر تو کوری نیست بر اعمی حرج + ورنہ رد الصبر مفتاح الفرج + پردہ ہاے دیدہ را وا روی صبر + ہم بسوزد ہم بسازد شرح صدر +

آئنہ دل چون شود صافی و پاک ✤ نقشہا بینی برون از آب و خاک ✤ ہم بہ بینی نقش و ہم نقاش را ✤ فرش و دولت
را و ہم فراش را ✤ چون خلیل آمد خیال یار من ✤ صورتش بت معنی او بت شکن ✤ شکر ایزدان را کہ چون او شد
پدید ✤ در خیالش جان خیال خود بدید ✤ شکر معطی را کہ چون او در رسید ✤ در خیالش جان خیال خود ندید ✤
خاک درگاہت دلم را میفریفت ✤ خاک بر وی کو ز خاکت می شگیفت ✤ گفتم از خویم پدید بر داین ازو ✤ ورنہ خود
خندید بر من زشت رو ✤ چارہ آن باشد کہ خود را بنگریم ✤ در خور آنیم یا نا در خوریم ✤ او جمیل ست و یحب للجمال ✤
کے جوان نو گزیند پیر زال ✤ طیبات از بہر کہ للطیبین ✤ خوب خوبی را کند جذب از یقین ✤ خوب خوبی را کند جذب
این بدان ✤ طیبات و طیبین بر وے بخوان ✤ در ہر آن چیزی کہ تو ناظر شوی ✤ میکند با جنس سیر ای معنوی ✤
در جہان ہر چیز چیزے جذب کرد ✤ گرم گرمی را کشید و سرد سرد ✤ قسم باطل باطلان را می کشد ✤ با قیان را
میکشند اہل رشد ✤ ناریان نزاریان را جاذب اند ✤ نوریان مر نوریان را طالب اند ✤ صاف را ہم صافیان
طالب شوند ✤ در در را ہم تیرہ گان جاذب بوند ✤ زنگ را ہم زنگیان باشند یار ✤ روم را با روميان
افتاد کار ✤ المعنی حس مشترک ایک حس ہی پیشانی مین منجملہ حواس خمسہ کے کہ بنزلہ خزانہ کے ہی اور دیگر حواس
گویا اسکی نہرین حرج بفتحتین تنگی و سختی رشد ہدایت و رہنمائی آوپر جو فرمایا ہی کہ اگر یہی حس خدا داد دیکھ لیتی تو ہر گاو
خر بھی اسکو دیکھ لیتے اسی کے موافق فرماتے ہین کہ اگر اس حس کے سوا جو ہر حیوان جاندار مین حرص و ہوا سے
بھری ہی دوسری حس جو خالی از ہوا ہی نبی آدم مین نہ ہوتی تو نبی آدم مکرم کیون ہوتا جیسا کہ فرمایا و لقد کرمنا
نبی آدم بیشک ہم نے بزرگی دی نبی آدم کو اور فقط حس مشترک کے طفیل محرم اسرار الٰہی کا کیونکر ہوتا مصور صورت
کردہ شدہ بصیغۂ مفعول یعنے اللہ جل شانہ کو مصور کہے جب اور نامصور کہے جب دونون طرح باطل ہی اسواسطے
کہ دونون صورت مین صورت سے نکل نہین سکتا مصور مین تو ظاہر جیسے مشبہ کہتے ہین کہ وہ فرقہ ضالہ ہے اور
نامصور جیسا کہ موحد کہتے ہین کہ جملہ اشیا بصورت اسکے ظاہر ہی اور سب مظاہر اسکے ہین جیسا کہ جامی رح فرماتے
ہین اشعار ز ذرات جہان آئینہ ہا ساخت ✤ ز رو ے خود بہر یک عکس انداخت ✤ چو بنگو بنگری آئینہ ہم اوست
نہ تنہا گنج بل گنجینۂ ہم اوست ✤ اس صورت مین بھی صورت اسکی ثابت ہوتی ہے لہذا فرماتے ہین نامصور
ٹھہرانا یا مصور کہنا یہ اُس شخص کے سامنے ہی کہ وہ پوست سے نکل کے بالکل مغز ہو گیا ہی یعنے مقام فنا سے
گذر کے رتبہ بقا باللہ کو پہونچا ہی وہ نامصور اور مصور کو جانتا ہی اگر تو کو ر ہی اس بھید کو نہین جانتا تو تیرے اوپر
بفحوائے لیس علے الاعمی حرج کے کہ اندھے پر کچھ تنگی سختی نہین ہے کچھ حرج بھی نہین ہے کہ جاننا ہی
چاہیے اور اگر چاہتا ہی کہ جانون تو جا صبر کر کہ الصبر مفتاح الفرج آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
صبر کنجی کشود کی ہی فرور تجھ پر کھلجائیگا اسلیے کہ آنکھون کے پردون کا علاج صبر ہی یہ صبر ہی اُن پردون کو

جلا کے سب درستی وصفائی کردیتا ہی اور پوست سے مغز بنا دیتا ہی جیسا کہ اوپر کہا ہی دل تیرا ایک آئینہ ہی جب یہ پاک صاف ہوجائیگا تو اِس آئینہ مین وہ نقش تجکو دکھائی دینگے جو اِس آب وخاک سے جدا اور علحدہ ہین بلکہ اُس آئینہ مین نقش بھی دیکھیگا اور نقاش کو بھی فرش دولت کو بھی دیکھیگا اور فراش کو بھی اصل وفرع سب کی کیفیت معلوم ہوجائیگی اے مخاطب میرے یار کا خیال جب آئینۂ دل مین دیکھیگا تو جانے گا کہ یہ خیال مثل خلیل کے بت بھی ہی اور بت شکن بھی ہی اسکی صورت تو بت ہی اور معنی اسکے بت شکن کہ جملہ ماسوا کو جو نشانہ بت کے غیر ہین میٹ دیتا ہی بس شکر خدا کا کہ جب وہ خیال ظاہر ہوا تو اُسکے خیال مین میری جان نے خیال اپنا نہ دیکھا اور خیال وہ صورت کہ خواب مین یا بیداری مین عند التصور کسی شی کے آئینہ اور پانی مین نظر آئے اور شکر اُس معطی کا کہ جب خیال اُس کا پہونچا یعنے حق کا تو اُسوقت مین میری جان نے خیال اپنا نہ دیکھا اُسی خیال مین آپ کو نیست ومحو کردیا اب اُسی خیال سے فرماتے ہین کہ تیری خاک درگاہ پر میرا دل لبھا رہا تھا کہ مجکو نصیب ہو اور خاک اُسپر ہو جو تیری خاک سے صبر کرے یہ مصرعہ دعائیہ ہی مین نے خیال کیا کہ دیکھیے وہ خاک مجکو قبول کرتی ہی یا نہین بس اگر مین خوب ہون تو یہ خاک اُسکو قبول کریگی یعنے دل کو اور اگر مین خوب نہین تو بدصورت مجھ سے منیسنگے کہ باوصف ناچیز ہونے کے ایسی بڑی چیز کی آرزو کی تو بدسیرے لیے بہتر تدبیر یہ ہی کہ مین آپ کو دیکھون نکون تو ون کہ اُسکے لائق ہون یا نہین ہون اسواسطے کہ وہ جمیل ہی اور جمال کا محب جیسے کہ حدیث مین وارد ہی ان اللہ جمیل یحب الجمال بس اگر مین بدصورت ہون تو مجکو کب قبول کریگی ظاہر کہ نوجوان مزیّن بیعا کو کب قبول کرتا ہی دیکھو قرآن مجید مین طیبات اہی پاکیزہ چیزین کنکے واسطے مخصوص ہین پاکیزہ لوگون کے واسطے اور خوب یقین ہی کہ خوب کو خوب ہی اپنی طرف کھینچتا ہی جب خوب خوب کو کھینچے تو تو اسپر الطیبات للطیبین پڑھ دے کہ دونون جیسے کے تیسے ملگئے اور اسی معنوی جس چیز مین تو نظر کریگا تو یہی دیکھیگا کہ جنس ہی جنس کے ساتھ سیر کرتی ہی اور اس جہان مین بھی دفعت مرنے کے گرم کو گرمی کھینچ لیتی ہی سرد کو سردی جو جسم باطل سے ہی یعنے آب وخاک اُسکو آب وخاک کھینچ لیتے ہین اور جو باقی ہین یعنے روحین اُنکو رشتہ والے کھینچ لیتے ہین اسی ملائک کہ مبالغۃً رشتہ کہا ہی ناری ناریون کے کشندہ اور نوری نوریون کے خواہندہ یعنے دوزخ کے فرشتے دوزخیون کو کھینچتے ہین اور جنت کے فرشتے جنتیون کو ڈھونڈھتے ہین ایسے ہی جو صافی لوگ ہین صفا کے طالب ہین اور جو تیرہ درون، دردکے جاذب ہین رنگ کے یار رنگی ہین اور روم کو رومیون سے کام پڑتا ہی غرض ہر دو سیاہ ہین سیاہی کے یار رنگتے ہین اور روسپید سپیدی کے قولہ چشم چون بستی ثرا جانگذاست ہ چشم را از نور روزن صبر نیست ہ چشم چون بستی ثرا ناسہ گرفت ہ نور چشم از نور روزن می شگفت ہ ثرا ناسہ تو جذب نور چشم بود ہ تا بپیوندد بنور روزنہ ہ چشم بار ثرا ناسہ گیرد مر ترا ہ دانکہ چشم دل بہ بستی بر کشا ہ آن تقاضاے دو چشم دل شناس ہ کو بہی جوید ضیاے بیقیاس ہ چون فراق آن

دو نور بے ثبات ✤ تا سہ آورد ت کشادی چشمہات ✤ پس فراق آن دو نور پائدار ✤ تا سہ می آرد مرا آنرا پاس دار ✤
او چہ میخواہد مرا من بنگرم ✤ لائق جذبم دیا بد پیکرم ✤ گر بطفے زشت را در پے کند ✤ تسخری باشد کہ او با وے کند ✤
کہ بہ بینم نقش خود را ای عجب ✤ تا چہ رنگم ہمچو روزم یا چو شب ✤ نقش جان خویش میجستم بسے ✤ ہیچ می نمود نقشم از
کسے ✤ گفتم آخر آئینہ از بہر چیست ✤ تا بہ بیند ہر کسی کو چیست کیست ✤ آئینہ آہن برائے لو نہاست ✤ آئینہ سیمائے
جان سنگین بہاست ✤ آئنہ جان نیست الا روئے یار ✤ روئے آن یاریکہ باشد زان دیار ✤ گفتم ای دل آئینہ
گلی بجو ✤ رو بدریا کار برنا ید زجو ✤ زین طلب بندہ بکوے تو رسید ✤ در دمریم را نجر مان کشید ✤ دیدۂ تو چون دلم را
دیدہ شد ✤ صد دل نادیدہ غرق دیدہ شد ✤ المعنی تا سہ اضطراب و بیقراری خوبان درخت خرما او پر جو فرمایا ہی
کہ ہر شے اپنی جنس کو کھینچتی اور جذب کرتی ہی مطابق اُسی کے پھر تمہید آفرماتے ہین کہ تیری آنکھین جو نور والی ہین
اگر اُنکو بند کرلے تو تاریکی کے سبب سے کیسی گھبراتی ہین جیسے کوئی جان کندن مین اسلیے کہ آنکھون کو نور روزن
سے صبر نہین ہی نور ہی چاہتی ہین نہ تاریکی پھر اسی کی تائید مین فرمایا کہ جہان تو نے آنکھ بند کی فوراً اضطراب و بیقراری
نے تجکو آگھیرا اسی سبب سے کہ نور چشم کا نور روزن سے خوش ہوتا تھا بس یہ ہمچنین جذب نور چشم کی تھی
کہ اپنے ہمجنس کو وہ نور چشم کا ڈھونڈھتا ہی تا اُسکو جذب کرے اور جلدی نور روزن سے لجائے اور در حالیکہ آنکھین
تیری کھلی ہین اور اضطراب تجکو گھیرے ہوے ہی تو جان لے کہ میرے دل کی آنکھین بند ہوگئین اِس سبب
سے دل بیچین و مضطرب ہی جیسے چشم سر کے بند ہونے سے تو گھبراتا تھا بس اِن چشم دل کو کھول اور اُس اضطراب
کو تقاضا دو چشم دل کا سمجھ کہ وہ طالب اُس ضیا کی ہین جو بیقیاس ہی خیال تو کر جب فراق اُن دو نور بے ثبات
کا جو دونون چشم ظاہر کی ہین ایسا اضطراب تجھپر ڈالتا ہی کہ تو فوراً اپنی آنکھین کھول دیتا ہی پھر فراق اُن دو نور
پائدار کا کہ آنکھین دل کی ہین جو اضطراب لاتا ہی تو اس اضطراب کا خوب پاس و لحاظ رکھ اور سمجھ کہ اب وہ
نور میرا طالب ہی اور مجکو چاہتا ہی اِس صورت مین مین آپ کو غور کردن کہ قابل اُسکے جذب کے ہون
یا بد پیکر ہون ایسا بھی ہوتا ہی کہ کوئی لطیف زشت کو اپنے پیچھے لگا لیتا ہی تا اِس سے تمسخر و استہزا کرے
بس ای عجب تو اپنے نقش کو دیکھ کہ میرا کیا رنگ ہی آیا مین صاف درخشان مثل روز کے ہون یا تیرہ و تاریک
ہمچو شب اگر مثل روز کے ہی تو مناسب اُس نور کے اور اگر مثل شب کے تو قابل تمسخری کے اب فرماتے ہین کہ
اپنے نقش کا دریافت کرنا بھی مشکل ہی مین نے بھی اپنے جان کے نقش کو بہت ڈھونڈھا کسی سے کچھ اپنا نقش
مجکو معلوم نہین ہوتا تھا تو مین نے کہا کہ آئینہ کس واسطے ہی آخر اسی لیے تو ہی کہ ہر کوئی آپ کو اُسمین دیکھے کہ کیسا
ہی اور کون ہی مگر آئینہ بھی یہ نہین جو آہن کا ہوتا ہی اِس سے تو رنگ و لون چہرہ کا معلوم ہوتا ہی وہ آئینہ جس مین
صورت جانکی نظر آتی ہی کہ وہ بڑا گران قیمت اور روشنی والا ہی اور وہ آئینہ جان کا کیا ہی روے یار ہی

اور یار بھی وہ جو اُسی ملک کا ہو اسی ملک جان کا کہ مراد مرشد سے ہی پھر مین نے اپنے دل سے کہا کہ یہ آئینہ تو جزوی ہی تو کلی کو ڈھونڈھ اور دریا کا قصد کر تیرا کام نہر دن سے نہین نکلیگا پس دریا ذات حق اور نہر مرشد بس ایسی طلب کے ساتھ بندہ تیری گلی مین آیا ہی اور درد مریم کو خرما بن مین لایا ہی یعنے جیسے حضرت مریم درد زہ سے بیتاب ہو کے ایک سوکھے درخت خرما تلے جا بیٹھی تھین اور وہ درخت سبز ہو گیا تھا کہ اُس سے رطب اُنھون نے پائے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی فاجاءہا المخاض الی جذع النخلۃ پس لایا اُسکو درد زہ طرف درخت خرما خشک کے اور ندا کی فرشتے نے کہ غمگین مت ہو تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ کر دیا اور اس کھجور کی جڑ کو ہلا تجھکو پکے رطب ملینگے تو کھا اور پی اور آنکھین ٹھنڈی رکھ مولانا رح کو بھی اشارہ آیۂ مذکور سے سب باتون کا جتانا ہی آپ فرماتے ہین کہ جس وقت آنکھین تیری میرے دل کی آنکھین ہوئین سیکڑون دل جو میرے دیکھے ہوے نہ تھے دیکھے ہوون مین ڈوب گئے یعنے جیسے دیکھے ہوے محو دنسی ہو گئے ایسے ہی وہ بھی ہو گئے قولہ آئینہ کلی ترا دیدم ابد ✤ دیدم اندر چشم تو من نقش خود ✤ گفتم آخر خویش را من یافتم ✤ در دو چشمت راہ روشن یافتم ✤ گفت دہم کان خیال تست ہان ✤ ذات خود را از خیال خود بدان ✤ نقش من از چشم تو آوازہ داد ✤ کہ منم تو تو منی در اتحاد ✤ اندرین چشم منیر بے زوال ✤ از حقائق راہ کے یابد خیال ✤ در دو چشم غیر بین تو نقش خود ✤ گرچہ بینی آن خیال دان ورد ✤ آنکہ سرمہ نیستی در میکشد ✤ بادہ از تصویر شیطان مینچشد ✤ چشم او خانہ خیال ست و عدم ✤ نیستہا را ہست بیند لاجرم ✤ چشم من چون سرمہ دید از ذوالجلال ✤ خانۂ ہستی ست نے خانہ خیال ✤ تا کی موباشد از تو پیش چشم ✤ در خیالت گوہرے باشد چو پشم ✤ پشم را انگہ شناسی از گہر ✤ کز خیال خود کنی کلی عبر ✤ یک حکایت بشنو از گوہر شناس ✤ تا بدانی تو عیان را از قیاس ✤ المعنی پشم بالفتح معرب پشب ایک پتھر ہی قیمتی سبز رنگ عبر بکسر اول و فتح دوم عبرت پکڑنا یعنے جب دیدہ تیرا میرے دل کا دیدہ ہوا تو مین نے جانا کہ تو ہی آئینہ کلی ہی ہمیشہ کو مین نے تیری آنکھ مین نقش اپنا دیکھا جیسا کچھ تھا اور کہا آخر آپ کو مین نے پایا کہ تیری دونون آنکھون مین میری راہ روشن ہی اس اثنا مین میرے وہم نے مجکو وسوسہ مین ڈالا کہ خبردار ہو جسکو تو اپنی ذات سمجھ رہا ہی وہ تیرا خیال ہی اُسکو ذات مت جان جسم خیال سے جان بس میرے نقش نے تیری چشم سے آواز دی کہ مین تو ہون اور تو مین ہی ہم تم اتحاد مین ایک ہی ہین یہ چشم روشن بے زوال ہی اس آنکھ مین اُس خیال کو دخل نہین ہی جو حقائق اشیا سے ہی اور ابھی ان خیالون سے الگ نہین ہوا ہان چشم غیر بین مین تو اپنے نقش کو دیکھ اُسمین اگرچہ معلوم بھی ہو تو اُسکو خیال و مردود جان اُسکا اعتبار نہین اس واسطے کہ وہ فنافی اللہ نہین ہوا اور جو کہ سرمہ نیستی کا ابھی لگا رہا ہی یعنے مقام نیستی مین پڑا ہی مقام بقا کو نہین پہونچا وہ شراب تصویر شیطان سے پیتا ہی اور اس کے وسوسون مین پڑتا ہی اُسکی آنکھ خانہ خیال و عدم کا ہی

جو چیزین کہ نیست ہین اسی سبب سے اُنکو ہست دیکھتا ہی اور میری چشم نے جو سرمہ ذوالجلال سے پایا ہی لہذا وہ خانہ ہستی کا ہی نہ خیال کا جب تک بال بھر بھی آرزوئی سے تیری آنکھ کے سامنے رہیگی تب تک تیرے خیال مین گوہر مثل چشم کے ہوگا مگر گوہر کہ چشم سے اُسوقت پہچانے گا کہ اپنے خیال سے بالکل گذر جائیگا اور عبرت پذیر ہوگا اسی پر ایک حکایت گوہر شناس کی مجھ سے سُن تو تو ظاہر کو اپنے قیاس سے جان لے

ہلال جاننا ایک شخص کا خیال کو زمانہ عمر مین اور تنبیہ کرنا اُسکو

قولہ ماہ روزہ گشت در عہد عمر ✤ بر سر کوہے دویدند آن نفر ✤ تا ہلال روزہ را گیرند فال ✤ آن یکی گفت ای عمر اینک ہلال ✤ چون عمر بر آسمان مہ را ندید ✤ گفت کاین مہ از خیال تو دمید ✤ ورنہ من بنیاترم افلاک را ✤ چون نبی بنیم ہلال پاک را ✤ گفت ترکن دست و بر ابرو بمال ✤ انگمان تو بر نگر سوے ہلال ✤ چونکہ اندر کرد بر و مہ را ندید ✤ گفت ای شہ نیست مہ شد ناپدید ✤ گفت آرے موی ابرو شد کمان ✤ سوی تو افگند تیرے از گمان ✤ چون یکے مو کژ شد از ابروے او ✤ شکل ماہ نو نمود آن موی او ✤ موے کژ چون پردۂ گردون بود ✤ چون ہمہ اجزات کژ شد چون بود ✤ چون یکے مو کژ شد اورا راہ زد ✤ تا بدعوے لاف دید ماہ زد ✤ راست کن اجزات را از راستان ✤ سرکش ای راست روزان آستان ✤ ہم ترازو را ترازو راست کرد ✤ ہم ترازو را ترازو کاست کرد ✤ ہر کہ با راستان ہمسنگ شد ✤ در کمی افتاد و عقلش دنگ شد ✤ یعنی دنگ بودن رنگ دیوانہ و حیران و احمق دنشاند حضرت عمرؓ کے وقت مین رمضان کا مہینہ آیا لوگ پہاڑ پر چاند دیکھنے کو دوڑے تا ہلال روزہ کا شگون لین کہ ہوتا ہی یا نہین اس اثنا مین ایک نے اُن مین سے کہا کہ ای عمر یہ ہی ہلال جب عمرؓ نے آسمان پر چاند نہ دیکھا کہا یہ ہلال تیرے خیال سے پیدا ہوا ورنہ مین کیفیت افلاک کا بیناتر ہون پھر کیسے اور چیزین دیکھتا ہون ہلال پاک کو نہین دیکھتا پھر اُس شخص سے کہا اپنے ہاتھ کو تر کر اور ابرو پر مل پھر ہلال کی طرف دیکھ جب اُس نے ابرو کو تر کیا اور ہلال کو نہ دیکھا کہا ای شاہ چاند نہین ہی چھپ گیا فرمایا سچ ہی تیری ابرو کا بال کمان ہوگیا اور اُسنے تیری طرف تیر گمان کا پھینکا جسکو تونے چاند سمجھا اب فرماتے ہین کہ جب ایک بال اُسکے ابرو کا کج ہوگیا اور اُسکو بشکل ماہ نو کے معلوم ہونے لگا بس اب غور کر کہ ہر گاہ ایک موے کژ نے اتنے بڑے آسمان کو چھپا لیا تیرے تو جملہ اجزا کج ہین وائے اِنکے حال پر اِنکی کیا کیفیت کیسے تجھ پر اسرار حقیقت کے کھلنے دینگے جب ایک بال کج نے اُسکی راہ ماری کہ دعوے کے ساتھ شیخی دیدہ کی ماری اور تیرے جملہ اجزا کج ہین تجکو ضرور ہی کہ اپنے اجزا کو راست لوگون سے راست کرا اور ای راست روانکے آستانہ سے سرکشی مت کر بلکہ اِنکے آستانہ پر سر رکھدے دیکھ ترازو کو ترازو ہی راست کرتی ہی اور ترازو ہی کاست کرتی ہی اگر راست کا ہمسنگ ہوگا راست ہوگا اور اگر نا راست کا ہمسنگ ہوگا کاست ہوگا خود کمی مین پڑیگا اور عقل حیران ہوگی اختلاف

شرح بحر العلوم مین برابر دکو برباد نابید کو نابد لکھا ہی قولہ رواشد او علی الکفار باش ٭ خاک بر دلداری اغیار پاش ٭ برسر اغیار چون شمشیر باش ٭ بین کمن روباہ بازی شیر باش ٭ تا زغیرت از تو یاران نگسلند ٭ زانکہ آن خاران عدو این گلند ٭ آتش اندر زن بگرگان چون سپند ٭ زانکہ این گرگان عدو یوسفند ٭ جان بابا گوید ابلیس ہین ٭ تا بدم بفریبت دیو لعین ٭ ہمچنین تلبیس بابا بات کرد ٭ آدمی را آن سیہ دل مات کرد ٭ برسر شطرنج چست ست این غراب ٭ تو مبین بازی بچشم نیمخواب ٭ زانکہ فرزین بند ہا داند بسے ٭ کو بگیرد در گلویت چون خسے ٭ در گلو ماند خس او سالہا ٭ چیست آن خس مہر جاہ و مالہا ٭ مال خس باشد چو ہست او بے ثبات در گلویت مانع از آب حیات ٭ گر بر و مالت عدو پر فنی ٭ رہزنے را بر دہ باشد رہزنے ٭ المعنی روباہ بازی مکاری و حیلہ گری اوپر جو فرمایا کہ نا راستون کا ہم سنگ مت ہو بس فرماتے ہین کہ وہ نا راست کفار ہین جا اور انپر ہمیشہ سختی و شدت رکھ اور یہ غیر خدا کے ہین انکی دلداری کے سر پر ہمیشہ خاک ڈال چنانچہ قرآن مجید مین ہی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم یعنے محمد رسول اللہ کا ہی اور جو لوگ اُسکے ساتھ ہین سختی کرنے والے ہین کفار پر اور مہربان ہین آپس مین ایک دوسرے پر بس مخالف کفار کا موافق قرآن کے ہی اور موافق کفار کا مخالف قرآن کا یہ کفار اغیار ہین تو انکے سر پر ایسا رہ جیسے کسی کے سر پر تلوار کہ کیسا لرزان ترسان ہوتا ہی انکے ساتھ روباہ بازی کہ مراد خوشامد و دلداری سے ہے مت کر انکو ہمیشہ شیری دیری جتاتا رہ تو بسبب غیرت کے تیرے یار تجھ سے جدا نہون کہ ہم کو انکو یکسان جانتا ہی کس واسطے کہ یہ خار ہین اور تیرے دوست گل جنکے دشمن خار ہین یہ بھیڑیے ہین تو انمین سپند کی طرح آگ لگادے اسلیے کہ تیرے یوسف کے دشمن ہین یعنے جو تیرے نزدیک غریز تر ہی اُدھر ابلیس کہ جان بابا کہ کہکے تجکو یہ دیو لعین اپنے مکر سے فریب دے رہا ہی خبردار ہو جا ایسا ہی فریب اسنے تیرے بابا کے ساتھ کیا تھا جو آدم علیہ السلام ہین اور بعد اُنکے آدمی کو اسی سیہ دل نے مات کیا کہ سیکڑون فرقے ہوگئے حضرت آدم کا فریب دینا یہ کہ جب خدا تعالے نے انکو اور حوا کو پیدا کر کے جنت مین بھیجا فرمایا فکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین یعنی کھاؤ تم جنت سے جو کچھ تمھارا جی ہو مگر اس درخت کے پاس نجائیو کہ ظالمون سے ٹھہروگے ابلیس کہ انکی وجہ سے مردود ہوا تھا انکا دشمن تھا اُسنے ڈگا دیا اور گندم جسکے درخت کے پاس جانے کی ممانعت تھی کھلا دیا اور قسم کے ساتھ یہ فریب دیا کہ اور کوئی بات نہین ہی فقط اتنے واسطے خدا تعالی نے منع کیا ہی کہ اِسکے کھانے سے فرشتے ہو جاؤگے اور ہمیشہ رہنے والون جنت سے فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما ما وری عن سوآتہما وقال ما نہکما ربکما عن ہذہ الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین وقاسمہما انی لکما لمن الناصحین یعنے اسکے پس وسوسہ مین ڈالا شیطان نے اُن دونون کو تا کہ ظاہر کرے جو کچھ ان کی برائیون سے چھپا تھا

اور کہا تم کو تمھارے پروردگار نے اس درخت سے فقط اسلیے منع کیا ہی کہ اسکو کھا کے فرشتے اور ہمیشہ جنت کے رہنے والون سے نہو جاؤ اور قسم کھائی کہ مین تمھارا خیرخواہ ہون آخر انہون نے اسکے فریب سے گندم کھایا جنت سے نکالے گئے اور مصیبت و مفارقت مین ایک دوسرے کی ایک مدت رہے بس یہ ابلیس وہ ہی کہ اسنے تمھارے باپ کو دھوکا دیا ہی اس سے بچے رہو یہ شطرنج جو بردوات دنیا و عقبیٰ کی بچھی ہی یہ غراب اسکے سر پر بیٹھا ہی اور دھوکے کی چالین چلوا کے مات کر رہا ہی تو ہوشیار ہو اور اپنی بازی کی خبر لے اونگھ اونگھ کے غفلت کے ساتھ مت کھیل اس سبب سے کہ یہ بڑے فرزین بند جانتا ہی یعنے داؤ ایسا نہوخس کی طرح کوئی داو تیرا گلوگیر ہوجاے خس اگر گلوگیر ہوتی ہی تو وہ جلدی دفع ہوجاتی ہی یہ وہ خس ہی کہ برسون گلوگیر رہے اور یہ خس ہی کیا محبت جاہ و مال کی اور مال کو ہم خس اسواسطے کہتے ہین کہ یہ بے ثبات و ناپائدار ہی جیسے تنکا کبھی ادھر آ گیا کبھی ادھر اور آبجیات جو محبت خدا کی ہی اسکو یہ تنکا تیرے گلے سے تیر نہین ہونے دیتا اگر تیرے مال کو کوئی دشمن برفن بیجائے تو ایسا ہی جیسے کسی رہزنی کے مال کو کوئی رہزن لیگیا اسلیے کہ تو نے بھی رہزنی سے جمع کیا ہی

چورانا ایک شخص کا سانپ کو ایک سانپ پکڑنے والے سے اور کاٹنا سانپ کا چور کو اور مرنا اسکا

قولہ زد کے از مارگیرے مار برد ✤ زاہلمی آنرا غنیمت می شمرد ✤ دار ہید آن مارگیر از زخم مار ✤ مارگشت آن زرد خود را زار زار ✤ مارگیرش دید و پس بشناختش ✤ گفت از جان مارمن پرداختش ✤ در دعا میخواستی جانم ازو ✤ کش بیایم مار بستانم ازو ✤ شکر حق را کان دعا مردود شد ✤ من زیان پنداشتم آن سود شد ✤ پس دعا ہا کان زیان ست و ہلاک ✤ وز کرم می نشنود یزدان پاک ✤ مصلحت ست و مصلحت را داند او ✤ کان دعا را باز میگرداند او ✤ وان دعا گو بندہ شاکی می شود ✤ می بردظن بدو آن بد بود ✤ المعنی زد کی مین کاف تصغیر و تحقیر کا ہی ایک چور حقیر ناچیز ایک مارگیر کا مار چرا لے گیا اور حماقت سے اسکو غنیمت جانتا تھا وہ مارگیر تو زخم اس مار سے چھوٹ گیا اور مار نے اپنے چور کو خوار و ذلیل طور سے مار ڈالا مارگیر نے اسکو دیکھا اور پہچانا کہ میرے مار نے اسکو جان سے خالی کر دیا میری جان اس بات کی دعا مانگتی تھی خدا تعالے سے کہ وہ چور مجکو ملجاے اور مین اپنا سانپ اس سے لون مگر خدا کا شکر کہ وہ دعا مردود ہوئی کہ آج میرا یہی حال ہوتا گو مین اسکو زیان سمجھا تھا مگر وہ زیان سود ہو گیا بس وہ دعائین کہ جو مایۂ زیان و ہلاک ہوتی ہین اور آدمی کو انکا زیان معلوم نہین ہوتا اللہ تعالی اپنے کرم سے انکو نہین سنتا وہ مصلح ہی اور مصلحت کو خوب جانتا ہی بس جو دعا آدمی کے حق مین مضر ہوتی ہی اسکو لوٹا دیتا ہی اور اس دعا سے وہ دعا گو شاکی ہوتا ہی کہ قبول نہین ہوئی اور بدگمانی

کرتا ہو اور یہ در اصل بُرا ہو

التماس کرنا ہمراہی حضرت عیسیٰ کا عیسیٰ سے اور زندہ کرنا استخوان کا

قولہ گشت با عیسی یکے ابلہ رفیق ✤ استخوان ہا دید در گورے عمیق ✤ گفت ای روح اللہ آن نام سنی ✤ کہ بدان تو مردہ زندہ میکنی ✤ مر مرا آموز تا احسان کنم ✤ استخوان ہا بر ابدان با جان کنم ✤ گفت خامش کن کہ این کار تو نیست ✤ لائق انفاس و گفتار تو نیست ✤ کان نفس خواہد ز یاران پاک تر ✤ وز فرشتہ در روش چالاک تر ✤ عمرہا بایست کادم پاک شد ✤ تا این مخزن افلاک شد ✤ خود گرفتی این عصا در دست راست ✤ دست را دستان موسیٰ از کجاست ✤ گفت اگر من نیستم اصرار خوان ✤ ہم تو برخوان نام را بر استخوان ✤ گفت عیسی یا رب این اسرار چیست ✤ میل این ابلہ درین گفتار چیست ✤ چون غم خود نیست این بیمار را ✤ چون غم جان نیست این مردار را ✤ مردۂ خود را رہا کرد دست او ✤ مردۂ بیگانہ را جوید رفو ✤ گفت حق ادبار ہم ادبار جوست ✤ خار روئیدن جزای کشت اوست ✤ آنکہ تخم خار کارد در جہان ✤ ہان و ہان او را مجو در گلستان ✤ گر گلے گیرد بکف خارے شود ✤ ور سوے یاری رود یارے شود ✤ کیمیاے زہر ہاست آن شقی ✤ بر خلاف کیمیاے متقی ✤ ہین مکن بر قول و فعلش اعتمید ✤ گو ندارد میوۂ مانند بید ✤ المعنی اعتمید الاله اعتماد ایک احمق حضرت عیسیٰ کا رفیق ہوا اور اُسنے ایک گور عمیق مین ہڈیان دیکھین کہا اے روح اللہ وہ نام سنی اے روشن و تابان جس سے تم مردہ زندہ کرتے ہو مجکو سکھا دو تو مین لوگون سے احسان کرون اور ہڈیون کو اُسکی برکت سے جان سے ملا دون حضرت عیسیٰ نے کہا چپ ہو یہ کام تیرا ہرگز نہین ہو نہ تیرے انفاس و گفتار کے لائق کس واسطے کہ وہ نام ایسا نفس پاکیزہ چاہتا ہو جو یاران سے بھی زیادہ پاک ہو اور چال چلن مین فرشتہ سے بھی بڑھ کے چست و چالاک جسکا کام سوائے ذکر خدا کے کچھ نہین دیکھ تو ایک عمر درکار ہوتی تب آدم پاک ہوے چنانچہ منقول ہو کہ چالیس برس ان کے قالب پر مینھ برسا بعد اس طہارت کے این مخزن افلاک کے ہوے تو خود جو یہ عصا دست رہست مین لیے ہو عصا تو ہو مگر تیرے دست کو دستان موسیٰ کیسی کہان ہو احمق نے کہا اگر مین اس اسرار کے پڑھنے کے قابل نہین ہون تو تم ہی اُس نام کو ان ہڈیون پر پڑھو حضرت عیسیٰ نے حیران ہوکے کہا کہ اے رب میرے یہ بھید کیا ہو اس احمق کی رغبت ایسی باتون پر استقدر کیون ہو یہ کیا معاملہ ہو جو اس بیمار کو اپنا غم تو نہین ہو اورون کا ہو اور اس مردار کو اپنی فکر نہین اورون کی ہو اپنے مردہ کو تو چھوڑ دیا ہو اُسکے زندہ کرنے کی پروا نہین غیر مردہ کے رفو کرنیکی بڑی فکر کہ جان کا ہڈیون سے پیوند کرون حق تعالی نے فرمایا کہ ادبار ادبار ہی کو ڈھونڈھتا ہو یعنے بدبختی ہی کو رجوع ہوتی ہو اور جو کانٹے اُسکے کھیت سے جمتے ہین یہی بدلا اُسکے کھیت کا ہو نتیجہ سرشت کا جو کوئی اس جہان مین کانٹون کا بیج بوئے خبردار خبردار اُسکو گلستان مین مت ڈھونڈھ ہان وہان کی تکرار

واسطے تاکید تنبیہ کے ہی یعنے خرم وخندان کبھی نہوگا اور اگر وہ گل ہاتھ مین لیگا کانٹا ہوجائیگا اور اگر یار کے پاس جائیگا مار ہوجائیگا وہ بدبخت کیمیا دہر ہار کی ہی جسکے مقابلہ مین زہر گویا ابھی ناقص ہی اس سے کامل ہوجاتا ہی برخلاف کیمیا متقی کے خبردار اسکے قول فعل پر ہرگز اعتماد مت کر کہ اس مین مثل بید کے کوئی میوہ نہین محض بے برہی

اصیحت کرنا صوفی کا خادم کو واسطے نجوا ری بہیمہ کے اور لاحول کہنا خادم کا

قولہ صوفی بگشت در دور رافق ✤ تا بشبے در خانقاہے شد فنق ✤ یک بہیمہ داشت در آخر بہ بست ✤ او بصدر صفہ با یاران نشست ✤ بس مراقب گشت با یاران خویش ✤ دفترے باشد حضور یار پیش ✤ دفتر صوفی سواد و حرف نیست ✤ جز دل اسپید ہمچون برف نیست ✤ زاد دانشمند آثار قلم ✤ زاد صوفی چیست انوار قدم ✤ ہمچو صیادی سوی اشکار شد ✤ گام آہو دید و بر آثار شد ✤ چند گاہش گام آہو رہبر ست ✤ بعد ازان خود ناف آہو رہبر ست ✤ چونکہ شکر گام آہو گردد رہبر ✤ لاجرم زان گام در گامے رسید ✤ رفتن یک منزلے بر بوے ناف ✤ بہتر از صد منزل و گام و طواف ✤ سیر زاہد ہر دمے تا پیشگاہ ✤ سیر عارف ہر دمے تا تخت شاہ ✤ آن دلے کو مطلع سودا ہاست ✤ بہر عارف فتحہا ہا ست ✤ با تو دیوار ست با ایشان درست ✤ با تو سنگ و با عزیزان گوہر ست ✤ انچہ تو در آئینہ بینی عیان ✤ پیر اندر خشت بیند پیش ازان ✤ پیر ایشاند کین عالم نبود ✤ جان ایشان بود در دریاے جود ✤ پیش ازین تن عمرہا بگذاشتند ✤ پیشتر از کشت بر برداشتند ✤ پیشتر از نقش جان پذرفتہ اند ✤ پیشتر از بحر در ہا سفتہ اند ✤ المعنی افق بضمتین کنارۂ آسمان قنق بضمتین مہمان و فتح نون نیز بہیمہ بفتح چارپایہ آخر بضم خانہ ندی تھان گھوڑون وغیرہ کا صفہ بضم وتشدید فا ایوان خانہ دالان ایک صوفی سیاح کہ دور افق مین پھرتا تھا یعنے آسمان کے کنارون مین ایک شب ایک خانقاہ مین مہمان ہوا ایک چوپایہ اسکے پاس تھا اسکو تھان پر باندھدیا اور آپ صدر صفہ مین یارون کے پاس جا بیٹھا اور اپنے یارون کے ساتھ مراقب ہوا کہ وہ مراقبہ ایک دفتر ہوتا ہی کہ سامنے یار کے پیش ہوتا ہی لیکن یہ دفتر انکا ایسا نہین ہی کہ مثل اور دفترون کے سواد و حرف سے ہو یعنے تحریر و تسطیر سے بلکہ وہی دل سپید و صاف نورانی مثل برف کے چمکتا گداز والا ہی انکا دفتر ہی اس دفتر کے سوا اور کچھ نہین دانشمند کے واسطے توشہ راہ سفر کا نشان و آثار قلم کے ہین یعنے علم اور صوفی کا توشہ کیا ہی انوار قدم جیسے کوئی صیاد شکار کے واسطے نکلا اور نشان قدم آہو کے دیکھ کر انھین کے پیچھے ہولیا ایسے ہی انوار قدم اسکے رہبر ہوتے ہین بس اس رہبری قدم کے بعد کہ چندے رہتی ہی پھر یہ خود ناف آہو کی بو پر جاتا ہی وہ رہبر ہوتی ہی اس واسطے جب اس سے نزدیک ہوتا جاتا ہی تو بو اس کے ناف کی آنے لگتی ہی اسپر جاتا ہی جب کہ آسنے شکر اس نشان قدم کا کیا اور اس راہ کو کاٹا ضرور ان قدمون کے نشان سے مقصود کو پہونچتا ہی فرسنگے ہین اسکا ایک منزل بوے ناف پر چلنا جو دلیل قرب کی ہی بہتر سیکڑون منزل اور

قدم اور طواف سے ہی یعنے اِس حج ظاہری سے بدرجہا اولی ہی زاہد اگر ایک مہینہ چلے تو اُس بارگاہ کی پیشگاہ یعنے فرش ایوان تک پہونچے گا اور عارف دم بھر مین تخت شاہ تک پہونچتا ہی زاہد عارف کی سیر مین استقدر فرق ہی کہان ایک مہینہ کہان ایک دم کہان پیشگاہ کہان تخت شاہ بس وہ دل کہ مطلع تجلیون کا یعنے انوار تجلیات کا ہی وہ عارف کے واسطے فتحت ابواب اہی کشود ابواب کی ہی جیسے جنتیون کیواسطے دروازے جنت کے کھل جائینگے کما قال عزوجل حتی اذا جاؤہا وفتحت ابوابہا تیرے لیے دیوار دیوار اور در در ہی اُنکے لیے وہ دیوار در دروازہ ہی تیرے لیے پتھر پتھر ہی اور جو عزیز اُسکی درگاہ کے ہین اُنکے لیے وہ پتھر گوہر ہی تو جو کچھ آئینہ مین ظاہر و عیان دیکھتا ہی پیرایٹ جیسی تیرہ شبی مین اُس سے زیادہ دیکھتا ہی آور پیرو لوگ ہین کہ جسوقت مین یہ عالم نہ تھا جان اُنکی جو دریاے الٰہی مین موجود اور ڈوبی ہوئی تھی اُنھون نے اِس تن کے ہونے سے قبل عمرین کی عمرین تیر کی ہین اور پیشتر اِس کہ یہ ہونے سے جسکو فرعہ آخرت کہا ہی بہت ہی بہت پھل حاصل کیے ہین اُنکی جان کا نقش جو تن ہی نہ تھا کہ یہ مقبول ہو چکے ہین اور یہ دریانہ تھے کہ وہ موتی معرفت کے پرو چکے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آندلی کو ایسا لکھا ہی کہ آن ولی پُر سا جاتا ہی

مشورہ کرنا خدا تعالی کا فرشتون سے ایجاد خلق مین

قولہ مشورت میرفت در ایجاد خلق ✤ جان شان در بحر قدرت تا بحلق ✤ چون ملائک تابع آن میشدند ✤ بر ملائک خفیہ خندک تیز دند ✤ مطلع بر نقش ہر کہ ہست شد ✤ پیش ازان کین نقش گل پابست شد ✤ پیشتر از افلاک کیوان دیدہ اند ✤ پیشتر از دانہ ہا نان دیدہ اند ✤ بید ماغ و دل پر از فکرت بند ✤ بے سپاہ و جنگ بر نصرت زدند ✤ آن عیان نسبت بدیشان فکر ست ✤ ورنہ خود نسبت بدوران رو ست ✤ فکرت از ماضی و مستقبل بود ✤ چون ازین دو رست مشکل حل شود ✤ دیدہ چون بے کیف ہر با کیف را ✤ دیدہ پیش از کان صحیح و زیف را ✤ پیشتر از خلقت انگور ہا ✤ خوردہ میہا و شدہ مست دلا ✤ در تموز گرم می بینند وے ✤ در شعاع شمس مے بینند فی ✤ در دل انگورے را دیدہ اند ✤ در فناے محض شے را دیدہ اند ✤ روح از انگورے را دیدہ است ✤ روح از معدوم شے دیدہ است ✤ آسمان در دور ایشان جرعہ نوش ✤ آفتاب از جود شان زر بفت پوش ✤ چون از ایشان مجتمع یعنی دو یار ✤ ہم یکے باشند و ہم سی صد ہزار ✤ بر مثال موجہا اعداد شان ✤ در عدد آوردہ باشد باد شان ✤ منفرق شد آفتاب جانہا ✤ در درون روزن ابدانہا ✤ چون نظر بر قرص داری خود یکیست ✤ آنکہ شد محجوب ابدان در شکیست ✤ تفرقہ در روح حیوانی بود ✤ نفس واحد روح انسانی بود ✤ المعنی خندک بالضم وفتح با موحدہ تالیان بجانا ردت بکستر باہ وخراب ہونا زیف بالفتح زر کھوٹا نامروج فتحے سایہ بعد دوپہر روح حیوانی ایک بخار لطیف ہی کہ دل مین پیدا ہوتا ہی اور بوسیلۂ شرائین کے اعضا مین پھیلتا ہی فرماتے ہین کہ

مخلوق خصوص انسان کی ایجاد مین خداوند تعالی مشورہ کرتا تھا اور فرشتون سے فرماتا تھا انی جاعل فی
الارض خلیفۃ اور جان انکی یعنے انھین پیرون کی جنکا ذکر اوپر چھوڑا ہی اور اسی پر یہ بیان چھیڑا ہی حلق تک
بحر قدرت مین ڈوبی ہوئی تھی جب ملائک مانع خلقت انسان کے ہوتے تھے اور کہتے تھے اتجعل فیہا من
یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک آیا خلیفہ کرتا ہی زمین مین ایسون کو کہ زمین مین فساد
کرینگے اور خونریزی اور ہم تیری تسبیح وحمد کرتے ہین اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہین بس لائق خلافت کے
ہم ہین تو انھین پیرون کی جانین ملائک پر استہزا کرتا لیان بجاتی تھین اور تمسخر کرتی تھین وہ ہر ایک کے
نقش پر جو کوئی کہ ہست ہوا مطلع تھے اس سے قبل کہ وجود آب وگل مین مقید ہوے یعنے جسم بنایا گیا کہ اسکی یہ
کیفیت ہی انھون نے افلاک پیدا نہین ہونے پائے تھے جو کیوان کو کہ غایت انکی بلندی کی ہی دیکھ لیا ہی اور کیوان
زحل کو کہتے ہین جو ساتوین آسمان پر ہی اور منتہاے افلاک اور منوز دانے نہو پائے تھے جو روٹی کی کیفیت معلوم
کرلی دانے مراد مخلوق سے اور روٹی اعمال وافعال انکے اسوقت مین نہ انکا داغ تھا نہ دل جنسے فکر کا تعلق
ہی مگر یہ فکر سے بھرے ہوے تھے اور بے سیاہ تھے جو یہی دل ودماغ اور حواس وقوی ہین درحال یہ کہ نصرت
مین چنگل مارے ہوے تھے یعنے ہر شے کی ماہیت واصلیت پر مظفر ومنصور تھے وہ جو انپر عیان ہوچکا
ہی وہی نسبت انکی اور ونکی فکر ہی کہ اپنی اپنی فکرین ہر ایک مین دوڑاتے ہین اور زمانہ سے نسبت کرتے ہین
اگر انپر بھی عیان ہوا ہوتا تو ردی بات جو زمانہ سے نسبت کرنا ہی کیون کہتے جو جب تھا وہی اب ہی وقت
تو یہی ہی کہ فکر تیری ماضی ومستقبل سے ہی اسوقت انسے تیری فکر کو نجات ملی بس سب مشکلین آسان ہین ان لوگون
نے تو جملہ اشیا کو اس زمانہ مین دیکھا ہی کہ بے کیف تھے اے بیچون وچرانہ اب کہ باکیف ہوے اور کان ہونے
نہین پائے تھے جو زر کو پرکھ لیا ہی کہ یہ کھرا ہی یہ کھوٹا ہی انگور پیدا ہونے نہین پائے تھے کہ یہ شراب پی کے مست
محبت ہوچکے ہین انکو تموز کی گرمی ایسی ہی جیسے سردی دے کی وہ آگ عشق کی انمین بھری ہی یہ کیسی ہی شدت
شعاع شمس کی ہو اسکو ڈھلے دن کا سایہ جانتے ہین شراب دل انگور سے ابھی باہر نہین آئی تھی اور جسوقت
مین کہ کوئی شے محض فنا تھی وجود ظاہری پایا تھا انکے سامنے تھی انکی روح نے انگور سے شراب کو دیکھا ہی
اور انکی روح نے زمان معدوم سے ہر شے کو دیکھا ہی جو ہونہار تھی سب سے واقف ہی آسمان انکے ہی دور مین
جرعہ نوش ہوا اور چرخ رقص مین آیا اور آفتاب انھین کے جود سے زرافت پوش بنا یعنے یہ ان دونون سے
سابق ہین اگر تو انمین سے دو یار کو مجتمع دیکھے تو وہ دونون ایک ہی ہونگے اور دو کیا بلکہ تین لاکھ ایک ہونگے
ایسے متحد ہین گو بظاہر جدا جدا ہین شمار انکا ایسا جیسے موجین کہ سب باہم گر ایک ہوتی ہین اور بے گنتی شاید
ہوا نے گن لی ہون کہ اسی سے موجین پیدا ہوتی ہین ایک آفتاب جملہ جانون کا ہی کہ وہی امدان کے

روزنون مین داخل ہی بس اگر اُسکے فرض پر نظر کرے تو ایک ہی ہی اور جو ابدان مین محجوب ہین لہذا اُنکی توحید مین شک ہوا جدا جدا جانتے ہین مگر ہی یہ کہ تفرقہ روح حیوانی مین ہی کہ وہ اپنی اپنی ہی اور مایۂ حیات ہر شخص مگر روح انسانی ایک نفس واحد ہی سب مین مفترق الخلاف شرح مین چنگ کو جنگ اور ردت کو ردی یا مین را مہملہ نہین لکھی چون نظر بر قرص کرد قرص تو لکھا ہی قولہ گفت حق رش علیہم نورہ ٭ مفترق ہرگز نگردد نور او ٭ روح انسانی کنفس واحد ست ٭ روح حیوانی سفال جامد ست ٭ عقل جزو از رمز این آگاہ نیست ٭ وقف این سر بجز اللہ نیست ٭ عقل را خود باچنین سودا چہ کار ٭ کرما در زرا دباسرنا چکار ٭ یکزمان بگذار ای ہمرہ ملال ٭ تا بگویم وصف خالی زان جمال ٭ در بیان ناید جمال وحال او ٭ ہر دو عالم چیست عکس خال او ٭ چونکہ من از خال خویش دم زنم ٭ نطق میخواہد کہ بشگافی تنم ٭ ہمچو مورے اندرین خرمن خوشم ٭ تا فزون از خویش باری میکشم ٭ المعنی سفال بضم وبکسر ظرف گلی سرنا بالضم مخفف سورنا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسا سچ وحق فرمایا ہی ان اللہ خلق الخلق فی ظلمۃ ثم رش علیہم نورہ فمن اصاب من ذلک النور فقد اہتدی ومن اخطأہ فقد غوی اللہ تعالی نے مخلوق کو اندھیرے مین پیدا کیا پھر اپنا نور مخلوق پر ٹپکایا پس جسکو یہ نور پہونچا اُسنے ہدایت پائی اور جس نے خطا کی وہ گمراہ ہوا پس جیسے نور اُسکا ٹپکا ہی وہ اُس سے جدا نہو گا روح انسانی مثل نفس واحد کے ہی اور روح حیوانی ایک سفال جامد نفس واحد سے یہ مراد کہ سب مین وہ ہی اور واحد ایک ذات اور روح حیوانی ایک سفال بستہ اور منجمد اسکے سبب سے زندگی ہر جاندار کی ہی تا بقا اسکے چنانچہ فرمایا الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء وہ رب ایسا ہی جسنے پیدا کیا تمکو نفس واحد سے اور پیدا کیا اسی نفس واحد سے اُسکی زوج جو حوا ہی اور پیدا کیے ان دونون سے بہت مرد وعورت عقل جز جو یہی عقل ہر شخص کی ہی اس رمز سے آگاہ نہین ہی اس بھید کو سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا اس عقل جز کو جو دنیا دی ہی ایسے سودا سے کیا مطلب جو شخص کہ ہمارا مادرزاد ہی اُسکو سرنا سے کیا کام تو اے میرے ہمراہی ذرا دیر کو اپنے ملال سے جدا ہو تجھ سے وصف ایک خال کا اُسکے جمال سے بیان کرون جسکا جمال وحال وصف سے مبرا ہی اور بیان سے معرا ادنی یہ کہ یہ دونون جہان اُسکے خال کے ایک ذرا سے عکس سے ہین مین جسوقت اُسکے خال خوب سے گفتگو کرتا ہون تو نطق میری یہی چاہتی ہی کہ تن میرا ہر جگہ سے پھٹ جاے اور وہ مجھ مین سماجاے اب مین جو مثل ایک مور ضعیف کے اس خرمن مین ہون کہ وہ وصف اُسکے ایک خال جمال کا ہی خوش ہون کہ اپنی حیثیت سے زیادہ بوجھ اُٹھا رہا ہون

بند ہونا تقریر معنی کا اس سبب سے کہ رغبت مستمع کی حکایات ظاہر وغیرہ سننے پر ہی

قولہ گذار دآنکہ رشک روشنی ست ٭ تا بگویم آنکہ فرض وگفتنیست ٭ بحرکف پیش آردو سدی کند ٭ جرکند

وز بعد جرمدی کند ۔ این زمان بشنو چه مانع شد مگر ۔ مستمع را رفت دل جاے دگر ۔ خاطرش شد سوی صوفی
فقیر ۔ اندران سودا فروشد تا عمیق ۔ لازم آمد باز رفتن زین مقال ۔ سوے آن افسانہ بہر وصف حال ۔
صوفی صورت بلند اے عزیز ۔ ہمچو طفلان تا کے از جوز و مویز ۔ جسم ما جوز و مویز ست اے پسر ۔ گر تو مردی زین دو چیز اندر
گذر ۔ در تو اندر بگذری اکرام حق ۔ بگذراند مر ترا از نہ طبق ۔ المعنی جرومہ آثار چڑھا دریا کا فرماتے ہین یہ تو ظاہر
جوشے کہ رشک روشنی ہی جیسا کہ میرا کلام تھا جو اوپر مذکور ہوا پر نور و ضیاء وہ کب چھوڑتا ہی کہ اسکو چھوڑ کے وہ
بات جو بچھر فرض و گفتنی ہی کہون اور وہ گفتنی ذکر صوفی و خادم کا ہی کہ چھوٹ گیا ہی اسی کی تمہید مین یہ اشعار
ہین اسواسطے کہ وہ رشک روشنی جسکے ایک خال کا ذکر نہین کر سکتا ایک دریا تھا اور دریا کبھی جھاگ اٹھا کے
ایک دیوار کر لیتا ہی اور کبھی اتر جاتا ہی کبھی چڑھ جاتا ہی وار پار نہین ہونے دیتا اب اسوقت مین سن لے کہ کون
مانع اس رشک روشنی کا ہوا مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی شاید مستمع کا دل اور طرف بٹ گیا اور خاطر اسکی اسی
صوفی مہمان کی طرف گئی اور اس سودا مین گردن تک اندھ گیا لہذا مجکو لازم آیا کہ اس کلام سے باز آؤن اور
اس افسانہ کی طرف واسطے بیان حال کے رجوع ہوون اور وہ حال جو صوفیون کا ہی بس یہ جو صوفی صورت
کے ہین اے ظاہری اے عزیز انکو گمان مت کر اور بچون کی طرح جوز و مویز کب تک یعنے کب تک جوز و مویز سے
کھیلے گا اور تن پروری کریگا یہ جسم ہمارا جوز و مویز ہی کہ اس سے پلا ہوا ہی اگر تو مرد ہی تو ان دونون چیزون کو
چھوڑ مطلب یہ کہ لذایذ دنیا سے کنارہ کش ہو اور شد آمد ریاضت کے اختیار کر جو صوفی معنوی کا کام ہی اور
اگر تو انکو چھوڑ دیگا تو اکرام الٰہی تجکو نہ طبق فلک سے پار کر دیگا الخلاف شرح مین نہ گذرے نیون نفی
لکھا ہی میری دانست مین بیاے موحدہ ہی

التزام کرنا خادم کا تیمارداری بہیمہ کی اور خلاف کرنا

قولہ بشنو اکنون صورت افسانہ را ۔ لیک بین از کہ جدا کن دانہ را ۔ حلقہ آن صوفیان مستفید ۔ چونکہ در وجد و
طرب آخر رسید ۔ خوان بیاوردند بہر میہمان ۔ از بہیمہ یاد آورد آنزمان ۔ گفت خادم را کہ در آخر برو ۔ راست
کن بہر بہیمہ کاہ و جو ۔ گفت لاحول این چہ افزون گفتست ۔ از قدیم این کار ہا کار نست ۔ گفت ترکن آن
خورش را از نخست ۔ کان خرک پیرست دندانہاش سست ۔ گفت لاحول این چہ میگوئی مہا ۔ از من آموزند
این ترتیبہا ۔ گفت پالانش فرو نہ پیش پیش ۔ دار و سے منبل نہ بر پشت ریش ۔ گفت لاحول آخر این حکمت گزار
جنس تو مہانم آمد صد ہزار ۔ جملہ راضی رفتہ اند از پیش ما ۔ ہست مہمان جان ما و خویش ما ۔ گفت آبش دہ ولیکن
شیر گرم ۔ گفت لاحول از تو ام بگرفت شرم ۔ گفت اندر جو تو کمتر کاہ کن ۔ گفت لاحول این سخن کوتاہ کن ۔
گفت جایش را بروب از سنگ و پشک ۔ در بود تر ریز بر وے خاک خشک ۔ گفت لاحول اے پدر لاحول کن ۔

یارسول اہل لشکر گو سخن ٭ گفت بستان شانہ پشت خر بخار ٭ گفت لاحول اے پدر شرمی بدار ٭ گفت دم افشار راکو تہ
بہ بند ٭ تاز غلیطدن نیفتد او بہ بند ٭ گفت لاحول اے پدر چندین منال ٭ بہر خرچندین مرو اندر جوال ٭ گفت بر تشیش
گلخن جل زود تر ٭ زانکہ شب سرماست اے کان ہنر ٭ گفت لاحول اے پدر چندین مگو ٭ استخوان در شیر نود تو مجو ٭ من ز تو
استاترم در فن خود ٭ میہمان آید مرا از نیک و بد ٭ لائق ہر میہمان خدمت کنم ٭ من بخدمت چون گل و چون سوسنم ٭ المعنی
منبل بالفتح و فتح بانام دواکہ زخم تازہ پر لگاتے ہین پشک بالکسر و بالضم ہندی مینگنی اور لید گوبر رسول بفتح قاصد و
پیک شانہ ہندی راچھ مراد کھریرہ سے در جوال رفتن فریب و دغا کھانا استاد مولانا فرماتے ہین لے اب سن
صورت قصہ کی تو یہ ہی لیکن خبردار تو اس کاہ مین سے دانہ نکال یعنے صورت سے معنی جب حلقہ آن صوفیون مستفید کا
وجد و طرب سے آخر کو پہونچا تو اس میہمان کیواسطے خوان لائے تب اسکو اپنا بہیمہ یاد ہوا خادم سے کہا تھان پر جا اور اسکا
دانہ گھاس ٹھیک کر دے کہا لاحول کیسی فضول بات ہی یہ کام تو قدیم سے میرے ہی ہین انکا کہنا کیا کہا دانہ کو پہلے سے
بھگو کر وہ گدھا نیم پختہ ہوتا ہی اور دانت اسکے سست ہین کہا اے بزرگ یہ تو کیا کہتا ہی ایسی ترکیبین تو لوگ مجھ سے
سیکھنے جاتے ہین کہا پالان اسکا ذرا خوب نیچا کر دے اور نمبل اسکی پشت تازہ ریش پر لگا دے کہا لاحول تو اپنی حکمت
اپنے دے مین نے تجھ جیسے میہمان لاکھون دیکھ ڈالے ہین اور جو یہان آئے سب راضی ہو کے گئے مین تو میہمان
کو اپنی جان اور اپنا یگانہ جانتا ہون کہا اسکو پانی پلا لیکن شیر گرم کہا لاحول مجکو تجھ سے شرم آتی ہی تو کیسا آدمی ہی
کہا دانہ مین گھاس کم ملانا کہا لاحول اس بات کا ذکر مت کر یہ مین خوب جانتا ہون کہا اسکی جگہ مین جو کچھ لید
پتھر ہو صاف کر کے جھاڑ دے اور اگر گیلی جگہ ہو اسپر سوکھی مٹی ڈالدے کہا لاحول اے پدر لاحول کر مین ایک رسول
اہل ہون اور رسول اہل اپنی طرف سے بہت باتین مناسب کہدیتا ہی لہذا مجھ سے بھی بات کم کر مین سب کچھ
جانتا ہون کہا کھریرہ لے اور گدھے کو مل کہا لاحول اے پدر ذرا شرما کہا دم افشار کو ذرا تنگ کر کے باندھ تا لوٹنے سے
کہین اسمین پھنس نہ جاے کہا لاحول اے پدر اتنا مت شور کر اس گدھے کیواسطے ایسے فریب و دغا کا خیال
مت کر کہا اے کان ہنر اسکی پشت پر جھول جلدی ڈالدے کہ جاڑے کی رات ہی کہا لاحول اے پدر اتنا مت بک استخوان
شیر مین نہین ہوتی تو بھی مت ڈھونڈھ یعنے مین کلفت و فت والا نہین ہون تو بھی مت سمجھ مین تجھ سے زیادہ
اپنے فن مین استاد ہون میرے پاس نیک و بد ہر طرح کے میہمان آتے ہین ہر میہمان کے لائق مین خدمت کرتا ہون
اور اسی خوش خدمت کی بدولت گل و سوسن بن رہا ہون یعنے سب کا عزیز اور سب کا مرغوب الخلاف
شرح مین آنحورش کو آنجوش لکھا ہی اور آمد کو آید صد ہزار قولہ خادم این گفت و میان بربست چست ٭ گفت
رفتم کاہ و جو آرم نخست ٭ رفت و از آخر نکرد او ہیچ یاد ٭ خواب خرگوشی بدان صوفی فتاد ٭ رفت خادم جانب آخور بشتاب
چند ٭ کرد بر اند ز رصوفی ریشخند ٭ صوفی از رہ ماندہ بود و شب دراز ٭ خوابہاے دید با چشم فراز ٭ کان خرش

در چنگ گرگے ماندہ بود ۔ پارہا از پشت و رانش میربود ۔ گفت لاحول اینچہ مانیخو لیاست ۔ ای عجب آن خادم مشفق کجاست ۔ باز میدید آن خرش در راہ رو ۔ گہ بچاہے قنا دو گہ بکو ۔ گونہ گون میدید ناخوش واقعہ ۔ فاتحہ میخواند با القارعہ ۔ گفت چارہ چیست یاران خفتہ اند ۔ رفتہ اند و جملہ با در بستہ اند ۔ باز میگفت ای عجب آن خادمک ۔ نے کہ با ما گشت ہم نان و نمک ۔ من نکردم با وی الا لطف و لین ۔ او چرا با من کند برعکس کین ۔ ہر عداوت را سبب باید سند ۔ ورنہ جنسیت وفا تلقین کند ۔ باز میگفت آدم با لطف وجود ۔ کے بران ابلیس جوری کردہ بود ۔ آدمی مردم کزد ۔ راچہ کردہ کہ ہمی خواہند اورا مرگ و درد ۔ گرگ را خود خاصیت بدریدن ست ۔ کاین حسد در خلق آخر دشمن ست ۔ باز میگفت این گمان بد خطاست ۔ ہر برادر این چنین ظنم چراست ۔ المعنی خواب خرگوش تغافل و فریب ۔ شیخ تبسم زیر لب مانیخو لیا قصے از جنون گو ہندی گر ۔ آمین نرمی خادم نے یہ سب باتین مذکور الصدر کہین اور کہ چست کر کے کہا ہمین چلا پہلے تو دانہ گھاس کی فکر کر لاؤن یہ کہکے گیا اور گھاس وغیرہ کچھ یا دانہ رہی ادھر صوفی پر خواب خرگوشی پڑی خادم تو چند ادباش کیطرف گیا اور صوفی کی نصیحت پر تمسخر کرتا ہوا کہ کیسی مین نے اوپر ہی اوپر اڑائین صوفی تھکا ہوا جاڑے کی راتین لمبے پانون پھیلا کے سویا اور خواب مین بند آنکھون سے خواب مین دیکھتا تھا کہ گدھا اُسکا ایک بھیڑیا کے چنگل مین عاجز ہو رہا ہی اور اُسکی پشت و ران سے وہ پارے گوشت کے لیے جاتا ہی کہا لاحول یہ کیسا خبط ہی تعجب یہ کہ وہ خادم مشفق کہان ہی پھر کیا دیکھتا ہی کہ وہ گدھا راہ مین چلا جاتا ہی اور کبھی چاہ مین گرتا ہی اور کبھی گڑھے مین غرض طرح طرح کی خوابین ناخوش دیکھتا تھا اور سورۂ فاتحہ سورۂ قارعہ کے ساتھ پڑھتا تھا کہ دافع بدنوابی کی ہین کہا اسوقت مین کہ یار سوتے ہین اور کچھ چلے گئے اور سب دروازے بند ہین کیا بن پڑتا ہی پھر کہتا تھا ای عجب وہ خادم ناچیز جسنے میرے ساتھ نان و نمک کھایا وہ بھی نہین مین نے تو اُسکے ساتھ سوے لطف و نرمی کے اور کچھ نہین کیا اُسکے برخلاف وہ میرے ساتھ کینہ کیون کرتا ہر عداوت کے لیے کوئی سبب ستند ہوتا ہی ورنہ جنسیت وفا ہی آدمی کو سکھاتی ہی کہ اپنے ہمجنس سے بیوفائی ست کر پھر کہتا تھا یہ کچھ بات نہین حضرت آدم کیسے لطف وجود سے تھے انھون نے ابلیس پر کیا ظلم کیا تھا جو اُسنے ایسی عداوت کی آدمی نے مار و کزدم سے کیا برائی کی ہی پھر کیسے یہ اسنے درد و مرگ کے خواہان ہین گرگ کو خود خاصیت پھاڑ ڈالنے کی ہی اور یہ حسد اُسکا خلقت مین رشن ہی پھر کہتا تھا یہ بدگمانی خطا ہی اپنے بھائی پر یہ گمان بد مجکو کیون ہی بھائی اس سبب سے کہ حضرت حق نے فرمایا ہی انما المؤمنون اخوۃ نہین ہین مومن مگر بھائی اور تعجب گمان بد کا موافق اسکے کہ فرمایا ہی گمان کرو مومنون پر نیک الخلاف شرح مین خستہ اند لکھا ہین مناسب محل کے اسکو خفتہ اند بہتر جانتا ہون قولہ باز گفتی خرم سوء الظن ست ۔ ہر کہ بدظن نیست کے ماند درست ۔ صوفی اندر وسوسہ دان خر چنان ۔ کہ چنان باد اجزاے دشمنان ۔ ان خر مسکین میان خاک و سنگ ۔ کژ شدہ پالان دریدہ پالہنگ ۔ گشتہ رہ جملہ شب بدبے علف ۔ گاہ در جان کندن و گہ در تلف ۔

خر ہمہ شب ذکر گویان کاے آہ ✤ جو رہا کردم کم از یکشت کاہ ✤ بازبان حال می گفت ای شیوخ ✤ رحمتی کہ سوختم زین خام شوخ ✤ انچہ آن خود دید از رنج و عذاب ✤ مرغ خاکی بیند اندر سیل آب ✤ پس بہ پہلو گشت آن شب تا سحر ✤ آن خر بیچارہ از جوع البقر ✤ نالہ میکرد از فراق کاہ و جو ✤ مستمند از اشتیاق کاہ و جو ✤ ہمچنین در محنت و در درد و سوز ✤ نالہا میکرد از شب تا بروز ✤ روز شد خادم بیامد بامداد ✤ زود پالان جست و بر پشتش نہاد ✤ خر فروشانہ دوسہ زخمش بزد ✤ کرد باخر انچہ با سگ میسزد ✤ خر جہندہ گشت از تیزی نیش ✤ کو زبان تا خر بگوید حال خویش ✤ المعنی پالنگ دہ رسی جس سے گردن گھوڑے کی باندھیں اور باگ ڈور بہ پہلو گشتن ہمچنی سے کروٹیں بدلنا جوع البقر ایک مرض ہی کہ باوجود سیری معدہ کے تمام اعضا بھوکے ہوجاتے ہین کبھی صوفی یہ کہتا تھا کہ نہین بدگمانی کو تیری ہوشیاری کہا ہی جیسے کہ حدیث ہی الحزم سوء الظن یعنے بدگمانی ہی ہوشیاری ہی بس جو شخص بدگمان نہین ہو وہ ٹھیک نہین ہی اور کب درست رہتا ہی ضرور شکست پاتا ہی القصہ صوفی تو ان وسوسون مین مبتلا اور گدھا ایسے عذاب مین کہ خدا ایسا بد لاسزاوار دشمنون کے کرے وہ غریب رات بھر خاک و سنگ مین پڑا رہا اور بالان دریدہ کمر ہوگئے پالنگ ہوگیا یعنے گردن مین ہلک گیا راہ کا مارا تمام رات کا بھوکا کبھی جاگتا کبھی سوتا تھا کبھی اس حال مین کہ اب مرا گدھا رات بھر اسی ذکر و یاد مین رہا کہ ای اللہ مین نے دانہ چھوڑا تو کیا مٹھی پر گھاس کے لائق بھی نہ رہا جو مجکو نرمی زبان حال سے کہتا تھا کہ ای بندہ گو مجھپر رحمت کرو کہ مین اس خام شوخ کے ہاتھ سے جو مراد صوفی یا خادم سے ہی جیلگیا ای ہلاک کو پہونچا اسنے ایسا رنج و عذاب دیکھا جیسے کوئی مرغ خاکی پانی کے اہلہ مین پڑکے آفت دیکھتا ہی تمام رات صبح تک وہ خر بیچارہ پہلو بدلتا رہا اور لوٹتا رہا مارے بھوک کے کہ ہر اعضا جوع البقر والے کیطرح بھوکا تھا بس دانہ گھاس کے فراق مین چلاتا تھا اور کاہ و جو کا مشتاق و حاجتمند تھا غرض ایسے ہی محنت و درد و سوز مین نالے کرتا رہا دن ہونے تک جب دن ہوا صبح ہوتے ہی خادم اموجود ہوا جلدی پالان ڈھونڈھ کے اسکی پشت پر رکھدیا اور خر فروشون کی طرح دو تین زخم اسکے مارے اور وہ کام اسکے ساتھ کیا جو کتے کے ساتھ کرتے ہین کہ جہان بیٹھا دیکھا کچھ نہ کچھ ناحق بھی مار ہی دیتے ہین گدھا اسکے نیش کی تیزی سے کودنے لگا اب بان اسکی کمان جو اپنا حال کہتے

گمان کرنا قافلہ والون کا کہ شاید بہیمہ صوفی کا بیمار ہی

قولہ چونکہ صوفی برنشست و شد روان ✤ رو در افتادن گرفت آن ہر زبان ✤ سر زمانش خلق بر مید اشتند ✤ جملہ رنجورش ہمی پنداشتند ✤ آن یکی گوشش ہمی پیچید سخت ✤ ان دگر در زیر گامش جست لخت ✤ و آن دگر در نعل او میجست سنگ ✤ و آن دگر در چشم او میدید رنگ ✤ باز میگفتند اے شیخ این چیست ✤ وے ہمیگفتی کہ شکر این خر قویست ✤ گفت آن خر کو بشب لاحول خورد ✤ جز بدین شیوہ متاندراہ برد ✤ چونکہ تو ت خر بشب لاحول بود ✤ شب بہ روز اندر سجود ✤ آدمی خوارند اکثر مردمان ✤ از سلام علیک شان کم جو امان ✤ خانۂ دیو ست دلہاے ہمہ

کم پذیر از دیو مردم دیده ٭ از دم دیو آنکه اولاحول خورد ٭ همچو آن خر در سراید در نبرد ٭ هر که در دنیا خورد تلبیس دیو ٭
ور غدائے دوست رو بعظیم وریو ٭ در ره اسلام و بر پل صراط ٭ سر درآید همچو آن خر از خباط ٭ عشوه های یار بد مینوش
بین ٭ دام بین امین مرد تو در زمین ٭ صد هزار ابلیس لاحول آرین ٭ آدما ابلیس را در مارین ٭ یعنی بر شست
ای سوار شد لخت پارهٔ چیز دیده مکر و فریب خیاط بفهم اول دیوانگی آدمی این الف ندا کا ہے جب صوفی سوار ہوے کے
چلا گدھا سر وقت منھ کے بل گرنے لگا گھڑی گھڑی لوگ اسکو اٹھاتے تھے اور سب بیمار اسکو جانتے تھے کوئی اسکے
کان زور سے اینٹھتا تھا واسطے تشخیص مرض کے کوئی اسکے قدم کے نیچے لخت ڈھونڈھتا تھا کہ سم وغیرہ تو نہیں چبھ
گیا کوئی اسکی نعل مین پتھر ٹٹولتا تھا کوئی اسکی آنکھون کا رنگ دیکھتا تھا پھر پوچھتے تھے صوفی سے کہ ای شیخ یہ کیا سبب
ہے وہ کہتا تھا کچھ نہین خدا کا شکر ہے کہ یہ خر قوی ہے بیمار نہین ہے ہان جس خر نے کہ رات بھر لاحول کھائی ہے وہ بیچارا اس
شیوہ کے اور کسی طرح راہ نہین چل سکتا جب رات مین توت گدھے کا لاحول ہوا ہے اور رات بھر تسبیح مین رہا ہے تو
دن مین سجدے کیون نہ کرے لاحول سے وہی مراد جو خادم بار بار کہتا تھا اور تسبیح وہ جو مولانا نے فرمایا ہے خر
ہمہ شب ذکر گویان اور سجدے منھ کے بل اسکا کرنا اکثر لوگ آدمی خار ہین اسکے سلام علیک سے امان مت
ڈھونڈھے ان سب کا دل خانہ دیو ہے اور سب دیو مردم انکے مکر و فریب کو ہرگز مت مان جو شخص کہ اسنے مکر شیطان سے
لاحول کھائی وہ اس گدھے کیطرح منھ کے بل گر کے ٹرائی اور دوڑ جھپٹ مین عاجز ہوا جو کوئی دنیا مین فریب ابلیس کا
کھائے اور دشمن دوست رو کی تعظیم و کرمین پڑے وہ راہ اسلام اور پل صراط مین مثل اس گدھے کے دیوانگی سے
اوندھا ہی گریگا سیکڑون دھوکے یار بد مینوش کے ہوتے ہین تو انکو اپنے حق مین دام سمجھ اور نخبت ہو کے
زمین مین مت چلے پھرے اس دنیا مین لاکھون ابلیس ایسے ہین کہ بات بات پر لاحول زبان سے نکالتے ہین وہ
ابلیس تو لاحول سے بھاگتا ہے تو ان ابلیسون کو ایسا جان کہ وہان مارمین بیٹھے ہین یعنے حد درجہ زہریلے ہین
جنپر زہر مار موثر نہین ہوتا ہر چند کہ انکے دہن مین ہین جیسے ابلیس وہان مارمین بیٹھ کے جنت مین گیا اور
آدم کو بہکایا تو بھی آخر آدم ہی انخلاف شرح مین مینوش ہین کہ ہین سے ہی دام ہین کہ ہین لکھا ہے قولہ دم
دہد گوید ترا بجان رد دست ٭ تا چو قصابے کشد از دست پوست ٭ دم دہد تا پوستت بیرون کشد ٭ وا ے
آن کز دشمنان اینون چشد ٭ سر نہد بر پاے تو قصاب وار ٭ دم دہد تا خونت ریزد زار زار ٭ همچو شیرے صید خود را
خویش کن ٭ ترک عشوه اجنبی و خویش کن ٭ همچو خادم دان مراعات خسان ٭ بیکسی بہتر ز عشوه ناکسان ٭ در دهر
مردمان خانه مکن ٭ کار خود کن کار بیگانه مکن کیست بیگانه تن خاکی تو ٭ کز برائے اوست غمناکی تو ٭ تا تو
تن را چرب و شیرین میدہی ٭ جوہر جان را نه مبنی فربہی ٭ گر سیان مشک تن را جا بود ٭ روز مردن گند او پیدا
شود ٭ مشک را بر تن مزن بر دل بمال ٭ مشک چه بود نام پاک ذوالجلال ٭ آن منافق مشک بر تن می نهد

روح را در قعر گلخن مے نہد ❊ بر زبان نام حق و در جان او ❊ گند ہا از کفر بے ایمان او ❊ ذکر با او ہمچو سبزہ گلخن ست
بر سر سبز گلست و سوسن ست ❊ آن نبات آنجا یقین عاریت ست ❊ جاے آنگل مجلس ست و عشرت ست ❊ طیبات
آمد سوے طیبین ❊ مر خبیثش را خبیثات ست ہین ❊ کین مدارانہا کہ از کین گرہند ❊ کور شان پہلوے کین یاران نہند
اہل کینہ دوزخ ست و کین تو ❊ جزو آن کل ست و خصم دین تو ❊ چونکہ تو جزو دوزخی ہان گوشدار ❊ جزو سوے کل دگر قرار
دارد تو جزو جنتی اے نامدار ❊ عیش تو باشد چو جنت پائدار ❊ تلخ با تلخان یقین ملحق شود ❊ کے دم باطل قرین حق شود
اے برادر تو ہمین اندیشہ ❊ مابقی تو استخوان و ریشہ ❊ گر گلست اندیشہ تو گلشنے ❊ ور بود خارے تو ہیمہ گلخنے ❊ گر گلاے
بر سر وجیبت زنند ❊ در تو چون بوئے برونت افگنند ❊ طبلہا در پیش عطاران بہ بین ❊ جنس را با جنس خود گردد قرین ❊ تو رہائے جوز نا جنسان بجد ❊ صحبت نا جنس گورست و لحد ❊ جنسہا با جنسہا آمیختہ ❊ زین تجانس نیتی انگیختہ
گرد در آمیزند عود و شکرش ❊ بر گزیند یکیک از ہمدگرش ❊ طبلہا بشکست و جانہا ریختند ❊ نیک و بد با ہمدگر آمیختند
المعنی گند بالفتح بدبو تبز بالفتح پاخانہ تجانس بفتح وضم نون ایک جنس ہونا جد بفتح بزرگی و توانگری یعنے وہبی ابلیس
لاحول والا تجکو دم دیگا کہ اے میری جان اور اے میرے دوست اور یہ تملق اسواسطے کرتا ہی کہ نصاب کی طرح اسی دوست
کا پوست اتاریگا وہ تجکو اسی واسطے دم دیتا ہی کہ تیرا پوست اتارے مگر افسوس تجھ پر کہ تو افیون دشمن کی چکھے
افیون سے مراد زہر ہی تیرے پانون پر جو سر رکھتا ہی وہ سر رکھنا مثل قصاب کے ہی کہ داؤن دیتا ہی تا خون تیرا
بہت ہی بہت بہائے تو مثل شیر کے شکار اپنا آپ کر اور اپنے اور غیر سب کے دھوکہ کو ترک کر کوئی کسی کا نہین ہی تو
ناچیزون کی رعایت کو ایسا جان جیسے اس خادم کی باتین کہ سب کچھ کہا اور کچھ نہ کیا ان باکسون کے دھوکہ سے نیکسی
اچھی تو لوگون کی زمین مین گھر مت بنا تو کار اپنا کر بیگانہ کا مت کر دوسرے کی زمین اس سبب سے کہ ایک وقت
مین تو نہوگا وہ مالک ہوگا اور بیگانہ کو خود بیان فرمایا کہ بیگانہ کون ہی یہ تیرا تن خاکی جسکے غم مین تو مبتلا ہی کہ تجھ سے
الگ ہو جائیگا اور قیامت مین تیرے گناہون کا گواہ بنے گا جبتک تو اس تن کو چکنی شیرین چیزین کھلائیگا جو ہر جان
کو موٹا بنائیگا البتہ یہ موٹا ہوگا اگر اس تن کی مشک مین جگہ گریگا یعنے رات دن مشک ہی مین رکھیگا تو کیا فائدہ
موت کے وقت مین ضرور اسکی بدبو پھوٹے گی تو مشک کو تن پر مت چھڑک دل پر مل اور وہ مشک کیا ہی نام خدا
ذو الجلال کا وہ منافق کہ مشک تن پر لگاتا ہی روح کو بھاڑ کے قعر مین جھونکتا ہی اور وہ منافق جسکی زبان پر تو نام
حق کا ہی اور جان مین اسکے گندگیان کفر بے ایمان کی بھری ہین اس کفر و بے ایمانی کے ساتھ ذکر اسکا ایسا ہی
جیسے سبزہ اور گلخن کہ گھورا ہی اور جیسے پاخانہ اور گل و سوسن کہ دونون محض بے محل وہ جمنا اسکا وہان غایت
ہی یقین اسکو خوب جانتا ہی کسواسطے کہ گل کی جگہ مجلس ہی اور عشرت ہی اسلیے کہ پاکیزہ چیزین پاکیزہ لوگون
کے واسطے ہین اور خبیثون کے واسطے خبیث چیزین جیسا کہ حق جل و علے نے فرمایا ہی الطیبات للطیبین

والنجیشات للخبیثین معنے اسکے اوپر ہوگئے تو کسی سے کینہ مت رکھ اسواسطے جو کینہ سے گمراہ ہین اُنکی گو رفضاوقدر
کینہ والون کے پہلو مین بناتے ہین کینہ والا تو ایسا ہی جیسے دوزخ جس کی شان مین نازل ہی وتو دہا الناس
والحجارۃ کہ اُسکی چھپٹیان آدمی اور پتھر ہین اور تبر اکینہ جز اُسی کل کا ہی اور تیرے دین کا دشمن بس جب تو
جز اُسی کل کا یعنے دوزخ کا ہی تو خوب کان کھول کے سُن لے کہ جز کا قرار گاہ اپنے کل کے ساتھ ضرور ہوگا
اور اگر تو جو جنت کا ہی ہی نامدار تو تیرا عیش جنت کی طرح ہمیشہ اور پائدار ہی جسکو فرمایا ہی خالدین فیہا ابداً
ہمیشہ ہمیشہ اُس مین رہینگے تو خود بہتیرون جانتا ہی کہ تلخ تلخ ہی لوگون سے ملتا ہی اور جو دم باطل ہین مصاحب
حق کے نہین ہوتے حق اُن کو اپنے پاس نہین پھٹکنے دیتا اسی پر اور خیال تو کر تو کیا ہی فقط ایک اندیشہ اور سوچ
معرفت حق کا اسی کا نام انسان اور اسی کا نام جان ہی باقی تو تیری ٹُدیان ہین اور رگ وریشہ اگر تیرا اندیشہ
گل ہی تو گلشنی ہی نہین تو جھانکڑ اور ایندھن گلخن کا ہی کتنا ہی گلاب تیرے سر پر چھڑکین اور جیب مین لگائین
جیسے کہ مردہ کے لگاتے چھڑکتے ہین اگر تجھ مین بو معرفت کی نہین ہی تو تجکو الگ نکال ڈالینگے عطارون کے ڈبون کو غور
جو اُنکے سامنے رہتے ہین کیسے جنس کو جنس سے قرین کرتے ہین تو بھی ناجنسون سے بکوشش تمام رہائی ڈھونڈ رہ کہ
صحبت ناجنس کی گور دلحد ہی جو جیتے ہی جی تجکو ملی ہی جنسون کو جنسون سے ملایا ہی اور اسی آمیزش سے ایک زینت
نجات کی پیدا کی ہی ہر جنس کیواسطے اگر کسی جنس کے بخور کیواسطے عود و شکر ملائین کہ شکر ملانے سے عود خوب جلتا ہی اور
بخور زیادہ دیتا ہی تو اُس جنس والے سب اُس سے ایک ایک آپسمین محفوظ ہوتے ہین لاکھون ڈبے جو مراد تن سے ہی
ٹوٹ گئے اور جانین اُنمین سے بکھر کے نیک نیک سے اور بد بد سے سب آپسمین آمیختہ ہوگئین قولہ حق فرستادانبیارا
بہرایں ۞ تا جدا گردد ازایشان کفر و دین ۞ حق فرستاد انبیارا با ورق ۞ تا گزیند این دانہارا بر طبق ۞ مومن و کافر مسلمان و
جہود ۞ پیش از ایشان جملہ یکسان می نمود ۞ پیش از ایشان ہا ہمہ یکسان بدیم ۞ کس ندانستی کہ مانیک و بدیم ۞ بود نقد و
قلب در عالم روان ۞ چون جہان شب بود با چون شبروان ۞ تا بر آمد آفتاب انبیا ۞ گفت ایغش دور شو صافی بیا
چشم داند فرق کردن رنگ را ۞ چشم داند لعل را و سنگ را ۞ چشم داند گوہر خاشاک را ۞ چشم رازان میخلد خاشاکہا ۞ شمن
روز ند این قلابکان ۞ عاشق روز ند این ندہاے کان ۞ زانکہ روز ست آئنہ تعریف او ۞ تا بہ بیند اشرفی تشریف او ۞
حق قیامت را لقب زان روز کرد ۞ روز بنماید جمال سرخ و زرد ۞ پس حقیقت روز سر اولیاست ۞ روز پیش ما شان چون
سالہاست ۞ المعنی شب روبفتح چور نیز اہل اللہ کہ شب بیدار ہوتے ہین قلاب بفتح وتشدید لام کھونٹے کو کہرے سے
بدلنے والا اسی دغا باز کا ف قلابکان مین تصغیر کا ہی ہنا پر تحقیر فرماتے ہین کہ حق تعالی نے انبیا کو اسی واسطے بھیجا ہی تا انکے سبب
سے کفر و دین مین تفرقہ وجدائی ہو جاے اور انبیا کو اللہ تعالی نے مع ورق یعنے کتاب کے بھیجا جسکے سبب سے
انھون نے ان دانون کو بین بین کے اپنے طبق مین رکھا مطلب یہ کہ کافرون سے دینداروں کو چھانٹا قبل اس سے

مومن اور کافر اور مسلمان وجہود سب ایک سے معلوم ہوتے تھے اور قبل انبیا سے ہم سب یکسان تھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ ہم نیک ہیں یا بد ہیں کما قال اللہ تعالی کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین تھے آدمی ایک گروہ پس پیدا کیے اللہ نے انبیا کہ بشارت دینے والے اور ڈرانے والے ہیں کھوٹا کھرا جہان میں سب رواج پا رہا تھا جب جہان شب تھا تو ہم اسکے شب رو تھے پھر جب آفتاب انبیا کا طلوع ہوا اُسنے کھرے کھوٹے کو چھانٹ کے کھوٹے سے کہا دور ہو کھرے سے کہا کہ اب تو اللہ تعالی نے آنکو آنکھ کھرا کھوٹا پہچاننے کی بخشی تھی اُنکی آنکھ ہر رنگ میں فرق کر سکتی تھی اور لعل و سنگ کو پہچانتی تھی چشم ہی گوہر و خاشاک جانتی ہے اسی سبب سے خاشاک اُسمیں کھٹکتا ہے اب یہ جو تلاب دغا باز ناچیز ہیں سورات کے خواہاں اور طالب ہیں اور دشمن روز کے جو انبیا ہیں اور جو کھرے بغیش زرکان کے ہیں عاشق دن کے کیواسیلے کہ دن ایک آئینہ تعریف ہے شناخت زر کا ہے اور پہچنوا دینے والا بس یہ روز سے خوش ہیں تا اشرفی خلعت اِنکے کھرے ہیں کا دیکھے اللہ تعالی نے بھی قیامت کو ملقب بہ روز کیا ہے کہ روز جیسا جسکا جمال ہوتا ہے سرخ یا زرد سب ظاہر کر دیتا ہے اور سرخ زرد مراد اُسی کھرے کھوٹے سے ہے اسیلے کہ زر سرخ کھرا اور جید ہوتا ہے اور زر ناقص دناسرہ آور یہ قول مولانا رح کا کہ قیامت کا لقب روز سے کیا اسوجہ سے ہے کہ قیامت میں نہ روز ہے نہ شب اللہ کے نور کی روشنی ہوگی جیسا کہ فرمایا واشرقت الارض بنور ربہا روشن ہوگی زمین اپنے رب کے نور سے پس بنظر روشنی کے روز کے ساتھ ملقب کیا ہے ورنہ وہ دنیا کا سا دن نہیں ہے پس اصل حقیقت جو اس روز کی ہے وہ بھید اولیا کا ہے مبالغہ ہے حد درجہ نور ضیا کا اور انکا دل جو شل ماہ کے روشن ہے اُسکے سامنے یہ روز روشن ایسا ہے جیسے کوئی شی برسون کی دوری والی کہ یہ کہاں اور وہ کہاں کچھ مناسبت اور لگا نہیں اختلاف شرح میں قلا بکان بکاف عجمی لکھا ہے جب قلاب میں یا نہیں تو کاف کہاں سے آئیگا پس بکاف تصغیر تحقیر کے ہے قولہ عکس روے مرد حق دانید روز ✦ عکس تاریش شام چشم دوز ✦ زان سبب فرمود یزدان والضحی ✦ والضحی نور ضمیر مصطفے ✦ قول دیگر کان ضحی را خواست دوست ✦ از برائے آنکہ انیم عکس اوست ✦ ورنہ بر فانی قسم خوردن خطاست ✦ خود فناچہ لائق گفت خداست ✦ از خلیلے لا احب الآفلین ✦ پس فناچون خواست رب العالمین ✦ لا احب الآفلین گفت آن خلیل ✦ کے فناخواہد ازین رب جلیل ✦ باز واللیل ست ساری او ✦ دین تن خاکی زنگاری او ✦ آفتابش چون برآمد زان فلک ✦ باشب تن گفت ہین ما ودعک ✦ وصل پیدا گشت از عین بلا ✦ زان حلاوت شد عبارت ما قلا ✦ ہر عبادت کو نشان حالت ست ✦ حال چون دست و عبادت آلتست ✦ آلت زر گر بدست کفشگر ✦ ہیچ دانہ گشت کرہ ریگ در ✦ آلت اسکاف پیش بزگر ✦ پیش سگ کہ استخوان در پیش خر ✦ بود انا الحق در لب منصور نور ✦ بود انا اللہ در لب فرعون زور ✦ شد عصا اندر کف موسی لوا ✦ شد عصا اندر کف ساحر ہبا ✦ زین سبب عیسی بدان ہمرہ خود ✦ در دنیا موزید آن اسم صمد ✦ کو نداند نقص بر آلت نہد ✦ سنگ برگ آن تو آتش کے جہد

دست و آلت ہمچو سنگ و آہن ست ۔ جفت باید جفت شرط زادن ست ۔ المعنی یہ دن جو دنیا کا ہی مردحق کی صورت پر نور کا عکس ہی اُسکی ایسی صورت پر نور ہی اور وہ اُسمین صفت ستارے کی ہی یعنے عیوب خلق سے چشم پوشی کرنیمین اُسکا عکس شام چشم دوز ہی جو سب کی آنکھین بند کرتی ہی اور اُسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا ہی والضحی واللیل اذا سجی یعنے قسم ہی ضحی اے آفتاب اور اُسکے وقت چاشت کی اور قسم ہی رات کی کہ چھا لیتی ہی پس یہ قسم نور ضمیر مصطفے کی ہی جسکو وقت چاشت فرمایا ہی کہ وقت ترقی آفتاب کا ہی اور اوپر کہا ہی کہ یہ دن عکس روے مردحق کا ہی پس اس قول مین تو ضحی نور ضمیر مصطفے کو ٹھہرایا ہی اور دوسرا قول یہ ہی کہ دوست یعنے خدا تعالی نے جو ضحی کی قسم کھائی ہی اور ضحی سے وہی وقت چاشت تو اس سبب سے کہ یہ بھی تو اُسی کا عکس ہی اور اگر اُسکا عکس نہوتا اور حال آنکہ یہ فانی تھا پس فانی کی قسم کھانا خطا نہوتا اور فنا کیا چیز اور کس قابل ہی جو خدا کی قسم کے لائق ہو خلیل نے تو آفتاب وغیرہ کو دیکھکر لا احب الآفلین کہا اور رب العالمین فنا کا دوست ہو یہ کیسے ہوسکتا ہی خلیل جنکو لا احب الآفلین کہین اور رب جلیل اس فنا کا خواہان ہو قسم کھائے اور وہ جو واللیل اذا سجی کہا یہ اُنکی ستاری ہی یعنی اس تن خاکی زنگاری کا چھپانا کہ کسی نے آپکو کبھی برہنہ نہین دیکھا اور اکثر پوشش سیاہ پہنتے تھے اسی سبب سے زنگاری کہا ہی شعر بعد مین پہلے اسکا جاننا ضرور ہی کہ شان نزول سورہ والضحی کا یہ ہی کہ ایک دن ایک سیب عمدہ خوشرنگ آپکے ہاتھ مین تھا ایک سائل نے مانگا حضرت نے دیدیا حضرت ابوبکر نے سائل سے مول لیکے آپ کو دیدیا ایسے ہی چند بار ہوا کہ وہ آپ سے مانگ لیجاتا تھا اور صحابہ اُس سے مول لے لے کے آپکو دیدیتے تھے آخر ایک دفعہ آپنے فرمایا کہ اے شخص تو سائل ہی یا سود اگر جو کہ بیدوست خدا کے تھے اور دوست دوست مین کوئی امر ناملائم پسند نہین کرتا رب العزت کو یہ بات خلاف انکی ہمت کے معلوم ہوئی اور بنظر تنبیہ کئی روز وحی نازل نہوئی آپ کو نہایت ملال تھا اور کفار از بس خوش کہ اب محمد کو محمد کے خدا نے چھوڑ دیا اور دشمن ہو گیا پھر حضرت جبرئیل آئے اور یہ سورہ نازل ہوئی اسی کے موافق فرماتے ہین کہ جب آفتاب اُنکا اُس فلک سے طلوع ہوا یعنے وحی نازل ہوئی تو اُسنے اُنکے تن سے جو مثل شب کے سیہ پوش تھا کہا ما ودعک ربک نہین چھوڑ دیا تجکو تیرے پروردگار نے تن کی جدائی اس سبب سے مخصوص کی ہی کہ نزول وحی متعلقات تن سے تھا نہ روح سے کہ اُسمین تو جدائی تھی ہی نہین پھر جب اس علین بلا سے وصل پیدا ہوا تو کس مزہ کے ساتھ عبارت ماقلی کی وارد ہوئی اور نہ دشمن جانا تجکو اے دوست میرے مین نے آپ فرماتے ہین جو عبادت کہ وہ نشان حالت کی ہی یعنے حالت کا پتہ اُسمین چلتا ہی تو وہ حالت ایسی ہی جیسے ہاتھ اور عبادت آلہ کہ آلہ بے ہاتھ کے کس کام کا ہوتا ہی مطلب یہ کہ عبادت بے حالت کسی کام کی نہین اور یہ حالت ہر کسی کے حصہ مین نہین ہی بلکہ ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ۔ مثلاً سونار کے آلات موچی کو دیدے جائین تو ایسا ہی جیسے بیج کو ریت مین بو دیا اور آلات موچی کے کسان کو دینا گئے کے سامنے گھاس اور گدھے کے سامنے

ٹہڈی رکھنا ہی دیکھو منصور کے لب مین تو اناالحق نور تھا اور فرعون کے لب مین انا الدہر زور تھا حالانکہ معنی دونون کے ایک ہین وہی عصا تھا کہ موسی کے ہاتھ مین لو انہا اہم نشان اور ساحرون کے ہاتھ مین ہبا یعنے گرد و غبار اور ذلیل و خوار اور نام دونون کا واحد اسی سبب سے حضرت عیسیٰ نے اپنے ہمراہی کو اسم اعظم نہ سکھایا کہ اگر یہ جاننے کی طرح نہین جانیگا تو نقص آلت پر رکھیگا یعنے اُس نام پر جو آلہ احیاء موتی ہی اور یہ نہین جانیگا کہ مٹی پر پتھر مارنے سے آگ کب نکلتی ہے دست و آلت دونون ایسے ہین جیسے سنگ و آہن اور جفت سے جفت ہونا یہی شرط پیدا ہونے کی ہی اسی پر نتیجہ مترتب ہوتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین عکس روے مرد حق کی جگہ عکس از مرد حق لکھا ہی قولہ آنکہ بے جفت ست و بے آلت یکی ست ٭ در عدد شکست و آن یک مشکیست ٭ آنکہ دو گفت دو گفت بیش ازین ٭ متفق باشند در واحد یقین ٭ احولے چون دفع شد یکسان شدند ٭ آن دو سہ گویان یکے گویان شدند گر یکے گوئی تو در میدان او ٭ گر دبر میگرداز چوگان او ٭ گوئی انگہ راست بے نقصان شود ٭ گوز دست زخم شہ رنقصان شود ٭ گوش دارای احول اینہا بہوش ٭ دارو ے دیدہ بکش از راہ گوش ٭ پس کلام پاک در دلہاے کور ٭ می نیاید میرود تا اصل نور ٭ وان فسون دیو در دلہاے کژ ٭ میرود چون نقش کژ در پاے کژ ٭ گرچہ حکمت را تبکرار آوری ٭ چون تو نا اہلی شود از تو بری ٭ گرچہ بنویسی نشانش میکنی ٭ در چہ مے لائی بنایش میکنی ٭ اوز تو رو در کشد اے پرستیز ٭ بند ہا را بگسلد بہر گریز ٭ در نخوانی وبہ بیند سوز تو ٭ علم باشد مرغ دست آموز تو ٭ او نیاید پیش ہر ناوستا ٭ ہمچو باز شہ نجانہ روستا ٭ المعنی روستادہ و دہقان احول دو بین و زیادہ بین اوپر جو جفت و آلت کا بیان کیا ہی موافق اُسکے فرماتے ہین کہ وہ جو بے جفت و بے آلت ہی ایک ہی اسلیے کہ عدد یعنے کثرت مین شک ہی اور وہ جو ایک ہی وہی بیشک ہی اور باوجود بے جفت و بے آلت ہونے کے اُس سے سب کچھ پیدا ہوا جن لوگون نے کہ اُسکو دو کہا یا تین کہا یا زیادہ اِس سے وہ بھی واحد مین متفق تھے کہ ایک ہی سے اُنھون نے بھی تعدد کیا ہی کسی نے دو کسی نے تین کسی نے زیادہ پس ظاہر کہ شک تعدد مین ہی نہ واحد مین دو کہنے والے مجوس ہین جو کہتے ہین ایک یزدان ہی دوسرا اہرمن تین کہنے والے نصاری کہ ایک خدا اور ایک حضرت عیسیٰ اور ایک روح القدس اور زیادہ انسے رومن کیتھلک کہ حضرت مریم کو بھی شامل کرکے چار کے قائل ہین ایک کو کسی نے نہین چھوڑا مگر یہ تعدد انکی احولی سے تھا لیکن زمان حضرت مین جنکی احولی دفع ہوگئی اکثر مومن اور موحد اور یکی گو ہوگئے اور دو سہ گوئی سے باز آئے اب اگر تو انکے میدان کا یکی گو ہی تو گیند کی طرح اُنکے چوگان یعنے حکم کے گرد رہا کر جدھر کو وہ پھینکے اُدھری کو بیغدر چلا جا خوب جان لے کہ گیند اُسی وقت سیدھا اور بے نقصان جاتا ہی جب بادشاہ کے ہاتھ کا زخم کھا کے نقصان ہوتا ہی یعنے انھین کے اتباع سے ٹھیک ہوگا اب فرماتے ہین اے احول مین کیا کہتا ہون میری باتون کو ہوش سے سُن اور اپنی آنکھون کی دو اکان کی راہ سے آنکھون کو پہونچا بہت کلام پاک ایسا ہوتا ہی کہ اندھے دلون مین داخل نہین ہوتا اور

اُنکو تاریک دکو ردیکھ کے اپنے اصل نور کو جلا جاتا ہی اور وہ جو افسون شیطان کے ہین وہ پڑھے دلون مین ایسے سما جاتے ہین جیسے پڑھے پانون مین پڑھے جونے بالفرض اگر تو حکمت کو بار بار پڑھے اور یاد کرے تو کیا ہوگا جب تو نالائق ہی تو وہ خود تجھ سے بیزار ہوگی اگر تو اُسکو لکھیگا تا نشان اُسکا باقی رہے تو یہ لکھنا تیرا خود اُسکا نشان مکو دنا مٹنا ہی پھر کس بات کا لاف گزاف کرتا ہی جب بنا اُسکی بگاڑتا ہی وہ خود تجھ سے مُنھ بگاڑیگی کہ جا ہی پرستیز اور ریسان بھاگنے کے لئے تو رائیگی اور اگر پڑھیگا نہین اور سوز تجھ مین عشق خدا کا ہو تو تیرا سوز دیکھ کے علم خود مزع دست آموز تیرا ہو جائیگا یعنے پرورش یافتہ شیراوہ پھر اُن لوگون کے پاس جو ویسے اُستاد ہنر فن کے ہین درحقیقت نا اُستاد کبھی نہین جائیگا جیسے بادشاہ کا بازگنوار کے گھر جسکی آگے نقل ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے یکسان شدند کے شوند دونون مصرعون مین اور لائی کو لانی بنا لیش کو بیانش اور نخوانی وبہ بیند کو خوانی ورنہ بیند لکھا ہی

پانا بادشاہ کا اپنے باز کو گھر مین ایک گندپیر یعنی بڑھیا کے اور مبتلا ہونا

قولہ علم آن بازدست کو ازشہ گرفت ✤ گندپیر از جہل مشیش کاہ نخت ✤ تا کہ تماجی نپرد اولادرا ✤ دید آن باز خوش خوش زادرا ✤ پاکش بست وپرش کوتاہ کرد ✤ ناخنش ببرید وقوتش کاہ کرد ✤ گفت نااہلان بکردند بسازہ ✤ پرفرودار حد وناخن شد دراز ✤ دست ہرنااہل بیمارت کند ✤ سوے ما درآکہ تیمارت کند ✤ مہر جاہل راچنین دان ای رفیق ✤ کز ردد جاہل ہمیشہ در طریق ✤ جاہل ار باتو نماید ہمدلی ✤ عاقبت زحمت زند از جاہلی ✤ روز شہ در جستجو بیگاہ شد ✤ سوی آن کم پیروان خرگاہ شد ✤ دید ناگہ بازرا در دود وگرد ✤ شہ بر دیگریست زار و نوحہ کرد ✤ گفت ہرچند این جزای کار تست ✤ کہ نباشی در وفاے ما درست ✤ چون کنی از خلد در دوزخ قرار ✤ غافل از لایستوی اصحاب نار ✤ این سزاے آنکہ از شاہ خبیر ✤ خیرہ بگریزد بخانہ گندپیر ✤ گندپیر از جاہل این دنیا دنی ست ✤ ہر کہ مائل شد بدو خوار و غبی ست ✤ ہست دنیا جاہل وجاہل پرست ✤ عاقل آن باشد کزین جاہل برست ✤ ہر کہ با جاہل بود ہمراز باز ✤ آن رسد با او کہ با آن شاہباز ✤ باز میمالید پر بر دست شاہ ✤ بنیر بان میگفت من کردم گناہ ✤ پس کجا نالد کجا زار و لئیم ✤ گر تو نہ پذیری بجز نیک اے کریم ✤ لطف شہ جانرا حمایت جو کند ✤ زانکہ شہ ہر زشت را نیکو کند ✤ رو مکن زشتی کہ نیکی ہاے ما زشت آید پیش آن زیباے ما ✤ المعنی گندپیر بالضم کاف فارسی وباے موحدہ ویاے معروف وراے مہملہ زال وعجوز سالخوردہ تماج بضم وجیم عربی ایک قسم آش یہ لفظ ترکی ہی کبیر شرح مین بڑھیا کے معنی لکھے ہین لئیم بخیل وملامت کردہ شدہ مولانا رح نے بتائید ماسبق یہ حکایت لکھی ہی کہ اوپر باز دعلم پر چھوڑا تھا فرماتے ہین علم وہ باز ہی کہ بادشاہ سے بھاگا اور ایک بڑھیا کے گھر گیا وہ قدر اسکی کیا جانے اُسنے گھاس اُسکے سامنے ڈالدی تاکہ اپنی اولاد کے لیے اسکا شوربا پکائے اور اُس باز خوش زاد کو دیکھکر ایک پانون اُسکا باندھ دیا اور پر اُسکے کتر ڈالے اور ناخن اُسکے کاٹ کے گھاس سے اُسکا قوت کیا آگے مقولات مولانا رح نالائقون کی باتون نے تجکو ایسے سامان کے ساتھ کر دیا

کہ تیرے پر و ناخن بہت بڑھ گئے اپنی حد سے زیادہ اڑنے لگا اور اندازہ سے سوا ناخن چلانے لگا اور وہ نا اہل فرقہ گمراہ حکما وغیرہ ہین گرفتار عقل وقیاس جو خدا کی قدرت مین دخل دیتے ہین خوب جان لے کہ نا اہل گر تجکو ہاتھ لگائیگا اور چھوئے گا تو اُسکا ہاتھ تجکو بیمار ہی کریگا تو مادر مہربان کیطرف رجوع کر کہ وہ تیری غمخوار ہوگی اور وہ مادر مہربان ام الکتاب ہی اہی قرآن مجید اہی رفیق جاہل کی محبت کو تو ایسا جان کہ جس راہ مین یہ چلتا ہی تیر مارتا ہی چلتا ہی کجروی اِسکی سرشت ہی اور جاہل وہی جو خلاف قرآن کے ہی جاہل گو تجکو اپنی ہمدلی جتائے کہ میرا تیرا دلی ایک ہی مگر انجام کار تجکو زخمی ہی کریگا اہی خستہ خاطر پھر استیناف ہی یعنے بادشاہ کا باز کی جستجو مین دن گذر گیا شام ہو گئی اتفاقاً اُس بڑھیا اور اُسکے مکان کیطرف جو گدھون کی جگہ تھی نہ وہ خرگاہ جو خیمہ عالی کے معنی مین ہی گندہ مادانا گاہ باز کو دود و گرد مین دیکھا جو مراد اندھا دھند سے ہی بہت بیان کر کر کے رویا اور کہا ہر چند یہ بد لا تیرے کام کا ہی کہ ہم سے تو نے بیوفائی کی اور وفا مین ٹھیک نہ نکلا دیکھ تو کیسا خلد سے دوزخ مین ٹھکانا پایا اور خدا تعالی نے جو فرمایا ہی لایستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ برابر نہین ہوتے دوزخی اور جنتی اِس سے غافل رہا ہی سزا ہی اُسکی جو بادشاہ خبیر سے کہ تیرے حال سے خبردار ہی بھاگے اور دیوانون کیطرح پیر زن کا گھر ڈھونڈھے پھر معقولات مولانا رح کے ہین جانتا ہی گندپیر جاہل کیا ہی یہی دنیا ہی جو کوئی اسطرف جھکا بڑا خوار و غمی ہی کچھ سمجھتا ہی نہین دنیا جاہل ہی اور جاہل پرست یعنے مطیع جاہل بس عاقل وہ ہی جو جاہل سے چھٹ گیا دنیا سے مراد اہل دنیا جو کوئی جاہل کا ہمراز ہوتا ہی اُسکو وہی خرابیان پہونچتی ہین جو اُس شاہباز کو پہونچین پھر باز کا ذکر ہی کہ وہ باز بادشاہ کے ہاتھ پر پر مل مل کے زبان پر بانی سے کہتا تھا کہ مین نے بڑا گناہ کیا بس اب کہان جاؤن کِسکے سامنے رووں کِسکے سامنے زاری کرون مین ملامت کردہ شدہ اگر تو اہی کریم سوائے نیکی کے اور کوئی بات نمانے اور معذرت نہ سنے تو کہان ٹھکانا ہی تیرے لطف ہی نے ہماری جان کو حمایت جو کر دیا کہ ڈھونڈھ کے گناہ کرتی ہی باعتماد لطف کے اسواسطے کہ بادشاہ ہر بر ائی کو بھلائی کر دیتا ہی پھر فرماتے ہین جا برائی مت کر ایسا نہو کہ نیکیان بھی برائیان ہو جائین کہ وہ زیبا ہی اور زیبا زشتی پسند نہین کرتا الخلاف شرح مین گندپیر کی جگہ گندہ پیر ہی قولہ خدمت خود را مر انپنداشتی ✤ تو لوائے جرم انسان افراشتی ✤ چون ترا ذکر دعا دستور شد ✤ زان دعا کردن دلت مغرور شد ✤ ہم سخن دیدی تو خود با خدا ✤ اے بسا کس زین گمان افتد جدا ✤ گرچہ با تو شہ نشیند بر زمین ✤ خوشتن بشناس و نیکو تر نشین ✤ ہر گفت اہی شہ پشیمان مشوم ✤ توبہ کردم تو مسلمان مشوم ✤ آنکہ تو مستش کنی و شیر گیر ✤ گر ز مستی گرد و غدرش پذیر ✤ گرچہ ناخن رفت چون باشی مرا ✤ بر کنم من پر چم خورشید را ✤ در چہ پرم رفت چون نوازیم ✤ چرخ بازی گم کند در بازیم ✤ گر کمر نخشیم کہ سا بر کنم ✤ ور دہی کلکے علما بشکنم ✤ آخر از شہ نکم باشد تنم ✤ ملک نمردی بہ پر بر ہم زنم ✤ در ضعیفی تو مرا پیل گیر ✤ ہر یکے خصم مرا چون بیل گیر ✤ قدر فندق افگنم چندق خریق ✤ بند قم در فعل صد چون منجنیق ✤

گرچہ سنگم ہست مقدار نخود ✤ لیک در ہیجا نسر ماند نخود ✤ المعنی بیل بیاے موحدہ و یاے مجہول بیلچہ اور پھاوڑہ اور کشتی کا پاتہ فندق بالضم وضم ونیز بندق ایک میوہ ہی ولایتی سرخ رنگ برابر کنار کے مشابہ بسر انگشتان خانبتہ محبوب ونیز کنایہ از لب و بندق بمعنی غلولہ گلمین ہم خریق پردہ دریدہ شدہ منجنیق نوعے از آلۂ قلعہ شکنی بصورت فلاخن فرماتے ہین کہ تونے اپنی خاصتین لائق ومنزاوار مالک حقیقی کے دیکھین اس سبب سے جھنڈ اجرم کا بلند کیا جب ذکر دعا تیرا دستور ہوگیا ایک عادت پڑگئی تو اس دعا کرنے سے دل تیرا مغرور ہوا اور آپکو خدا کا ہم سخن دیکھا جیساکہ ہنگام تلاوت قرآن مگیر یہ بھی جان لے کہ بہت آدمی بدولت ایسے گمان کے خدا سے دور پڑے ہین اگرچہ بادشاہ تیرے ساتھ زمین پر بیٹھ جاے مگر تو آپکو پہچانے رہ اور سنبھل کے بیٹھ ای مودب نہ گستاخانہ یہ نظر بھی بادشاہ کی جانب سے ہی ایسا ہی ہوتا ہی پھر بازے کہا ای بادشاہ مین پشیمان ہوتا ہون اور توبہ کرتا ہون اور سرنو مسلمان تو ہی خیال کر کہ جسکو تو دست کرے اور ایسا زد بخشے کہ شیر گیر ہوجاے اگر دہ مستی سے ٹیڑھا چلے تو اسکا عذر بھی مان اگر میرے ناخن جاتے رہے اور تو میرا مالک میرے سر پر ہی تو کیا غم ہین تو اس حال مین بھی تیری حمایت سے پرچم خورشید کو نوچ لاؤنگا اور ہرچند میرے پر نہ رہے لیکن اگر تیری مہربانی بجھیر ہی تو ایسی بازیان کرونگا کہ چرخ اپنی بازی بھول جائیگا اگر مجکو کمر بخشے کہ مرد بازی کی پٹی سے ہی تو پہاڑ کو اکھیڑ ڈالون اور جو کلکی عطا کرے تو اگر علم کے علم ہون انکو بھی شکست دون اور کلکی بھی بازکے ہوتی ہی علم کے علم غبارت کثرت سپاہ سے اور سپاہ پرندون کی اگرچہ زار ونحیف ہون آخر پشہ سے تو پیراتن کم نہین جنسے ملک نمرودی کو ایک پر سے لوٹ پوٹ کر دیا پھر مین کیسے نہین اس ضعیفی مین تو مجکو ایسا جان جیسے فیل میرے سامنے میرے دشمن کو ایسا جان جیسے کشتی کھینے کا پاتہ مین فندق کی قدر کرنے والا ہون اگرچہ فندق میرے دریدہ ہین یعنے فندق میرے فندق دریدہ کے سامنے ناچیز و بیقدر ہی اور ہر فندق میری اپنے فعل مین مثل سو منجنیق کے ہی توڑنے پھوڑنے والے اور فندق اس سبب سے کہا کہ ناخن تو بڑھیانے کاٹ ڈالے ہین صرف سر انگشتان باقی ہین اور یہ منجنیق میرے ایسے کہ اگرچہ سنگ اسکا بقدر نخود کے ہی لیکن لڑائی کے وقت نہ سر چھوڑے نہ خود قولہ موسی آمد در غا بانگ عصا ✤ زد بران فرعون و بر شمشیر باش ✤ ہر رسولے یکنہ کان در زد دست ✤ بر ہمہ آفاق تنہا بر زد دست ✤ نوح چون شمشیر در خواہید از دو ✤ موج طوفان کرد حق شمشیر او ✤ احمد اخود کیست اسپاہ زمین ✤ ماہ مین بر چرخ و بشگافش جبین ✤ تا بداند سعد و نحس ہیچمیر ✤ دور نست این دور نے دور قمر ✤ دور نست آنرا کہ موسی کلیم ✤ آزر و مبر دزین دورت مقیم ✤ چونکہ موسی روئق دور تو دید ✤ کاندر و صبح تجلی مید مید ✤ گفت یارب اینچہ دور رحمت ست ✤ آن گذشت از رحمت اینجا رویت ست ✤ غوطہ دہ موسی خود را در بحار ✤ از میان دورۂ احمد برآر ✤ گفت یا موسی بدان نمود ست ✤ راہ آن خلوت بدان بگشود ست ✤ کہ تو زان دورے درین دور اے کلیم ✤ پا بکش زیرا دراز ست این گلیم ✤ من کریم نان نمایم بندہ را ✤ تا بگرید مطمع آن زندہ را ✤ بہر طفلی بمالد مادری ✤ تا شود پیدا در و امید خوری ✤ گر گرسنہ خفتہ باشد بے خبر ✤

وان دو پستان مخلد از بہر درد ✤ المعنی در زدن دروازہ بجانا بر زدن حملہ کرنا در فتح و تشدید را شیر یہ اشعار بھی بطور نظیر ہین یعنے حضرت موسی تو در عامین مشغول ہوے اور انکے عصا نے فرعون اور اُسکی تلوار کو للکارا کہ وہ ای ملعون ہر رسول تن تنہا جسنے کہ اُسکا دروازہ بجایا ہی تمام جہان پر تنہا حملہ کیا ہی نوح نے جو شمشیر اُس سے مانگی اللہ تعالی نے کیسی تلوار پر آب موج طوفان کی اُنکو دی اب آنحضرت کی طرف مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے احمد یہ سیاہ زمین کی تمھارے لائق کب ہی تم تو ماہ کو چرخ پر دیکھو اور اُسکی پیشانی کو پھاڑو چنانچہ ماہ بصورت پیشانی کے ہی اور ہنگام معجزہ شق القمر کے دو ہو گیا تھا تو جو بیخبر از سعد و نحس ہی کہ وہ منجم ہین سیارون کے سعد و نحس بتلانے والے اور بحقیقت بے خبر جان لے کہ دور تمھارا ہی دور قمر کا نہین ہی جیسا کہ وہ دور قمر جان رہا ہی اور کہتا ہی کہ زمان آدم سے ابتک دور قمر ہی تمھارا وہ دور ہی جسکے موسے کہ کلیم اللہ تھے ہمیشہ آرزو رکھتے تھے کہ تمھارے دور مین ہون اور تمھاری امت مین چنانچہ جب موسی نے رفیق تمھارے دور کی دیکھی کہ اُسمین صبح تجلی کی چمک رہی ہی کہا کہ ای پروردگار میرے یہ کیسا دور رحمت کا ہی کہ رحمت سے بڑھا ہوا دور تیری رویت کا ہی اس بحار مین اپنے موسی کو بھی ایک غوطہ دیدے اور احمد کے دورہ مین سے میرا ظہور کرا اور مجکو نکال کہا ای موسی مین نے تجکو یہ دور اسواسطے دکھا دیا اور اس واسطے اِس خلوت کی راہ تجھپر کھولدی کہ اِس دور مین بھی تو اے کلیم اُسی دور سے ہی بس اِسی گلیم مین پاؤن پھیلا اسواسطے کہ یہ گلیم بھی بڑا لنبا چوڑا ہی مین کریم ہون خود نان بندہ کو دکھاتا ہون تا اُسکو طمع اُس نان کی رولائے اور امید اُسکی کرے اور مین دون مطلب دکھانے سے دینا ہوتا ہی جیسے بچہ کی ماں بچہ کو ناک سہلا سہلا کے جگاتی ہی کہ بیدار ہوے اور اپنی خورش ڈھونڈھے اسواسطے کہ بھوکا بیخبر سو گیا ہی اور اُسکے پستان مین جو دودھ جمع ہو گیا ہی وہ اُسکے کھٹک رہا ہی الخلاف شرح مین دغا یا ک لکھا ہی میری دانست مین یہ بانگ ہی اور موسی خود را کو موسی او خود قولہ لہ کنت کنزا رحمۃ مخفیۃ ✤ فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف ✤ ہر کرا تانی کریمی بجان ✤ او نمودت تا طمع کردی بجان ✤ چند بت بشکست احمد در جہان ✤ تا کہ یارب گوے گشتند امتان ✤ گر نمودی کوشش احمد تو ہم ✤ میپرستیدی چو اجداد صنم ✤ این سرت وارست از سجدہ صنم ✤ تا بدانی حق اورا بر امم ✤ گر نگوئی شکر این رشتن بگو ✤ گر بت باطن ہمت بر نداد او ✤ مرسرت را چون رہانید از بتان ✤ ہم بدان قوت تو دل را وارہان ✤ سر ز شکر دین ازان برتافتی ✤ کز پدر میراث مفلس یافتی ✤ مرد میراثی چہ داند قدر مال ✤ رستمی جان کند مجان یافت زال ✤ چون بگریانم بجوشد رحمتم ✤ آن خروشندہ نجوشد نعمتم ✤ گر نجوا ہم داد خود بنمایمش ✤ چونش کردم بستہ دل بگشایمش ✤ رحمتم موقوف آنخوش گریہاست ✤ چون گرست از بحر رحمت موج خاست ✤ تا نگرید ابر کے خندد چمن ✤ تا نگرید طفل کے جوشد لبن ✤ المعنی لبن شیر مجان بفتح و تشدید جیم مفت و رائگان زال پدر رستم پہلا شعر مبنی ہی حدیث شریف پر یعنی یہ کہ مین ایک خزانہ رحمت مخفیہ کا تھا پس مبعوث ہوا بین امت

ہدایت یافتہ ہین اور بعض کے نزدیک حدیث قدسی سے مقتبس ہی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق مین ایک خزانہ مخفی تھا پھر مجکو عشق ہوا کہ پہچانا جاؤن تو پیدا کیا مین نے مخلوق کو اور مناسب محل کے پہلی ہی صورت ہی جو صفت آنحضرت کی ہی نہ دوسری جسکو تو چاہے کہ مین اسکو بجان ودل ڈھونڈھ سکون تو وہ بھی تجکو کچھ اپنی نمود دکھا دیتا ہی تا تو بجان ہمہ تن اسکی طمع ہوجاے کتنے ہی بت احمد نے جہان مین توڑے تو امت کے لوگ یارب گو ہوے اگر کوشش احمد کی نہوتی تو بھی اپنے دادون کیطرح بت پرست ہوتا تیرا یہ سر سجدۂ بت سے چھوٹ گیا تا تو اُنکے حقوق جوامت پر مین اُنکو جانے سمجھے اگر تو شکر اِس چھوٹ جانے کا نہین کہتا ہی تو اب کہ تو تجکو بت باطن سے بھی جو نفس ہی وہی چھوڑا دینگے جس قوت سے تجکو بتون سے چھوڑایا ہی کہ وہ توحید ہی اُسی قوت سے تو اپنے دلکو چھوڑا تو نے جو شکر دین سے سر پھیرا ہی اور شکر نہین کرتا یہ وجہ ہی کہ تو نے اپنے باپ سے مفت میراث پایا ہی ظاہر ہی آدمی میراث یافتہ قدر مال کی نہین جانتا دیکھو رستم نے کیسی جانکنیان کین ملک مال کیواسطے اور زال کو مفت ورائگان ملگیا پھر حضرت موسی کے جواب کیطرف جو خدا تعالی فرمارہا تھا متوجہ ہوے یعنے ای موسی جسکو مین رُلاتا ہون اُسی پر میری رحمت جوش کرتی ہی اور وہ خرسند ہ میری نعمتین نوش کرتا ہی مین جو نعمت کسی کو دینا چاہتا ہون تو خود ہی اُسکو دکھاتا ہون جب وہ دل بستہ ہوجاتا ہی تو اُسکے لیے صورت کشودگی کردیتا ہون رحمت میری موقوف اُنھین اچھی اچھی گریون پر ہی جہان رویا بس میری رحمت موج مین آئی کیا نہین دیکھتا جب تک ابر نہین روتا چمن نہین ہنستا اور جب تک بچہ نہین روتا دودھ جوش نہین کرتا الخلاف شرح بحر العلوم مین کنزا کو کنز بنوشد کو نیوشد. لکھا ہے

حلوا خریدنا شیخ احمد خضرویہ کا واسطے غریبون کے بالہام حق

قولہ بود شیخے دائما او دام دار ✤ از جوانمردی کہ بود او نامدار ✤ دہ ہزاران دام کردی ازمہان ✤ خرج کردی بر فقیران جہان ✤ ہم بوام او خانقاہے ساختہ ✤ خادمان در خانقہ در باختہ ✤ احمد خضرویہ بودش نام او ✤ خدمت عشاق بودی کام او ✤ دام او راحق زہر جا میگزارد ✤ کرد حق بہر خلیل او ریگ آرد ✤ گفت پیغمبر کہ در بازار ہا ✤ دو فرشتہ میکنند دائم ندا ✤ کاے خدا تو منفقان را دہ خلف ✤ وی خدا تو ممسکان را دہ تلف ✤ خاصہ آنمنفق کہ جان انفاق کرد ✤ خلق خود قربانی خلاق کرد ✤ خلق پیش آور دا سماعیل وار ✤ کارد بر حلقش نیارد کرد کار ✤ پس شہیدان زندہ زان روئید خوش ✤ تو بدان قالب بمنگر گبروش ✤ چون خلف داد ست شان جان بقا ✤ جان ازین زخم و رنج شفا ✤ شیخ دامی سالہا این کار کرد ✤ می رسید او ہیچون پا نمرد ✤ المعنی شفا بفتح بے ہمزہ کنارۂ عمر و ہر خیر و بکسر و ہمزہ صحت بعد از بیماری ایک بزرگ تھے کہ ہمیشہ قرضدار رہتے تھے اور وہ ایک جوانمرد نامدار تھے قرضداری اُنکی جوانمردی کیوجہ سے تھی دس دس ہزار زرگون سے قرض لیتے تھے اور جہان کے فقیرون پر خرچ کر دیتے تھے قرض ہی لیکے اُنھون نے ایک خانقاہ بنائی اور سارا خاندان اُسمین لگا دیا احمد خضرویہ اُنکا نام تھا خضرویہ بمثل شیرویہ کے ہی امد و یہ اسمین کلمہ تشبیہ کا خدمت عشاق کی کرنا یہی اُنکا

مقصود تھا خدا تعالی اُنکے قرض کو ہر جگہ سے ادا کر دیتا تھا جیسے حضرت خلیل کے واسطے ریت کو آٹا کر دیا تھا اب
مقولات مولانا رح کے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ دو فرشتے ہین جو ہمیشہ بازار دن مین ندا کرتے
ہین کہ اے خدا تو خرچ کرنیوالے کو خلف دے اے فرزند صالح اور ممسکون کو تلف کر خاص وہ خرچ کرنیوالا جسنے اپنی جان
خرچ کی اور اپنے حلق کو قربانی خلاق کا بنایا اور اسمعیل کیطرح حلق سامنے کر دیا کہ اُسکے حلق پر خدا تعالی چھری نہین
لاتا مثل اسمعیل کے بس شہید اسی سبب سے زندہ ہین اور خوش تو اُس قالب مین اُنکے گبرو کافر کیطرح مت دیکھ جو
مردہ جانتے ہین اُنکو اللہ تعالی نے اُنکی جان بجاے خلف کے دی ہی پاکیزگی سے اور وہ جان آنکی نعم و ریح و قت
مرگ سے بخشت ہی پھر رجوع ہی اصل حکایت کیطرف کہ شیخ وامی نے برسون یہ کام کیا لوگون سے لیتے تھے اور
مردانہ وار ہر کسی کے کام مین در آتے تھے اور مددگاری کرتے تھے **الخلاف** شرح مین وام دار کو وام وار اور خانقہ
در باختہ میری دانست مین در خانقہ ہونا چاہیے اور شفا کو شفا لکھا ہی **قولہ** نخمہا میکاشت تا روز اجل ✤ تا بود
روز اجل پیر اجل ✤ چونکہ عمر شیخ در آخر رسید ✤ در وجود خود نشان مرگ دید ✤ وام داران گرد او نشستہ جمع ✤ شیخ
در خود خود گداز ان ہمچو شمع ✤ وام داران گشت نا امید و ترش ✤ در دل ہا یار شد با درد کش ✤ شیخ گفت این بد گمانان
را نگر ✤ نیست حق را چار صد دینار زر ✤ کودک حلوا ز بیرون بانگ زد ✤ لاف حلوا بر امید دانگ زد ✤ شیخ اشارت
کرد خادم را بسر ✤ کہ برو آنجملہ حلوا را بخر ✤ تا غریمان چونکہ آن حلوا خورند ✤ یکزمانے تلخ در من ننگرند ✤ در زمان خادم برون
آمد ز در ✤ تا خرد آنجملہ حلوا زان پسر ✤ گفت او را کین ہمہ حلوا بخند ✤ گفت کودک نیم دینار ست وا ند ✤ گفت نی از صوفیان
افزون مجو ✤ نیم دینار ت دہم دیگر مگو ✤ او طبق بنہاد پیش شیخ ✤ تو بمین اسرار سر اندیش شیخ ✤ کرد اشارت با غریمان
کین نوال ✤ نک تبرک خوش خورید این را حلال ✤ بہر فرمان جملگی حلقہ زدند ✤ خوش ہمی خوردند حلوا ہمچو قند ✤ چون
طبق خالی شد آن کودک بشد ✤ گفت دینارم بدہ ای پر خرد ✤ شیخ گفتا از کجا آرم درم ✤ وام دارم میرود سوے
عدم ✤ کودک از غم زد طبق را بر زمین ✤ نالہ و گریہ بر آورد و حنین ✤ نالہ میکرد و فغان و ہاے ہاے ✤ کاے مرا شکستہ
پو دی ہر دو پاے ✤ کاشکے من گرد گلخن گشتے ✤ بر در این خانقہ نگذشتے ✤ المعنی شش بالضم پھیپھڑا اند بالفتح مخفف
اندک و بمعنی چند نیز حنین نالہ و گریہ غریم تاوان زدہ بہ بطبق سابق فرمایا کہ ایسے ہی تخم نیکی کا اپنے روز مرگ تک بوتے
رہے اس امید پر کہ اجل کے دن پیر اجل ای سردار بزرگ ہون جب عمر شیخ کی تمام ہوئی اور اپنے وجود مین نشان
مرگ کے دیکھے وامداروں نے اُنکو چار طرف سے گھیرا اور یہ آپ ہی آپ اس جمع مین گھل رہے تھے جیسے شمع اپنے
سوز مین پگھلتی ہی وامدار سب ناخوش و ترش ہوے اور دلون کے درد کے ساتھ در پھیپھڑے کا یار ہوا شیخ نے
کہا ان بدگمانون کو تو دیکھو کیا خدا کے پاس چار سو دینار زر نہین ہین کہ وہ مجکو دے اور مین وامداری سے چھوٹون
اسمین ایک لڑکے حلوا فروش نے باہر پکارا اور حلوے کی تعریفین اور خوبیان امید دانگ پر خوب جتائین کہ میرا حلوا

کسی کا نہین ہی شیخ نے خادم کو اشارہ سر سے کیا کہ جاسارا حلوا خرید لاتو یہ ڈانڈوا لے جو حلوا کھائینگے تو تھوڑی دیر
مجکو تلخ نظر سے نہ دیکھینگے فوراً خادم دروازہ سے نکلا تا وہ سب حلوا اُس لڑکے سے خرید لے لڑکے سے کہا یہ حلوا کتنے کا ہی
لڑکے نے کہا نیم دینار اور کچھ زیادہ کہا نہین صوفیون سے بڑھتی مت مانگیو نیم دینار تجکو دونگا اب اور کچھ مت کہہ وہ
طبق اندر لیگیا اور سامنے شیخ کے رکھدیا اب تو دیکھ اسرار شیخ سر اندیش کے سر معنی بھید انھین غریبون کی طرف اشارہ
کیا کہ یہ نوال اسوقت تبرک ہی خوش ہوکے کھالو کہ حلال ہی موافق حکم شیخ کے سب گھر بیٹھے اور حلوا مثل قند کے
کھاتے تھے جب طبق خالی ہوا لڑکے نے لیلیا اور کہا ای پر خرد دینار مجلو دے شیخ نے کہا مین درم کہان سے لاؤن کہ
خود قرضدار عدم کو جاتا ہون لڑکے نے طبق زمین پر دے مارا اور نالہ اور گریہ و نوحہ اُٹھایا نالہ اور فغان ودہاے ہاے
کرتا تھا کہ میرے دونون پاؤن کیون نہ ٹوٹ گئے جو یہان نہ آتا کیا اچھا ہوتا کہ کسی بھاڑ کے گرد پھرتا اور اس خانقاہ کے
دروازہ پر نہ آتا الخلاف شرح بحر العلوم مین بسر کو پسر لکھا ہی قولہ صوفیان طبل خوار دیقمہ جو + سگ لان ہمچو گربہ رو
شو + از غریو کودک آنجا خیر و شر + گرد آمد گشت بر کودک حشر + پیش شیخ آمد کہ ای شیخ درشت + تو یقین دان کہ مرا
اُستاد کشت + گر برا ستادم دست تہی + او مرا بکشد اجازت میدہی + وان غریمان ہم بانکار و جحود + رو بشیخ آوردکا
بازی چہ بود + مال ما خوردی مظالم میبری + از چہ بود این ظلم دیگر بر سرے + تا نماز دیگران کودک گریست + شیخ دیدہ
بست بروی ننگریست + شیخ فارغ از جفا و از خلاف + در کشیدہ روے چون مہ در لحاف + با دل خوش با زل خوش
شاد کام + فارغ از تشنیع و گفت خاص و عام + آنکہ جان در روے او خند د چو قند + از ترش روئی خلقش چہ گزند
آنکہ جان بوسہ دہد بر چشم او + کے خورد غم از فلک در خشم او + در شب مہتاب مہ را بر سماک + از سگان عوعو ایشان چہ
باک + سگ وظیفہ خود بجامی آورد + مہ وظیفہ خود برخ می گسترد + کار خود کے میگزارد ہر کسی + آب نگزارد صفا بہر خسے
خس خسانہ میرود بر روے آب + آب صافی میرود بے اضطراب + مصطفے مہ می شگافد نیم شب + شاد میخاید بہ کینہ
بولہب + آن مسیحا مردہ زندہ میکند + وان جہود از خشم سبلت میکند + بانگ سگ ہرگز رسد در گوش ماہ + خاصہ ماہے
کو بود ماہ آلہ + میخورد شہ بر لب جو تا سحر + در سماع از بانگ چغزان بیخبر + المعنی طبل خوردن بھاگنا کنا رہ کرنا
حشر گردہ دانبوہ مظالم سنہا سماک بکسر اول نام ستارہ منزل قمر پہلا شعر بھی شامل مقولہ اُسی کودک حلوا فروش کے ہی
کہ یہ صوفی ہین لوگون سے بھاگنے والے اور لقمے ڈھونڈھنے والے سگ دل بلی کی طرح منھ دھونے والے کہ
مراد وضو سے ہی غرض اس لڑکے کے شور سے وہان خیر و شر جمع تھے یعنے اچھے بُرے ہر قسم کے آدمی اور اسکے پاس انبوہ
ہو رہے تھے یہ لڑکا شیخ کے پاس گیا کہ ای شیخ درشت بتعین جان لے کہ مجکو میرے استاد نے مارڈالا اگر مین خالی
ہاتھ استاد کے پاس جاؤنگا تو مجکو مارڈالیگا کیا تو اجازت اس بات کی دیتا ہی کہ مین مارا جاؤن اور جو اور قرضخواہ تھے وہ بھی
اُسنے انکار و جحود مین تھے شیخ سے متوجہ ہوہوکے کہتے تھے کہ یہ کیسی دھوکے بازی تھی ہمارا مال کھایا اور یہ مظلمے

اپنے ساتھ لیے جاتا ہی یہ کیا بات ہی اور علاوہ اِسکے یہ دوسرا ظلم کہ اِس لڑکے کا حلوا لیکے لوگون کو کھلا دیا اور دام اُسکے نہین دیتا کیا یہ ظلم نہین جو اپنے سر پر لا ضرور رکھ لیا القصہ عصر کے وقت تک وہ لڑکا روتا چلاتا رہا شیخ نے آنکھین میچ لین اور اُسپر نظر نہ کی شیخ فارغ کو کئی جفا کرے کوئی جھگڑا کرے یہ اپنا چاند سا مُنھ لحاف مین لپیٹے ہوے تھے اجل سے خوش اور ازل سے خوش اور شاد کام نہ کسی کی بدگوئی کی پروا نہ خاص و عام کی باتون سے کچھ مطلب اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جسکی جان خدا تعالی کے سامنے شکر خند ہین ہی اُسکو مخلوق کی ترش روئی سے کیا نقصان اور جسکی جان کہ اُسکی آنکھ پر بوسہ دے رہی ہی اُسکو فلک اور اُسکے خشم کا کیا غم شب مہتاب مین وہ سگ پر ہوتا ہی اُسکو کتون اور اُنکے بھونسنے سے کیا ڈر سگ کے اشررات کو مُنھ اوپر اُٹھا کے بھونستے ہین اِس سے یہ بات نکالی ہی کہ ماہ کو بھونستے ہین کتا اپنا وظیفہ بجالاتا اور ماہ اپنا وظیفہ اپنے رخ روشن سے پھچاتا ہی یعنے چاندنی جسکا کام ہی اپنا کرتا ہی کسی کے سبب سے چھوڑتا نہین دیکھو پانی اپنی صفا کو خس و خاشاک سے کب چھوڑ دیتا ہی خس کیسا خسون کی طرح گھومتا چکر کھاتا پانی پر جاتا ہی اور آب صاف بے اضطراب بہتا ہی مصطفے نے چاند کو نیم شب مین دو ٹکڑے کیا اور ابولہب تاثر خالی کرتا رہا حضرت عیسی مردہ زندہ کرتے تھے اور جو دغصہ سے اپنی داڑھی نوچھ کھسوٹتے تھے بھلا کتے کی آواز کہین ماہ کے کان تک پہونچتی ہی اور خاص وہ ماہ جو ماہ خدا کا ہی بادشاہ صبح تک لب جو پر میکشی مین مشغول رہا اور راگ و سماع مین اُسکو مینڈکون کی آواز سے کیا خبر الخلاف شر الجہلوم کا کاتب اُستاد مین ہر جگہ داد لکھتا ہی اور پر بھی مین نے بہت جگہ ایسا ہی پایا قولہ ہم شدی تو زیع کو دک انگ چند ہمت شیخ آن سخا را کرد بند + تا کسے نہ دید بکودک ہیچ چیز + قوت پیران ازان بیش ست نیز + شد نماز دیگر آمد خادمی + یک طبق بر سر ز پیش حاتمی + صاحب مالی وحالی پیش پیر + ہدیہ بفرستاد کزوے بذخیر + چار صد دینار بر گوشہ طبق + نیم دینار دگر اندر ورق + خادم آمد شیخ را اکرام کرد + وان طبق بنہاد پیش شیخ فرد + چون طبق پوش از طبق برداشت او + خلق دیدند آن کرامت را زار و + آہ و افغان از ہمہ برداشت دود + کای سر شیخان و شاہان این چہ بود + این چہ سرست این چہ سلطانی ست باز + اے خداوند خداوندان راز + این ندانستیم ما را عفو کن + بس پراگندہ کہ رفت از ما سخن + تا کہ کورانہ عصا ہا میزنیم + لاجرم قندیلہا را بشکنیم + ماچو کران ناشنیدہ یک خطاب + ہرزہ گویان از قیاس خود جواب + المعنی تو زیع پراگندہ کرنا اور حصہ کرنا پھر ذکر اُس لڑکے کا ہی کہ حاضرین نے جب اُس کو دک کے دامون کو اپنے اوپر حصہ کیا تو چند دانگ فی حصہ پڑتے تھے مگر شیخ کی ہمت نے اُس سخا سے آنکو بند کیا اور کہا خبردار کوئی اِس لڑکے کو کچھ نہ دینا اسواسطے کہ قوت پیرون کی اِس سے زیادہ ہی اِس عرصہ مین نماز عصر کی ہوگئی اور ایک خادم آیا ایک طبق حاتم کے پاس سے اور اُسکے سر پر ایک طبق تھا کہ اُس صاحب مال و حال نے اُس پیر کے پاس تحفہ بھیجا تھا اور وہ انکے حال سے خبردار تھا اور طبق کے گوشہ مین چار سو دینار تھے اور نیم دینار ایک کاغذ مین علحدہ لپٹا ہوا خادم آیا اور

شیخ کی اُسنے بڑی تعظیم کی اور وہ طبق شیخ کے سامنے جو اپنی صفت مین فرد و یگانہ تھا رکھدیا جب طبق سے طبق پوش اُٹھایا تو مخلوق نے وہ کرامت اُنکی دیکھی اب تو آہ و فغان نے سب سے دھوان اُٹھایا اور کہا کہ اے سردار شیخون اور بادشاہون کے یہ کیا معاملہ ہی یہ کیا بھید ہی اور یہ کیسی سلطانی ہی بتا تو اے خداوند خداوندان ازکے ہمنے اس بات کو نہین جانا تھا ہمکو معاف کر دو جو باتین پراگندہ کہ ہم سے ہوئی ہین ہم اندھے ہین اندھون کیطرح ادھر اُدھر لاٹھی مارتے ہین فرزندیلون کو توڑینگے قندیل دلماے نورانی ہم بہرے ہین دوسرے کی بات تو سنتے نہین اپنے قیاس سے بیہودہ جواب دیے جاتے ہین الخلاف شرح مین برداشت کے ساتھ زود بجاے دود کے لکھا ہی اگر برخاست ہوتا مضائقہ نہ تھا اور پراگندہ کو پراگند لکھا ہی قولہ مار موسیٰ پند گر فتیم کو ✤ گشت از انکار خضر او زرد رو ✤ باچنان چشمے کہ بالا یافتست ✤ نور چشمش آسمان رامی شگافت ✤ کردہ باچشمت تعصب موسیا ✤ از حماقت چشم موش آسیا ✤ شیخ فرمود انچہ گفتار و قال ✤ من بحل کردم شمارا آن جدال ✤ سر آن این بود کز حق خواستم ✤ لاجرم نمود راہ راستم ✤ گفت این دینار گرچہ اندکیست ✤ لیک موقوف غریو کودکیست ✤ تا نگرید کودک حلوا فروش ✤ بحر نخشایش نمی آید بجوش ✤ ای برادر طفل طفل چشم تست ✤ کام خود موقوف زاری دان نخست ✤ کام تو موقوف زاری دلست ✤ بے تضرع کامیابی مشکل ست ✤ گر ہمیخواہی کہ مشکل حل شود ✤ خار محرومی بگل مبدل شود ✤ گر ہمیخواہی کہ آن خلعت رسد ✤ پس بگریان طفل دیدہ برخسد ✤ المعنی تعصب حمایت و پشتی کرنا اور مدد دینا یہ بھی اُنھین حافرین کے مقولات ہین کہ ہم موسی نہین ہین جنھون نے پند خضر کی نہ مانی اور اُنکے انکار سے شرمندہ ہوے جیسا کہ قرآن مجید مین ہی قول خضر کا ہذا فراق بینی و بینک اب جدائی ہی ہم مین تم مین اور مختصر حال اِسکا یہ کہ حضرت موسی و خضر نے باہم سفر کیا اور خضر نے یہ شرط کی تھی کہ جو کچھ مین کرون اُسکا حال مجھ سے نہ پوچھنا پس خضر نے اول تو ایک کشتی کو توڑا پھر ایک لڑکے کو مار ڈالا پھر ایک دیوار گرتا درست کی انھون نے تینون باتون مین صبر نہین کیا تب خضر نے صاف کہدیا کہ ہمارا تمھارا اب ساتھ نہین اتنے تمھاری وہ آنکھ کہ عالم بالا مین پھرے اور تمھاری آنکھ کا وہ نور کہ آسمان کے پار ہوا ایسی آنکھ کے ساتھ اے موسی کہ مراد شیخ سے ہی چشم موش آسیا نے جو مراد اپنی ذات سے ہی تعصب کیا بس کمسی حماقت ہماری ہی شیخ نے فرمایا کہ یہ گفتار و قال تمھارے مین نے معاف کیے اور جو کچھ تم نے مجھ سے جدال کی اُسکا بھید یہ ہی کہ مین نے خدا تعالی سے سوال کیا اُسنے مجکو ایک سیدھی راہ بتائی اور کہا کہ یہ دینار اگرچہ بہت تھوڑے ہین لیکن ایک لڑکے کے شور و غل پر موقوف ہین جبتک لڑکا حلوا فروش کا نہین روئیگا بحر رحمت جوش مین نہین آئیگا اب مقولات مولانا رح کہتے ہین اے بھائی بجاے اُس طفل کے طفل تیری آنکھ کا ہی پہلے ہی سے اپنے مقصود کو زاری پر موقوف جان لے تیرا مقصود موقوف زاری دل پر ہی بے زاری کے کامیابی مشکل ہی اگر چاہتا ہی کہ مشکل تیری آسان ہو اور خار محرومی کا گل سے بدل جاے اور اگر چاہتا ہی کہ وہ خلعت تجکو بھی پہونچے جیسا اُن شیخ کو پہونچا بس اپنے طفل دیدہ کو اِس حسد پر گریان کر کہ اُسکو ملا مجکو بھی ملے الخلاف

شرح بحر العلوم مین اندکست اور کو دکست لکھا ہی میری دانست مین یاے تحقیر اور وحدت کے ساتھ بہتر ہی اور حد کو جد لکھا ہی

ڈرانا ایک شخص کا زاہد کو کہ کم رویا کر تو اندھا نہ ہو جاے

قولہ زاہدے را گفت بارے در عمل ✤ کم گری تا چشم را ناید خلل ✤ گفت زاہد از دو بیرون نیست حال ✤ چشم بیناید یا نبیند آنجمال ✤ گر ببیند نور حق خود چہ غم ست ✤ در وصال حق دو دیدہ چہ کمست ✤ ور نہ خواہد دیدہ حق را تو برو ✤ اینچنین چشم شقی کو کور شو ✤ غم مخور از دیدہ کان عیسیٰ تراست ✤ چپ مرو تا بخشدت دو چشم راست ✤ عیسیٰ روح تو با تو خاص ست ✤ نصرت از وی خواہ کو خوش ناصر ست ✤ لیک پیکار تن پرستان ✤ بر دل عیسیٰ منہ تو ہر زمان ✤ ہمچو آن ابلہ کہ اندر داستان ✤ ذکر او کردیم بہر راستان ✤ زندگی تن مجو از عیسیت ✤ کام فرعونی مخواہ از موسیت ✤ بر دل خود کم نہ اندیشہ معاش ✤ عیش کم باید تو بر درگاہ باش ✤ این بدن خرگاہ آمد روح را ✤ یا مثال کشتی مر نوح را ✤ ترک چون باشد بیاید خرگہی ✤ خاصہ چون باشد عزیز درگہی ✤ المعنی ایک زاہد سے ایک شخص نے جو عمل مین اسکا یار تھا کہا کہ تو بہت رویا مت کر ایسا نہو تیری آنکھون مین کوئی خلل نہو جاے زاہد نے کہا کہ یہ بات دو حال سے خالی نہین ہی یا آنکھ اسکا جمال دیکھے یا نہ دیکھے اگر نور حق کا دیکھے جب تو کچھ غم ہی نہین اسلیے کہ وصال حق مین یہ دونون آنکھین کیا چیز ہین بہت ہی کم ہین اور اگر حق کو نہ دیکھین تو جا ایسی بدبخت آنکھون سے کہدے کہ اندھی ہو جاؤ تو کچھ غم مت کر جب عیسیٰ تیرا ہو گیا تو آنکھون سے بیفکر ہو جا کہ یہ کجرو ہین تو جو کجروی چھوڑ دیگا تو وہ راست رو آنکھین تجکو بخشیگا تیرا عیسیٰ تیری روح ہی وہ ہر وقت تیرے پاس موجود تو اسی سے مدد چاہ کہ ایسا اچھا مددگار تیرا کوئی نہین ہی لیکن اس تن پرستون کی لڑائی ہر وقت عیسیٰ کی دل پر مت رکھ اسکو اس جھگڑے مین مٹ ڈال اسکو تو ہی دبا اور زیر کر جیسے وہ احمق ہمارے کہ بار بار ہڈیان زندہ کرنے کی عیسیٰ کو تکلیف دیتا تھا جسکا ذکر پہنے ہو چکا اسطرح لوگون کیواسطے اس داستان مین کیا ہی تو اپنے عیسیٰ سے زندگی تن کا مت طالب ہو اور اپنے موسیٰ سے مقصد فرعونی کا خواہان مت بن اپنے دل پر بہت سا بار اندیشہ معاش کا مت رکھ تو حاضر باش درگاہ کا تو ہو پھر تجکو عیش کی کیا کمی ہی یہ بدن تیرا ایک خیمہ عالی روح کا ہی یا ایسا جیسے کشتی نوح کی کہ ایک وقت ضروری تک اسکا رہنا ہی بعد اسکے ترک اسکا اسکے پیچھے لگا ہوا ہی پھر بعد ترک کے اس خرگاہ کو قیام کہان بس ایسی ناپائدار کے واسطے دل پر بار غم معاش کا رکھنا اور خاص ایسی عزیز درگاہ پر کہ روح ہی جسکی کوئی غذا نہین سواے عمل صالحہ کے المخلاف شرح بحر العلوم مین اس داستان کا پہلا شعر آخر مین داستان گذشتہ کے لکھا ہی مجکو بے ربط معلوم ہوا لہذا مین نے اس داستان کو اسی سے مصدر کیا اور کو برد کو مین تو برد جانتا ہون کہ وہ بیربط ہی اور کم اندیشہ کو کم اندیشہ سمجھتا ہون اور بیاید خرگہی کو بنیاید خرگہے

تمامی قصہ زندہ ہونا استخوان کا عیسیٰ کی دعا سے

قولہ چونکہ عیسی دید کان ابلہ رفیق ✤ جزکہ استیزہ نمید اند طریق ✤ می نگیرد پند را از اہلمی ✤ بخل می پندارد او از گمرہی ✤ خواند عیسی نام حق بر استخوان ✤ از برائے التماس آنجوان ✤ حکم یزدان از پئے انجام مرد ✤ صورت آن استخوان را زندہ کرد ✤ از میان برجست یک شیر سیاہ ✤ پنجہ بر زد کرد نقشش را تباہ ✤ کلہ اش بر کند مغزش ریخت زود ✤ ہمچو جوزے کاندرو مغزے نبود ✤ گرد را مغزے بدی زاشکستنش ✤ خود نبودی نقص الا بر تنش ✤ گفت عیسی چون شتابش کو فتی ✤ گفت زانرو کہ تو زود آشوفتی ✤ گفت عیسی چون نخوردی خون مرد ✤ گفت در قسمت نبودم رزق خود ✤ اے بسا کس ہمچو آن شیر ژیان ✤ صید خود ناخوردہ رفتہ از جہان ✤ قسمش کاہے نہ وحرص چو کوہ ✤ ناموجہ کرد تحصیل وجوہ ✤ جمع کردہ مال در فتہ سوے گور ✤ دشمنان در قسم او کردہ شور ✤ اے بسا کردہ برادر جہان ✤ سخرہ و بیکار از اوارہان ✤ طعمہ نبودہ بداوان بود شست ✤ آنچنان بنما بدا آنرا کہ ہست ✤ گفت آن شیر ای مسیحا آن شکار ✤ بود خالص از برائے اعتبار ✤ گر مرا روزی بدی اندر جہان ✤ خود چہ کار ستی مرا با مردگان ✤ این سزائے آنکہ یابد آب صاف ✤ ہمچو خر در جو لیسد وا زگزاف ✤ گر بداند قیمت آنجوے خر ✤ او بجاے پا نہد در جوے سر ✤ او بیابد آنچنان پیغمبری ✤ میرآبے زندگانی پروری ✤ چون نمیرد پیش او کز امر کن ✤ اے امیر آب مارا زندہ کن ✤ المعنی موجہ بضم و تشدید جیم خوب و پسندیدہ وجوہ جمع وجہ صورت وطرز وطور ذوات وصورت معاش مثل زمین ومشاہرہ کے میرآب باغبان کہ درختونکو پانی دینا اُسکے ذمہ ہوتا ہی اور دارو غہ دریا کے گھاٹون کا فرماتے ہین جب عیسیٰ نے دیکھا کہ یہ احمق رفیق سوائے جھگڑے اور تکرار کے دوسری راہ ہی نہین جانتا ہر چند نصیحت کرتا ہون اپنی حماقت سے ہرگز نہین مانتا اور اسکو بسبب گمراہی کے بخل سمجھتا ہی تب حضرت عیسی نے نام خدا کا ہڈیون پر پڑھا اُس ساتھی کے التماس کے موافق حکم خدا نے اسوجہ سے کہ اُسکا انجام یون ہونے والا تھا جو مذکور ہوگا اُن ہڈیون کی جو صورت تھی اُسکو زندہ کر دیا کہ ہڈیون سے ایک شیر سیاہ زندہ ہوکے اسپر جھپٹا اور ایک پنجہ مار کے اِسکے نقش صورت کو بگاڑ دیا کلہ اِسکا اکھیڑ لیا کہ مغز اُس سے ٹپکے مثل اُس جوز کے رہگیا کہ جسمین مغز نہو مولانا فرماتے ہین کہ درحقیقت تھا بھی وہ بیمغز لہذا بیمغزی کی سزا مغزہی کو پہونچی ورنہ اور کسی جگہ جسم کو نقصان پہونچتا نہ مغز کو حضرت عیسی نے شیر سے پوچھا کہ تونے ایسا جلدی اِسکو کیون کچل ڈالا کہا اِس سبب سے کہ تم اِس سے پریشان تھے پھر پوچھا کہ تونے اُسکا خون کیون نہ کھایا جیسی کہ عادت شیر کی ہو کہ پہلے شکار کا خون پی لیتا ہی کہا اب میرے حصہ کا رزق جہان مین نہ تھا ولا یموت احد حتی یستوفی رزقہ نہین مرتا ہی کوئی جبتک اپنا رزق پورا نکرلے آیندہ مقولات مولانا رح کے اسی مخاطب بہت لوگ جہان مین مثل اُس شیر ژیان کے ہین کہ آپ اپنا شکار بے کھائے جہان سے گئے ایک ٹکا تو اُنکے حصہ مین نہین اور حرص ایسی جیسے پہاڑ اور ناخوش اور ناپسندیدہ صورتین معاش کی بہت اور اِس ناپسندیدہ صورت سے مال جمع

گرکے گور کی طرف چلدیے دشمن جو میراث خواہ ہین انکے ماتم مین نالان اور گریان ہین مگر مطلب یہ ہی کہ ہمارے لیے
جمع کرنے والا نہ رہا ہی اللہ تو نے جہان مین ہر چیز ہم پر میسر و آسان کردی ہی اس سخرہ اور غیر دن کی بیگار سے بھی ہمکو
چھڑا دے ایسا مت کر کہ ہمکو طعمہ دکھائے اور درحقیقت ہو وہ مچھلی پکڑنے کا کانٹا جیسا کہ مچھلی کے کانٹے ہی مین اسکا
چارا ہوتا ہی بلکہ جو چیز جیسی ہی ویسی ہی ہمکو دکھا جیسا کہ آنحضرتؐ کی دعاؤن سے ہی اللھم ارنا الاشیاء کما ہی ای بارخدایا
دکھا ہمکو ہر شیا جیسی کہ وہ ہی پھر شیر نے کہا ای مسیحا یہ شکار خورش کیواسطے نہ تھا بلکہ عبرت کیواسطے تھا میرا تو رزق ہی
جہان مین نہین رہا اگر ہوتا تو مجکو ایسے مردون سے کیا کام تھا مین مردہ نہین کھاتا یہ درحقیقت مردہ تھا یہ تو سنر
اس بات کی تھی کہ پانی صاف پینے کو ملے اور گدھے پن سے گدھے کیطرح بیہودہ نہر مین جاکے مرے گدھا پانی سے
بہت ڈرتا ہی اکثر نہر و دریا مین ڈگمگ ہوکے گر پڑتا ہی اور قدر اس نہر کی نہین جانتا اس سبب سے گھبراتا ہی اگر قدر اسکی
جانے تو پانون کیا سر کے بل اسمین گھسے بس یہ احمق گدھا ایسے پیغمبر میر آب جس سے زندگی ہر جاندار کی ہی اور
زندگی بردر کو پائے اور خود اسکے سامنے نہ مرجاے اور یہ نہ کہے کہ ای میر آب حکم الہی سے مجکو زندہ کردے اور
اورونکے زندہ کرنے کا اصرار کرے قولہ ہین سگ نفس ترا زندہ مخواہ ✦ کو عدوی جان تست از درگاہ ✦ خاک بر سر
استخوانی راکہ آن ✦ مانع این سگ بود از صید جان ✦ سگ نئی بر استخوان چون عاشقی ✦ دیوچہ دار از چہ بر خون عاشقی
آن چہ چشم ست آنکہ بینائیش نیست ✦ زر امتحان ہا جز کہ رسوائیش نیست ✦ سہو باشد ظنہا راگاہ گاہ ✦ اینچہ ظنست
اینکہ گور آید ز راہ ✦ کردہ بر دیگران نوحہ گری ✦ مدتے بنشین و بر خود میگری ✦ زابر گریان شاخ سبز و تر شود ✦ زانکہ
شمع از گریہ روشن تر بود ✦ ہر کجا نوحہ کنند آنجا نشین ✦ زانکہ تو اول تری اندر حنین ✦ زانکہ ایشان در فراق رفتنند ✦
غافل از لعل بقاے کانیند ✦ زانکہ بر دل نقش تقلید بست بند ✦ رو بآب چشم نیش را بہ رند ✦ زانکہ تقلید آفت تیز نیست
گہ بود تقلید اگر کوہ تو لیست ✦ گر ضریری لمتر ست و تیز خشم ✦ گوشت پارش دان کہ او را نیست چشم ✦ ہستی دارد
رگفت خود ولیک ✦ از بریدے تا بہی راہیست نیک ✦ المعنی دیوچہ ہندی جونک بند ہندی مینڈھا پانی کا لمتر
بالفتح ضم تا فربہ و قوی بہ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ خبردار اس سگ نفس کو اپنے زندہ مت چھوڑ کہ مدت سے یہ
دشمن سخت تیری نعل مین گھسا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین ہی اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک سب دشمنون
سے زیادہ دشمن تیرا نفس ہی جو تیرے دونون پہلو مین ہی خاک اس مشت استخوان قفس عنصری کے سر پر کہ یہ استخوان مانع
اس سگ کے ہون کہ یہ ان استخوان مین آختہ رہے اور صید جان کیوقت جان کا ساتھ ندے اسواسطے کہ نفس
مطیع کو مرکب روح کا کہتے ہین اب یہ کہتے ہین تو سگ نہین ہی پھر ہڈیون پر کیون عاشق ہی نہ جونک ہی پھر خون پر کیون
فریفتہ ہی یعنے تن و خون کی افزایش کیون کرتا ہی وہ بھی کیا آنکھ ہی جسمین بینائی نہین ہی ایسی آنکھ کو امتحان کے
وقت سواے رسوائی کے اور کیا ہی اور انسان ساری مخلوق مین مثل آنکھ کے ہی بینائی معرفت الہی کی گمانون مین

کبھی کبھی سہو بھی ہوتا ہی مگر یہ کیسے گمان کرین کہ اندھا سیدھا راہ سے چلا آئے یہ گمان تو سہو سے بھی نہین ہوتا تو خویش و غیر دون پر بہت نوحہ گری کی ہی اب ایک مدت بیٹھ رہ اور اپنے اوپر رویا کر دیکھ تو ابر گریان سے شاخ کیسی سبز و تر ہو جاتی ہی شمع جسقدر روتی ہی اُسی قدر زیادہ روشن ہوتی ہی جہان کہین لوگ نوحہ کرین تو اُنکے پاس بیٹھ اور اپنے سوز و گداز سے نوحہ کر کہ یہ نوحہ اُن سب نوحہ کرنے والون سے نہایت ہی اولی ہی کیونکہ اسلئے کہ انکا نوحہ تو فراق فانی سے ہی اور وہ لعل بقا کا جو کانی ہی یعنے روح اُس سے غافل ہین کہ اُسکا کچھ نہین مگر اسلیے کہ نقش تقلید نے تیرے دل پر ایک مینڈھا باندھ رکھا ہی تو اِس مینڈے کو اپنے آب چشم سے زندہ کر اور رفتہ رفتہ بہادے جیسے مینڈے مین جا بجا سوت ہو جانے سے آخر ٹوٹ بھی جاتا ہی اسواسطے کہ تقلید ہر بنکی کے لیے ایک آفت ہی اِسکو سمجھ لے کہ اگر تقلید مثل کوہ کے قوی ہی تو ایسی بھی نہین جیسے برگ کاہ مقابل تحقیق کے اگر کوئی اندھا دینا کا خوب موٹا تازہ اور تیز خشم ہی اُسکو ایک گوشت پارہ جان لے جسمین آنکھین نہین ہوتین یہ جو کچھ مستی اپنی باتون سے جتاتا ہی وہ انھین لا یعنی باتون کی ہی اور اصل مستی جو ہی اِس سے اور اُسکی شراب تک ایک راہ خوب ہی اے دور دراز قولہ گر سخن گویذ مو باریک تر ✤ آن سرش رازان سخن نبود خبر ✤ ہیچ جو ہست او نہ آبے میخورد ✤ آب از و بر آب خواران ہگذرد ✤ آب در جوزان نمیگیرد قرار ✤ زانکہ آن جو نیست تشنہ و آبخوار ✤ ہیچو اے نالہ زاری کند ✤ لیک بیکاری خریداری کند ✤ نوحہ گر باشد مقلد در حدیث ✤ جز طمع نبود مراد آن خبیث ✤ نوحہ گر گوید حدیث سوزناک ✤ لیک کو سوز دل و دامان چاک ✤ از مقلد تا محقق فرقہاست ✤ کاین چو داؤد دست و آن دیگر صداست ✤ طبع گفتار این سوزے بود ✤ وان مقلد کہنہ آموزی بود ✤ ہین شنو نعرہ بران گفت حزین ✤ یار بر گاؤ دست و برگردون حنین ✤ ہم مقلد نیست محروم از صواب ✤ نوحہ گر را مزد باشد در حساب ✤ کافر و مومن خدا گوئید لیک ✤ در میان ہر دو فرقی ہست نیک ✤ آن گدا گوید خدا از بہر نان ✤ متقی گوید خدا از عین جان ✤ اللہ اللہ میزنی از بہر نان ✤ بے طمع پیش آو اللہ را بخوان ✤ گر بدانستی گدا از گفت خویش ✤ پیش چشم او نہ کم ماندی نہ بیش ✤ سالہا گوید خدا آن ناخواہ ✤ ہیچ خر مصحف کشد از بہر کاہ ✤ گر بدل در تافتی گفت لبش ✤ ذرہ ذرہ گشتہ بودی قالبش ✤ نام دیو ے رہ بر دو رساحری ✤ تو بنام حق بشیری میبری ✤ المعنی اگر مقلد ایسی بات کہے جو بال سے باریک تر ہو تو کیا ہوتا ہی اُس بھید کی جو اِسمین ہی اُس سخن سے اُسکو کچھ خبر نہین ایسا ہی جیسے نہر کہ خود پانی نہین پیتی اور پانی اُسکا پانی پینے والے پر گذرتا ہی پانی جو نہر مین ٹھہرتا نہین ہی آیا یہی وجہ تو ہی کہ نہر تشنہ اور آبخوار نہین ہی یہ مثل نی کے نالہ زاری کرتا ہی لیکن اِس نالہ اور زاری کی خریدار بیکاری ہوتی ہی مقلد کی یہ بھی عادت ہوتی ہی کہ نوحہ گر بھی ہوتا ہی اور باتین بھی کرتا جاتا ہی مگر سوائے طمع کے اور کوئی مراد اُس خبیث کی نہین ہوتی نوحہ گر ہو سکے باتین سوزناک تو کرتا ہی لیکن سوز دل کا اور دامن چاک کہان محقق سے مقلد تک بڑے فرق ہین محقق کی آواز تو ایسی ہیجیسے لحن داؤدی جس کی سوز سے پرند چرند مدہوش ہوتے تھے اور اُن کی آواز محض صدا

جیسی کی ویسی ہو دوسرے سے اوٹ کے سن لے جیسے انھون نے ایک نعرہ ماردیا ویسے ہی سننے والون نے مارڈیا محقق کی جوگفتار ہی اُسکا چشمہ سوز ہی کہ اُس سے تازہ بتازہ پھوٹتی ہی اور مقلد کہنہ آموز ہی ایک پورانی بات سیکھ لے خبردار تو اُسکی دردناک باتون پر فریفتہ مت ہو اُسنے یار کو تو بیل پر رکھا ہی اور آسمان پر نوحے پہونچا رہا ہی یعنے دل تو اِسکا کافر ہین ہی اور جھوٹے نوحے آسمان تک اب فرماتے ہین کہ مقلد ہم رتبہ محقق کا تو نہین ہوسکتا ہی مگر ثواب سے بھی محروم نہین رہیگا اُسنے جو نوحہ کیا ہی اُسکی مزدوری قیامت مین ملیگی کافر و مومن دونون خدا خدا کرتے ہین لیکن دونون مین فرق بھی خوب ہی کافر گدا ہی روٹی کے واسطے خدا خدا کرتا ہی اور متقی خاص جان سے اُسکو یاد کرتا ہی اے گدا: تو جو اللہ اللہ روٹی کے واسطے کر رہا ہی بے طمع ہو کے اللہ کے سامنے آ اور اُسکو یاد کر کاش فقیر اپنے تو دل کو جانتا اور سمجھتا کہ مین کِسکا نام لے رہا ہون تو اُسکی آنکھ کے سامنے نہ کمی رہتی نہ بیشی بس اللہ بس باقی ہوس کا مصداق ہوجاتا برسون وہ طالب روٹی کا خدا خدا کرتا ہی جیسے گدھا کہ آنجور کے لیے قرآن شریف دھوتا ہی کما قال اللہ جل وعلا مثل الذین حملوا التورٰۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارًا مثل اُن لوگون کی کہ اُٹھائی اُنھون نے تورٰۃ اور پھر نہ اُٹھایا اُسکو یعنے عمل نہ کیا مثل گدھے کے ہی جسپر کتابین لدی ہین یہ گفت جو لب سے کہ رہا ہی اگر اُسکے دلمین پختگی تو اُسکا قالب ذرہ ذرہ ہوجاتا اور گفت مراد عبارت تورٰۃ و قرآن سے جیسا کہ فرمایا لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اگر نازل کرتے ہم اس قرآن کو پہاڑ پر تو دیکھتا پہاڑ کو ڈرنے والا اور ریزہ ریزہ شدہ دیکھ تو نام کسی شیطان کا سحر و ساحری مین کیسی رہبری ساحرون کی کرتا ہی افسوس تو نام حق سے رہبری نہ حاصل کرے اور اِس نام سے کوڑیان کمائے

سہلانا کسان کا اندھیرے مین شیر کو گاے کے دھوکے سے

قولہ روستائے گاو در آخر بہ بست + شیر گاوش خورد و بر جایش نشست + روستائی شد در آخر سوے گاو + گاو را بجست شب آن کنج کاو + دست میمالید بر اعضاے شیر + پشت و پہلو گاہ بالا گاہ زیر + گفت شیر ار روشنی افزون بدے + زہرہ اش بدریدی و دل خون شدی + اینچنین گستاخ زان میخاردم + کو درین شب گاومی پنداردم حق ہمی گوید کہ اے مغرور کور + نے زنام پارہ پارہ گشت طور + کہ لو انزلنا کتابا للجبل لتصدع لقطع ثم ارحل + از من ار کوہ احد واقف بدی + پارہ گشتی و دلش پرخون شدی + از پدر فرزند را دراین بشنیدہ + لاجرم غافل درین پیچیدہ + گر تو بے تقلید از و واقف شوی + بے نشان بے جاے چون ہاتف شوی + بشنو این قصہ پے تہدید را + تا بدانی آفت تقلید را + المعنی روستا دیہ و باشندہ دیہ یا ساکن وحدت کی ہی میخاردم مین میم مفعول کا ہی ایسی ہی میپنداردم مین احد بضم نام کوہ کنج کا و بضم اول و ہر دو کاف عربی متفحص و جوینده ایک گنوار نے گاے اپنی تھان پر باندھی اتفاقاً شیر آیا اور گاے کو گھاکے دہین بیٹھ رہا یہ گنوار تھان پر گاے کی طرف گیا اور رات مین

گاے کو وہ ڈھونڈھتا تھا اور شیر کے اعضا پر گاے کے دھوکے ہاتھ پھیرتا تھا کبھی پشت کبھی پہلو کبھی اوپر کبھی نیچے شیر نے کہا اگر روشنی زیادہ ہوتی تو کلیجہ اسکا پھٹ جاتا اور دل خون ہوجاتا ایسا شوخ بید مغز اس سبب سے سہلاتا ہے کہ اس اندھیرے مین مجکو گاے جانتا ہے اب مقولات مولانا روح ایسے ہی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اسی دھوکا کھاے ہوے اندھے کیا میرے نام سے کوہ طور پاش پاش نہین ہوگیا تو نے نہین دیکھا اگر ہم نازل کرتے کتاب کو پہاڑ پر البتہ پارہ پارہ ہوجاتا پھر شقطع ہوکے اپنی جگہ چھوڑ دیتا مجھ سے اگر کوہ آحد واقف ہوتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور دل اسکا خون مین ڈوب جاتا تو نے اپنے ماں باپ سے یہ سن لیا ہے جو کچھ تو کر رہا ہے اور تحقیق سے غافل تقلید مین پلٹا ہوا ہے اگر بے تقلید کے تو اس سے واقف ہوے تو بے نشان دبے جگہ کا ہاتف ہوجائے یعنے ایک فرشتہ غیبی اتو اس قصہ کو تہدید آمجھ سے سن تب تو جانے کہ تقلید مین یہ آفت ہے الخلاف شرح بحر العلوم مین لاتصدع لکھا ہے لیکن مغنے جو لکھے ہین اس سے تصدع معلوم ہوتا ہے

بیچنا صوفیون کا بہیمہ صوفی مسافر کا واسطے سفرہ اور سماع کے

قولہ صوفیے در خانقاہ آزرہ رسید ✤ مرکب خود بردر دد آخر کشید ✤ آمکش داد و علف از دست خویش ✤ نے چو آن صوفی کہ ما تقسیم بیش ✤ احتیاطش کرد از سہو و خطا ✤ چون قضا آید چہ سود از احتیاط ✤ صوفیان در دیش بودند و فقیر ✤ کاد فقرا ان تکون کفرا کبیر ✤ اے تو اگر تو کہ سیرے ہین مخند ✤ بر گرسنی آن فقیر دردمند ✤ از سر تقصیر آن صوفی رمہ ✤ خرفروشی در گرفتند آنہمہ ✤ کز ضرورت بست مردار مباح ✤ بس فسادی کز ضرورت شد صلاح ✤ ہم در آندم آنخرک بفروختند ✤ لوت آورد و دمد و شمع افروختند ✤ ولولہ افتاد اندر خانقہ ✤ کامشبان لوت و سماع ست و لہ ✤ چند ازین صبر و ازین سہ روزہ چند ✤ چند ازین زنبیل و این دریوزہ چند ✤ ہم از خلقیم جانہا ریم ما ✤ دولت امشب میہمان داریم ما ✤ نحم باطل را زان میکاشتند ✤ کان کہ آنجا نیست جان پنداشتند ✤ وان مسافر نیز از راہ دراز ✤ خستہ بود و دید آن اقبال و ناز ✤ صوفیانش یک بیک نواختند ✤ نرد خدمتہاش خوش میباختند ✤ آن یکے پایش ہمی مالید و دست ✤ وان یکے پرسیدش از جاے نشست ✤ وان یکی افشاند گرد از رخت او ✤ وان یکے بوسید دستش را و رو ✤ گفت چون میدید میلان شان بدی ✤ گر عرب امشب نخواہم کرد کے ✤ المعنی آمکش ڈول وغیرہ خیاط دیوانگی رمہ کلہ گوسفند بوت بوا و معروف طعامہاے لذیذ و لہ سرگشتگی و عشق ایک صوفی مسافر خانقاہ مین آیا مرکب کو اپنے لیجا کے تھان پر لگا دیا اور ڈول بھر پانی اسکو پلایا اور اپنے ہاتھ سے گھاس ڈالی نہ اس صوفی کی طرح جسکا ذکر ہمنے اوپر کیا جسنے خادم پر چھوڑ دیا تھا اسنے اچھی طرح احتیاط سہو و غفلت کی کرلی مگر غریب کیا کرے حکم الٰہی مین تو احتیاط فائدہ نہین نخشتی اور صوفی جو خانقاہ کے تھے سب محتاج و فقیر تھے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ ایک فقرہ بھی ہے کہ قریب کفر کبیر کے کردے پس اے تونگر تو کہ سیر ہے ایسے فقیر پر جو دردمند

محتاجی کا ہی اُس سے کوئی خلاف شرع ہو تو خبردار اُسپر مت ہنس کہ مضطر و مجبور ہی یہ مقولہ مولانا رح کا ہی آیندہ پھر رجوع باصل حکایت یعنی وہ گلہ صوفیون کا جو اُس خانقاہ مین تھا از روے کوتاہی سمجھ کے سبب خرقوشی شروع کی اور اُسکے مرکب کوتاکا اور باتین اپنے مطلب کی بنانے لگے کہ ضرورت مین مردار بھی مباح ہی اور بہت بڑا بیان ضرورت مین بھلا بیان ٹھہری ہین چنانچہ فرمایا فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ یعنے میتہ حرام ہی مگر جو شخص بھوک سے مضطر ہو ایسا کہ بدون کھائے مرجائیگا اور کوئی گرامی وظلم اُسپر نہین ہی تو میتہ کھا لینا اُسکو روا ہی ایسی تاویلین تسویلین لایعنی پیدا کرکے اُسی وقت اُسکے گدھے کو بیچ ڈالا اور خوب کھانے لائے اور شمع جلائی چراغ وشمع روشن کردن کے معنی مراد حاصل کرنیکے بھی ہین آب خانقاہ مین شور پڑگیا کہ اس رات وہان خوب کھانا ہی اور راگ ہی اور دندہی امشبان مین الف ونون زائدہ ہی اور وہی لوگ کہتے تھے کہ ہم کہانتک صبر کرین اور تین تین فاقے آخر تیسرے فاقہ تو حرام بھی حلال ہوتا ہی اور کہانتک زنبیل لیے مانگتے پھرین ہم بھی تو مخلوق ہین ہمارے بھی تو جان ہی روز دولت اور دن کی مہمان ہوئی ہی اس رات ہماری مہمان ہی یہ لوگ بیچ باطل کا بور ہے تھے اور اس سبب سے کہ جو بیجان شی تھی یعنے مردار وحرام اُسکو جاندار سمجھے جیسے جاندار کا کھانا حلال ہی اور بیجان مردار کا کھانا حرام اور وہ مسافر بیچارہ دور کا چلا ہوا تھکا ماندہ اُسنے یہ اقبال ونازانکا دیکھا اور یہ صوفی ایک ایک کیسی کیسی نوازشین اُسپر کرتے تھے اور اُسکی خدمت کی نرد کھیلتے تھے کوئی تو اُسکے ہاتھ پانون دباتا تھا کوئی کہتا تھا کہ آپ آرام سے تو بیٹھے ہین کوئی اُسکے اور مچھنے بچھونے کی گرد جھاڑتا تھا کوئی اُسکے ہاتھ منہ کو چومتا تھا جب اُسنے اُنکے میلان خاطر کو اپنی طرف نہایت دیکھا خوش ہوکے کہا بھلا آج بھی مین طرب نکرونگا تو پھر کب کرونگا وہ کون سا دن ہوگا الخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے سہ روزہ سہ روزہ لکھا ہی قولہ لوت خورند وسماع آغاز کرد ✻ خانقاہ تا سقف شد پر دود و گرد ✻ دود مطبخ گردان پاکوفتن ✻ از تشتیاق وجد جان آشوفتن ✻ گاہ دست افشان قدم میکوفتند ✻ گہ بسجدہ صفہ را میرفتند ✻ دیر یا بد صوفی آزاد روزگار ✻ زان سبب صوفی بود بسیار خوار ✻ خرگرہ انصوفی کز نور حق ✻ سیر خورد و فارغست از تنگ و دق ✻ از ہزاران اندکے زین صوفیند ✻ باقیان در دولت او میزیند ✻ چون سماع آمد زاول تا کران ✻ مطرب آغاز بدیک ضرب گران ✻ خر برفت و خر برفت آغاز کرد ✻ زین حرارت جملہ را انباز کرد ✻ زین حرارت پاے کوبان تا سحر ✻ کف زنان خر رفت خر رفت ای پسر ✻ از رہ تقلید آن صوفی ہمین ✻ خر برفت آغاز کرد اندر حنین ✻ چون گذشت آن نوش و جوش و آن سماع ✻ روز گشت و جملہ گفتند الوداع ✻ خانقہ خالی شد و صوفی بماند ✻ گرد از رخت مسافر میفشاند ✻ رخت از حجرہ برون آورد او ✻ تا بخر بندد آن ہمراہ جو ✻ تا رسد در ہمرہان او میشتافت ✻ رفت در آخر خر خود را بیافت ✻ گفت آن خادم بالبش برده است ✻ زانکہ خرد و ش آب کمتر خورده است ✻ خادم آمد گفت صوفی خر کجاست ✻ گفت خادم ریش بین جنگے بجاست ✻ گفت خر را من بہ تو بسپرده ام ✻ من ترا بر خر موکل کرده ام ✻ بحث با تو چیست کن جست و بیار ✻

و انچہ من بسپردمت واپس سپار ٭ از تو خواہم انچہ آوردم تو ٭ بازدہ انچہ کہ بسپردم تو ٭ گفت پیغمبر کہ دست انچہ برد
بایدش در عاقبت باید سپرد ٭ ورنہ از سرکشی راضی باین ٭ نک من و تو خانۂ قاضی دین ٭ گفت من مغلوب بودم
صوفیان ٭ حملہ آوردند و بودم بیم جان ٭ المعنی یا کوفتن ناچار دست افشاندن علی ہذا صفہ بضم و تشدید دالان ضرب
ہندی تال کف زدن تالیان بجا تحسین تفجع گریہ القصہ کھانے کھانے بعد کھانے کے سماع شروع کیا اور ایسا کہ
خانقاہ کو چھت تک گرد و دھوئیں سے بھر دیا اور چنانچہ کا دھوان اُسکے گرد یہ کودتے تھے اور اشتیاق وجد میں اپنی
جان مار رہے تھے کبھی رست افشانی کرتے تھے کبھی یا کوبی کبھی سجدہ سے دالان جھاڑتے تھے یعنے لوٹتے چلے جاتے
تھے مولانا رح فرماتے ہین کہ ہر بھی تو یہ کہ صوفی مدتون مین اپنی حرص کو زمانہ سے کبھی پا لیتا ہی اسی سبب سے بسیار جوا
ہوتا ہی مگر وہ صوفی جو نور حق سے سیر ہی اور خوب کھا چکا ہی وہ ننگ و دق سے البتہ فارغ ہوتا ہی کہ بہت سا کھانے
اور ننگ و دق مین پڑے سو ایسے صوفی ہزارون مین بھی بہت کم ہین اور جو باقی ہین سب اُس صوفی کے حق
سایۂ دولت مین جیتے ہین گویا اُسکے نام سے بکتے ہین القصہ جب اِس کنارہ سے اُس کنارہ تک حال آیا مطرب نے
ایک ضرب گران شروع کی اور خربرفت و خربرفت کہنے لگا اور اِس حرارت مین سب کو ایک کردیا سب کے بیہوش
بندھ گئی غرض اسی حرارے مین صبح تک کودتے ناچتے رہے اور اِی پسر سب تالیان بجا بجا کے خربرفت خربرفت
ہی کرتے رہے اُس صوفی نے بھی انکی دیکھا دیکھی رو رو کے خربرفت کہنا شروع کیا کہ اِسکا رونا کہنا واقعی تھا لیکن جب
جوش سماع اُتر گیا دن ہوا سب الوداع کہکے رخصت ہوگئے خانقاہ خالی ہوگئی یہی صوفی رہگیا کہ گرد انے رحمت
سفر سے جھاڑتا تھا اور اسکو حجرہ سے باہر نکال کے لایا تا گدھے پر باندھ کے کسی ہمراہی کو ڈھونڈھے اور جلدی
ہمراہیون کیطرف جائے ناگہان تھان پر گیا تو گدھے کو پایا جانا کہ خادم پانی پلانے لیگیا اسواسطے کہ رات اُسنے
پانی کم پیا تھا جب خادم آیا صوفی نے پوچھا گدھا کہان ہی کہا ذرا اپنی ڈاڑھی کو تو خیال کر پس آپس مین لڑنے لگے
کہا مین نے گدھا تیرے حوالہ کیا ہی اور تجکو اُسپر موکل کیا ہی مفت کی حجت بیفائدہ مت کر کوئی وجہ بھی ہی اگر ہی تو
پیش کر مین نے جو تیرے حوالہ کیا ہی وہ میرے حوالہ کر مین نہین جانتا مین مجھ سے لونگا جو کچھ تیرے ساتھ لایا ہون اور جو
مین نے تیرے سپرد کیا ہی میرا مجکو پھیر دے کیا حضرت نے نہین فرمایا کہ اگر کسی ہاتھ سے تو کچھ لیجائے اُسکو آخر مین
ویسے ہی دیدینا چاہیے اور اگر اپنی سرکشی سے تو اسپر راضی نہین ہی تو مین ہون اور تو اور ابھی قاضی دین کا مکان
خادم نے کہا مین دبا ہوا تھا صوفیون نے مجھ پر حملہ کیا مجکو اپنی جان کا خوف تھا بودم کا بمعنی مفعول کا ہی بخلاف
شرح مین راشتیاق و وجد بلطف ہی میری دانست مین بے عطف اچھا ضرب کو ظرب لکھا ہی قولہ تو جگر بندی
میان گریکان ٭ اندر انداری و جوئی زان نشان ٭ در میان صد گرسنہ کردہ ٭ پیش صد سگ گربۂ پر مردہ ٭ گفت
گیرم کہ تو ظلما بستدند ٭ قاصد جان من مسکین شدند ٭ تو نیائی دنگوئی مرمرا ٭ کہ خرت را میپرند اے بینوا ٭

تا خراز ہر کہ بر دمن دا خرم ✤ ورنہ تو زیعی کنند ایشان زرم ✤ صد تدارک بود چون حاضر بند ✤ این زمان بر تو
باقیامی شدند ✤ من کراگیرم کرا قاضی برم ✤ این قضا خود از تو آمد بر سرم ✤ چون نیائی ونگوئی ای غریب پیش آمد
اینچنین ظلم مہیب ✤ گفت والله آمدم من بارہا ✤ تا ترا واقف کنم زین کارہا ✤ تو ہمی گفتی کہ خر رفت ای پسر ✤ از ہمہ
گویندگان باذوق تر ✤ بازمی گشتم کہ او خود دانستست ✤ زین قضا راضیست مرد عارفست ✤ گفت آنرا جملگی گفتند
خوش ✤ مر مرا ہم ذوق آمد گفتنش ✤ مر مرا تقلید شان بر باد داد ✤ کہ دو صد لعنت بر ین تقلید باد ✤ خاصہ تقلید چنین
بیجا صلان ✤ کاو بر و ریزند از بہر نان ✤ عکس ذوق آنجماعت میبری ✤ و ین دلم زان عکس و قین میشدی ✤ عکس
چند ان باید زیاران خوش ✤ کہ شوی از بحر بیعکس آ مکش ✤ گفت گیرم کز طمع قارون شوی ✤ عاقبت امر اندرون
پامون شوی ✤ المعنی جگر بند۔ دہ کہ حسیمن دل جگر او پھیپھرہ وغیرہ ٹکا ہوتا ہی ہندی گہر آ خادم کہتا ہی تو نے ایک جگر بند
خود بلیتون مین ڈالدیا اور پھر اسکا پتہ پوچھتا ہی سو بھوکے جنمین ایک ٹکیا روٹی کی سو کتون کے سامنے ایک بلی مرغل
صوفی نے کہا مین نے ماناجب وہ ظالم مجھ سے چھینتے تھے اور مجھ مسکین کے درپے ہلاک ہوے تھے تو تو کیون نہین آیا
مجھ سے کیون نہ کہا کہ ای محتاج تیرے گدھے کو پکار رہے ہین تو مین اُنسے گدھا اپنا چھوڑا لیتا اور اگر نہ چھوڑتے
پریشان کرتے تو مین زر دیدیتا اُسوقت وہ موجود تھے سیکڑون تدارک ہو سکتے اور اتو ہر ایک ہر اقلیم کو چلا گیا اب
مین کسکو پکڑون کسکو قاضی پاس لیجاؤن یہ موت تیرے سبب سے مجھپر پڑی تو کیون نہین آیا اور کیون نہین کہا کہ
ای غریب ایسا ظلم مہیب پیش آیا ہی کہا والله مین بارہا آیا کہ تجکو ان کامون سے واقف کردون تو یہی کہے جاتا تھا کہ
خر رفت ای پسر اور اور جو کہ رہے تھے اُن سب سے زیادہ تر ذوق کے ساتھ مین لوٹ آتا تھا کہ وہ خود واقف ہی
اور اس حکم قضا سے راضی ہی وہ مرد عارف ہی کہا خر رفت سب ہی کہ رہے تھے مجکو ذوق آیا مین بھی کہنے لگا مجکو انکی
تقلید نے برباد کر دیا ایسی تقلید پر دو سو لعنت خدا کرے اور خاصکر ایسے بیجا صلون کی جنھون نے آبرو روٹی کیواسطے
مجکو ئی عکس ذوق اُس جماعت کا میرے دل پر پڑتا تھا اور یہ دل میرا اُس عکس سے پر ذوق ہوتا تھا یہ مقولہ مولانا روم
کا ہی کہ عکس یاران خوش کا اچھا ہوتا ہی اور یہانتک کہ بیعکس کے خود پانی دریا سے بھرنے لگے اور محتاج عکس کا نہو کہا
مین نے مانا کہ تو لایق کر کرکے چاہے قارون ہی کیون نہو جاے لیکن آخر کار ایکدن زمین ہموار مین ضرور جانا ہی جو گو
ہی قولہ عکس کا دل زد تو آن تقلید دان ✤ چون بپا یے شد شود تحقیق آن ✤ تا نشد تحقیق از یاران مبر ✤ از صدف
مگسل نگشتہ قطرہ در ✤ صاف خواہی چشم و عقل و سمع را ✤ بر دران تو پردہاے طمع را ✤ زانکہ آن تقلید صوفی از طمع
عقل او بربست از نور لمع ✤ زانکہ صوفی را طمع بر دش زراہ ✤ ماند در خران کارش شد تباہ ✤ طمع لوت و طمع ان
ذوق و سماع ✤ مانع آمد عقل او را از اطلاع ✤ گر طمع در آینہ بر خاستی ✤ در نفاق آن آئنہ چون ماستی ✤ گر ترا در دل
طمع بودے بمال ✤ راست کے گفتی ترا زو وصف حال ✤ ہر نبی بیگفت با قوم از صفا ✤ من نخواہم مزد پیغام از شما

من دلیلم حق شمارا مشتری + داد حق دلالیم هر دو سری + هست مزد کار مرد دلال را + مزد باید داد تا گوید سزا + چیست مزد کار من دیدار یار + گرچه خود دیدار بگزیند هزار + چل هزار او نباشد نزد من + که بود شصد شبه دُر عدن + یک حکایت گویمت بشنو بهوش + تا ببانی که طمع سد بند گوش + هر کرا باشد طمع اکمن شود + با طمع کے چشم دل روشن شود + پیش چشم او خیال جاه و زر + همچنان باشد که موا ند در بصر + جز مگر مستی که از حق بر بود + گرچه بدهی گنجها او حر بود + هر که از دیدار برخوردار شد + این جهان در چشم او مردار شد + لیک آن صوفی ز مستی دور بود + لاجرم از حرص او بی نور بود + صد حکایت بشنود مدهوش حرص + در نیابد نکته در گوش حرص + المعنی شبه بفتحتین پوست عدن نام دریا دُر خیر الکن بالفتح گونگا یہ سب مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ عکس جو اول پڑتا ہی وہ تقلید ہی اور جو پیچھا ہو تو وہ تحقیق ہی اُسکو تقلید مت جان اور جبتک تحقیق حاصل نہو جاے یارون سے جدا مت ہو اور جبتک قطرہ در نہو جاے سیپی سے الگ مت ہو اور اگر چشم و عقل و سمع کو صاف کرنا چاہتا ہی تو پردے طمع کے بعاروں اسواسطے کہ اُس صوفی کی تقلید نے لالچ سے اُسکی عقل کو بند کر دیا کہ اُسپر چمک نور تحقیق کی نہ پڑی صرف تقلید ہی تھی اور اِس سبب سے کہ طمع نے اُسکو بیراہ کر دیا بس خسران و زیانکاری مین پڑا اور کام خراب ہوا و طعام بھی اِسکا طمع اور وہ ذوق و سماع بھی طمع لاجرم اُسکی عقل کی مانع ہوئی جو اطلاع کرتی کہ یہ طمع ہی خراب کریگی عقل تو ایک آئینہ ہی اور اگر آئینہ مین طمع پیدا ہوا کرتی تو نفاق مین وہ آئینہ کب لائق ہوتا کہ گویہ آپ کو اچھا جانے مگر وہ عیب جتا ہی دیتا ہی ایسے ہی ترازو اگر اُسکو طمع مال کی ہوتی تو ترازو وصف حال یعنے کمی بیشی کو راست درست کیون بیان کر دیتی ایسا ہی حال عقل کا ہی ہر نبی یہی کہتے رہے اپنی قوم سے صاف صاف مین تمسے مزدوری اِس پیغام کی نہین چاہتا ہون کما فی القرآن لا اسالکم علیہ اجرا ان اجری الا علی اللہ مین نہین مانگتا ہون تمسے اِسپر مزدوری میری مزدوری نہین ہی مگر اللہ پر مین تو دلیل ہون اور اللہ تعالی مشتری اُسنے میری دلالی مجکو ہر دو سر دیدی ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ دلال دلیل ایک ہی بات ہی دلال کی مزدوری اُسکے کام کی ہوتی ہی بس مزدوری دینا چاہیے تو لائق بات کہے اور خرید فروخت کرادے حضرت فرماتے تھے ہماری مزدوری دیدار یار کا ہی اِس سے کیا ہوتا ہی جو ابو بکر نے چالیس ہزار درم مجکو بخشدیے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی ما نفعنی مال احد و نفعنی مال ابو بکر کسی کے مال نے مجکو نفع نہین دیا اور ابو بکر کے مال نے مجکو نفع دیا اور فرماتے تھے اُسکے چالیس ہزار میری مزدوری کب ہو سکتے ہین بھلا یوت کہان اور درعدن کہان اب ایک حکایت تجھ سے کہون خوب ہوش سے سُن تو تو جانے کہ طمع بڑی بند گوش ہی کسی کی بات نہین سنے دیتی اور جسکو طمع ہوگی وہ گونگا بھی ہوگا کہ کسی سے حق بات نہین کہنے دیگی طمع والے کا دل [illegible] کے سامنے خیال جاہ و زر کا ایسا ہی جیسے آنکھ کا بال جسکو پر بال کہتے ہین کہ سوجھنے نہین دیتا بلکہ آنکھ [illegible]

کھولنے دیتا ہان وہ مست کہ مستی حق سے بھرا ہوا ہی اگرچہ اُسکو تو خزانے کے خزانے دیدے تب بھی وہ آزادی حق بات سے کبھی نہ چوکیگا کسواسطے جو کوئی دیدار سے برخوردار متمتع ہوا یہ جہان اُسکی نظر مین مردار وحیفہ ہوگیا لیکن وہ صوفی مستی سے دور تھا لاجرم بسبب حرص کے بے نور تھا اب کہتے ہین جو شخص کہ حرص مین مدہوش ہی اُسکے حرص کے کان مین یہ باتین ہماری برابر ایک نقطہ بھی نہین آئینگی نقطہ نکتہ دونون ایک معنی مین ہین

قصہ اُس مفلس کا کہ زندان مین تھا اور زندانی اُس سے فریاد و فغان مین

قولہ بود شخصے مفلسے بے خان ومان ✤ ماندہ در زندان وندیدے امان ✤ لقمۂ زندانیان خوردی گزاف ✤ بر دل خلق از طمع چون کوہ قاف ✤ زہرہ نے کس را کہ لقمہ نان خورد ✤ زانکہ آن لقمہ رہا چابک برد ✤ ہر کہ دور از رحمت رحمٰن بود ✤ اوگدا چشمست اگر سلطان بود ✤ مرورت را نہادہ زیر پا ✤ گشتہ زندان دوزخی زان نان رہا ✤ گر گرو کردی برامید راحتی ✤ زان طرف ہم پیشت آید آفتی ✤ ہیچ گنجے بے دد و بے دام نیست ✤ جز بخلوت گاہ حق آرام نیست ✤ گنج زندان جہان ناگزیر ✤ نیست بے پامرد و بے دق الحصیر ✤ واندر سوراخ موشے در روی ✤ مبتلائی گربہ چنگالے شوی ✤ آدمی را فربہی ہست از خیال ✤ گر خیالاتش بود صاحب جمال ✤ در خیالاتش نماید ناخوشی ✤ میگدازد ہمچو موم از آتشے ✤ درمیان مار و کژدم گر ترا ✤ با خیالات خوشان دارد خدا ✤ مار و کژدم مر ترا مونس شود ✤ کان خیالت کیمیاے مس شود ✤ المعنی پامزد مزدوری پا دق الحصیر بوریا کو بی جو کوئی نیا گھر بناتا ہی اور لوگونکی دعوت کرتا ہی اُسکو عجم بوریا کو بی عوب دق الحصیر کہتے ہین ومعنی محنت ومشقت نیز ایک شخص مفلس بیخانمان بند زندان بے امان مین مقید ہوا اور قیدیون کے لقمے بیہودگی سے کھاتا تھا کسی کو کھانے نہین دیتا اس طمع کے سبب سے مخلوق کے دل پر ایسا بھاری تھا جیسے کوہ قاف ایسی کسی کی مجال نہ تھی کہ لقمہ اپنی روٹی کا کھاسکے اس سبب سے کہ وہ لقمہ رہا نور اُلیجاتا تھا اور سچ ہی جو کوئی دعوت رحمٰن سے دور پڑتا ہی وہ گدا چشم ہی چاہے بادشاہی کیون نہو یعنے جو خوان نعمت خدا سے جو صبر ہی سیر نہین ہوتا ہی وہ گرسنہ چشم ہی رہتا ہی اسنے مروت کو پانون تلے رکھا تھا لہذا اس نان رہا کے سبب سے زندان زندانیون پر دوزخ تھا اب مقولات مولانا رح کے بین کہ یہ دنیا عجب دار المحن ہی اگر تو کسی طرف کو بامید راحت بھاگے تو اُسطرف سے بھی کوئی نہ کوئی آفت پیش آتی ہی دیکھو خزانہ بڑی عزیز و دلپذیر شی ہی لیکن یہ بھی بے دد و دام اور دزدون گزندون کے نہین بس سو خلوتگاہ خدا کے کہین ارم نہین ہی یہ گوشہ زندان جو جہان ہی اور سب کو اسمین مقید ہونا ناگزیر یہ بھی تو مزدوری و محنت و مشقت سے خالی نہین مولانا رح فرماتے ہین کہ واللہ اگر کہین چوہے کا سوراخ ڈھونڈھ کے گھس بیٹھا تب بھی تو کسی گربہ چنگال کے خٹکل مین پھنسیگا ایسی غیر ماموں یہ جگہ ہی آدمی کی فربہی وخوبی خیالات سے ہی مگر جبکہ وہ خیالات صاحب جمال ہون نور الٰہی سے آراستہ پیراستہ اور اگر خیالات ناخوش دنیوی ہین تو خود نہین ایسا گلتا رہیگا جیسے آگ

ہین موم اگر تجکو خدا تعالی مار وکژدم مین رکھے در انحالیکہ خیالات تیرے خوش ہین تو مار وکژدم تیرے مونس ہوجائینگے کسواسطے کہ وہ خیال تیرے مس کے کیمیا ہین مار وکژدم کی کھونٹی عادتون کو قلب کردینے والے انخلاف شرح ہین واعدار کی جگہ از لکھا ہی قولہ صبر شیرین از خیال خوش شدست ٭ کان فرج وان تازگی پیش آمدست ٭ نفرح آید ز ایمان در ضمیر ٭ ضعف ایمان نا امیدی وزحیر ٭ صبر از ایمان بیابد سر کلہ ٭ حیث لا صبر فلا ایمان لہ ٭ گفت پیغمبر خدا ش ایمان نداد ٭ ہر کرا نبود صبوری در نہاد ٭ آن یکے در چشم تو باشد چو مار ٭ ہم وے اندر چشم آن دیگر نگار ٭ نا کہ در چشمت خیال کفر اوست ٭ وان خیال مومنے در چشم دوست ٭ کاندرین یک شخص ہر دو فعل ہست ٭ گاہ ماہے باشد او گاہ شست ٭ نیم او مومن بود نیمش گبر ٭ نیم او حرص آوری نیمش صبر ٭ گفت نیز دانت فمنکم مومن ٭ باز منکم کافر گبر کہن ٭ ہمچو گاوے نیمہ جلدش سیاہ ٭ نیمہ دیگر سپید و ہمچو ماہ ٭ ہر کہ این نیمہ بہ بیند رد کند ٭ ہر کہ آن نیمہ بہ بیند کد کند ٭ از جمال یوسف اخوان بس نفور ٭ یک اندر دیدۂ یعقوب نور ٭ از خیال بد نظر شان زشت دید ٭ چشم فرع و چشم اصلی نا پدید ٭ چشم ظاہر سایۂ آن چشم دان ٭ ہر چہ آن بیند گردد این بدان ٭ سایہ اصلست فرع را کجا ٭ سایہ باخورشید پاید دجا ٭ تو مکانے اصل تو در لامکان ٭ این دکان بر بند و بگشا آن دکان ٭ شش جہت مگریز زیرا در جہات ٭ شش در ست و شش رہ ما تست مات ٭ این سخن را نیست حد زندانیان ٭ مضطر اند از دست آخر قلتبان ٭ المعنی زحیر بفتح یعنی ناخوش نیمہ نصف وطرف و جانب ششش رہ وہ جگہ جہان سے رہائی محال ہو مجازاً عاجز و متحیر قلتبان بالفتح بے غرت و بیحیا و دیوث فرماتے ہین دیکھو صبر سے تلخ چیز یہ بھی خیال خوش ہی سے شیرین ہوگیا ہی جاتے ہین کہ کشود و تازگی اسکے ساتھ لگی ہوئی ہی و پیش آمدہ اور وہ فرح ایمان سے دلمین آتی ہی چنانچہ ایمان قوی ہو اور اگر ایمان ضعیف ہی تو نا امیدی و ناخوشی ہی صبر ایمان سے سر کا تاج پاتا ہی اور جہان صبر نہین ہی وہان ایمان بھی نہین ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسکی ذات مین صبوری نہین ہی جان لو کہ خدا نے اُسکو ایمان بھی نہین دیا یہ دوسری تمہید ہی مثلاً ایک شخص تو تیری نظر مین مثل رکے ہی اور وہی دوسرے کی آنکھ مین نکا ہی اسوجہ سے کہ تیری آنکھ مین تو اُسکے کفر کا خیال جما ہی اور جو اُسکا دوست ہی اُسکی آنکھ مین خیال اُسکے مومن پن کا ہی اسواسطے کہ اس ایک شخص مین دونون فعل ہین کبھی وہ ماہی ہوجاتا ہی کبھی کانٹا مچھلی پکڑنے کا اب ایک جانب اُسکے مومن ہی اور ایک جانب کافر بس وہ نیمہ جو کفر ہی وہ حرص و آز ہی اور جو نیمہ مومن وہ صبر دیکھو اللہ تعالی نے بھی فرمایا ہی ہو الذی خلقکم فمنکم مومن ومنکم کافر وہ اللہ ایسا ہی جسنے تم کو پیدا کیا پس بعض تم سے مومن ہین اور بعض تم ہی سے کافر جیسے کوئی بیل کہ نصف جلد اُسکی سیاہ ہو اور نصف سپید ہمچو ماہ جو کوئی اس نصف سیاہ کو دیکھیگا رد کریگا اور جو اس نصف سپید کو دیکھیگا پسند کریگا خیال کرو جمال یوسف کا بھائیون کی آنکھ مین کیسا نفور تھا اور

یعقوبؑ کی آنکھون کا نور اُنکے خیال بد سے اُنکی نظر نے اُنکو بدصورت دیکھا اُنکی اصلی آنکھ جو بینا نور خدا کی ہی اور یہ ظاہری آنکھ جو فرع اصلی کی ہی دونون کم تھیں اِس چشم ظاہر کو اُسی اصلی آنکھ کا سایہ جانو وہ جو کچھ دیکھتی ہی یہ چشم ظاہر اُسی طرف کو پھر جاتی ہی جیسے سایہ ذات کے ساتھ پھرتا ہی آپ فرماتے ہین کہ فرع اصل کا سایہ تو ضرور ہی لیکن یہ کہان ہوتا ہی کہ جہان خورشید قدم رکھے وہان سایہ بھی پانون رکھے تو ہی تو مکان لیکن اصل تیرہ مکان بس اِس دکان کو بند کر اور اُس دکان کو کھول شش جہت مین سے کسی جہت کیطرف مت بھاگ کسواسطے کہ جہات مین ششدر ہی جس سے رہائی ممکن نہین لہذا انجام اِسکا مات ہی مات ہی اور لامکان بیجہت اب گزر ہی اِس سخن کی تو حد نہین لیکن قیدی اُس گدھے بیچا کے سبب سے نہایت مضطر ہین اُنکی فکر کر

شکایت کرنا زندانیون کا وکیل قاضی کے سامنے اُس مفلس کے غلبہ سے

قولہ باوکیل قاضی ادراک مند ✦ اہل زندان در شکایت آمدند ✦ کہ سلام ما بقاضی برکنون ✦ باز گو آزار ما زین مرد دون ✦ کاندرین زندان بماند او ستم ✦ یا وہ تاز طبل خوارست و مفر ✦ مرد زندانی نیابد لقمہ ✦ و ربصد حیلت کشاید طعمہ ✦ وزمان پیش آید آن دوزخ کلوا ✦ حجتش اینکہ خدا گفتہ کلوا ✦ چون مگس حاضر شود در ہر طعام ✦ از وقاحت بیصلا و بے سلام ✦ پیش او ہیچ ست لوت شصت کس ✦ گر کند خود را اگر گوئیش بس ✦ زین چنین قحط سہ سالہ داد داد ✦ ظل مولانا ابد پاینده باد ✦ کو زندان تا رود این تا رو وای گاویش ✦ یا وظیفہ کن رو وقفی لقمہ ایش ✦ ای ز تو خوش ہم ذکور و ہم اناث ✦ داد کن المستغاث المستغاث ✦ المعنی طبل خوار بسیار خوار وقاحت بفتح بیشرمی صلا آواز طعام و انعام ذکور مرد اناث زن یعنے وکیل قاضی ادراک مند سے قیدیون نے شکایت کی کہ ہمارا سلام قاضی کے پاس لیجا اور اب اُس سے ہمارا رنج و آزار جو اِس ناچیز سے ہی بیان کر کہ اِس زندان مین وہ مدت سے ہی بیہودہ دوڑنے والا اور بسیار خوار اور ضرر پہونچانے والا اگرچہ قیدی لوگ کتنے ہی جتلے کر کے اپنا کھانا کھولین مگر ایک لقمہ نہین کھا پاتے جہان کھانا کھولا نورًا وہ دوزخ کلوا موجود ہوتا ہی اور بڑی حجت اُسکی یہی کہ خدا نے کلوا فرمایا ہی پھر کیسے نہ کھاؤن ہر کھانے پر مکھی کیطرح حاضر اور ایسا بے شرم کہ نہ کوئی اُسکو صلا کہتا ہی نہ کوئی سلام تا سہارا پیالے اُس کے سامنے ساٹھ آدمیون کا کھانا کچھ چیز نہین اور اگر اُس سے کہو کہ بس کر تو بہرا بنجاتا ہی سنتا ہی نہین گویا قحط سہ سالہ ہی ہم اِس سے فریاد ہی فریاد کرتے ہین خدا سایہ ہمارے مولی کا ہمیشہ رکھے یہ دعا قاضی کو ہی حکم ہو کہ یہ بھینس قید خانہ سے نکالدی جاے یا کسی وقفی لقمہ سے اِسکا وظیفہ ہو جاے آہ قاضی سارے مرد زن شہر کے تجھ سے خوش ہین ہمارے حق مین بھی انصاف کر خاص تو ہی ہمارا مستغاث ہی ای فریاد خواستہ شدہ اور تکرار بنظر مبالغہ الخلافت شرح مین بیصلاح لکھا ہی بسری دانست مین صلا بوجہ ذکر طعام کے بہتر ہی قولہ سوے قاضی شد وکیل با نمک ✦ گفت با قاضی شکایت یک بیک

خواند او را قاضی از زندان بپیش ✤ پس تفحص کرد از اعیان خویش ✤ گشت ثابت پیش قاضی آنهمه ✤ که نمودند
از شکایت آن رمه ✤ گفت قاضی خیز زین زندان برو ✤ سوی خانه مرده ریگ خویش شو ✤ همچو ابلیسی که میگفت
ای سلام ✤ رب انظرنی الی یوم القیام ✤ اندرین زندان دنیا من خوشم ✤ تا که دشمن زادگان را می کشم ✤ هر که او را
قوت ایمانی بود ✤ زیرا سے نزاورہ نانی بود ✤ می ستانم گه بمکر و گه بریو ✤ تا برآرند از پشیمانی غریو ✤ که بدر ویشی کنم تهدید
شان ✤ گه بزلف و خال بندم دیدشان ✤ قوت ایمانی درین زندان کمست ✤ و انچه هست از قصد این سگ در رحم ✤
از نماز و صوم صد بیچارگی ✤ قوت ذوق آید بر و یکبارگی ✤ استعیذ الله من شیطانه ✤ قد هلکنا آه من طغیانه ✤ هر که سر دست
کرد میدان کو در دست ✤ دیو پنهان گشت اندر زیر پوست ✤ یک سگست و در هزاران میرود ✤ هر که در وے رفت
او آن میشود ✤ چون نیاید صورت آید در خیال ✤ تا کشاند آن خیالت در وبال ✤ از خیالات تو می آید بلا ✤ چون خیال
فاسد آمد جا بجا ✤ که خیال فرجه و گاهے دکان ✤ گه خیال علم و گاهے خان و مان ✤ المعنی مرده ریگ ناچیز و فرومایه
و میراث مرده غرض وه وکیل بانمک که مراد اسکی نمکینی گفتار سے هے قاضی کے پاس گیا اور ایک ایک کی شکایت
قاضی سے کی قاضی نے اسکو اپنے پاس بلایا اور اپنے سرداروں اور اہلکاروں سے اسکے حال کی جستجو کی جملہ
باتین جو کہی گئی تھین اُس رمۂ زنانیون کے شکایت کی سب ثابت ہوئین قاضی نے اُس سے کہا اٹھ یہان سے
چلا جا اور تیرا گھر جو مردہ ریگ ای میراثی ہے وہان کو جا جیسے ابلیس خدا تعالی سے کہتا تھا کہ ای سلام کہ یہ بھی ایک
نام خدا تعالی کے نامون سے ہے ای پروردگار میرے مجکو قیامت تک مہلت دے مین اِس زندان دنیا مین
خوش ہون تا اپنے دشمن زادون کو جو انسان آدم زاد ہے مارتا رہون جسکے پاس قوت ایمان کا دیکھون اور زاد راہ
آخرت کے لیے ایک روٹی وہ اُس سے کبھی مکر کر کے کبھی فریب کر کے چھینتا رہون تو پشیمانی کیوقت شور و غوغا
کرین کبھی محتاجی سے اُنکو ڈراؤن کبھی اُنکی آنکھین زلف و خال محبوبون سے بند کرون کما قال الله تعالی الشیطان
یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاء قوت ایمان کا اِس زندان مین کم ہے اور جو کچھ ہے اُس کتے کے قصد سے مٹکے مین
چھپا ہوا ہے یعنے کتب شرع مین بس نماز و روزہ اور سیکڑون بیچارگیون سے جہان ذرا بھی ذوق آیا یہ یکبارگی
سب لیجاتا ہے مین پناہ چاہتا ہون الله سے اُسکے شیطان سے تحقیق ہلاک ہوے ہم اُسکے طغیان سے جو چیر تجکو
راہ خدا سے سرد و سست کردے خوب جانے رہ کہ اسمین شیطان دخیل ہے اور اِس پوست کے نیچے ضرور دیو چھپا
ہوا ہے یہ وہ کتا ہے کہ ہے تو ایک اور ہزارون مین جاتا ہے اور جو شخص کہ یہ اسمین گمشدہ بھی دہی ہو جاتا ہے اور جب
یہ نہین آتا ہے تو اسکی صورت عالم خیال مین آتی ہے وہی جو خواب مین دیکھتے ہین تا وہ خیال تجکو وبال مین ڈالے
جیسا کہ احتلام سے ہوتا ہے خیالات سے بلا آتی ہے سو وہ خیال فاسد کبھی طرح جا بجا ہے کبھی خیال فرجہ کا اور کبھی دکان کا
کبھی خیال علم کا کبھی خان و مان کا قولہ گہ خیال مکسب سوداگری ✤ گہ خیال تاجری داوری ✤ گہ خیال نقرہ و فرزندون

گہ خیال بوالفضول و بوالحزن ٭ گہ خیال کالہ و گاہے قماش ٭ گہ خیال مفرش و گاہے فراش ٭ گہ خیال آسیاد باغ و راغ ٭ گہ خیال مینع دماغ و لینع و لاغ ٭ گہ خیال آشتی و جنگہا ٭ گہ خیال ناہموار و تنگہا ٭ ہین برون کن از سر این تخیلہا ٭ ہین بر دب از دل چنین تبدیلہا ٭ ہین بگو لاحولہا اندر زمان ٭ از زبان تنہا نہ بل از عین جان ٭ المعنی کسب بالفتح جاے کسب قماش بفہم رخت و اسباب و متاع خانہ مفرش بالفتح جامۂ خواب و بستر و فرش و جامہ دان فراش جامہ خواب و بساط راغ بفتح جنگل ماغ مینع و بخار دکوہل لینع بالکسر بدول لاغ ہزل و خرافت پھر بیان انھین خیالات فاسدہ کا ہے کہ کبھی خیال کسب و تاجری کا ہے کبھی خیال سوداگری و حکومت کا کبھی خیال نقرہ اور فرزند و زن کا کبھی خیال بوالفضول جنکو خیال پلاد کہتے ہین بیفائدہ کبھی وہ خیال غصے رنج پیدا ہوئے کبھی خیال کالا کا کبھی متاع گھر کا کبھی خیال بستر خواب اور کبھی فرش فروش کا کبھی خیال نیکی کا جو ولایت مین اکثر لوگون کے ہوتی ہین اور کبھی باغ و راغ کا کبھی خیال بادل کا اور کبھی نامردی و خوش طبعی کا جیسے خوش طبع لوگ لطیفے تراشتے رہتے ہین کبھی خیال صلح کا اور کبھی لڑائیون کا کبھی خیال نام کا کبھی ننگ کا اب فرماتے ہین خبردار ان خیالون کو اپنے سر سے نکال ڈال اور خبردار دل کو ان تبدیلیون سے جھاڑ کے صاف کر اور خبردار ہنگام صدور ایسے خیالات کے لاحولین پڑھا کر اور فقط زبان ہی سے نہین بلکہ عین جان سے

تتمہ قصہ مفلس زندانی کا قاضی کے ساتھ

قولہ گفت قاضی مفلسے را دانما ٭ گفت اینک اہل زندانست گوا ٭ گفت ایشان متہم باشند چون ٭ میگریزند از تو میگریزند خون ٭ ور تو میخواہند تاہم وارہند ٭ زین غرض باطل گواہی میدہند ٭ جملہ اہل محکمہ گفتند ما ہم برادیار و بر افلاسش گوا ٭ ہر کرا پرسید قاضی حال او ٭ گفت مولا دست ازین مفلس بشو ٭ گفت قاضی کش بگردانید فاش ٭ گرد شہر اد مفلست دبس قلاش ٭ کو بکو اورا منادی ہا کنید ٭ طبل افلاسش بہر جا بر زنید ٭ ہیچکس نسیہ نیفروشد بدو ٭ قرض ندہد ہیچکس او را نسو ٭ ہر کہ دعوی و آردش اینجا بہ فن ٭ ہیچ زندانش نخواہم کرد من ٭ پیش من افلاس او ثابت شدست ٭ نقد و کالا نیستش چیزے بدست ٭ المعنی یا اسم فعل امر ہی بمعنی بگذار قلاش بفتح مرد مفلس و بے نام و ننگ نسو نرم و ہموار نسیہ بالکسر ہندی اُدھار قاضی نے اُس مفلس سے کہا کہ اپنی مفلسی بیان کر کہا تیرے زندان کے زندانی ہی میرے گواہ موجود ہین قاضی نے کہا وہ لوگ ہمارے نزدیک متہم ہین اِس سبب سے کہ تجھ سے دور دور بھاگتے ہین اور تیری شکایت سے خون روتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہم اِس سے چھوٹ جائین اِس غرض سے جھوٹی گواہی دیتے ہین یہ سُنکے تمام اہل محکمہ نے کہا اِسکو چھوڑ دے ہم سب اسکے ادبار و افلاس پر گواہ ہین پھر جس سے قاضی نے اُسکا حال پوچھا سب نے کہا کہ اے مولا اِسکو چھوڑ دے بس قاضی نے حکم دیا کہ اِسکو شہر مین پھراؤ کہ یہ مفلس اور نہایت بے نام و ننگ ہے

گلی گلی منادی کردو اور ہر جگہ اسکی مفلسی کا ڈنکا بجادو کوئی اسکے ہاتھ کچھ اُدھار نہ بیچے نہ قرض دے نہ نرمی ہماری کرے بعد اسکے جو کوئی دعوی اسکے دائو پیچ کا ہمارے سامنے لائیگا ہم کبھی اُسکو قید نہین کرینگے ہمارے نزدیک اُسکی مفلسی ثابت ہوچکی اسکے پاس نہ نقد ہی نہ اسباب ہی محض تہیدست ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین صاف مفلسی را دائما لکھا ہی ظاہرا اسکے کچھ معنی نہین ہوسکتے مین اسکو دائما سمجھتا ہون اور سوال قاضی کا اور ادبار کو ادبار لکھا ہی قولہ آدمی در حبس دنیا زان بود ۔ تا بود کا فلاس ثابت شود ۔ مفلسی دیو را نیز دان ما ۔ ہم منادی کرد در قران ما ۔ کو دغا و مفلس ست و بدسخن ۔ ہیچ با او شرکت و سودا مکن ۔ در کنی او را بہانہ آوری ۔ مفلس ست او مفلس ازدے کے بری ۔ حاضر آورد ند چون فتنہ فروخت ۔ اشتر کردی کہ ہیزم مینفروخت ۔ کرد بیچارہ بسے فریاد کرد ۔ ہم موکل را بدانگے شاد کرد ۔ اشترش بردند از ہنگام چاشت ۔ تا شب و افغان او سودے نداشت ۔ بر شتر بنشست آن قحط گران ۔ صاحب اشتر پے اشتر دوان ۔ سو بسو د کو بکو یافتند ۔ تا ہمہ شہرش عیان بشناختند ۔ پیش ہر حمام و ہر بازار گہ ۔ کردہ مردم جملہ در شکلش نگہ ۔ دہ منادی گر بلند آوازیان ۔ ترک گرد و میان تازیان جملگان آواز ہا بر داشتہ ۔ کاینہمہ نجم جفا ہا کاشتہ ۔ بینوائی بد ادائے بیوفا ۔ نان ربائے نرگدائے بیحیا ۔ مفلس ست و اوندارد ہیچ چیز ۔ قرض تا ندہد کسے او را پشیز ۔ ظاہر و باطن ندارد حبہ ۔ مفلسے قفلے دغائے دیہ ۔ ہان و ہان با او حریفے نم کنید ۔ چونکہ کار آرد گرہ محکم زنید ۔ در محکم آرید این پر مردہ را ۔ من نخواہم کرد زندان مرد را ۔ خوش دست و گلویش بس فراخ ۔ با شعارہ نو دثار شاخ شاخ ۔ گر بپوشد بحر مر کرا نجامہ را ۔ عاریست او قادر ہمہ را ۔ حرف حکمت بر زبان و ما حکیم ۔ حلہائے عاریت دان ای سلیم ۔ گرچہ در دے جامہ پوشیدہ است ۔ دست تو چون گیرد آن ببریدہ است ۔ چون شبانگہ از شتر آید بزیر ۔ کرد گفتش شرم دست دیر ۔ بر نشستے اشترم را از پگاہ ۔ چون رہا کرد م کم از اخراج کاہ ۔ المعنی و بہ ہندی کہہ بر نشستن سوار ہونا فرماتے ہین آدمی کو جو اس محبس دنیا مین حبس کیا ہی اس سبب سے ہی کہ اسکا افلاس ثابت ہوجاے کہ کچھ نقد و متاع اعمال صالحہ سے جمع کرتا ہی یا نہین جیسے اُس مفلس کو قید کیا تھا رہا شیطان اسکی مفلسی کی خود خدا تعالی نے قرآن مین جو ہم پر نازل کیا ہی منادی کردی ہی کہ وہ سراسر دغا اور مفلس اور بدسخن ہی یعنے بات سے پلٹ جانیوالا اُسکے ساتھ کوئی شرکت و خرید و فروخت مت کرو چنانچہ قیامت کے دن کہیگا فلا تلومونے و لوموا انفسکم ما انا بمصرخکم و ما انتم بمصرخی فی نفرت بما اشرکتمون من قبل یعنے وقت الزام دینے آدمی کے کہیگا مت ملامت کرو تم مجکو اور ملامت کرو اپنی ہی ذاتوکو مین تمھارے دکھ رونے والا نہین ہون تم میرے اوپر مت روو تم جیسے میرے شریک ہوے ہو مین تو اس سے بہت پہلے کافر ہوچکا ہون یہ ایسا بدسخن ہی اور جو اسکی شرکت کرتا ہی تو حیلہ جو بہانہ آور ہی تو نہین جانتا وہ مفلس ہی اُس سے نفع کیا اُٹھائیگا اب اُس مفلس زندانی کی تشہیر کا حال سن کہ جیسا اُسکی فتنہ کی خبر کی تو ایک دہقانی کا اونٹ

جو لکڑیان بیچتا تھا پکڑ لائے اُس دہقانی نے بہت واویلا کی اور سپاہی کا دل بھی ایک دانگ دیکے کچھ خوش کیا کچھ فائدہ
نہ ہوا القصہ اُسکے اونٹ کو وقت چاشت سے رات تک رکھا یہ بیچارہ شور و افغان کرتا رہا سود مند نہوا آخر اونٹ
پر وہ محطّ گران جو مراد اُسی بسیار خوار سے ہی سوار ہوا اور مالک اونٹ کا پیچھے پیچھے دوڑتا جاتا تھا اور اُس محطّ گران
کو ہر طرف گلی گلی پھرایا تو تمام شہر نے اُسکو ظاہر پہچان لیا ہر حمام کے سامنے اور جہاں جہاں بازار تھی سب مین لیگئے
کہ سب لوگون نے اُسکی شکل صورت دیکھی دُہل منادی کرنیوالے بلند آوازیان کر رہے تھے ہر زبان کے تاترک
و گرد اور رومی و تازی سب سنین اور سمجھین سب نے آوازین لگائین کہ یہ وہی جنسے نخم جفا کے بوئے ہین یہ ایک مینوا
بداد ابیوفا ہی نان ربا نرگد ایسا نرگدا اگدا اے دلیر مفلس ہی اُسکے پاس کچھ نہین ہی اُسکو کوئی ہرگز ایک کوڑی قرض
ندیتا نہ ظاہر اُسکے پاس کچھ ہی نہ باطن نہ اُسکے پاس کوئی حیلہ یہ مفلس ہی کھوٹا ہی اور دغا اور کپہ دغا کا جھردار جھردار کوئی
اُسکو اپنا یار نہ بناتا اور جب یہ گھاس لیکے تمھارے یہان آوے تم اپنی گانٹھ مضبوط کر لینا اور اگر کسی سبب سے اِس
منزل کو یہان نہ لاؤگے مین اِس مردہ کو سر گرفتہ نکرونگا یہ بڑا خوش دم ہے خوشامدی و چرب زبان ہی اور حلق اُسکا تنتا
پھیلا ہوا اشعار نو و تازہ رکھتا ہی لیکن ثنا کرتے مکرتے ہی اسواسطے کہ شعار خاصہ ہی سے لوگ اُسکو ٹھگتا فریب دیتا ہی
شعار اور پر کا کپڑا تار نیچے کا اگر کمی کی راہ سے اُس سے جامہ کو پہنتا ہی تو اسوجہ سے کہ وہ عاریت جامہ عام کے قرض
مین کام آوے حکیم ہی نہین حکمت کی باتین زبان پر یہ سب لباس اُسکے عاریتی ہین اے سلیم اِنپر دھوکا مت کھا
اگرچہ جامہ زردی کا پہنے ہی لیکن تیری دستگیری کیسے کرے کہ ہاتھ کٹا ہوا ہی الغرض جب رات ہوئی وہ اونٹ
سے اُترا اونٹ والے نے کہا کہ میرا گھر دور ہی اور مجکو بہت دیر ہوئی تو صبح سے میرے اونٹ پر سوار ہی خیر مین نے
دانہ چھوڑا خرچ کاہ سے تو کم نہین ہونا چاہیے گھاس کے خرچ کو تو کچھ دے الخلاف شرح مین برنہ بان کے بعد
واو عطف کا نہین ہی جس سے مصرع ناموزون ہی اور گفتش کو گفتن لکھا ہی قولہ گفت تا اکنون چہ میکردیم پس
ہوش تو کو نیست اندر خانہ کس ✤ طبل افلاسم بچرخ سابعہ ✤ رفت تو نشنیدۂ این واقعہ ✤ گوش تو پُر بودہ ہست از
طمع خام ✤ پس طمع کر میکند کور ای غلام ✤ تا کلوخ و سنگ بشنید این بیان ✤ مفلست و مفلس ست این قلبتان ✤
تا بشب گفتند و در صاحب شنر ✤ برنزد کو از طمع پُر بود پُر ✤ ہست بر سمع و بصر مہر خدا ✤ در حجب بس صورت ست و
بس گوا ✤ انچہ او خواہد رساند این بچشم ✤ از جمال و از کمال و از کرشم ✤ و انچہ او خواہد رساند او بگوش ✤ از سماع و از
بشارت از خروش ✤ گرچہ ہستی تو کنون غافل ازان ✤ وقت حاجت حق کند او ما عیان ✤ گفت پیغمبر کہ یزدان مجید
از پے ہر درد درمان آفرید ✤ لیک زان درمان نہ مبنی رنگ و بو ✤ بہر درد خویش بے فرمان او ✤ کون پرچارہ است
و پیچت چارہ نے ✤ تا کہ نکشاید خدایت روزنے ✤ چشم را ای چارہ جو در لامکان ✤ ہین نہ چون چشم گشتہ سوے
جان ✤ این جہان از بے جہت پیدا شدہ است ✤ کہ ز بیجائے جہان را جا شدہ است ✤ باز گرد از ہست سوے نیستی

گر تو از جان طالب مولیستی ٭ جاے دخل ست این عدم از وی مرم ٭ جاے خرجست این وجود بیش وکم ٭ کارگاہ صنع حق چون نیستیست ٭ جز معطل در جہان ہست کیست ٭ المعنی دخل بالفتح آمدنی خرج ضد اسکی جب ڈنڈ والے نے اُس مفلس سے گھاس مانگی تو اُسنے کہا کہ تو نے دیکھا نہین کہ ابتک ہمنے کیا کیا پس تیرے ہوش کہان ہین یا اندر خانہ نیست کس کا حال ہی میری مفلسی کا شہرہ تو ساتوین آسمان تک پہونچا تو نے اِس واقعہ کو ابھی سنا ہی نہین تیرے کان طمع خام سے بھرے تھے اور اِس لڑکے طمع آدمی کو بہرا اندھا کر دیتی ہی تمام ڈھیلون تھپڑون تک نے تو سن لیا کہ یہ قلتبان مفلس ہی مفلس ہی الغرض رات تک کہا اور صاحب شتر کے دل مین یہ بات نہ گڑی کسواسطے کہ وہ طمع سے بہت ہی بھرا ہوا تھا اب مقولات حضرت مولانا کے ہین فرماتے ہین کہ انسان کی سمع بصر پر مُہر خدا کی لگی ہی اور اِنکے حجابون مین بہت صورتین اور بہت گواہ ہین جیساکہ فرمایا ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلے ابصارہم غشاوۃ مہر کی اللہ نے اُنکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر پردہ لہذا وہ جو کچھ چاہتا ہی آنکھ مین پہونچا تا ہی چاہے جمال ہو چاہے کمال چاہے کرشمے اور جو کچھ وہ چاہتا ہی کان مین پہونچا تا ہی چاہے سماع ہو چاہے بشارت چاہے شور اگرچہ اب تو غافل ان صورتون اور گواہون سے ہی لیکن جب حاجت پڑیگی تو اللہ سب کو بھیر عیان کر دیگا سب کی صورتین ہونگی قیامت کے دن اور سب گواہ ہونگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ بزرگ برتر نے ہر درد کا درمان پیدا کیا ہی لیکن اُس درمان سے اپنے درد کیواسطے بے حکم اُسکے ہرگز رنگ وبو نہ دیکھیگا تمام جہان علاج سے پر ہو تیرے درد کا کچھ علاج نہو گا جبتک وہ کوئی روزن اپنا نہ کھولدے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا وقد انزل لہ دواء نہین بھیجا اللہ نے کوئی درد مگر حال یہ کہ بھیجی واسطے اُسکے دواخبر دارای چارہ جو تو اپنی آنکھ لامکان پر لگا کہ مراد ذات خدا تعالی سے ہی جیسے چشم کہ جان کیطرف وقت مرگ کے پھرتی ہی حدیث شریف ہی اذا خرج الروح تبعہ البصر جب نکلتی ہی روح بینائی اُسکی پیروی روح کی کرتی ہی یعنے پیچھے روح کیجاتی ہی اور وہ لامکان جہت ہی اسی جہت سے یہ جہان پیدا ہوا ہی اور اُس سے کہ جسکے لیے جو کوئی جگہ نہین یعنے خدا تعالی اِسکو جگہ ملی ہی تو نیست سے ہست ہوا ہی پھر نیستی کیطرف لوٹ اگر جان ودل سے طالب مولا کا ہی کسواسطے کہ عالم نیستی مین اُس سے وصل تھا بعد عدم اور نیستی جگہ آمدنی کی ہی کہ واردات تجلیات کا رہتا ہی جنکو اصلا کمی نہین بلکہ بیشی اور وجود جگہ خرچ کی ہی کہ اِسمین کمی بیشی رہتی ہی مثلاً لڑکے سے جوان ہوا بیشی ہوئی اور جوان سے بوڑھا پھر کمی ہی کمی ہی اور اُس بیشی مین بھی عوارض کی کمی اللہ تعالی کے صنع کی کارگاہ نیستی ہی اُسکا کارخانہ اُسمین جاری ہی جیساکہ صنعت اُسکی نیست کو ہست کر رہی ہی اور ہست کیا سب جانتے ہین اب سوائے معطل کے جو منکر ذات حق کا ہی اِس جہان موجودمین اور کون اُسکی صنع کا منکر ہی معطل بیکار وفرد گذاشتہ ومنکر ذات خدا تعالے

مناجات

قولہ ای خدائے پاک بے انباز و یار ✤ دستگیر و جرم ما را در گزار ✤ یا دوده ما را سخنہائے رفیق ✤ کہ تو ارحم آمدی آن اے رفیق ✤ ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو ✤ اینے از تو نہایت ہم ز تو ✤ گر خطا گفتیم اصلاحش بکن ✤ مصلحے تو ای تو سلطان سخن ✤ کیمیا داری کہ تبدیلش کنی ✤ گرچہ جوے خون بود نیلش کنی ✤ اینچنین بینا گریہا کار تست ✤ اینچنین اکسیرہا زار تست ✤ آب را و خاک را برہم زدی ✤ زآب و گل نقش تن آدم زدی ✤ نسبتش دادی بجفت و خال و عم ✤ باہزاراندیشۂ شادی و غم ✤ باز بعضے را رہائی دادۂ ✤ زین غم و شادی جدائی دادۂ ✤ بردۂ از خویش و پیوند و سرشت کردۂ در چشم او ہر خوب زشت ✤ ہر چہ محسوس ست اورد میکند ✤ وانچہ ناپیداست مسند میکند ✤ عشق او پیدا و معشوقش نہان ✤ یار بیرون رفتہ و در رہجان ✤ ہین رہا کن عشقہاے صورتے ✤ عشق بر صورت نبرد سے ستی ✤ انچہ معشوق صورت نیست آن ✤ خواہ عشق اینجان خواہ آنجان ✤ انچہ بر صورت تو عاشق گشتۂ ✤ چون بروں شد جان خرابش ہشتۂ ✤ صورتش بر جاست این سیری زچیست ✤ عاشقا ہین کہ معشوق تو کیست ✤ انچہ محسوس ست اگر معشوقہ است ✤ عاشقستے ہر کہ او را حس ہست ✤ چون وفا آن عشق افزون میکند ✤ کے وفا صورت دگرگون میکند ✤ پرتو خورشید بر دیوار تافت ✤ تابش عاریتی دیوار یافت ✤ بر کلوخے دل چہ بندی اے سلیم ✤ وا طلب اصلی کہ تابد او مقیم ✤ ای کہ تو ہم عاشقے بر اصل خویش ✤ خویش از صورت پرستان دیدہ بیش ✤ پرتو عقل ست آن بر حس تو ✤ عاریت میدان ز مہر بر مس تو ✤ المعنی یعنے اے خدا پاک تیرا نہ کوئی شریک ہی نہ مددگار ہم محتاج تیرے ہین ہماری دستگیری کر اور ہمارے گناہ بخشدے ہمکو وہ باتین رفیق گریہ آور عجز بھری بتا کہ جنسے ای رفیق میرے تجکو ہم پر رحم آئے جیسے تو نے آدمؑ کے دلمین ڈالدی تھین وہو ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین بس دعا بھی تجھی سے ہی اور قبول بھی تجھی سے بخوبی بھی تجھی سے ہی اور خوف و ہیبت بھی تجھی سے اگر ہم کوئی بات غلط و خطا کی کہین تو اسکی اصلاح کردے اسواسطے کہ تو سلطان سخن ہی اور تو ہی مصلح ہی تیرے پاس ایسی کیمیا ہی کہ تو اسکو تبدیل کرسکتا ہی اور اگر چہ جوے خون ہو یعنے سراسر ناخوش و ناگوار تو اسکو رود نیل کرسکتا ہی جو منجملہ چشمہاے بہشت کے ہی جو روے زمین پر ہین یعنے جیحون سیحون نیل فرات ایسی بینا گریان تیرا ہی کام ہی اور ایسی اکسیرین تیرے ہی اسرار کی ہین کیسا تو نے آب و خاک کو گوندھا اور ملایا اور اُس سے نقش تن آدمؑ کا بنایا پھر آدم کے لیے جفت اور عم و خال عم چچا خال ماموں بنائے جنکے ساتھ ہزارون اندیشے شادی و غم کے لگائے جیسے کہ انسے خلوت مین آتے ہین پھر انھین مین بعض کو اس نسبت عم و خال سے چھڑا دیا ہی اور اسکو شادی و غم سے جدا کر دیا ہی کہ وہ اولیا ہین جملہ ماسوا کے تارک اُنکو ہر خویش و پیوند اور خود اپنی سرشت سے جدا کر دیا ہے اور اُنکی آنکھ مین ہر خوب کو جو دنیوی ہین زشت کر دیا کہ جو اشیا محسوس

ہین اُن سب کو وہ رد کرتے ہین اور جو ناپیدا و غیب مین ہی جیسے کہ تیری ذات اُسکو سند پکڑتے ہین اُنکا عشق تو ظاہر ہی اور معشوق پوشیدہ یار اُنکا اِس جہان سے جدا اور وہ جہان مین اب فرماتے ہیں خبردار یہ عشق جو صورتی ہین ان کو ترک کر لینے وہ عشق جو صورت پر ہی نہ اصل زن خوب و نیک پر کہ وہ جدا ہی چنانچہ فرمایا کہ وہ جو معشوق ہی جس پر تیرا عشق ہی وہ صورت نہین ہی چاہے عشق اِس جہان کا ہو چاہے اُس جہان کا اے خواہ مجازی خواہ حقیقی دیکھ تو جس صورت پر تو عاشق ہوا ہی جب اُسمین سے جان نکلجاتی ہی پھر اُس صورت کو خراب کیون چھوڑ دیتا ہی اور کیون خاک مین ملاتا ہی صورت تو اُسکی جسپر تیرا عشق تھا موجود پھر تیری سیری اُس سے کیسے ہوگئی بس اے عاشق غور تو کر در اصل معشوق تیرا کون ہی اگر یہی صورت جو محسوس ہی معشوقہ ہوتی تو ہر صاحب حس اسکا عاشق ہوتا کسواسطے کہ جیسے تو اُسکو دیکھتا ہی اور بھی اُسکو دیکھتے ہین مگر بقول صائب شعر دلبرے نیست کہ با بروے کج و قامت راست ✦ بیکمان دارچہ از تیر دکمان برخیزد ✦ اور جب وفا عاشق کی اُسکے عشق کو بڑھاتی ہی تو اِس صورت مین کہ صورت ہی رہگئی معنی جو جان تھے نہ رہے پھر اِس موقع پر وہ وفا کیون بدلجاتی ہی بدستور کیون نہین رہتی یہ تو ایسا ہی کہ ایک دیوار پر پرتو آفتاب کا چمکا اور اُسکی چمک عارضی دیوار نے پالی لاجرم تو اِس کلوخ پرای سلیم دل مت لگائے تو اصل کو ڈھونڈھ جو ہمیشہ چمکتی رہے اے مخاطب اگر تو کسی آپ جیسے پر کہ تیری اُسکی ایک اصل ہی عاشق ہی اور تونے آپکو صورت پرستون سے بڑھکے دیکھا کہ مین جلوۂ معشوق حقیقی کا عاشق ہون نہ صورت پرست تو بس یہ اتنی سمجھ جو تیری ہی یہ پرتو تیری عقل کا ہی جو تیری حس پر پڑا ہی اسکو عاریت جانے رہ ایسا جیسے سونا تانبے پر کہ چندے رنگین رہتا ہی نہ پائدار الخلاف شرح بحر العلوم مین اِسمین خوب رشت کے داد عطف لکھا ہی اور یار بیرون رفتہ کو فتنہ را دور جہا غلط لکھا ہی قولہ چون زر آمد دوست خوبی در بشر ✦ ورنہ چون شد شاہد تو پیر خر ✦ چون فرشتہ بود ہمچون دیو شد ✦ کان ملاحت اندرو عاریہ بد ✦ اندک اندک بستاند زا نجمال ✦ اندک اندک خشک میگردد نہال ✦ رد لغمز تنکسہ نجوان ✦ دل طلب کن دل منہ بر استخوان ✦ کان جمال دل جمال باقیست ✦ دولبش از آبحیوان ساقیست ✦ خود ہم آب دہم خود اد ساقی دست ✦ ہر سہ یک شد چون طلسم تو شکست ✦ آن یکے را تو ندانی از قیاس ✦ بندگی کن تا ترا کم خانناشناس معنے تو صورتست و عاریت ✦ بر مناسب شادی و بر قافیت ✦ معنی آن باشد کہ بستاند ترا ✦ بے نیاز از نقش گرداند ترا معنی آن نبود کہ کور رد کرد کند ✦ مرترا بر نقش عاشق تر کند ✦ کور را قسمت خیال غم فزاست ✦ ہر ہ چشم این خیالات قباست ✦ حرف فرآنرا فہم ان معدنند ✦ خر نہ بینند و بیالان برزنند ✦ چو تو بینائی بے خر رو کجست ✦ چند پالان نوزی اے پالان پرست ✦ خر چو ہست آید یقین پالان ترا ✦ کم نگردد نان چو باشد جان ترا ✦ خر چو باشد گم بنیابد ای عمو ✦ خود بپشتش بر نہد پالان او ✦ پشت خر دکان مال و کسب ست ✦ جان تو سرمایہ صد قالبست ✦ خر بر نہ بر پشین اے بوالفضول

خر برہنہ نہ کہ راکب شد رسول ۔ المعنی تائید سابق فرماتے ہین کہ بشر مین جب تک خوبی زر کی سی ہوتی ہی یعنی رنگ و عن خوب چمکتا دمکتا جبتک اسکو زر کیطرح عزیز و دوست رکھتے ہین نہین تو جب وہ پیر ہوجاتا ہی معشوق تیرا وہ پیر خر کیون نہین ہوتا اسوقت مین بھی تو وہی ہی اسوقت مین تو یہ فرشتہ ہی جب پیر خر ہوا تو دیو ہوجاتا ہی کیسواسطے کہ وہ ملاحت اسمین عاریتی تھی اللہ تعالی تھوڑا تھوڑا کرکے وہ جمال اس سے لے لیتا ہی جیسے درخت رفتہ رفتہ خشک ہوتا ہی اب تو جا اس آیت کیطرف و من نعمرہ ننکسہ فی الخلق افلا یعقلون جسکو ہم عمر دراز دیتے ہین اسکو اسکی خلقت مین کبڑا کر دیتے ہین کیا اس بات کو نہین سمجھتے کہ کیسی تبدیل ہوتی ہی بس تو دل ڈھونڈھ اور ان بدیون پر دل مت لگائے جس مل کا جمال باقی کا ہی اور جسکے دونون لب آبحیوان کے ساقی ہین وہ خود ہی آب ہی اور خود ہی ساقی اور خود ہی مست اس تیرے طلسم تن کے سبب سے خزانہ کیطرح چھپے ہین جب یہ طلسم ٹوٹا تو تینون ایک ہین اور طلسم تن اور انمین سے تو ازروے قیاس کے ایک کو بھی نہین جان سکتا بس اوناشناس اس سے شناسا ہونے کی یہ صورت ہی کہ بندگی دریاضت کر اور قیاس کی بیہودہ ژاژخائی مت کر لاجرم وہ جسکو تو معنی سمجھا ہی کہ اسکا جلوہ دیکھتا ہون وہ صورت دعاریت ہی تیری شادی اور تیرے قافیہ کے مناسب یعنے جیسی تیری سمجھ ہی اسکے لائق معنی وہ ہی کہ صورت سے بجکو چھین لے اور نقش ظاہر سے بے نیاز کردے معنی وہ نہین ہی کہ کور دکر کردے اور بجکو نقش کا زیادہ عاشق بنائے بس اندھے کی قسمت مین خیال غم فراہی اور اسکا حصہ بھی خیالات فنا ہین جو اسکی چشم مین بھرے ہین اندھا وہ جسکے چشم حق ہین نہین اب اشعار آیندہ شایعہ ہین فرماتے ہین کہ مثلاً اندھے کہ حروف قرآن کے معدن ہین سارا قرآن انکے سینہ مین بھرا ہی مگر یہ ایسا ہی کہ جیسے کوئی گدھے کو دیکھے نہین اور پالان اسپر دھی جاے یعنے معنی سے واقف نہین تکرار حروف کی بہت لیکن تو تو بینا ہی تو تلاش خر کی کیون نہین کرتا جو تیرے ہاتھ سے نکلا ہوا ہی تو پالان کب تک بیچے گا ای پالان پرست یعنے ای لفظ و عبارت کے گرفتار خوب جان لے جب تیرے پاس خر ہی تو پالان ضرور لیجائیگا جیسے جان جبتک ہی روٹی بھی ضرور ملیگی اور جب گدھا گم ہی اور نہ ملے تو ای اندھے وہ پالان تیرا خود تیری پشت کا متوجہ ہوگا یعنے بھی پر لدیگا کس واسطے کہ وہ بمعنی دبے عمل ہی اب فرماتے ہین کہ پشت خر تیری دکان اور مال اکتسب ہی اور جان تیری سرمایہ سیگرون تالب کی یہ ایک قالب کیا اور اسی قالب کیواسطے یہ پالان دوزی و پالان پرستی ہی تو ای بوالفضول برہنہ خر پر سوار ہو یعنے اگر یہ قالب تیرا برہنہ ہی تو ہونے دے تو اسی پر سوار ہو اور ایسے ہی رہنے دے اور قالب خر اسوجہ سے کہ جان اسپر سوار ہی کس واسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرکب برہنہ کے کیا راکب نہین ہوے ہین بس خر برہنہ پر سوار ہونا سنت نبوی ہی پھر تجکو برہنہ اور پالان کی کیون تشویش ہی بخلاف شرح بحر العلوم مین چون زر آمد کو چون زر اندود ست اور خود بہم او کو ہم دستانی لکھا ہی قولہ النبی قد رکب معرورا یا

والنبی فیل سافر ما شیا + بلکہ آن شہ بس پیادہ رفتہ است + بار این وآن بسے بدر رفتہ است + شد خرنفس تو بر میخش بہ بند + چند بگریزد زرگاو و بار چند + بار صبر و شکر اور ابر دنیست + خواہ صد سال خواہی سی وبیست ہیچ کس از وزر غیرے برنداشت + ہیچ کس ندرود تا چیزے نکاشت + طمع خام ست ہان نخور خام ای پسر + خام خوردن علت آرد در بشر + کان فلانے یافت گنجے ناگہان + من ہم آنخواہم چو جویم دکان + کار نخست آن وآن ہم نادرست کسب باید کرد تا تن قادرست + کسب کردن گنج را مانع نیست + پا مکش از کار آن خود در پیست + تا نگردی تو گرفتار اگر + کہ اگر این کردمی یا آن دگر + کز اگر گفتن رسول با وفاق + منع کرد و گفت ہست این از نفاق + کان منافق در اگر گفتن بمرد + ز اگر گفتن بخر حسرت نبرد + ای بسا کس مرد در بوک و مگر + از جمال عافیت ناخورده بر + ور نمی یابی تو نقصانے مگر + این سخن بشنو کہ دریابی گہر + المعنی معروری با فتح نگی پیٹھ گھوڑے کا سوار رکب اور سافر دونون مین سکون حرف آخر کا بضرورت شعر ہی ورنہ دونون صیغے ماضی کے ہین وزر با کسر بار بوک بمعنی شاید دگر مطابق سابق کے فرماتے ہین کہ حضرت نبی کبھی سوار ہوے اُس حال مین کہ معروری تھے اور بعض نے کہا ہی کہ اکثر پیادہ سفر کیا بلکہ اکثر وہ بادشاہ دین پیادہ بہت چلے ہین اور با وصف پیادہ پائی کے اوروں کا بوجھ اپنے اوپر رکھ لیتے تھے تیرا نفس بھی گدھا ہی اسکو منع سے باندھ خود مختار مت ہونے دے یہ کاروبار سے کب تک بھاگتا رہیگا اور آرام کریگا اسکو تو بوجھ صبر و شکر کے ڈھونا ہین چاہے سو برس خواہ تیس برس خواہ بیس برس جبتک زندگی ہو ہر کوئی اپنا بوجھ اُٹھائیگا نہ دوسرے کا جیسا کہ فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری نہین اُٹھائے گا کوئی اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا اور کسی نے نہین کاٹا جبتک نبویا کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ دنیا کھیت آخرت کا ہی طمع خام چیز ہی خبردار خام چیز مت کھا دیکھ تو خام چیز کھانے سے آدمی مین علت پیدا ہوتی ہی یا نہین اگر کسی کو ناگہان گنج ملجائے تو اب تو خام طمعی سے چاہے کہ ایسے ہی مجکو بھی ملجاے مین دکان کی فکر کیون کرون بس گنج خواہ دینی خواہ دنیوی اور دکان محنت و ریاضت وہ جو اُسکو گنج ملگیا یہ کام نصیب کا ہی سو بھی شاذ و نادر مجکو کسب کرنا چاہیے جب تک تیرا تن قدرت والا ہی یہ تو بنا کسب کرنا بھلا گنج کا مانع کب ہی تو اپنا پانون کام مین اُلجھا رکھ نکالے مت گو وہ کام خود ہی تیرے پیچھے پیچھے ہی اور خبردار گرفتار اگر کامت ہو کہ اگر مین یہ کرون تو کیا ہووے اور وہ کرون تو کیا ہو کس واسطے کہ اگر کہنے سے حضرت رسول مقبول نے جو بڑے با وفاق تھے منع کیا ہی اور فرمایا کہ یہ قسم نفاق سے ہی کس واسطے کہ جو منافق ہی یہی کہتا رہتا ہی کہ اگر کفر اختیار کرون تو کیا ہو اور دین قبول کرون تو کیا ہو وہ اسی اگر مگر مین مرگیا اور اس اگر سے سوائے حسرت کے کوئی پھل نہ کھایا ای مخاطب بہت لوگ اسی بوک و مگر مین مرگئے اور عافیت کے جمال سے برخوردار نہوے اور اگر تو اس اگر مگر مین کچھ نقصان نہین پاتا ہی تو یہ بات ہماری سن لے

شاید تو اسکی کیفیت کو پائے بخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے از زر غیری کے صحیح واز روز رغیرے اور بجاے
بان محور کے ان محور بوک و مکر کو بکر لکھا ہی اور نقصانی مین پانچین لکھی

تمثیل حقیقت سخن کی اور اطلاع اُسکے کشف پر

قولہ یک غریبی خانہ میجست از شتاب ✤ دوستی بر دش سوے خانہ خراب ✤ گفت او این را اگر سقفے بدے ✤ پہلوے
من مر ترا مسکن شدے ✤ ہم عیال تو بیاسودے اگر ✤ در میانہ داشتے حجرہ دگر ✤ در رسیدے میہمان روزی ترا ✤
ہم بیاسودے اگر بودیت جا ✤ کاشکے معمور بودے این سرا ✤ خانہ تو بودی این معمورہا ✤ گفت آرے پہلو یاران
خوش ست ✤ لیک ایجان در اگر توان نشست ✤ اینہمہ عالم طلبگار خوش اند ✤ زر خوش تزویر اندر آتشند ✤
طالب زر گشتہ جملہ پیر و خام ✤ لیک قلب از زر نداند چشم عام ✤ پرتوے بر قلب زر خالص ہین ✤ بیمحک زر را مکن
از ظن گزین ✤ گر محک داری گزین کن ورنہ رو ✤ نزد دانا خویشتن را کن گرو ✤ این محک باید میان جان خویش ✤
ور نداری رہ مرو تنہا بہ پیش ✤ بانگ غولان ہست بانگ آشنا ✤ آشنائی کو کشد سوے فنا ✤ بانگ میدارد
کہ ہان ای کاروان ✤ سوے من آیید نک نام و نشان ✤ نام ہر یک میبرد غول ای فلان ✤ تا کند آنخواجہ را
از آفلان ✤ چون رسد آنجا بہ بیند گرگ و شیر ✤ عمر ضائع راہ دور و رنج دیر ✤ چہ بود آن بانگ غول آخر بگو ✤
مال خواہم جان خواہم آبرو ✤ از درون خویش این آوازہا ✤ منع کن تا کشف گردد رازہا ✤ ذکر حق کن پاک غولان
را بسوز ✤ چشم چون نرگس ازین کرگس بدوز ✤ صبح صادق راز کاذب واشناس ✤ زنگ مے را بازدان از
زنگ کاس ✤ تا بود کز دیدگان ہفت زنگ ✤ دیدۂ پیدا کند صبر و درنگ ✤ المعنی کاس بسین مہملہ نقارہ و خوک
وجام وجام پر شراب ہفت رنگ سیاہ و سفید و سرخ و سبز و زرد و کبود و عباسی ایک غریب مکان ڈھونڈھتا
تھا اور اُسکو جلدی تھی ایک دوست اُسکو ایک مکان ویران مین لیگیا غریب نے کہا اگر اس مکان کی چھت
ہوتی تو کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی میرا ہم پہلو ہوتا اور اگر اِسکے درمیان مین حجرہ ہوتا دوسرا تو تیرے بال بچے بھی اُسمین
آرام پاتے اور اگر کسی دن تیرے یہان کوئی مہمان آجاتا وہ بھی آرام پاتا اگر تو بھی یہان رہتا کاش یہ گھر تجھسے
آباد ہوتا اور تیرے آباد گھر مین میرا بھی معمورہ ہوتا اُس دوست نے کہا یہ تو سچ ہی کہ پہلو یارون کا خوش ہوتا ہی
لیکن ای جان من اگر مین کوئی نہین بیٹھ سکتا ہی اسواسطے کہ ایسے شخص کی ہر بات مین اگر مگر ہوتی ہی پھر نباہ مشکل
اب مقولات مولانا کے ہین کہ یہ جملہ لوگ جہان کے طلبگار خوش کے ہین اور ایک قسم خوش تزویر کی ہی جسمین
مکر و فریب نفس و شیطان کا ملا ہوا ہی کہ اُسنے اُسکو دغا و دھوکہ سے زر بنا رکھا ہی جس کی طلب مین یہ طالب
در آتش ہین ای بیچین و بیقرار اور جملہ پیر و خام طالب اِس زر کے ہین لیکن اِس زر مین جو قلب ہی اُسکو
چشم عام کی نہین جانتی اُسکو خاص لوگ سمجھتے ہین اگر کوئی پرتو نور حق کا اُسپر پڑ گیا تب تو اُسکو خالص سمجھ

کو یہی اسکی محک ہی بدون اس محک کے اپنے گمان سے اس زر کو گزیدہ مت جان پس اگر تیرے پاس محک
ہی تو اسپر جانچ کے اختیار کرلے نہین تو کسی جاننے والے کا مطیع و مقید ہو رہ مگر یہ محک اپنی جان مین ہونا چاہیے
یعنے ذوق شوق اپنی جان مین پیدا کر اور اگر نہین ہی تو تنہا اس راہ مین قدم آگے مت رکھ کس واسطے جنکو تو
آشنا سمجھتا ہی وہ سب غول ہین اور بانگ انکی بانگ غول اور یہ وہ آشنا ہین کہ تجکو فنا و ہلاک کی طرف بلاتے
ہین جیسے غول پکارتا ہی کہ خبردار اے کاروان میری طرف آؤ اور یہ تو تمہارا نام و نشان یہ ہی اور وہ غول ہر ایک
کا نام لیتا ہی کہ اے فلان اے فلان تاکہ خواجہ کو ڈوبنے والون سے کہ وے جیسے ستارے ڈوب جاتے ہین اور
جب اسکی بانگ سے موقع پر پہونچے تو دہان دندون اے گرگ و شیر سے پالا پڑا اب مشکل ہی کہ عمر ضائع ہوئی
اور راہ سے دور پڑے اور بیوقت ہوگیا تب بتاتو یہ بانگ غول کی کیسی ہوئی آخر ہی تو کہ تیرا مال بھی لون جان
بھی لون آبرو بھی کہ قیامت مین رسوا ہوے تو اپنی باطن سے ان آوازون کو باز رکھ تب بعید سمجھیں تو
ذکر خق کا کہ جس سے یہ آوازین غولی بالکل جلکے بھسم ہوجائین اور نرگس کیطرح اس گرگس مردار خوار سے آنکھ
بند کرلے صبح صادق اور صبح کاذب کو پہچانے رہ اور شراب کے رنگ اور خوک کے رنگ مین امتیاز رکھ تو شاید
تیرے انھین دیدون ہفت رنگ سے چنمین انواع اقسام کے رنگ بھرے ہین تیرا صبر دو رنگ کوئی دیدۂ
حق بین پیدا کردے قولہ رنگہا یعنی بجز این رنگہا ✦ گوہران یعنی بجاے سنگہا ✦ گوہران چہ بلکہ دریائے شوی ✦
آفتاب چرخ پیمائی شوی ✦ کارکن در کارگہ باشد نہان ✦ تو ببرد در کارگہ بنیش عیان ✦ کار چون بر کار کن پرد
فیدہ ✦ خارج آنکار تو نمائش دید ✦ کارگہ چون جاے باش عاقل ست ✦ آنکہ بیرون جست از دی غافل ست
پس در آ در کارگہ یعنے عدم ✦ تا بہ بینی صنع و صانع را بہم ✦ کارگہ چون جاے روشن دید گیست ✦ پس برون کارگہ
پوشید گیست ✦ رو بشتے داشت فرعون عنود ✦ لاجرم از کارگاہش کور بود ✦ لاجرم منحوا ست تبدیل قدر ✦ تا قضاء
باز گرداند زر ✦ خود قضا بر سلبت آن جملہ مند ✦ زیر لب میکرد ہر دم ریشخند ✦ صد ہزاران طفل کشت او بیگناہ ✦
تا بگردد حکم و تقدیر الٰہ ✦ تاکہ موسی نی نماید بروں ✦ کرد بر گردن ہزاران ظلم و خون ✦ ابنہم خون کرد و موسی زاد شد
زو برائے قہر او آمادہ شد ✦ گر بدیدی کارگاہ لایزال ✦ دست و پایش خشک گشتے ز احتیال ✦ اندرون خانہ اش
موسی معاف ✦ و ز برون میگشت طفلان ازگزاف ✦ ہمچو صاحب نفس کو تن پرورد ✦ برد گرگس خون حقدے بیخرد
کاین عدو آن جسود و دشمن ست ✦ خود جسود و دشمن او آن تنست ✦ او چو موسی و تنش فرعون او ✦ او بہ بیرون
میدود کہ کو عدو ✦ نفس اندر خانۂ تن تا زمین ✦ برد گرگس دست میخاید بکین ✦ المعنی احتیال بالکسر حیلہ اٹھانا
حقد بالکسر کینہ و غنا دبتائید سابق فرماتے ہین کہ یہ ہفت رنگ جو تیری آنکھون مین بھرے ہین جب دیدۂ حق بین
تجکو نصیب ہوگیا تو سوائے اُن رنگون کے پھر اور ہی رنگ نظر آئینگے اور تیرے دنکی جگہ گوہر دیکھیگا بلکہ گوہر کیا

چیز خود دریا ہو جائیگا جو معدن گوہر ہی اور آفتاب چرخ پیما جس سے گوہر کی پیدایش ہی اب دوسری تمہید ہی فرماتے ہین یہ کارگاہ جو عالم کی ہی جسمین ہر قسم کے کارجاری ہین اسکا رکن اسی کارگاہ مین چھپا ہوا ہی تو اس کارگاہ کے اندر جا اور اُسکو عیان دیکھ لے اسی کارنے اُس کارکن پر پردہ تان رکھا ہی خارج اس کارسے اُسکو نہین دیکھ سکیگا اُس کارہی مین اُسکو پائیگا جو اس کارگاہ کے رہنے والے ہین وہی عاقل ہین اور جو اس سے باہر نکلیگا وہی غافل ہی بس تو اس کارگاہ مین گھس کہ وہ عدم ہی تو صنع اور صانع دونون کو اکٹھا پائے یہ کارگاہ ایک روشن دیدگی ہی اور کارگاہ سے جو باہر ہی وہی پوشیدگی ہی دیکھ تو فرعون کیسا اپنی ہستی کیطرف متوجہ تھا اسی سبب سے وہ سرکش اُس کارگاہ سے اندھا تھا اور اسی سبب سے چاہتا تھا کہ قضا بدلجائے اور اپنے دروازہ تک اُسکو نہ آنے دون مطلب یہ کہ کاہنون نے اُسکو خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل سے ایک شخص ہوگا وہ تجکو ماریگا اسلیے یہ اپنی ہستی کو بچاتا تھا حالانکہ قضا خود اسکی مونچھون پر ریشخند کرتی تھی اور یہ تمسخر کہتی تھی اے مسخرہ مجکو کہین روک سکتا ہی لیکن اسنے لاکھون بچے بیگناہ مارڈالے اسی خیال سے کہ حکم خدا کا بدلجائے اور تقدیر الٰہی تبدیل ہوجاے اور موسی نبی پیدا نہونے پائین کہ میرے قاتل ہون ہزاردن ظلم وخون اپنی گردن پر رکھے الحاصل باسنے تو اسقدر خون کیے اور موسی پیدا ہوے اور اُسکے قہر دبانے پر آمادہ ہوے اگر یہ کارگاہ ذوالجلال کو دیکھتا تو ہاتھ پاؤن اُسکے حیلہ انگیزی سے خشک ہوجاتے کوئی حیلہ نہ کرتا یہ تماشا قدرت کا اسکے گھر کے اندر تو موسی معاف بے تکلف آئین جائین اور یہ باہر بیہودگی سے بچون کو قتل کرتا تھا یہی حال صاحب نفس کا ہی جو تن پرور ہی کہ آپ تو دشمن کو پال رہا ہی اور اور دن پر گمان بغض وعناد کا کر رہا ہی کہ فلان میرا حاسد ہی فلان دشمن ہی اور یہ نہین جانتا کہ بڑا حاسد اور دشمن خود اُسکا تن ہی بس یہ تن پرور ایسا ہی جیسے موسی اور تن اُسکا فرعون کہ یہ باہر دوڑتا پھرتا ہی کہ دشمن میرا کہان ہی اور نہین جانتا کہ میرے گھر مین ہی چنانچہ فرمایا کہ یہ تن جسکو تو نے تا زمین بنایا ہی یہی خانہ نفس کا ہی پھر اُس دشمن کو چھوڑ کے اور دنبر ہاتھ غصہ سے کیون چابتا ہی بالخلاف شرح بحرالعلوم مین بجاے گوہران چہ کے گوہر چہ لکھا ہی جو موزون نہین دیدگیست اور پوشیدگیست کو دیدہ کیست پوشیدہ کیست روبہتی کو روبہشتی اور برکردن کو برگردون اور دگرکس کو کرکس بکاف ثانی عجمی غلط لکھا ہی

ملامت کرنا لوگون کا اُس شخص کو جس نے تہمت سے اپنی مان کو مارڈالا

قولہ آن یکے از خشم مادر را بکشت ✦ ہم بزخم خنجر دہم زخم مشت ✦ آن یکی گفتش کہ ازبد گوہری ✦ یا ندا دردی توق مادری ✦ ہی تو مادر را چرا کشتی بگو ✦ او چہ کرد آخر تو ای زشت خو ✦ ہیچکس کشت ست اد را یعنود ✦ می نگوئی کو چکرد آخر چہ بود ✦ گفت کارے کرد کان عار دلیست ✦ کشتنش کان خاک ستار دلیست ✦ متہم شد بابکی زان کشتنش ✦

غرق خون در خاک گور آغشتش ✤ گفت آنکس را بکش اے مختشم ✤ گفت پس ہر روزہ خلقے را کشم ✤ گفتم ادا
رستم از خونہاے خلق ✤ ناے او برہم بہست از ناے خلق ✤ نفس تست آنما در بد خاصیت ✤ کہ فساد او ست در
ہر ناحیت ✤ پس بکش او را کہ بہر آن دنی ✤ ہر دمی قصد عزیزی میکنی ✤ از وے این دنیاے خوش بہر تست تنگ
از پے او باحق و با خلق جنگ ✤ نفس کشتی باز رستی زاعتذار ✤ کس ترا دشمن نماند در دیار ✤ گر شکال آرد کسی بر
ما ✤ از براے انبیا و اولیا ✤ کانبیا را نی کہ نفس کشتہ بود ✤ پس چرا شان دشمنان بود و حسود ✤ گوش نہ اے
تو طلبکار صواب ✤ بشنو این اشکال و شبہت را جواب ✤ دشمن خود بود او ند آن منکران ✤ زخم بر خود میزدند
ایشان چنان ✤ المعنی شکال بکسر ریسمان دست و پا بند شتر و بکر و حیلہ ہی کلمہ تنبیہ و تحسین و افسوس و زجر
ایک شخص نے غصہ سے اپنی ماں کو مار ڈالا خنجر بھی مارے اور گھونسوں سے بھی مار مار کے زخمی کیا ایک شخص
نے اُس سے کہا کہ تو بڑا بد ذات ہے تو نے حق مادری کو فراموش کیا افسوس تو نے ماں کو کیوں مار ڈالا بتا تو سہی
او بد خو تیرے ساتھ کیا کیا کسی نے بھی اے سرکش اپنی ماں کو مارا ہے پھر کیوں نہیں بتاتا اُسنے کیا کیا آخر کوئی بات
تو ہے کہا اُسنے وہ کام کیا کہ اُسکے خون میں عار تھا لہذا میں نے اُسکو مار ڈالا کہ خاک اُسکی عیب پوش ہو ایک شخص
سے وہ متہم ہوئی اِس سبب سے میں نے اُسکو مار ڈالا اور خون میں ڈبو کے خاک گور میں بھر دیا کہا اُس آدمی کو بھی
او مختشم مار ڈال کہا اب کیا میں روز ایک مخلوق کو مارا کروں اُسکو میں نے مار ڈالا مخلوق کے خون سے بچ گیا
میں نے جانا کہ اسکا نکلا کا ئون مخلوق کا کیوں کا ئون آیندہ مقولات ہو لا ناح کہ یہی حال تیرا ہے کہ تیری مادر بد
خاصیت تیرا نفس ہے جسکا فساد ہر طرف پھیلا ہے بس اِس ناچیز کو مار جسکے پیچھے ہر دم قصد کسی عزیز کا کرتا ہے ذرا
خیال نہیں کرتا اِسی کے سبب سے یہ دنیا کہ خوش جگہ ہے تجھپر تنگ ہے اور اِسی کیواسطے حق سے اور خلق سے تیری جنگ
ہے دونوں کا تو مخالف ہے اگر اِسکو تو نے مار لیا تو اعتذار یعنے عذر و معذرت سے کہ خدا تعالی کے سامنے بسبب
گناہوں کے جو اِسی کی بدولت میں کرتا ہے اور علی ہذا مخلوق کہ اُنکی برائیوں پر نادم ہوتا ہے سب سے چھوٹ
جائیگا اور کوئی دشمن تیرا تمام ملک میں نہوئیگا اگر کوئی ہمارے قول پر یہ مشکل وارد کرے کہ نفس کش کا کوئی دشمن
نہیں ہوتا تو انبیا و اولیا کا کیوں ہوتا ہے انبیا کا تو نفس کشتہ تھا پھر اُنکے دشمن و حاسد کیوں ہوے اب فرماتے
ہیں اے مخاطب اگر طلبگار صواب کا ہے تو میری طرف کان لگا اور اپنے اِس اشکال و شبہہ کا جواب سُن کہ وہ لوگ
منکر انکے دشمن نہ تھے خود اپنے دشمن تھے اور اپنے ہی زخم لگاتے تھے قولہ دشمن آن باشد کہ قصد جان کند ✤
دشمن آن نبود کہ خود جان میکند ✤ نیست خفاشک عدوے آفتاب ✤ او عدوے خویش آمد در حجاب ✤ تا بش
خورشید او را میکشد ✤ رنج او خورشید ہرگز کے کشد ✤ دشمن آن باشد کزو آید عذاب ✤ مانع آید لعل را از آفتاب ✤
مانع خویشند جملہ کافران ✤ از شعاع جوہر پیغمبران ✤ کے حجاب چشم آن فرزند خلق ✤ چشم خود را کور کرد ند خلق ✤

چون غلام ہندوے کو کین کشد ٭ از ستیزہ خواجہ خود را میکشد ٭ سرنگون می افتد از بام سرا ٭ تا زیانے کردہ باشد خواجہ را ٭ گر شود بیمار دشمن با طبیب ٭ ور کند کودک عداوت با ادیب ٭ در حقیقت دشمن راہ خود ند ٭ راہ عقل و جان خود را خود زدند ٭ گاز رے کہ خشم گیرد ز آفتاب ٭ ماہیے کہ خشم میگیرد ز آب ٭ تو نکو بنگر کرا دارد زیان ٭ عاقبت کہ بد سیاہ اختر از ان ٭ گر تراحق آفریدہ زشت رو ٭ تو مشو ہم زشت رو ہم زشت خو ٭ در بود گفشت مرد ور سنگلاخ ٭ ور دو شاخست و مشو تو چار شاخ ٭ تو حسودے کز فلان من کمترم ٭ میفزاید کمترے در اخترم ٭ خود حسد نقصان و عیب دیگرست ٭ بلکہ از جملہ گیہا بدترست ٭ آن بلیس از ننگ و عار کمتری ٭ خویشتن افگند در صد ابتری ٭ المعنی تطبیق صدر فرماتے ہین کہ منکر دشمن انبیا کے کب ہین دشمن تو وہ ہوتا ہی جو قصد جان کا کرتا ہی دشمن وہ نہین ہوتا جو اپنی جانکنی کرتا ہی اور اپنا کھدوج مارتا ہی خفاش کو دیکھو وہ عدو و دشمن آفتاب کا کیا نہین ہی مگر بحقیقت اپنے حجاب ہین آپ ہی اپنا دشمن ہی نا بش خورشید کی اسکو کھینچتی ہی اور رنج اُسکا خورشید کبھی نہین اُٹھاتا دشمن وہ ہوتا ہی کہ جس سے کوئی رنج و عذاب پیش آئے اور لعل کا آفتاب سے مانع ہو کہ چمک اُسکی لعل پر نہ پڑنے دے یعنے نور خدا سے مستفید نہونے دے یہ کافر تو اپنے آپ مانع ہین کہ جو ہر پیغمبرون کی شعاع کا اپنے اوپر نہین پڑنے دیتے کہ جس سے جوہر ہو جائین وہ پیغمبر فرزند خلق کے مثل آفتاب کے ہنکے حجاب چشم کب تھے بلکہ موید نور بصر مگر مخلوق نے اپنی آنکھین آپ اندھی پٹی بھی کر لین جیسے کوئی غلام ہندو برسر کین ہوتا ہی اور خصومت سے خواجہ کو مارنا چاہتا ہی اور تدبیرین کرتا ہی مثلاً گھر کی چھت سے اوندھا گرتا ہی تا کچھ زیان اسکو پہونچے یا جیسے بیمار طبیب کا دشمن ہو جاوے یا لڑکا اُستاد سے عداوت کرے تو بحقیقت دونون دشمن اپنی ہی راہ کے ہین اپنی ہی عقل و جان کی راہ مارتے ہین جو دھوبی کہ آفتاب پر غصہ ہو اور جو ماہی کہ آب سے ناراض ہو تو خوب غور کر کہ دونون امر کسکو نقصان پہونچاتے ہین انجام اُسکا یہی تو ہی کہ اختر اُنکا سیاہ و سوختہ ہی اِس سبب سے یہ بات انمین پیدا ہوئی کہ آب و آفتاب سے غضب ہین اگر خدا تعالی نے تجکو زشت رو پیدا کیا بخلاف یہ تو تیرے اختیار مین نہ تھا اب تو بدخو تو مت بن یہ تو تیرے اختیار مین ہی تا زشت رو تو تھا ہی زشت خو بھی نہو جاے اگر تیرے پاس کفش ہی تو سنگلاخ مین مت گھس اور کفش کو پارہ پارہ مت کر کہ جو وہ کفش دو پارہ ہی تو چار پارہ ہو جائیگی تجکو اِس بات کا حسد ہی کہ مین فلان سے کمتر ہو میرے اختر مین کمتری بڑھتی ہی تو تو کیسے کمتر ہی تجھ مین جو حسد کا نقص و عیب ہی یہ کیسی ایک مذمت دوسری ہی جو جملہ گیہون سے بدتر ہی دیکھ تو ابلیس نے بھی یہی ننگ و عار کمتری کے کیے اور آپکو بیسکرون بتریون مین ڈالا یہ ایسی بُری شی ہی بالخلاف شیخ بحر العلوم مین دو شاخ ست مشو لکھا ہی جس سے مصرعہ موزون نہین ہوتا مین نے اسکو دو شاخ ست و مشو بنایا ہی قولہ از حسد مینجو است تا بالا بود ہ خود چہ بالا بلکہ خون آلا بود ہ آن ابو جہل

از محمد ننگ داشت ۔ وز حسد خود را بنا لایق فراشت ۔ بوالحکم نامش بد و بوجہل شد ۔ ای بسا اہل از حسد نااہل شد
من ندیدم در جہان جستجو ۔ ہیچ اہلیت بہ از خوے نکو ۔ انبیارا واسطہ زان کرد حق ۔ تا پدید آید حسد ہا در خلق
در گذر از فضل و زحسنی و فن ۔ کار خدمت دارد و خلق حسن ۔ زانکہ کس را از خدا عاری نبود ۔ حاسد حق ہیچ
یاری نبود ۔ آن کسی کش مثل خود پندا شتے ۔ زان سبب با او حسد بند آشتے ۔ چون مقرر شد بزرگی رسول
پس حسد ناید کسے را از قبول ۔ پس بہر دوری ولیے قائم ست ۔ آزمایش تا قیامت دائمست ۔ ہر کرا خوے
نکو باشد برست ۔ ہر کسے کو شیشہ دل باشد شکست ۔ پس امام حی قائم آن ولی ست ۔ خواہ از نسل عمر خواہ از
علیست ۔ مہدی و ہادی ویست ای راہ جو ۔ ہم نہان و ہم نشستہ پیش رو ۔ او چو نورست و خرد جبریل او ۔
آن ولے کم از و قندیل او ۔ و انکہ زین قندیل کم مشکاۃ ماست ۔ نور او در مرتبت ترتیبہاست ۔ زانکہ ہفصد پردہ
دارد نور حق ۔ پردہاے نور وان چندین طبق ۔ از پس ہر پردہ قومی را مقام ۔ صف صفند این پردہا شان تا امام
اہل صف آخرین از ضعف خویش ۔ چشم شان طاقت ندارد نور بیش ۔ وان صف پیش از ضعیفی بصر ۔ تاب
نارد روشنائی بیشتر ۔ روشنی او حیات اولست ۔ رنج جان و فتنہ این احولست ۔ احولیہا اندک اندک کم شود
چون رہفصد بگذرد او یم شود ۔ المعنی واسطہ در میانی خلق بفتحتین سپیدی صبح دیار مردم خانہ امام حی امام
قوم اول دومین یعنے ابلیس تو حسد سے چاہتا تھا کہ مین آدم سے بالا ہون اور یہ بالا جوئی اسکے حق مین
خون آلائی تھی جیسا کہ ہلاکت مین پڑا ایسے ہی ابوجہل محمد سے کیسی ننگ رکھتا تھا اور حسد سے آپ کو اونچا
سمجھتا تھا آخر یہ ہوا کہ بوالحکم اسکا نام تھا اور عرب مین بڑا پنچ اور بڑا عقیل تھا اس حسد کی شامت سے
بوجہل اسکو لوگون نے ٹھہرایا کہ اب تک وہی نام چلا جاتا ہے ایسے ہی حسد کے سبب سے بہت اہل نا اہل
ہو گئے جیسے کنعان کی نسبت جو حضرت نوح کا بیٹا تھا اور پیمبرزادہ خدا تعالی نے فرمایا لیس من اہلک تیرے
اہل سے نہین ہے مین نے جستجو کی جہان مین بہت ڈھونڈھا مگر خوے نیک کے برابر کوئی اہلیت و آدمیت
جہان مین نہین پائی جو کچھ ہے یہی ہے حق تعالی نے اپنے اور مخلوق کے درمیان مین اسی واسطے انبیا کو
درمیانی کیا تو حسد انکے جدا کرنے سے ظاہر ہو جائین کہ کون انکی پیروی کرتا ہے اور کون کہتا ہے ما انتم الا بشر
مثلنا نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے اسکا بھانڈہ ہو جاے مجکو چاہیے کہ اپنے فضل اور چستی ہنر سے درگذر
خدمت اہی بندگی اور خلق حسن بھی دونون کار آمد ہین انکو اختیار کر انبیا کو مثل اپنے مت جان کیونکہ واسطے
کہ خدا تعالی سے تو کسی وقت مین کسی کو عار نہوئی کسی ملک و ولایت مین کوئی خدا کا حاسد نہین ہوا مگر
اسی شخص سے حسد ہوا جسکو تو نے مثل اپنے جانا اسی سبب سے حسد نے اسکے ساتھ تیری آشتی و
صلح کو بند کیا اور مخاصمت پیدا کی مگر جب بزرگی رسول کی مقرر ہوئی اور خدا تعالی نے انکو بزرگ

گیا تو چاہیے یہ کہ اُسکے قبول مین کسی کو حسد نہ آئے بدل مان لین نا ید صیغہ امر غائب کا ہی نہ مضارع اب کہ سلسلہ
نبوت کا ختم ہو گیا لہذا ہر دو عین ایک ولی نائب نبی کا قائم ہوتا ہی اور یہ آزمایش جو بواسطہ انبیا کے تھی قیامت
تک دائم قائم ہی پس جسکی عادت نیک ہی اور اُسکو مانا وہ ناجی ہوا اور جو شیشہ دل ہی یعنے نامردہ ٹوٹ گیا اسی
خوار و خراب ہوا پس وہی ولی یعنے مقرب خدا قوم مین قائم ہی اور اُنکا پیشوا و امام اب وہ خواہ نسل عمر سے ہو
خواہ نسل علی سے اس جھگڑے کا کچھ کام نہین وہی مہدی و ہادی ہی اہ راہ جو اور ایسا کہ چھپا ہوا بھی ہی اور منھ
کے سامنے بھی جیسا کہ خاصہ اولیا کا آپ کو چھپانے کا ہی وہ خود ایک نور ہی اور عقل اُسکی مثل جبریل کے دوسرے
مصرعہ اور شعر مابعد مین بیان اس بات کا ہی کہ وہ جو نور خدا ہی وہ قطب عالم کا ہی یعنے بادشاہ اور دو اُسکے
وزیر ہین یمین و یسار پس جو ولی کہ دستوری مین ہی اُسکا قندیل اُسکے نور و ضیا سے کم ہی اور جو اس قندیل سے
کم ہی یعنے دستور یسار وہ مشکات ہی اہ ایک طاق جسمین چراغ یا قندیل رکھا ہوا ہی اب نور اُس قطب کا
جو نور حق ہی اس قندیل پر پڑتا ہی اور قندیل کا نور مشکات پر یہی ترتیب اِنکے مرتبون کی ہی کہ بعد فوت قطب
کے دستوری مین جو امام اول ہی قائم مقام اُسکا ہوتا ہی اور امام ثانی قائم مقام امام اول کا اور ثانی کا قائم مقام
کوئی اور اِس سبب سے کہ نور حق کے سیکڑون پردے ہین اور ہر ایک طبق پر طبق اہ تو تو ان پردون کے
پیچھے ایک قوم کا مقام ہی کہ وہ دیگر اولیا ہین اپنی اپنی صفین امام تک باندھے ہوے جسکو مشکات مانا ہی
اُنمین صف آخرین وہ ہی کہ اپنے ضعف سے انکی آنکھ زیادہ نور کی متحمل نہین اور جو انمین اگلی صف ہی وہ بھی
ضعیفی بصر سے زیادہ روشنی کی تاب نہین لا سکتی پس روشنی اُسکی حیات صف اول کی ہی اور اگر زیادہ ہو تو
اُسکی جان کے لیے رنج و فتنہ ہو جاے کسواسطے کہ یہ صف ابھی اصول ہی اور دو ہین کہ اُن دونون اماموں کو اچھی
دو جانتے ہین ایک نہین جانتے جب اُنکی اصولیان رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہین اور ان ہفصد پردون سے آسن
ہو جاتے ہین یہ بھی بحر نوخار معرفت کے ہو جاتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین اس شعر کے دونون مصرعون
مین نیداشتی لکھا ہی میرے نزدیک دوسرے مصرعہ مین نبداشتی ہی ورنہ معنی درست نہین ہوتے قولہ آہنشے
کا صلاح آہن یازرست + کے صلاح آبی و سیب ترست + سیب و آبی خامے دارد خفیف + نے چو آہن تابشے
دارد لطیف + لیک آہن را لطیف آن شعلہا ست + کو جذوب تابش آن اُستہا ست + ہست آن آہن فقیر
سخت کش + زیر تک و آتشست و سرخ و خوش + حاجب آتش بود بواسطہ + در دل آتش رود بیر ابطہ +
ہمچو بی آب و فرزندان آب + تنگی زاتش نیابند و خطاب + واسطہ دیگے بود یا تابہ + ہمچو یار اندر روش پا تابہ + یا
مکانے در میان تا آن ہوا + میشود سوزان دمے آرد نما + پس فقیر آن ست کو بی واسطہ ست + شعلہا را وجودش
را لطہ است + پس فقیر آنست کو خود را دہد + آنچہ اُسے کہ ماند تا ابد + پس دل عالم دلیست [illegible]

میرسد از واسطہ این دل بفن ✤ دل نباشد تن چہ داند گفتگو ✤ دل نجوید تن چہ داند جستجو ✤ پس نظرگاہ شعاع آن آہن ست ✤ پس نظرگاہ خدا دل نے تنست ✤ باز این دلہاے جزوے چون تنست ✤ با دل صاحبدلی کو معدنست ✤ بس مثال وشرح خواہد این کلام ✤ لیک ترسم تا نلغزد فہم عام ✤ تا نگردد نیکوے ما بدی ✤ اینکہ گفتم ہم نہ بد جز نیکوی ✤ پاے کژ را کفش کژ بہتر بود ✤ مرگدا را دستگہ بر در بود ✤ المعنی خطاب بکسر عتاب تطبیق اسکے کہ سرکوئی متحمل اُسی کا ہوتا ہی جو اُسکی قوت ہی دیکھو آگ سے اصلاح آہن یا زر کی ہوتی ہی یہی یا سبب تر کی اصلاح آگ سے کب ہوتی ہی سیب و آبے مین ایک خامی خفیف ہوتی ہی نہ مثل آہن کے کہ یہ ایک تابش لطیف رکھتا ہی یعنے آہن مین استعداد محل تابش آگ کی زیادہ ہی ایسے ہی محل نور حق کا بقدر استعداد ہی لیکن آہن کے کیسے لطیف شغل ہین کہ وہ معلوم کسواسطے کہ یہ جاذب تابش اُس اُردہے کا ہی جو آگ ہی بس یہ آہن فقیر سختی کش ہی کہ ہتوڑے کے تلے بھی ہی اور آگ مین بھی اور سرخ رو اور خوش یہی حاجب آگ کا ہوتا ہی بواسطہ اور یہی آگ کے دل مین بیرابطہ گھس جاتا ہی بحجاب اسکے آب یا فرزندان آب نہ بخبگی آگ سے پاتے ہین نہ خطاب فرزندان آب غلہ وغیرہ جو پانی سے پیدا ہوتا ہی اور خطاب آگ کا وہی سنسناہٹ جو پانی وغیرہ مین آگ سے ہوتی ہی اور وہ واسطہ آہن کا دیکھو لو دیگ ہی یا کوئی تو اگر بے اسکے نہ پانی کو پختگی ہوتی ہی نہ اور کسی چیز کو جیسے پانون کو چلنے پھرنے مین پایابہ کی حاجت ہوتی ہی یا کوئی مکان اُس آگ کے درمیان مین ہو اور اُسکی ہوا گرم و سوزان ہو کہ وہ اُسمین بالیدگی اور افزایش کرے اور اُسکو پکاوے کہ پکنے مین افزایش ہی بس فقیر وہی ہی جو بواسطہ ہی مثل آہن کے اور وجود اُسکا مشعلون نور سے ربط رکھتا ہی اور فقیر وہ ہی کہ آپکو ایسا آبجوان دے جو ابد تک باقی رہے بس ایسا فقیر عالم دل کا ہی ہی عضو خاص کہ اُسکے دل سے اُسکے تن کو بواسطہ اس دل کے جملہ فن و ہنر پہونچتے ہین یہ جاہل نہین ہی ظاہر ہی اگر دل نہو تو تن گفتگو کیا کرسکتا ہی اور اگر دل نہ ڈھونڈھے تو تن کیا ڈھونڈھ سکتا ہی بس نظرگاہ شعاع کا بھی آہن ہی اسی پر نظر شعاع نور خدا کی پڑتی ہی اور یہی دل ہی جو نظرگاہ خدا کا ہی نہ تن اب رہے اور دل کہ اسکے سوا ہین وہ مثل تن کے ہین اُس صاحبدل کے مقابل کہ وہ معدن دلون کا ہی یعنے سارے دلون کی کیفیت اُسکے دل مین ہی اس واسطے کہ صاحبدل اسی کو کہتے ہین کہ اپنے دل پر قابض و متصرف ہوا اور دون کے دل سے واقف و دانا ہو اب فرماتے ہین کہ یہ کلام بڑی شالین اور شرحین رکھتا ہی لیکن مین اس سے ڈرتا ہون کہ فہم عام نہ ڈگمگاے تو نیکی برباد گناہ لازم آئے اور انبک جو کچھ کہا یہ بھی بجز دانہ تھا بس ٹیڑھے پانون والے کو ٹیڑھی جوتی بہتر اور بھک منگون کی دستگاہ در در پھرنے مین ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین سخت کش کوش اور مشعلہا را وجودش کو با وجودش غیر موزون

انتہا

انزا کہ ایرا لکھا ہی

امتحان کرنا بادشاہ کا دو غلام نوخرید کو

قولہ یا دشاہے دو غلام ارزان خرید ✤ بایشان دو سخن گفت و شنید ✤ یا فتش زیرک دل و شیرین جواب ✤ از لب شکر چہ زاید شکر آب ✤ آدمی مخفیست در زیر زبان ✤ این زبان پردست بر درگاہ جان ✤ چونکہ بادے پردہ را درہم کشید ✤ سر صحن خانہ شد بر ما پدید ✤ کاندران خانہ گہر یا گندم ست ✤ گنج زر یا جملہ مار و کژدم ست ✤ یا دران گنجست مارے بر کران ✤ زانکہ نبود گنج را بے پاسبان ✤ بے تامل او سخن گفتی چنان ✤ کز پس یا نصد تامل دیگران ✤ گفتے اندر باطنش دریاستی ✤ جملہ دریا گوہر گویاستی ✤ نور ہر گوہر کزو تابان شدی ✤ حق و باطل را ازو فرقان شدی ✤ نور فرقان فرق کردی بہر ما ✤ ذرہ ذرہ حق و باطل را جدا ✤ نور گوہر نور چشم ما شدی ✤ ہم سوال و ہم جواب از ما بدی ✤ فکرتت را کژ نبیند نیکو نگر ✤ ہست ہم نور و شعاع آن گہر ✤ ہر جوابے کان نہ گوش آید بدل ✤ چشم گفت از من شنو تا نر اہل ✤ گوش دلال ست و چشم اہل وصال ✤ چشم صاحب حال و گوش اصحاب قال ✤ در شنود گوش تبدیل صفات ✤ در عیان دید ہا تبدیل ذات ✤ ذات از علمت یقین شد از سخن ✤ پختگی جو در یقین منزل مکن ✤ تا نسوزی نیست آن عین الیقین ✤ این یقین خواہی در آتش در نشین ✤ گوش چون نافذ بود دیدہ شود ✤ ورنہ قل در گوش پیچیدہ شود ✤ این سخن پایان ندارد باز گرد ✤ تا کہ شہ با آن غلامانش چہ کرد ✤ المعنی ایک پادشاہ نے دو غلام سستے خریدے اور اُن دونون سے ایک کے ساتھ گفت و شنید سخن کی کری اُسکو زیرک دل اور شیرین جواب پایا اور حقیقت مین جو لب شکر ہین اُنسے سوائے شکر آب یعنی شربت کے اور کیا پیدا ہوگا آیندہ مقولات سوہ نا رح آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہی اور یہ زبان درگاہ جان کا پردہ ہی جب ہوا تکلم نے اِس پردے کو کھینچ لیا سارا بھید صحن خانہ کا ہم پر ظاہر ہوجاتا ہی کہ اِس گھر مین گوہر ہین یا گندم ہین گنج زر ہی یا جملہ مار و کژدم ہین یا اِس گنج کے کسی کنارہ پر مار بیٹھا ہی اِس سبب سے کہ گنج زر بے پاسبان کے نہین ہوتا پھر ذکر اُس غلام کا ہی کہ بے تامل ایسی بات کہتا تھا کہ جیسے کوئی پانچ تامل کے بعد کہے گویا اُسکے باطن مین ایک دریا تھا اور سارا دریا گوہر گویا سے بھرا ہوا ہر گوہر سے جو نور چمکتا تھا وہ حق و باطل کے لیے فرقان ہوتا تھا یعنے فارق میان حق و باطل پھر مقولات مولانا کے فرماتے ہین جیسے وہ حق و باطل مین فارق تھا کیا اچھا ہوتا کہ نور فرقان کا ہمارے لیے ایسے ہی فرق کردیتا اور ذرہ ذرہ حق و باطل کو ہم سے جدا کردیتا اور نور اِس گوہر کا نور ہماری چشم کا ہوجاتا تو سوال بھی ہمین سے ہوتا اور جواب بھی ہمین سے کس واسطے کہ جب اِس نور سے ہماری آنکھ پر سب کچھ عیان و ظاہر ہوجاتا تو پھر سوال و جواب کی کیا حاجت تھی تو اپنی فکر کو کج مت دیکھ کج نہین ہی نیک ہی اُسی گوہر کے ہمنور و شعاع ہی جو جواب کہ گوش کی راہ سے دل مین آتا ہی چشم کہتی ہی مجھ سے سُن اُسکو چھوڑ جاننا چاہیے کہ یقین کے تین درجے ہین علم الیقین جو بات علم سے یقین

کیجاے جیسے آگ کو جانتے ہین کہ جلاتی ہی اور عین الیقین جو آنکھ سے دیکھ کے یقین ہو جیسے کسی کو جلتا دیکھے اور حق الیقین جو اپنے اوپر گذر جائے اور خود جلجائے بس وہ جواب جو گوش سے دل مین آتا ہی وہ درجہ علم الیقین کا ہی اور جو چشم کہتی ہی کہ اسکو چھوڑ مجھ سے سن یہ عین الیقین کا اسی واسطے فرمایا کہ گوش دلال ہین اور چشم اہل وصال اور چشم صاحب حال اور گوش صاحب قال یہ جو شنوائی گوش کی ہی اس سے تبدیل صفات کی ہوتی ہی اور جب معائنہ آنکھون کا ہوتا ہی تو تبدیل ذات کی ہی یعنے علم الیقین مین تو اخلاق ذمیمہ اوصاف حمیدہ سے بدلجاتے ہین اور عین الیقین مین تبدیل ذات کا ہوکے اور ہی کچھ ہوجاتا ہی جب ذات تیری علم یقین یا تون سے ہوجاے تو بیخبگی ڈھونڈھو اسی یقین کی منزل پر کرامت پر جبتک آتش عشق سے نہ جلیگا وہ عین الیقین نہین ہی اور اگر عین الیقین کا خواہان ہی تو اس آگ مین بیٹھ اس سے وہ حاصل ہوگا اور گوش بھی جب نافذ ہوجاتے ہین یعنی بخوبی اثر پذیر تو یہ بھی دیدے ہوجاتے ہین یعنی دلال نہین رہتے وصال وحال ہوجاتے ہین جیسا اوپر مذکور ہوا نہین تو قال یعنے گفت ہی کان مین لٹتی رہتی ہی اسی صرف باتین شعر آیندہ گریز ہی کہ اس بات کی تو کچھ حد نہین ٹوٹ اور بیان کرکہ بادشاہ نے اپنے ان غلامون کے ساتھ کیا کیا

ٹھیک کرنا بادشاہ کا ایک کو اُن دو غلامون سے ایک سے حال دوسرے کا اور ظاہر کرنا اُسکا جو کچھ اُسمین ہی

قولہ این غلامک را چو دید اہل ذکا ✤ آندگر را کرد اشارت کہ بیا ✤ کاف رحمت گفتمش تصغیر نیست ✤ جد چو گوید طفلکم تحقیر نیست ✤ چون بیامد آندوم در پیش شاہ ✤ بود او گمنده دہان پندان سیاہ ✤ گرچہ شہ شد ناخوش از گفتار او ✤ جستجوے کرد ہم از کار او ✤ گفت با این شکل این گنده دہان ✤ در نشیمن لیک از نسو ترمران ✤ تا علاج این دہان تو کنیم ✤ تو مریض و ما طبیب پر فنیم ✤ تو نہ اہل نامہ و رقعہ بدے ✤ نے جلیس دیار ہم بقعہ بدے ✤ بہر کیک تو گلیمے سوختن ✤ نیست لائق از تو دیدہ دوختن ✤ با ہمہ نشین دو سہ دستان بگو ✤ تا بہ بینیم صورت عقلت نکو ✤ آن ذکی را پس فرستاد او بکار ✤ سوے حمامے کہ رود در انجار ✤ دین دگر را گفت تو چہ زیرکی ✤ صد غلامی در حقیقت نی یکی ✤ یار ناقابل تر بدے زان یار خود ✤ نزد ما آگہ تو بہ از یار بد ✤ آن نہ کہ خواجہ تاش تو نمود ✤ از تو ما را سر دمیکر دآن حسود ✤ گفت او در دو کژ نشست و کژ نشین ✤ چیز و نامرد و چنانست و چنین ✤ گفت چو تہ بدست او راستگو ✤ ہست ترکس من ندیدستم ازو ✤ راستی و نیکخواہی وجہا ✤ علم و دینداری و احسان ذکا ✤ راستگوئی در نہادش خلقتست ✤ ہر چہ گوید من نگویم تہمتست ✤ گر نگویم آن نکو اندیش را ✤ متہم دارم وجود خویش را ✤ باشد او در من بہ بیند عیبہا ✤ من نہ بینم در وجود خود شہا ✤ ہر کسے کو عیب خود دیدے زپیش ✤ نے بدی فارغ دے از اصلاح خویش ✤ یعنی یعنے جب بادشاہ نے اس غلام کو ذکا والون سے پایا تو دوسرے کو اشارہ کیا تو اب مولانا فرماتے ہین کہ مین نے جو اسکو غلام کا تصغیر

کے ساتھ کہا یہ کاف ترحم کا ہی نہ تحقیر کا کیسے ہو سکتا ہی کہ ایک شخص کی توصیف کرون پھر تحقیر کرون بلکہ یہ کاف
ایسا ہی جیسے کسی کا دادا کسی کو طفلکم کہے پس تحقیر نہین منظور ہوگی مگر ترحم جب وہ دوسرا بادشاہ کے سامنے آیا تو بادشاہ نے
اُسکو گندہ دہان و دندان سیاہ دیکھا اگرچہ بادشاہ اُسکی باتون سے ناخوش ہوا مگر اُسکے حال کی جستجو کی اور کہا تیری یہ
صورت اور ایسا گندہ دہن ہی ہمسے دور بیٹھ اور دہان سے تجاوز مت کیجیو تا علاج تیرے دہن کا کرون کہ تو مریض ہی اور
مین طبیب پر فن تو تو اہل نامہ اور رقعہ سے ہی کہ بذریعۂ نامہ اور رقعہ کے تجھ سے گفتگو کیجاے نہ اس لائق کہ مصاحب دربار
اور ہم بقعہ ہوے لیکن جون کے پیچھے کمل جلا دینا اور تجھ سے اغماض کرنا یہ بھی لائق نہین ہی تو سب کے ساتھ بیٹھ اور دو تین
باتین ہم سے کر تو دیکھون تیری عقل کی اچھی صورت ہی یا نہین پھر اُس ذکی کو کام کیواسطے بھیجہ یا کہ جا کسی حمام مین
خوب بدن ملکے نہا اور اس دوسرے سے کہا کہ تو تو بُرا زیرک ہی تو درحقیقت اگرچہ ایک ہی مگر سو غلام کے برابر ہی تو اپنے
اُس یار سے قابل تر ہی تو ہمارے نزدیک آ کہ تو اُس یار بد سے بہتر ہی مجکو جیسا تیرے خواجہ تاش نے بتایا تو تو ویسا
نہین ہی اُس حاسد نے تو ہمارا دل تیری طرف سے سرد کر دیا اُسنے تو مجکو کہا چور ہی اور کج ہی اور کج نشین ہی خبیث ہی اور
نامرد ہی اور ادر ایسی ویسی باتین اُسنے کہا کہ وہ ہمیشہ سے راستگو ہی مین نے اُس سے بڑھ کے کوئی راستگو نہین دیکھا
ہی راستی اور نیکخواہی اور حیا اور علم و دینداری و احسان و ذکا سب اُسمین جمع ہین راستگوئی اُسکی ذاتی و خلقی ہی وہ
مجھ کو جو کچھ کہتا ہی مین نہین کہ سکتا کہ مجکو تہمت کرتا ہی وہ بُرا نیک اندیش آدمی ہی مین اُسکو کج ہرگز نہین کہونگا اگر کہون
تو اپنی ذات پر تہمت لگاؤن یعنے سب کے نزدیک بدگمان ٹھہرون اے بادشاہ وہ جو عیب مجھ مین دیکھتا ہی ضرور
مجھ مین ہونگے کہ وہ مجکو نظر نہین آتے ظاہر ہی جو شخص اپنے عیب پہلے سے دیکھتا ہی وہ اپنی اصلاح سے کیا فارغ
نہین ہو جاتا الخلاف شرح بحر العلوم پہلے شعر مین تصغیر حقیت لکھا ہی میری دانست مین یہ بھی نیست ہی اور زیرکی
کو زیرکی اور عبد غلامی کی جگہ عبد غلام یا رقابل کو بازار کے بدیکے کو کے بدے لکھا ہی قولہ غافلند این خلق از خود بیخبر
لاجرم گویند عیب ہمدگر ✤ من نہ بینم روے خود را اے سمن ✤ من بہ بینم روے تو تو روے من ✤ آن کسے کہ او بہ بیند روے
خویش ✤ نور او از نور خلقانست بیش ✤ نور حسنے بود آن نورے کہ او ✤ نور خود محسوس بیند پیش رو ✤ گر بمیرد نور او باقی
بود ✤ زانکہ دیدش دید خلاقی بود ✤ گفت تو ہم عیب ما گویی مرا ✤ آنچنان کہ گفت او از عیب تو ✤ تا بدانم من کہ غمخوار منی ✤ کہ خدا
لمکنت دکار منی ✤ گفت اے شہ من بگویم عیبہاش ✤ گرچہ ہست او مر مرا خوش خواجہ تاش ✤ عیب او مہر و وفا دمردمی ✤ عیب او
صدق و صفا و ہمدمی ✤ کمترین عیبش جوانمردی و داد ✤ آنچو انمرد نے کہ جانرا ہم بداد ✤ صد ہزاران جان فدا کردہ
بدید ✤ چہ جوانمردی بود کانرا ندید ✤ در ندیدی کے بجان بخلش بدے ✤ ہر بخیلی کے چنین غمگین شدی ✤ بر لب جو
بخل آب آزاد بود ✤ کو زجوے آب نابینا بود ✤ گفت پیغمبر کہ ہر کس از یقین ✤ داند او پاداش خود در یوم دین ✤ کو یکی را
دہ عوض می آیدش ✤ ہر زمان جودے دگرگون زایدش ✤ جود جملہ از عوضہا دیدنست ✤ پس عوض دیدن ضد تر سیدنست

بخل نادیدن بود اعواض را ✤ شاد دار دید در عواض را ✤ پس بعالم هیچکس نبود بخیل ✤ زانکه کس چیزے نیارد بے بدیل
پس سخا از چشم آیدنے ز دست ✤ دید دارد کار جز بینا ترست ✤ عیب دیگر آنکه خود بین نیست او ✤ هست او در هستی خط
عیب جو ✤ عیب گوئی عیب جوئی خود بدست ✤ با همه نیکو و با خود بد بدست ✤ گفت شه جلدی مکن در مدح یار ✤
مدح خود در ضمن مدح او بیار ✤ زانکه من در امتحان آرم ورا ✤ شرمساری آید در ما جرا ✤ المعنی ثمن بفتحتین بت پرست
بدیل یعنی بدل بس کہتا ہے یہ مخلوق جو عیب ایک دوسرے کا کہتے ہین آپ سے غافل اور بیخبر ہین اپنا عیب نہین جانتے
الا جرم دوسرے کا عیب بیان کرتے ہین میں اپنی صورت کو اے بت پرست نہین دیکھتا میں تیری صورت کو دیکھتا ہون تو
تیری صورت کو کہ یہ حال مخلوق کا ہے جو اوروں کی صورت دیکھتے ہین چنانچہ میں تیری تو میری اپنی نہین دیکھتے کہ یہی
بت پرستی ہے اور جو اپنی صورت دیکھتا ہے اسکا نور نور مخلوق سے بڑھکے ہے اسلئے کہ یہ نور نور حسی نہین ہے کہ جسکو وہ
اپنی صورت کے سامنے محسوس پاتا ہے یہ وہ نور ہے کہ اگر مر جائے تو نور اسکا بدستور باقی رہے اسواسطے کہ دید اسکی
دید خلاقی ہے نہ مخلوقی پھر بادشاہ نے کہا کہ تو بھی اسکے عیب ذرا ذرا کیون نہین بیان کرتا جیسے اسنے تیرے بیان کئے
تو میں جانون کہ تو میرا غمخوار ہے اور میرے ملک و عاملہ کا کنجواکہا ہے بادشاہ نے اب میں اسکے عیب بیان کرتا ہون
اگرچہ وہ میرا اچھا ساتھی اور خواجہ تاش ہے اسکے عیب یہ ہین نہر وفا اور مردی اور صدق و صفا اور ہمدمی ادنیٰ
عیب اسکا جوانمردی دوا ہے اور جوانمردی بھی وہ کہ جان دیدے خواہ سخاوت مین خواہ شجاعت مین لاکھون جانین
اسنے اپنی دید پر فدا کین یعنے انکا سر بہا دیا یا ایسے موقعے جو جان فدا کرنے کے ہوے وہان دریغ نہ کیا وہ کونسی
جوانمردی ہے جو اس سے بچ رہی اور اسنے اسکو نہین دیکھا اگر نہ دیکھتا تو اسکو جان کا بخل ہوتا اب جو دیکھا ہے تو کیسے
بخل ہوا اور ایک جان کیواسطے کیون غمگین ہو وہ ایسا جوانمرد نہین جو جان کا غم کرے نہر کے کنارہ پانی کا بخل
وہ کرتا ہے جو پانی کی نہر کو نہین دیکھتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر کو کی یقین کے ساتھ اپنے عمل کے بدلہ کو
قیامت مین جان لے کہ ایک کے عوض مین دس گونہ ملیگا اور ہر وقت اس ایک سے دس قسم کے جود پیدا ہونگے
سارے جود انھین عوضون کے دیکھنے سے ہین پس عوض دیکھنا فنڈرنے کی ہے جب دیکھیگا کہ دس گونہ عوض
ملیگا تو پھر کیون ڈریگا اور جو عوضون کو نہین دیکھتے وہ بخل کرتے ہین دیکھو عواض کی جو درکیطرف دید ہوتی ہے اس
دید ہی سے کیسا خوش ہوتا ہے کہ موتی ملیگا بس لازم ہے کہ جہان مین کوئی بخیل نہو اس سبب سے کہ ہر شی کا بدلہ ہے بے بدلے
کے کوئی شخص کوئی چیز نہین پاتا اب اس سے ثابت ہوا کہ سخا آنکھ سے ہے جس سے دید متعلق ہے نہ ہاتھ سے دید ہی
کام رکھتی ہے کہ سب سے بینا تر ہے اسکے سوا کوئی بینا نہین دوسرا عیب اسمین یہ ہے کہ وہ خود بین نہین ہے وہ اپنی ذات
دستی مین اپنے ہی عیب ڈھونڈھتا ہے عیب جوئی اور عیب گوئی دونون بری چیزین ہین وہ سب کے ساتھ نیک ہے
اور اپنے ساتھ نہایت بد ہے بادشاہ نے سنکے کہا اپنے یار کی مدح مین جلدی مت کر اور اپنی مدح کو ضمناً اسکی مدح

مین مت ملا مین اُسکا امتحان کرونگا اگر خلاف نکلا تو مجکو اُس معاملہ مین شرمندگی ہوگی الخلاف شرح بحر العلوم
مین بدید کو پدید اور ندیدے کو بدیدے خواص کو خواص عیب گوے عیب جے مین واو عطف کا لکھا ہے

قسم کھانا غلام کا اپنے صدق دعوی وطہارت گمان پر

قولہ گفت نے واللہ باللہ العظیم ۔ مالک الملک رحمن الرحیم ۔ آنخدائے کہ فرستاد انبیاء نے بحاجت بل بالتفضل کریما
آنخداوندیکہ از خاک ذلیل ۔ آفرید او شہسواران جلیل ۔ پاک شان کرد از مزاج خاکیان ۔ بگذرانید از تگ افلاکیان
برگرفت از نور دنار صاف ساخت ۔ وانکہ او بر جملہ انوار تاخت ۔ آن سنا برتقے کہ بر ارواح تافت ۔ تاکہ آدم معرفت
زان نور یافت ۔ آن کز آدم رست دست شبث چید ۔ پس خلیفش کرد آدم چون بدید ۔ نوح ازان گوہر چو نور او
شد ۔ در ہواے بحر جان دربار شد ۔ جان براہیم ازان انوار زفت ۔ بیخبر در شعلہاے نار رفت ۔ چونکہ اسمعیل در جویش
فتاد ۔ پیش دشنہ آبدارش سر نہاد ۔ جان داؤد از شعاعش گرم شد ۔ آہن اندر دست بافش نرم شد ۔ چون سلیمان شد
وصالش را رضیع ۔ دیو گشتش بندۂ فرمان مطیع ۔ در قضا یعقوب چون بنہاد سر ۔ چشم روشن کرد از بوے پسر ۔ یوسف
مہر چو دید آن آفتاب ۔ شد جہان بیدار در تعبیر خواب ۔ چون عصا از دست موسی آب خورد ۔ ملکت فرعون را
یک لقمہ کرد ۔ جان جرجیس از فرش چون راز یافت ۔ ہفت نوبت جان فشاند و باز یافت ۔ چونکہ زکریا عشقش دم زدی
کرد در جوف درختش جان فدی ۔ چونکہ یونس جرعۂ زانجام یافت ۔ در درون ماہی او آرام یافت ۔ چونکہ یحیی مست
گشت از شوق او ۔ سر بطشت زر نہاد از ذوق او ۔ چون شعیب آگاہ شد زین ارتقا ۔ چشم را در باخت از شوق لقا
شکر کرد ایوب صابر ہفت سال ۔ در بلا چون دید آثار وصال ۔ خضر و الیاس از میش چون دم زدند ۔ آبجیوان
یافتند و کم زدند ۔ نرد بانش عیسی مریم چو یافت ۔ بر فراز گنبد چارم شتافت ۔ چون محمد یافت آن ملک نعیم ۔ وصل
مدرا کرد او در دم دو نیم ۔ المعنی جب بادشاہ نے غلام سے کہا کہ مین امتحان کرونگا در صورت خلاف ماجرا کے
شرمندہ ہوگا تو غلام نے کہا کہ نہین قسم ہے اللہ اور قسم ہے اللہ بزرگ کی جو مالک ملک اور رحمن ورحیم ہے اور وہ خدا
جس نے انبیا بھیجے محض اپنے فضل کبریا سے ورنہ اُسکو حاجت کیا تھی جب ہدایت وضلالت اُسکے قبضہ مین ہے
اور وہ خداوند جسنے ایسی خاک ذلیل سے کیسے کیسے شہسوار جلیل پیدا کیے اور اُنکو مزاج خاکیون سے پاک کیا
اور اُنکا قدم افلاکیون سے بڑھا دیا کچھ نور و نار صاف سے لے لیا اور اُسکو بنایا جو جملہ انوار جمالی و جلالی پر حاوی
ہوا وہ روشنی و برق اُسکی ارواح پر تجلی تا آدم نے معرفت اُس نور سے پائی اور جب وہ آدم سے مجدد ہوئی تو اُنکی اولاد
سے شیث کا ہاتھ چھانٹ لیا بس اُنکو آدم نے خلیفہ کیا جب دیکھا کہ اُنکا ہاتھ برگزیدہ ہے مین بعد نوح اس سے
برخوردار ہوے تو شوق مین اِس بحر کے جو جان دربار ہی مبتلا ہوے یعنی وہ دریا جو جانداون کے گھٹنے باندھے ہوے
ہے نہ بالکت پھر جان ابراہیم نے اُس سے نور سطر و زفت پائے اور بیدھڑک آگ کے شعلون مین چلے گئے جیسا کہ

آگ مین انکو ڈالا تھا جب اسمعیل اُسکی جے محبت مین پڑے اُسکی چھری آبدار کے سامنے سر رکھدیا بعد انکے
جان داؤد کی اُسکی شعاع سے گرم ہوئی کہ لوہا اُنکے ہاتھ مین آسان و نرم ہوگیا دست بافت کنایہ آسان سے جب
سلیمان اُسکے وصال سے شیر خوار ہوے یوسف اُنکے بندۂ فرمان اور مطیع ہوے اور یعقوب نے جب حکم الٰہی مین سر
رکھدیا تو انکی آنکھین بیسر سے روشن کردین یوسف ماہر نے جو وہ آفتاب دیکھا اُنکی تعبیر خواب سے جہان پیدا
ہوگیا اور یہ اُس تعبیر خواب سے مراد ہے جو بادشاہ نے قحط سالیون کے دیکھے تھے اور سب کو حکم کھیتی کا دیا تھا
جب عصا نے موسیٰ کے ہاتھ سے پانی پیا ملک فرعون کو ایک ہی لقمہ کرلیا جرجیس کی جان نے جو اُسکے فرسے
بعید حاصل کیا سات دفعہ جان دی اور پھر پائی چنانچہ اُنکو سات دفعہ اُنکی قوم نے مار ڈالا اور یہ زندہ ہوے
اور جو کہ زکریا اُسکے عشق مین دم مارتے تھے اُنھون نے جوف درخت مین جان فدا کردی جب کافرون سے یہ
بھاگے درخت سے پناہ مانگی وہ شق ہوگیا اور اُنکو اپنے بیچ مین کرکے ملگیا کافرون نے آرہ اُس درخت پر رکھدا
گھبرائے حکم ہوا خبردار دم مت مارنا آخر یہ دوبارہ ہوگئے اور جو کہ یونس نے ایک جرعہ اُس جام سے پایا اسواسطے
درون ماہی مین اُنھون نے آرام پایا اور جب یحییٰ اُسکے شوق سے مست ہوے بُرے ذوق سے سر طشت زر پر
رکھدیا مختصر یہ کہ ایک بادشاہ فاسق چاہتا تھا کہ اپنی بنت عم سے زنا کرے یہ مانع ہوے اُنکا سر کاٹ کے ایک
طشت زرین رکھ کے اُسکے سامنے زنا کرنے لگا سر سے آواز نکلتی تھی لایحل لک یعنی حلال ہی تجھپر جب شعیب
اُسکی ترقی و بلندی سے آگاہ ہوے اپنی آنکھون کو اُسکی شوق دید مین کھو دیا ایوب صابر نے اُسکا شکر سات برس
تک کیا جب دیکھا کہ بلا مین آثار وصال کے ہین خضر و الیاس نے جو اُسکی محبت سے ایک گھونٹ پیا ہر چند
آبحیوان پایا لیکن اُسکے مزہ مین پھر اسکو نہ پیا نہ دہان اُسی کی عیسیٰ بن مریم کو ملگئی جو گندہ چارم پر بہو نچگئے جب محمد
کو وہ ملک و نعیم حاصل ہوا اُنھون نے قرص ماہ کو دو نیم کیا قولہ چون ابوبکر آیت توفیق شد ✦ باجنان شہ صاحب
صدق شد ✦ چون عمر شیدائے آن معشوق شد ✦ حق و باطل را چو دل فاروق شد ✦ چونکہ عثمان آن عیان را
عین گشت ✦ نور فائض بود ذوالنورین گشت ✦ چون زرد لیش مرتضیٰ شد در فشان ✦ گشت او شیر خدا در مرج جان
روشن از نورش چو سبطین آمدند ✦ عرش را دو رکن و قرطین آمدند ✦ آن یکے از زہر جان کردہ نثار ✦ وان سر افگندہ
بر اہش مست وار ✦ چون جنید از جند او دید آن مدد ✦ خود مقاماتش فرو نشد از عدد ✦ بایزید اندر مزیدش راہ
دید ✦ نام قطب العارفین از حق شنید ✦ چونکہ کرخی کرخ او را شد جرس ✦ شد خلیفہ عشق و ربانی نفس ✦ پور
او ہم مرکب آنسو را نداشت ✦ گشت او سلطان سلطانان داد ✦ وان شقیق از شق آن راہ شگرف ✦ گشت او
خورشید راہے تیز طرف ✦ شد فضیل از رہزنی رہبر راہ ✦ چون بلحظہ لطف شد ملحوظ شاہ ✦ بشر حافی را بشر شد
ادب ✦ سر نہاد اندر بیابان طلب ✦ چونکہ دو الدنون از نعمتش دیوانہ شد ✦ مصر جانرا ہمچو شکر خانہ شد ✦ شد چو سر بلیس

اندر راه او ✦ بر سر بر سروران شد جاه او ✦ صد هزاران پادشاهان مهان ✦ سر فرازانند زانسوے جهان ✦ نام
شان از رشک حق پنهان بماند ✦ هر گدائے نام شان را بر نخواند ✦ رحمت و رضوان حق در هر زمان ✦ باد بر جان
روان پاک شان ✦ حق آن نور و حق نور انیان ✦ کاندران بحر بیچون ماهیان ✦ بحر جان و جان بحرا ر
گونیش ✦ نیست لائق نام او مجونش ✦ حق آن آنے کہ این و آن از وست ✦ مغز را نسبت بدو باشد پوست
کہ صفات خواجہ تاش و یار من ✦ هست صد چندان کہ این گفتار من ✦ انچہ میدانم ز وصف آن ندیم ✦ باورت ناید
چہ گویم ای کریم ✦ المعنی مرج بالفتح چراگاہ و زمین سبطین امام حسن و امام حسین درین دو در قرط گوشوارہ فرطین دو
گوشوارہ گنج محلہ بغداد و معرب کرخت شق بکسر مشقت حافی پابرہنہ دبشر حافی نام اولیا سری نام اولیا بعد
ذکر انبیاء کرام اب صحابہ عظام اور اولیاء و الامقام کا بیان کرتا ہے کہ جب ابوبکرؓ آیت توفیق کے ہوے
انسے لوگ توفیق پانے لگے اور وہ ایسے شاہ کے یار و دست خالص ہوے جنکی صفت ہے ثانی اثنین اذ ہما
فی الغار دوسرا دو کا جبکہ وہ دونوں غار مین تھے اور جو عمرؓ شیدا اُس معشوق کے ہوے اور انکا دل جو فارق
حق و باطل کا ہوا جیساکہ حدیث مین آیا ہے ان الحق ینطق علے لسان عمر حق ناطق ہے زبان عمرؓ پر اور جبکہ عثمانؓ
اس عیان کی چشم بنے تو وہ نور فائض فیض دہندہ تھا لہذا یہ ذوالنورین ہوے اور ذوالنورین انکا لقب ہے
اس سبب سے کہ دو دختر ان آنحضرت کی انکے نکاح مین ہوئی تھین پھر جب اُسکی صورت سے مرتضیٰؓ درشان ہوے
اور مداح و ثناخوان تو یہ شیر خدا اسپرہ زار جان کے ہوے بعد انکے جب سبطینؓ یعنے حسنینؓ اُس نور سے روشن
ہوے تو یہ دونون عرش کے دو ستارے اور دو گوشوارے بنے منجملہ انکے ایک نے تو زہر سے جان نثار کی کہ وہ امام
حسنؓ ہین اور دوسرے مست کیطرح سر فگندہ اُسکی راہ مین داخل ہوے کہ انکا سر کاٹا گیا اور یہ سر فگندہ ہوے کہ یہ
امام حسینؓ ہین پھر جنید نے کہ یہ اولیاء اولین سے ہین اُسکی جند سے ایسی مدد دیکھی کہ انکے مقامات گنتی شمار سے
بڑھ گئے آور وہ جو بایزیدؒ تھے کہ یہ بھی ایک اولیاء مشہور ہین انھون نے اُسکی فضل و زیادتی مین اپنی ایسی راہ دیکھی
کہ لقب قطب العارفین کا حق تعالی سے سنا اور جب معروف کرخیؒ اسکے کرخ کے جرس بنے تو خلیفہ عشق اور
ربانی نفس کہلائے پورا دمؒ یعنے ابراہیم کہ انکے باپ ادہم تھے اور بادشاہ بلخ کے انھون نے بدلخوشی اپنا مرکب اُسکی
طرف ہانکا اور سلطنت ترک کی تو اُن لوگون کے سلطان ہوے جو سلطان وادکے ہین اور شقیقؒ کہ یہ بھی اولیا مین اس
راہ کی شق و مشقت عجیب سے خورشید رائے اور تیز چشم و نگاہ ہوے دیکھو فضیلؒ کہ یہ بھی ولی کامل مین ہنری کرتے
تھے جب لطف شاہ کا ملحوظ ہوا ایک لحظہ مین ہنری راہ سے پیرایہ ہوگئے بشر حافیؒ کو اُسکا ادب بشر ہوا کہا نھون نے
بھی بیابان طلب مین سر رکھا حافی برہنہ پا کو کہتے ہین یہ برہنہ پا رہتے تھے جبتک زندہ رہے کسی جگہ گندگی
نہین دیکھی جبتے والون مصریؒ اُسکے غمسے دیوانہ ہوے تو مصر جان کیواسطے یہ شکر خانہ بنے نون مچھلی کو کہتے ہین انکا

لقب ذوالنون ای صاحب نون اس سبب سے ہوا کہ ایک روز کشتی مین بیٹھے تھے کسی کشتی والے نے انکو چوری
ایک درم کی لگائی اور سخت تنگ کیا مچھلیون کو انھون نے حکم کیا اسقدر درم مچھلیون نے کشتی مین ڈالے کہ قریب
غرق کے ہوگئی جب معذرت کی تو کشتی والے بچے اور یہ کشتی سے نکل کے پیادہ برروے آب چلے گئے سری
سقطی یہ جب اُسکی راہ مین بے سر ہوے کہ اس سے شہید ہونا انکا معلوم ہوتا ہی تو سر پر سر دردن پر انکو مرتبہ ملا
ان سب کے سوا لاکھون بادشاہ بڑے بڑے گذرے ہین کہ وہ اس جہان کے اُس پار بھی سرفراز ہین یعنی جیسے
یہان بادشاہ تھے ویسے ہی وہان بھی بادشاہ ہین کہ نام انکے رشک حق سے چھپے رہے یعنے خدا تعالی کو رشک
ہوا کہ سوائے میرے بھی انکو اور کوئی جان لے اسی سبب سے ہر گدا نے نام انکا نجانا جیسے کہ حدیث قدسی ہی
اولیائے تحت قبائے لا یعرفہم سوائے یعنے میرے اولیا قبا پوش بھی ہین کہ تو انکو نہین پہچانتا مگر مین پہچانتا ہون
جس رحمت و رضوان حق کی ہر وقت انکی جان و روان پاک پر موئے آب وہ غلام کہتا ہی کہ قسم ہی اس نور کی اور قسم
نور والون کی کہ اس دریا مین یہ ایسے ہین جیسے دریا کی مچھلیان اگر اسکو بحر جان یا جان بحر کہون تو اُسکے نام کے
لائق نہین اسلیئے ڈھونڈھتا ہون کہ کیا کہون اور قسم ہی اُس وقت کی کہ جملہ این و آن ہی موجودات اُس سے ہوے
کہ وہ وقت کن کا تھا کہ جسکے سامنے جملہ مغز پوست ہین شعر ما بعد جواب قسمون کا ہی کہ میرے خواجہ تاش اور میرے یار کے
صفات میری باتون سے سوگنے ہین مین جو کچھ اُس ندیم کے وصف سے جانتا ہون اگر بیان کرون تجکو یقین آئے
تو پھر مین کیا کہون الخلاف شرح بحر العلوم مین چون سرے لکھا ہی اور نام انکا سری تشدید را ہی بس ایسا معلوم
ہوتا ہی کہ غلطی کاتب کی ہو اصل مین یون ہو شد چو سری کہ صحیح نام بھی مذکور ہوتا ہی اور ضرورت شاعری کی بھی ضرور
نہین صد ہزاران اس شعر کے پہلے مصرعہ مین بھی بجاے نہان کے جہان لکھا ہی اور بجاے نام او نام تو کسواسطے کہ
ضمیر بن متضاد جمع ہوتی ہین اور آن آنے کے بجاے این آنے کے موقع بعید کا ہی واضح ہو کہ مولانا رح نے ان اشعار
مین الفاظ مناسب نام و لقب اور صفات ہر بزرگوار کے ایراد فرمائے ہین کما لا یخفی علی المتفطن اور سوا اسکے
جملہ کتاب محسنات شاعری سے بھری ہی فقایل مین اگر سب کو لکھتا تو کتاب طول طویل ہو جاتی قولہ شاہ گفت
اکنون از آن خود بگو ✤ چند گوئی این و آن و آن و او ✤ تو چہ داری وچہ حاصل کردہ ✤ از تگ دریا چہ در آوردہ ✤ رو
رگ این حس تو باطل شود ✤ نور جان داری کہ یار دل شود ✤ در لحد کین چشم را خاک آگند ✤ ہست آن چہ کور را
روشن کند ✤ آنزمان کین دست پایت بر درد ✤ پر و بالت ہست تا جان بر پرد ✤ ور دل از جاے بدای یار غار ✤
مستعار انرا مدان ای مست عار ✤ آنزمان کین جان حیوانی نماند ✤ جان باقی بایدت بر جان نشاند ✤ شرط من جا
یا لحسن نے کر دست ✤ بل حسن را سوے حضرت بر دست ✤ جوہرے داری ز انسان یا خرے ✤ این عرضہا کہ فنا
شد چون برای ✤ این عرضہاے نماز و روزہ را ✤ چونکہ لا یبقی زمانین ابتقا ✤ نقل توان کرد مر اعراض را ✤

لیک از جوہر بند امراض را ✤ تا مبدل گشت جوہر زین عرض ✤ چون زپرہیز یکی زائل شد مرض ✤ گشت پرہیز عرض
جوہر بجد ✤ شد دہان تلخ از پرہیز شہد ✤ از زراعت خاکہا شد سنبلہ ✤ داروے موکرد مور اسلسلہ ✤ آن نکاح زن
عرض بد شد فنا ✤ جوہر فرزند حاصل شد زما ✤ جفت کردن اسپ و اشتر را عرض ✤ جوہر کرہ بزائیدن غرض ✤ ہست
آن بستان نشاندن ہم عرض ✤ گشت جوہر میوہ اش نیک غرض ✤ ہم عرض دان کیمیا بردن بکار ✤ جوہرے زان
کیمیا گر شد بیار ✤ صیقلے کردن عرض باشد شہا ✤ زین عرض جوہر ہمی یابد صفا ✤ پس مگو کہ من عملہا کردہ ام ✤ دخل
آن اعراض را نبہ مرم ✤ این صفت کردن عرض باشد خمش ✤ سایہ بزدار بے قربان مکش ✤ المعنی بادشاہ نے کہا
اب تو این و آن اور آن واد کی باتین چھوڑ اور اپنی ملکیت سے بتا کہ تیرے بیچ مین خاص کارآمد باتین کیا ہین
ادھر اُدھر کی باتونسے کیا مطلب تیرے پاس کیا ہی اور تونے کیا حاصل کیا ہی اور تعبیر دریا عمر سے کیسا موتی نکالا ہی
مرنے کے وقت یہ حس تیری بیکار ہو جائیگی ایسی زبان نہین چلیگی کچھ نور جان کا بھی ہی جو اُسوقت دلکی مدد کرے
گور مین یہ آنکھین تیری خاک سے بھر جائینگی اب وہ کیا ہی جو تیری گور کو روشن کرے ہاتھ پانون تیرے جسوقت مین
کہ پھٹ جائینگے جو مراد از ہم ریختہ ہونے سے ہی تو ایسے پر و بازو تیرے ہین جنسے جان تیری اوپر کو اڑے نور دل
کا اور ہی جگہ سے ہی اہی یار غار یعنے تو یار غار کا ہی جو گور ہی اُسکو مثل دیگر اعضا و قوی کے مستعارت سمجھے جیساکہ
اب تو اِس مستعار مین مست عار ہو رہا ہی اور ننگ مستعار کو گوارا کیئے ہوے ہی جسوقت مین کہ یہ روح حیوانی جو
بالفعل مادۂ زندگی ہی نہ رہی اور فنا ہوئی تو وہ جان جو باقی ہی یعنے اصل روح اسکو تجھے اسکی جگہ بٹھانا چاہیے اور
شرط من جاء بالحسنۃ بجالانا بلکہ حسن کو اُس بارگاہ مین لیجانا ہی تبا تو انسان سے جو ہر رکھتا ہی یا گدھا ہی لدو بوجھ
لدا ہوا جب یہ اعراض جو اعضا وغیرہ ہین فنا ہوے تو کیسے لیجائیگا اخر جیسے من جاء بالحسنۃ ہی ایسے ہی شرط
من جاء بالسئۃ بھی ہی اہل کلام کا قول ہی العرض لایبقی نے زمانین عرض باقی نہین رہتا ہی دو زمانون مین بلکہ سرد قت
پیدا ہوتا ہی کہ جو زمانۂ سابق مین موجود تھا وہ زمانۂ حال مین معدوم ہو جائے بس یہ اعراض جو نماز روزہ کے سابق مین
تھے اعراض حال سے جو زمان حال موت ہی اِس سے بدلجائین پھر انکو کیسے نقل کر سکتا ہی لیکن یہ ضرور ہی کہ اعراض
یعنے نماز روزہ وغیرہ امراض کو جو ہر سے دفع کرتے ہین تو جو ہر اس عرض سے مبدل ہو جاتا ہی جیسے پرہیز سے
مرض زائل ہو جاتا ہی بس عرض پرہیز جوہر کا ہی جو جدوجہد ہی کہ دہان تلخ جوہر کا جو مرض سے ہوتا ہی اِس
پرہیز سے شیرین شہد ہو جاتا ہی دیکھو کھیتی سے خاک سنبلہ ہو جاتی ہی جو ایک برج خوبصورت ہی اور دوا سے بال
جو سیدھے ہوتے ہین کیسے مسلسل پیچدار دلاویز ہو جاتے ہین نکاح جو عورت سے کیا جاتا ہی یہ عرض ہی جس سے
مقصود فرزند ہی جو جوہر ہی ایسے ہی اسپ و اشتر کو جفت کرنا عرض ہی اور غرض اِس سے کرہ پیدا ہونا اور
اور علی ہذا باغ کا لگانا بھی عرض ہی جو ہر اِسکا میوہ کہ اِسی سے غرض ہی کیمیا کو عمل مین لانا بھی عرض ہی

اگر تو نے اِس سے کوئی جوہر بنا لیا ہی تو لا دکھا اور صیقلی کرنا ای شاہ من یہ بھی عرض ہی کہ جس عرض سے جوہر صفا پاتا ہی اب یہ شعر نتیجہ سب شاہدون کا ہی کہ جب یہ کیفیت ہی تو یہ مت کہے کہ مین نے عمل کیے ہین جو اعراض ہین تو حاصل اِن اعراض کا دکھا اور اِس بات سے مت بھاگا جا اور جان بچا بغیر اِس حاصل کے چھٹکارا محال ہی پس بادشاہ کہتا ہی کہ یہ جو تو صفت کر رہا ہی سب عرض ہی اِس سے خاموش ہو یہ تو ایسا ہی جیسے کوئی سائل بزر کو فرمائی کیواسطے ہمارے قولہ گفت شاہا بے قنوط عقل نیست ✦ گر تو فرمائے عرض را نقل نیست ✦ پادشاہا جز کہ پاس بندہ نیست ✦ ہر عرض کان رفت باز آیندہ نیست ✦ گر خودی مر عرض را نقل و حشر ✦ فعل بودی باطل و اقوال حشر ✦ این عرضہا نقل شدندون دگر ✦ حشر ہر فانی بود کون دگر ✦ نقل ہر چیزے بود ہم لائقش ✦ لائق گلہ بود ہم شائقش ✦ وقت محشر ہر عرض را صورتیست ✦ صورت ہر یک عرض را نوبتیست ✦ بنگر اندر خود تو بودی عرض ✦ جنبش جنسی و جنبی با عرض ✦ بنگر اندر خانہ و کاشانہا ✦ ز مہندس بود چون انسانہا ✦ کان فلان خانہ کہ مادیدیم خوش بود موزون صفحہ و سقف و درش ✦ از مہندس ال لغرض اندیشہا ✦ آلت آوردہ شیون از پیشہا ✦ چیست اصل و مایہ ہر پیشہ ✦ جز خیال و جز عرض اندیشہ ✦ جملہ اجزاے جہان را بنگر عرض ✦ در نگر حاصل شد جز از عرض ✦ اول فکر آخر آمد در عمل ✦ نسبت عالم چنان دان در ازل ✦ میوہا در فکر دل اول بود ✦ در عمل ظاہر آخر میشود ✦ چون عمل کردی شجر بنشاندی ✦ اندر آخر حرف اول خواندی ✦ گرچہ شاخ و برگ بخش اول ست ✦ آن ہمہ از بہر میوہ مرسل ست پس سرے کہ مغز این افلاک بود ✦ اندر آخر صاحب لولاک بود ✦ نقل اعراض ست این بحث مقال ✦ نقل اعراض است این شیر و شغال ✦ جملہ عالم خود عرض بودند تا ✦ اندرین معنی بیامد دل اتی ✦ این عرضہا از چہ زاید از صور ✦ وین صور ہم از چہ زاید از فکر ✦ اینجہان یک فکر تست از عقل کل ✦ عقل چون شاہ ست و فکرتہا رسل ✦ عالم اول جہان امتحان ✦ عالم ثانی جزاے این و آن ✦ چاکرت شاہا خیانت میکند ✦ الغرض زنجیر و زندان میشود ✦ بندہ ات چون خدمت شائستہ کرد ✦ الغرض نے خلعتی شد در نبرد ✦ این عرض با جوہران بیضہ است و طیر ✦ این ازان و آن ازین زاید بسیر ✦ المعنی قنوط بالفتحتین ناامیدی و ناامید ہونا قشر بالکسر دانہ و پوست درخت نبرد بفتح جنگ غلام نے کہا ای شاہ یہ جو تو فرماتا ہی کہ عرض کو نقل نہین ہی یہ بات ایسی ہی کہ عقل سے ناامید ہوے تو کہے اے بادشاہ یہ بڑے پاس کی بات بندہ کے واسطے ہی کہ جو عرض جاتا رہا وہ لوٹنے والا نہین ہی اگر عرض کو نقل و حشر نہوتا یعنے حشر مین جمع نہوتے اور لوٹتے نہین تو سارے فعل باطل اور جملہ قول پوست اور بھوسی ہو جاتے یہ عرض سب نقل ہونگے مگر دوسرے رنگ پر اور ہر فانی کا حشر ہوگا لیکن دوسری طرح پر ہر چیز لائق اُسکے منقول ہوگی اور ہر شائق اپنے گلہ کے لائق ہوگا محشر کے وقت ہر عرض کی ایک صورت ہی اور ہر صورت عرض کی ایک باری و وقت اور تو آپ کو تو غور کر کیا تو عرض نہین ہی اور نہ جنبش جنسی

اور نہ ایک جفت باغرض کے ساتھ جفت ذرا خانون اور مکانون کو غور کر اور اپنی باتون کو جو مہندس سے تجکو تھین مہندس اندازہ اور مقدار اشکال کا کرنیوالا تو اُس سے نہین کہتا تھا کہ فلان خانہ کہ ہمنے دیکھا ہی بہت اچھا ہی اُسکا صفہ اور سقف اور دروازہ سب موزون ہی اور یہ اندیشے تیرے جو عرض ہین اپنی صورتون اور شانون کے واسطے ہر پیشون سے آلے لائے اور یہ صورت خیالیہ جو مہندس کی ذہن مین تھی جو ہر ہو گئی اب بتا تو ہر پیشہ کا مایہ اور اصل کیا ہی سوائے خیال اور عرض اندیشہ کے یہی سب کی جڑ ہی تو جملہ اجزاے جہان کو خیال کر کچھ بھی معرض کے حاصل ہوا ہی مگر بنظر انصاف نہ بنظر اپنی غرض کے تو جانے کہ ہر عرض کا نتیجہ ہی دیکھ تو روز اول مین اول فکر پیدایش جہان کی پیدا ہوئی آخر اُسکے عمل سے یہ جہان پیدا ہوا اول میوے کی فکر دل مین ہوتی ہی پھر عمل سے آخر مین ظاہر ہوتا ہی یعنے اُسی فکر پر عمل کرنے سے اور عمل یہ کہ اُسی میوے کی فکر سے تو درخت لگاتا ہی پھر آخر مین جاکے وہی حرف اول جو فکر میوے کی ہی پڑھتا ہی یعنے میوہ پاتا ہی اگرچہ شاخ و برگ و جڑ اُس درخت کی جو فکر میوے سے لگایا گیا میوے سے اول ہی لیکن یہ سب سامان در اصل میوے ہی کیواسطے ہی جیسے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل و منزان افلاک کے ہین آخر مین ظہور اُنکا ہوا اور تھے صاحب لولاک لما خلقت الافلاک بس یہ جو کچھ انکے سوا اعراض تھے ظاہر ہوتے رہے آخر جو مقصود تھے وہ ظاہر ہوے جیسے درخت کی شاخ و برگ اور بیخ خود یہ بحث و گفتگو جملہ نقل و اعراض ہی اور یہ شعر و شغال بھی نقل اعراض شعر و شغال اس سبب سے کہ بادشاہ کہتا ہی یہ رد کرتا ہی یہ کہتا ہی بادشاہ رد کرتا ہی بس گفتگو باہمی مین شعر و شغال کا حال ہی تمام اہل جہان خود عرض تھے جب تو اِس معنی مین حق تعالی نے فرمایا ہل اتی علی الانسان حین من الدہر لم یکن شیئا مذکورا البتہ آیا انسان پر ایک وقت زمانہ سے کہ نہ تھا انسان شیئ مذکور یعنے وجود انسان کا نہ تھا خدا تعالی کی صور علمیہ مین تھا بس اُسوقت عرض تھا پھر یہ عرض کس سے پیدا ہوا اُسی صور علمیہ سے اور صور علمیہ فکر پیدایش انسان سے یہ جہان ایک فکر ہی عقل کل سے اور عقل کل خواہ جبریل خواہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ عقل ایسی ہی جیسے بادشاہ اور جملہ فکرین اُسکی قاصد و پیک بس عالم اول جہان امتحان کا ہی کہ تعین کیا کرتا ہی اور عالم ثانی محل جزاے ہر کس و ناکس باب مثال دیتا ہی کہ اے بادشاہ اگر تیرا کوئی چاکر خیانت کرتا ہو تو وہی عرض خیانت زنجیر و زندان ہو جاتا ہی اور جو کوئی بندہ خدمت شایستہ بجا لاتا ہی تو وہ خلعت ہو جاتا ہی آخر خدمت شایستہ جو جنگ گاہ مین بجا لایا ہی عرض ہی تو ہی جو خلعت سے بدل گئی عرض یہ عرض اپنے جوہر دن کے ساتھ ایسے ہین جیسے انڈا اور مرغ کہ کسی وقت مین انڈا مرغ سے پیدا ہوتا ہی اور کسی وقت مین مرغ انڈے سے بالخلاف شرح بحر العلوم مین در مہندس کہ در مہندس الا سقف و در بلا عطف کہ بلا عطف بھی ہو سکتا ہی ستونون کو ستون اور نے خلعتی کو بے خلعتی لکھا ہی قولہ گفت شاہنشہ چنین گیر المراد این عرضہای تو یک جوہر نژاد

گفت مخفی داشت ست آنرا خرد ✤ تا بود غیب انچنان نیک وبد ✤ زانکه گر پیدا شدی اشکار فکر ✤ کافر و مومن نگفتی جز که ذکر ✤ بس عیان بودی نه غیب ای شاه دین ✤ نقش دین وکفر بودی بر جبین ✤ کے درین عالم بت و تبگر بدے ✤ چون کسے راز سرّه تسخر بدی ✤ بس قیامت بودی این دنیاے ما ✤ در قیامت که کند جرم وخطا ✤ گفت شه پوشیده حق پاداش بد ✤ لیک از عامه نه از خاصان خود ✤ گر بدامے انگنم من یک اسیر ✤ از اسیران خفیه دارم نزد وزیر ✤ حق بمن نمود بس پاداش کار ✤ در صور هاے علها صد هزار ✤ تو نشانے ده که من دانم تمام ✤ ماه را بر من نمی پوشد غمام ✤ گفت پس از گفت من مقصود چیست ✤ چونکه تو میدانی که انچه بود چیست ✤ گفت شه حکمت در اظهار جهان ✤ آنکه دانسته برون آید عیان ✤ انچه میدانست ناپید انکرد ✤ بر جهان ننهاد بیخ خلق و درد ✤ یکزمان بیکار نتوانی نشست ✤ تا بدی یا نیکی از تو بر نجست ✤ این تقاضاهاے کار از بهر آن ✤ شد موکل تا شود سرت عیان ✤ پس گلابه تن کجا سان شود ✤ چون سرشته ضمیرش میکشد ✤ تا نه توشد نشان آن کشش ✤ بر تو میکاری بود چون جان کنش ✤ انچنان آنچنان زاید ابد ✤ هر سبب مادر اثر ازدی ولد ✤ چون اثر زائید آنهم شد سبب ✤ تا بزائید او اثرهای عجب ✤ این سبب ها نسل بر نسلست لیک ✤ دیده باید نور نیک نیک ✤ شاه با او در سخن انجا رسید ✤ تا بدیها زدی نشانی یابد ✤ گر بدید آنشاه جویا دور نیست ✤ لیک ما را ذکر آن دستور نیست ✤ المعنی گیرای فرض کن اشکار شکار خلق با نفع در دزده گلابه کمگل تا سه اندوه وملال واضطراب شاهنشاه نے کہا تو ایسے ہی فرض کرلے مجکو اختیار ہی مگر تیری ان عرضون نے ایک جوہر نہ جانا جو معلوم ہوتا اسنے کہا کہ اسکو خدا نے چھپایا ہی تو اس جہان کا نیک و بد غیب پوشیدہ رہے اس سبب سے کہ وہ شکار جنکو فکر شکار کرتی ہی اور سمجھ لیتی ہی اگر نہ چھپاتی تو کافر و مومن سوائے ذکر یا د خدا کے کچھ فکر تے بس یہ عالم غیب غیب نہوتا عیان ہوتا اور ہر ایک کی پیشانی پر لکھ جاتا کہ یہ کافر ہی یہ مومن پھر اس جہان مین نہ بت ہوتا نہ بت گر ہوتا نہ کسی کو کسی پر مجال تمسخر کی ہوتی بس یہ دنیا جو دار جزا نہین ہمارے لیئے قیامت ہوجاتی اور قیامت دار جزا ہی نہ محل جرم وخطا پھر بادشاہ نے کہا کہ اللہ تعالی نے بدلا بد کا عوام سے چھپایا ہی لیکن خاصون سے نہین چھپایا ہی مثلا مین اپنے امیرون سے اگر کسی امیر کو جال مین پھانسون تو اسکو اور امیرون سے چھپاؤنگا نہ وزیر سے تجھی کو اللہ تعالی نے بہت اور لاکھون پاداش کام کے ہر گونہ عملون مین دکھائے تو بھی کوئی پتہ مجکو بتا کہ مین اسکو پورا پورا سمجھ لون اور جانون کہ ہان ابر ماہ کو نہین چھپاتا ہی اور اب تو چھپائے ہوے ہی غلام نے کہا اب میرے کہنے سے مقصود کیا ہی جب تو کیفیت اسکی جو کچھ ہی خود جانتا ہی اور کہتا ہی کہ مین پاداش کو دیکھتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اس جہان کے ظاہر کرنے مین یہ حکمت ہی کہ جو کچھ اسکے علم مین تھا ظاہر ہوجائے بس جو کچھ اسکے علم مین تھا جبتک پیدا نہ کرلیا جہان پر بیخ خلق و درد کا نہ رکھا اب تو دم بھر بیکار نہین بیٹھ سکتا جبتک کوئی بدی یا نیکی تجھ سے نہ ہوے اور یہ تقاضا فعل کا اسواسطے تجھپر موکل ہوا تو تیرا بھید ظاہر ہو کہ تیرے کام کیسے ہین

بس یہ گلہ یہ تن کا کیسے چین لے جو سرشتہ ضمیر کا اُسکو کھینچتا ہی لہذا یعنی تیری جو اُس فعل مین ہوتی ہی نشان
اُسی کشش دل کا ہی کہ بیکار نہین رہنے دیتا اور بیکاری سمجھ جانکنی اُسکی ہوتی ہی یہ جہان اور وہ جہان دونون ہمیشہ
جنتے رہتے ہین ہر سبب ایسا ہی جیسے مادر اور اسکا اثر ایسا جیسے ولد اور جب اُس سبب نے اثر جنا وہ بھی سبب ہوگیا
اُس سے اور اثر عجب عجب پیدا ہوئے لگے بس یہ سبب ایسے ہی نسل بر نسل ہین لیکن دیدہ نہایت اچھا روشن
منور اِسکی دید کو درکار ہی بادشاہ اُس غلام کے ساتھ گفتگو مین اِس حد کو پہونچا اب نہین معلوم کہ اُس سے کوئی نشان
دیکھا یا نہ دیکھا البتہ تھا وہ شاہ جو یا اگر دیکھا ہو تو کیا بعید لیکن ہمارا دستور نہین جو ہم اُسکو ذکر کرین

پھر پوچھنا حال شاہ کا دوسرے غلام سے

قولہ چون زگریبا بیامد آنغلام ✤ سوے خویشش خواند آن شاہ ہمام ✤ گفت صحائف نعیم دامو ✤ بس لطیفے وظریف
خوبرد ✤ پس سوے کار فرستادند کر ✤ تا ازین دیگر شود او باخبر ✤ پیش خویشش بصد لطف وکرم ✤ بعد ازان گفت
ای چو ماہ اندر ظلم ✤ ماہروئے جعد موئے مشکبو ✤ نیکخوئے نیکخو کے نیکخو ✤ ابد ریغا گر نبودی در تو آن ✤ کہ ہمیگوید برائے
تو فلان ✤ شاد گشتی ہر کہ رویت دیدی ✤ دیدنت ملک جہان از دیدی ✤ گفت رمزے رابگو ای پادشاہ ✤ کز برائے
من بگفت آن دین تباہ ✤ گفت اول وصف دور وئیت کرد ✤ کاشکارا تو دوائے خفیہ درد ✤ خشت پاریش راجو
از شہ گوش کرد ✤ در زمان دریائے خشمش جوش کرد ✤ کف برآورد آنغلام وسرخ گشت ✤ تا کہ موج ہیجوا از حد گذشت
کو زاول دم کہ با من یار بود ✤ ہمچو سگ در قحط سرگین خوار بود ✤ چون دماوم کرد ہیجوش چون جرس ✤ دست بر لب
زد شہنشاہش کہ بس ✤ گفت دانستم ترا از وی بدان ✤ از تو جان گندہ است وزیارت دہان ✤ پیش ازین ای گندہ
جان از دور تو ✤ تا امیر او باشد و مامور تو ✤ بہر این گفتند اکابر در جہان ✤ راحة الانسان فی حفظ اللسان ✤ در حدیث
آمد کہ تسبیح ریا ✤ ہمچو سبزہ گو لحن دان اے کیا ✤ پس بداند کہ صورت خوب دنکو ✤ با خیال بد نیرزد یک تسو ✤ در بود صوت
خیر و ناپذیر ✤ چون بود حلقش نکو در پاش میر ✤ چند بازی عشق با نقش سبو ✤ بگذر از نقش سبو و آب جو ✤ چند باشی
عاشق صورت بگو ✤ طالب معنی شود معنی بجو ✤ صورت ظاہر فنا گردد بدان ✤ عالم معنی بماند جاودان ✤ صورتش
دیدی ز معنی غافلی ✤ از صدف در را گزین گر عاقلی ✤ این صدفہا ے قوالب در جہان ✤ گرچہ جملہ زندہ اند از بہر جان ✤
لیک اندر ہر صدف نبود گہر ✤ چشم بگشا در دل ہر یک نگر ✤ کان چہ دارد این چہ دارد میگزین ✤ زانکہ کیا لست آن
در ثمین ✤ گر بصورت بنگری کوہے بشکل ✤ در بزرگی ہست صد چندان ز لعل ✤ ہم بصورت دست و پا و چشم تو ✤
ہست صد چندان کہ نقش چشم تو ✤ لیک پوشیدہ بناشد بر تو این ✤ کز ہمہ اعضا دو چشم آمد گزین ✤ از یک اندیشہ
کہ آید در درون ✤ صد جہان گردد بیکدم سرنگون ✤ جسم سلطان گر بصورت یک بود ✤ صد ہزاران لشکرش در تگ بود ✤
باز شکل و صورت شاہ صفی ہست محکوم یکی فکر خفی ✤ خلق بے پایان ز یک اندیشہ بین ✤ گشت چون سیلے روانہ بر زمین ✤

ہست آن اندیشہ پیش خلق خرد ٭ لیک چون بسطے جہانرا خورد و برد المعنی تسبیح کنارہ دناحیت وربع دانگ معرب اسکا طسوج بہ تشدید سین نہین قیمتی جب حمام سے وہ غلام لوٹ کے آیا بادشاہ نے پاس بلایا اور دعا کرکے کہا کہ صحیح ہون ہمیشہ تیرے واسطے نعمتین تو نہایت لطیف وخوش طبع اور خوبرو ہی پھر دوسرے غلام کو کسی کام کیواسطے بھیجدیا تا اس دوسرے کے حال سے خبردار ہو اور اسکو بڑے لطف وکرم سے اپنے سامنے بٹھایا اور پھر کہا کہ اے اندھیرے کے چاند تو ماہر اور جدمو اور مشکبو اور نیکخو ہی چنانچہ اس صفت کو بنظر مبالغہ تین بار کہکے کہا کہ ہائے افسوس کیا اچھا ہوتا اگر تجھ مین وہ بات نہوتی جو فلان شخص یعنے وہی دوسرا غلام بتاتا ہی شاد ہوتا جو کوئی تجکو دیکھتا اور تیرے ایک دیدار کی قیمت ملک جہان کو جانتا کہا وہ رمز تو کہ اے بادشاہ کہ میرے حق مین اُس تباہ دین نے کہی ہی کہا اول وصف تو اُسنے تیری دوروئی کا کیا کہ منافق ہی ظاہر تو دو اہی باطن مین درد جب اسنے بادشاہ سے اپنے یار کے خبث کو سنا فوراً دریا اُسکے غصہ کا جوش مین آیا جھاگ منھ مین بھر لایا اور سرخ ہو گیا یہانتک کہ موج اُسکے ہجو کی حد سے گذری کہ وہ پہلے ہی سے جب سے مجھ سے یار ہوا ہی فحط کے کتے کیطرح سرگین خوار تھا جب اسنے ہجو اُسکی سنی جس کیطرح کی بادشاہ نے اسکے لب پر ہاتھ مار کے کہا کہ بس اور کہا مین نے تجکو ایسا جانا کہ تیری جان گندی ہی اور اُسکا دہان گندہ بس اے گندہ جان تو ہم سے دور بیٹھ کہ وہ امیر ہوگا تو امور اُسکا آب مقولات مولانا رح کے ہین کہ بزرگون نے اسیواسطے کہا ہی کہ راحت انسان کی حفظ زبان مین ہی حدیث شریف مین ہی کہ تسبیح مکر کی ایسی ہی جیسے گلخن کا سبزہ بس اے دانا اس سبزہ کا کیا اعتبار گو گلخن مین واد اشبلع کا ہی خوب جان نے کیسی ہی صورت خوب واچھی ہو اور خیالات اُسکے بد ہین تو ان خیالات بد کے ساتھ ذرا قیمت نہین رکھتی اور اگر صورت حقیر و نامقبول ہو اور خلق اچھا تو اُسکے قدمون کے تلے جان دیدے تو گھڑے کے نقش ونگار کا کب تک عاشق رہیگا اس نقش ونگار کو چھوڑ اور اُسکے پانی کی جستجو کر کہ پانی کیسا ہی تو کب تک عاشق صورت کا رہیگا بنا طالب معنی کا ہو اور معنی کو ڈھونڈھ صورت ظاہری فنا ہو جاتی ہی اچھی طرح جان لے مگر عالم معنی ہمیشہ رہتا ہی صورت تو تو نے دیکھ لی اور معنی سے غافل ہی لیکن اگر غافل ہی تو صدف سے موتی نکال اور چھانٹ یہ اصداف قالب کے جہان مین سب جان کیواسطے زندہ ہین لیکن ہر صدف مین گہر جان کا نہین ہوتا گو جان ہی آنکھین دل کی کھول اور ہر ایک گوہر مین نظر کر کہ اُسمین کیا ہی اسمین کیا ہی اسکو چھانٹے رہ اسواسطے کہ وہ موتی قیمتی نہایت کیا ب ہی پہاڑ کو دیکھ کہ بظاہر شکل مین کیسا بزرگ ہی مگر لعل کے بیسوین حصہ کے برابر نہین گو وہ ذرا سا ہوتا ہی تیرے خود ہاتھ پانون اور جسم کے تیری آنکھ اُنکا سوان حصہ نہین پھر آنکھ کی بزرگی کو دیکھ کہ تمام اعضا پر بزرگی اُسکی پوشیدہ نہین ہی سب مین چیدہ گزیدہ ہی ایک اندیشہ سے کہ وہ کتنا ہوتا ہی جب دل سے ظاہر ہوتا ہی جو مراد دعا سے ہی سیکڑون جہان کو دم بھر مین سرنگون کرتا ہی بادشاہ کا جسم اگرچہ بظاہر ایک ہوتا ہی لیکن لاکھون

اہل لشکر اُسکے قدم پر قدم رکھتے ہین اور پس رو ہوتے ہین یعنے مطیع و منقاد پھر شکل و صورت اسی شاہ برگزیدہ کی
محکوم ایک فکر خفی کی ہی کہ عالم غیب سے القا ہوتی ہی کہ اسی ایک اندیشہ سے بیحد مخلوق اہلے کیطرح زمین پر چلتی
پھرتی ہی وہ اندیشہ مخلوق کے نزدیک خرد ہی لیکن ہی ایسا کہ اہلے کیطرح چاہے تو جہان کو کھالے اور بہا لیجائے جیسا
کہ حضرت نوح کے وقت مین ہوا اور حضرت لوط کے اور علی ہذا اور انبیا و غیرہم کہ سب شاہ صفی تھے الخلاف شرح بحر العلوم
پہلے شعر مین دائمو بوا و اشباع جو خبر شعر عربی مین پیدا کرتے ہین اور قافیہ مین معتبر ہی نہین لکھا صد چندان زلعل
مین حرف زا نہین ہی کہ جس سے مصرعہ ناموزون ہو قولہ خلق عالم چون رمہ است دحق شبان ✤ بید و اند جملہ را روز
شبان ✤ پس چو می بینی کہ از اندیشہ ✤ قائم ست اندر جہان ہر پیشہ ✤ خانہا و قصرہا و شہرہا ✤ کوہہا و دشتہا و نہرہا ✤
ہم زمین و بحر و ہم مہر و فلک ✤ زندہ از وے ہمچو از دریا سمک ✤ پس چرا از ابلہی پیش تو کور ✤ تن سلیمان ست و
اندیشہ چو مور ✤ بنماید پیش چشمت کہ نہ رگ ✤ ہست اندیشہ چو موش و تن سترگ ✤ عالم اندر چشم تو ہول عظیم ✤
زا برد برق و رعد داری لرزو بیم ✤ در جہان فکرتے ای کم زخر ✤ ایمن و غافل چو سنگ بیخبر ✤ زانکہ نقشے و زخرد
بے بہرہ ✤ آدمی خود نیستی خر کرہ ✤ جہل محضے ذ خرد بیگانہ ✤ بو نداری از خدا دیوانہ ✤ سایہ را تو شخص می بینی ز جہل ✤
شخص ازان شد نزد تو بازی سہل ✤ نک ز غیبت یک نمود از آشست ✤ کز لطافت چون ہوا ے دلکش ست ✤
تا بہ جسمی در نمی گنجد کثیف ✤ آگہی نبود بصر را زان لطیف ✤ باز افزون ست ہنگام اثر ✤ از ہزاران تیشہ و تیغ و تبر ✤
باش تا روزیکہ آن فکر و خیال ✤ بر کشاید ہمچو بی پر و بال ✤ کوہہا یعنی شدہ چون پشم نرم ✤ نیست کشتہ این زمین
سرد و گرم ✤ نے سما یعنی ز اختر نے وجود ✤ جز خدا ے واحد حی ودود ✤ یک فسانہ راست آید یا دروغ ✤ تا دہد
مر ترا ستیہا را فروغ ✤ المعنی یعنے یہ ساری مخلوق اور تمام عالم ایک گلہ ہی اور حق جو ہی اندیشہ خفی ہی یہ شبان ہی
کہ سب کو رات دن دوڑاتا ہی اپنے اپنے کام و حال مین پھر جب تو دیکھتا ہی کہ ایک اندیشہ سے جہان مین ہر پیشہ
قائم ہی مکان اور محل اور شہر اور پہاڑ اور جنگل اور نہرین اور زمین بھی اور دریا اور مہر و فلک بھی سب اُسی سے
زندہ ہین جیسے مچھلی دریا سے پھر کیسی بیوقوفی سے ای اندھے تیرے سامنے تن سلیمان ٹھہرا ہی اور اندیشہ مور تیری
آنکھ کے سامنے جو چھوٹا ہی وہ بڑا ہی تیرے نزدیک اندیشہ موش ناچیز ہی اور تن بہت بڑی چیز تو تن کو بڑھاتا ہی اندیشہ
کی قدر نہین کرتا عالم تیری آنکھ مین بڑا ہولناک و عظمت والا ہی جسکے ابر و برق و رعد سے کیسا لرزتا کانپتا ہی
تو اپنی ہی فکر کے جہان مین پڑا ہی بخوف و غافل جیسے پتھر بیخبر بس تو خر سے کمتر ہی اس سبب سے کہ تو انسان
کب ہی نقش انسان ہی خرد سے بے بہرہ نہ تو آدمی خو بلکہ خر کرہ جہل محض خرد سے بیگانہ خدا کی تو تجھ مین نہین
خدا سے دیوانہ تو سایہ کو خاص شخص جانتا ہی اس سبب سے شخص کا پہچاننا جو اصل و مشکل ہی تجھپر ایک
کھیل اور سہل ہی یہ لے ایک مثال مثلاً آگ کہ وہ آگ جو پوشیدہ ہی یعنے کرہ نار کہ ہوا کی طرح بسبب لطافت

کے نظر نہین آتی ایک نمود اُسی آگ کی یہ آگ ہی جو مرکب ہو جانے سے نظر آتی ہی جیسے کہ جب کسی جسم کثیف مین سماتی ہی تو اُسکی آمیزش سے کثیف ہو کے نظر آتی ہی ورنہ بینائی کو بسبب اُسکی لطافت کے کچھ اُس سے بہرہ نہین ہی اور پھر جب اثر کرتی ہی تو جسم کے لیے ہزارون نیشون اور تیغ و تبر سے بڑھ کے ہوتی ہی یہی حال اُس اندیشہ کا ہی کہ مرئی نہین ہوتا اور جب کسی مین داخل ہوتا ہی تو پھر جو ہوتا ہی وہ ہوتا ہی آپ اُنھین کی نسبت جو سایہ کو شخص سمجھ رہے ہین فرماتے ہین ٹھہرا رہ اُسدن تک کہ جس دن وہ فکر و خیال بیحجابی کے ساتھ پر و بال کھولین اور تو پہاڑ و نکو ایسا دیکھے جیسے پشم نرم چنانچہ احوال قیامت مین فرمایا ہی وتکون الجبال کالعھن المنفوش اور ہونگے پہاڑ مثل اُون رنگین دھنی ہوئی کے اور یہ زمین جو کبھی سرد ہوتی ہی اور کبھی گرم نیست ہو جائیگی نہ آسمان کو دیکھے گا نہ ستارونکو سب بیوجود ہونگے سوا اُسکی ذات کے جو واحد اور زندہ اور دود ہی آب ایک فسانہ ہی چاہے راست ہو یا دروغ مگر راستیون کو فروغ دیتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین نمودار آگشت کو نمودار آگشت لکھا ہی اور چار شعر اسی داستان کے صدر سرخی داستان بعد مین لکھے ہین

حسد کرنا حشم اس بندۂ خاص پر

قولہ پادشاہی بندۂ را راز کرم ✤ برگزیدہ بود از جملہ حشم ✤ جانگی او وظیفہ چل امیر ✤ دہ کہ یک قدرش ندیدی صد وزیر ✤ از کمال طالع و اقبال نخجت ✤ او ایازی بود و شہ محمود وقت ✤ روح او با روح شہ در اصل خویش ✤ پیش ازین تن بود ہم پیوند و خویش ✤ کار آن دارد کہ پیش از تن بدست ✤ بگذرانہا را کہ تو حادث شدست ✤ چشم عارف را سنگوئے احول ست ✤ چشم او بر کشتہاے اولست ✤ آنچہ گندم کاشتندش آنچہ جو ✤ چشم او آنجاست روز و شب گرو ✤ آنچہ اندستون شب ست جز آن نزاد ✤ حیلہا و مکرہا بادست باد ✤ کے شود دلخوش بحیلتہاے کش ✤ آنکہ بیند حیلۂ حق بر سرش ✤ او درون دام دامی می نہد ✤ جان تو نے زان جہد نے زین جہد ✤ گر بروید گر بریزد صد گیاہ ✤ عاقبت بر روید آن کشتہ آلہ ✤ کشت تو کاریدہ بر کشت نخست ✤ این دروم فانی ست و آن ادراست ✤ تخم اول کامل و بگزیدہ است ✤ تخم ثانی فاسد و پوسیدہ است ✤ افگن این تدبیر خود را پیش دوست ✤ گرچہ تدبیرت ہمہ تدبیر اوست ✤ کار آن دارد کہ حق افراشت ست ✤ آخر آن روید کہ اول کاشت ست ✤ ہر چہ کارے ازیراے او بکار ✤ چون اسیر دوستی ای دوستدار ✤ کرد نفس درد و کار او مپیچ ✤ ہر چہ آن نے کار حق ہیچ ست ہیچ ✤ المعنی جانگی روزینہ و راتبہ و خوراک اور بار جاری کرنا و عرفاً وظیفہ و روزینہ یعنے بادشاہ نے ایک بندہ کو اپنے کرم سے سارے حشم مین چھانٹا تھا ایک خوراک اُسکی ایسی ہوتی تھی جو وظیفہ چالیس امیر کا ہوتا اور کیا خوب کہ اُسکی ایک قدر سو وزیرون کو دیکھنا نصیب نہ ہوتی ایسا طالع اُسکا کمال پر تھا اور ایسا اقبال نخجت کا کہ گویا یہ ایاز تھا اور بادشاہ محمود اپنے وقت کا روح اُس کی بادشاہ کی روح سے در اصل

قبل اس تن سے ہم پیوند و خویش تھی اسواسطے کہ کام وہی بات کرتی ہی جو اس تن سے پہلے ہو چکی ہی اور جو حادث دنیہ ان سب کو چھوڑ چشم عارف راستگو کی احول ہی کہ وہ استعداد اور تقدیر دونوں کو دیکھتا ہی اُس سے پوشیدہ نہین اسکی آنکھ کا شتہاے اول پر ہی یہ شعر اور اشعار مابعد مقولات مولانا کے ہین کہ اِسکے لیے تو تضاد قدر نے گیہون بوئے ہین اور اُسکے لیے جو اُسکی آنکھین دن رات اِسی پر لگی ہوئی ہین کہ جس بات سے شب حاملہ ہوئی سو اُسکے کچھ نہ جنیگی اور مخلوق کے حیلے اور مکر کمی بیشی یا تغیر و تبدیل مین سب بیہودہ ہی بیہودہ ہین شب مراد اُسی ہنگام تعین تقدیر سے بھلا وہ شخص جو حقتعالی کے حیلون کو اپنے سر پر دیکھتا ہی وہ اور اچھے اچھے حیلون سے کب دل خوش ہوگا وہ جب تجکو پھانسنا چاہتا ہی تو جال کے اندر جال لگاتا ہی تا جان تیری کسی طرح نہ چھوٹے نہ اِس سے نہ اُس سے اگرچہ سیکڑون نباتات جمین اور جاتی رہین آخر جمتا وہی ہی جسکو اللہ نے بویا ہی تیرا بویا ہوا جو پہلے بوئے ہوے پر بویا گیا بس یہ دوسرا فانی ہی اور وہی پہلا وظیفہ اور تیرا رتبہ ہی پہلا تخم جو جو وہی کامل و گزیدہ ہی اور تخم ثانی تیرا بویا فاسد اور بوسیدہ ہان تدبیر سے غافل مت ہو مگر اِس تدبیر کو اُسکے سامنے ڈالدے اگرچہ تدبیر بھی تیری اُسی کی تدبیر ہی مطلب یہ کہ سبب توکل کر کام وہی کرتی ہی جسکو حق نے سربلند کیا ہی کہ آخر وہی جمتا ہی جو پہلے بویا ہی اب اے دوستدار تو جو کچھ بوئے اُسی کے واسطے بو اگر گرفتار دوست کا ہی یعنی جو عمل ہو خالصاً للہ ہو اور یہ نفس چور کہ تیرے اعمال چوراتا ہی اِسکے اور اِسکے کام کے پاس مت پھٹک اسواسطے کہ جو کام خدا کا نہین ہی سب ہیچ ہی ہیچ ہی بخلاف شرح بحر العلوم مین وہ کے بعد کاف نہین ہی نہ پیوند و خویش مین واو عطف کا اور نہ اینہا کے بعد را کشتہاے اول کو گشتہا بکاف تجمی و زردوکار کے درمیان مین نہ واو عطف کا لکھا قولہ پیش از انکہ روز دین پیدا شود ✤ نزد مالک وزدوین رسوا شود ✤ رخت زدیدہ بتدبیر و فلش ✤ ماند روز داوری برگردنش ✤ صد ہزاران عقل باہم برجند ✤ تا بغیر دام تو دامے نہند ✤ دام خود را سخت تر یابند و بس ✤ کے نماید قوتے با باد خس ✤ در نداری باور از من روبہین ✤ در نبی واللہ خیر الماکرین ✤ ور تو گوئی فائدہ ہستی چہ بود ✤ در سوالت فائدہ ہست ای عنود ✤ گر نداری این سوالت فائدہ ✤ چہ شنوم این را عبث بیعائدہ ✤ در سوالت فائدہ دارد یقین ✤ پس جہان بیفائدہ نبود ببین ✤ گر سوالت را بسے فائدہ وہاست ✤ پس جہان بیفائدہ آخر چرا ست ✤ در جہان از یک جہت بیفائدست ✤ از جہتہاے دگر پر عائدست ✤ فائدہ تو گر مرا فائدہ نیست مرترا چون فائدست از وی بایست ✤ فائدہ تو گر مرا نبود مفید ✤ چون ترا شد فائدہ گیر ایمرید ✤ ور منم زان فائدہ حرمان حر ✤ مرترا چون فائدست از این مبر ✤ حسن یوسف عالمی را فائدہ ✤ گرچہ بر اخوان عبث بُد زائدہ ✤ لحن داؤدی چنان محبوب بود ✤ لیک بر محروم بانگ چوب بود ✤ آب نیل از آبجیوان بُد فزون ✤ لیک بر قبطی منکر بود خون ✤ ہست بر مومن شہد زندگی ✤ بر منافق مرد نست و ژندگی ✤ چیست در عالم بگو یک نعمتی ✤

کہ نہ محرومند از وی امتی ✤ المعنی یہ شعر اوپر کے شعر سے متعلق ہی یعنے قبل اس سے کہ روز قیامت پیدا ہو اور ذرہ دین کا خدا کے سامنے رسوا ہو وہ جو اسباب ذریدہ ہی جسکو اسنے تدبیر دفن سے چوریا ہی وہ اسکی گردن پر رہیگا لاکھوں عقلین کو دین تڑپین اور تیرے دام کے سوا کوئی دام لگائین اپنے جال کو سخت تر ہی پائینگی جو جلدی نہین ٹوٹتا اور مرغ اسمین نہین پھنستا اسواسطے کہ تنکے کی قوت ہوا کے سامنے کیا چلتی ہی اور جو میری بات کا یقین نہین ہی تو جا قرآن مین دیکھ لے جیسا کہ فرمایا ہی ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین مکر کیا یہود نے عیسی کے قتل مین اور مکر کیا اللہ نے یہود سے واللہ سب ماکرین سے بہتر ہی اور اگر تو کہے کہ جب تقدیر غالب ہی تو فائدہ ہستی کا کیا ہی تو خیال تو کر اے سرکش کہ تیرے سوال مین کچھ فائدہ ہی یا نہین اگر یہ سوال تیرا فائدہ دہ نہو تو مین اسکو عبث بیفائدہ کیون سنون اور جو سوال تیرا بیفائدہ نہین تو جہان کیسے بیفائدہ ہوگا ذرا غور کرکے تو دیکھ جب تیرے سوال مین بہت فائدے اور جودت فکر کی ہی پھر جہان آخر بیفائدہ کیون ہی وہا بفتح زیر کی وجودت فکر اور اگر جہان ایکطرف سے بیفائدہ ہی جیسا کہ تیرا سوال ہی تو اور طرفون سے تو پر عائدہ ہی تیرا فائدہ جو تو سمجھے ہوے ہی اگرچہ میرے لیے وہ شکر نہین ہی خیر تجکو تو فائدہ اس سے ہی اسی پر قائم ہو جا تیرا فائدہ اگر مجکو فائدہ بخش نہین ہی نہو تجکو اگر اے سرکش فائدہ ہی تو اسی کو اختیار کرلے اگرچہ مین تیرے فائدہ سے آزاد در آزاد ہون مگر تجکو جو فائدہ خاص ہی اس سے تو مت الگ ہو اجائے حسن یوسف کا ایک عالم کو فائدہ تھا اگرچہ اخوان پر عبث اور زائد تھا لحن داؤدی کیسا محبوب و مرغوب تھا لیکن جو اسکی خوبی سے محروم تھا اسکے نزدیک ایک بانگ چوب تھا آب نیل بحیوان سے بڑھکے تھا اسواسطے کہ بہشتی چشمہ ہی لیکن ہر قبطی منکر پر خون تھا شہید ہونا مومن کے نزدیک زندگی تھی مگر منافق پر موت اور کہنگی زندگی کہنگی بنا تو جہان مین ایک نعمتی کیا ہی جس سے امتی محروم نہین بین الخلاف شرح بحر العلوم مین فائدہا کو فائدہا سا لکھا ہی اور فائدہ کو فائیدہ قولہ گاو خر را فائدہ چہ در شکر ہست ہر جان را یکے قوتے دگر ✤ لیک گر آن قوت بروی عارضی ست ✤ پس نصیحت کردن آزار انفیست ✤ گر کسے کو از مرض کل داشت دوست ✤ گرچہ نبیذ را کہ آن خود قوت اوست ✤ قوت اصلی را فراموش کردہ است ✤ روے در قوت مرض آوردہ است ✤ نوش را بگذاشتہ سم خوردہ است ✤ قوت علت ہمچو بوش کردہ است ✤ قوت اصلی بشر نور خدا است ✤ قوت حیوانی مراورا ناسزا است لیک از علت درین افتاد دل ✤ کہ خورد او روز و شب از آب و گل ✤ روے زرد و پاے سست و دل سبک ✤ جو غذاے و اسماذات الحبک ✤ آنغذاے خاصگان حق است ✤ خوردن آن بے گلو آنست ✤ شد غذاے آفتاب از نور عرش ✤ مر حسود و دیو را زرد و فرش ✤ در شہیدان یزقون فرمود حق ✤ آنغذا را نے دہان بدنے طبق ✤ دل زہر یابے غذاے میخورد ✤ دل زہر علمی صفائی میبرد ✤ صورت ہر آدمی چون کاسہ ایست ✤ چشم از معنی او حسلہ ایست ✤ از لقاے ہر یکی چیزے خوری ✤ وز قران ہر ترین چیزے بری ✤ چون ستارہ باستارہ شد قرین ✤ لائق ہر دو اثر زائد یقین ✤ از قران

مرد و زن زائد پسر ٭ وز قران سنگ و آهن هم شرر ٭ وز قران خاک با بارانها ٭ میوها و سبزها ریحانها ٭ وز قران سبزها با آدمی ٭ دلخوشی و بیغمی و خرمی ٭ وز قران خرمی با جان ما ٭ می بزاید خوبی و احسانها ٭ قابل خوردن شود اجسام ما ٭ چون برآید از تفرج کام ما ٭ سرخ‌روئی از قران خون بود ٭ خون ز خورشید خوشی گلگون بود ٭ بهترین رنگها سرخی بود ٭ وان ز خورشید است و از وے میرسد ٭ سبزه‌ئی کو قرین شد با زحل ٭ شوره گشت و کشت را نبود محل ٭ قوت اندر فعل آید از اتفاق ٭ چون قران دیو با اهل نفاق ٭ این معانی هست از چرخ نهم ٭ نے همه طاق و طرم طاق و طرم ٭ خلق را طاق و طرم عار نیست ٭ امر را طاق و طرم ها نیست ٭ از پی طاق و طرم خواری کشند ٭ بر امید عز خواری خوشند ٭ بر امید عز دور از ذره خدوک ٭ گردن خود کرده اند از خم چو دوک ٭ یعنی رائض چابک سوار خدوک یعنی تین بواو معروف و بواو معدولہ نیز خشم و شک و خجلت اندوہ و پریشانی و دغدغہ بتطبیق سابق کہ مومن منافق دونوں نبی سمجھ کے موافق سمجھتے ہیں موافق اسی کے فرماتے ہیں کہ گاہ خر کو شکر مین نصیحت ہی کیا فائدہ اسلیئے کہ ہر جان کیواسطے قوت جدا گانہ ہی لیکن یہ ضرور ہی کہ اگر وہ قوت اسپر عارضی کسی سبب سے ہی تو نصیحت کرنا اسکے حق مین رائضی ہی اسے چابک سواری جس سے گھوڑا ٹھیک ہو جاتا ہی مثلاً کوئی مرض کے سبب سے مٹی کھاتا ہی تو اسکو کیسے اسکا قوت گمان کیا جائے بلکہ وہ اپنی قوت کو بھول گیا ہی اور وہ جو مرض کا قوت ہی اسکی طرف رجوع ہو گیا ہی گو اچھی چیزین چھوڑ کے زہر کھاتا ہی اور اس مرض کے قوت نے اسکو سکھا کے لگڑی کر دیا ہی اب فرماتے ہین کہ انسان کا اصلی قوت نور خدا کا ہی اور جو قوت حیوانی ہین لائق انسان کے نہین ہین لیکن کیا کیجیے کہ وہ علت جو نفس پروری کی ہی اسکے سبب سے دل اسکا اسی مین پڑا ہوا ہی کہ رات دن آب و گل سے قوت کرتا ہی جیسے سبب سے منھ زرد ہی یا دن بدن مین دل بیقرار و بیک جیسا کہ مٹی کھانے والون کا حال ہوتا ہی تو تو ایسی غذا ڈھونڈھ جو آسمان کی راہون مین مثل انجم کے چلے پھرے اور آسمان کی راہین موافق اس آیت کے ثابت ہین والسماوات الحبک قسم ہی آسمان کی جو راہون والا ہی لیکن یہ غذا خاصون درد ولت کی ہی اور اسکا کھانا بیگانو اور دشمن و دندان کے ہی جیسے کھانا غذاے حیوانی کا دیکھو تو آفتاب کی غذا نور عرش سے ہی کہ ہر روز وہان سے پاتا ہی اور بے گلو و دہان کے کھاتا ہی اور جو غذا شیطان کے تھے کہ مراد ہاروت ماروت سے ہی انکی غذا دھوئین مین سے کہتے ہین کہ تمام دنیا کا دھوان انکے منھ کی راہ سے دماغ مین گھستا ہی اور ناک کی راہ سے نکلتا ہی اور جسو شیطان باعتبار کہ انپر حسد کر کے انکو اس بلا مین ڈالا فعول کا ذون مفعول کے لیے بھی آتا ہی اور شہیدون کے حق مین حق تعالی نے یرزقون فرحین بما اتٰھم اللہ من فضلہ فرمایا ہی رزق دیے جاتے ہین درانحالیکہ خوش ہین اس چیز پر جو خدا نے انکو اپنے فضل سے دی ہی اس غذا کے لیے بھی نہ دہان ہی نہ طبیعت ایسے ہی دل کا حال ہی کہ ہر بار سے جو موافق دل کے ہی غذا پاتا ہی اور ہر علم سے صفا حاصل کرتا ہی کہ اسکے لیے بھی کام و دہان درکار نہین صورت ہر آدمی کی مثل ایک کاسہ کے ہی کہ انکو اسکے معنی سے حساس ہی تو ہر ایک کی دید سے کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہی یعنے حاصل کرتا ہی اور صحبت ہر مصاحب سے کچھ پالیتا ہی مثلاً جب ایک ستارہ

دوسرے ستارہ کا قرین ہوگا تو فرد ہی دونون کے لائق اثر پیدا ہوگا جیسے مرد و زن کے قران سے پسر پیدا ہوتا ہی اور سنگ و آہن کے قران سے شرر ایسے ہی خاک و باران سے قران ہوتی ہی میوے اور سبزے اور ریحان حاصل ہوتے ہین اور جب سبزون کا آدمی سے قران ہوتا ہی دلخوشی و بیغمی و خرمی پاتا ہی اور اس خرمی و دلخوشی سے جب ہماری جان قران ہوتی ہی تو خوبیان اور احسان پیدا ہوتے ہین جس ہرگاہ کہ ہمارا مطلب سبزہ و تفرج سے نکلجائے کہ اس سبزے وغیرہ نے وہ کام دیا جو غذا سے ہوتا ہی و دلخوشی و خرمی پھر بھی ہمارے جسم قابل خوردن کے ہون ظاہر ہی کہ سرخروئی قرآن خون سے ہوتی ہی خورشید خوشی سے بھی خون گلگون ہوجاتا ہی پھر کیا حاجت سبزہ گلگون سے بہتر رنگ رخ ہی اگر اسکا خواہان ہی تو یہ رنگ خورشید کے اثر سے خود بخود پہونچتا ہی رہتا ہی اور جو زمین کہ زحل سے قرین ہی کہ رنگ سیاہ ہی وہ کھاری ہی کھیتی کا اسمین محل نہین اور قابل نصیحت نہین معمول ہی ہر قوت کہ پوشیدہ شی ہی دو چیزون کے متفق و موافق ہونے سے ظہور مین آتی ہی جیسے شیطان جب اہل نفاق کا قرین ہوتا ہی فساد ہی فساد پھیلاتے ہین یہ معانی جملہ چرخ نہم سے ہین جو عرش اعظم ہی نہ بالکل طاق و دھرم اسی کردہ فرد و طمطراق ظاہری تکرار واسطے مزید مبالغہ کے ہی مخلوق کا طمطراق تو عاریتی ہی مرنے وقت سب چھن جائیگا اور یہ حکم الٰہی کا طمطراق ہی جو باطینی ہی جو باقی و پائدار ہی جس طاق و طرم کیواسطے مخلوق کیسی ذلت اٹھاتے ہین اور عزت کی امید پر اسی ذلت مین خوش ہین سو خاک نہین اور بالفرض ہو بھی تو دو روزہ جسپر ایسا رشک اور پریشانی کہ اسکے غم مین ایسے گھلے کہ تکلہ سی گردن رگمئی الخلاف شرح بحر العلوم مین کہ چہ پندارد کو گرچہ اور دہان بدکی جگہ جہان و معانی ہست کو معانی راست لکھا ہی قولہ چون نمی آیند اینجا کہ منم ✤ کاندر عز آفتاب رد شنم ✤ مشرق خورشید برج قیر گون ✤ آفتاب از نشر قہا برون ✤ مشرق و نسبت ذرات او ✤ نہ برآمد نے فرو شد ذات او ✤ ماکہ واپس ماندہ ذرات ویم ✤ در دو عالم آفتاب پر ضیم ✤ باز گرد شمس میگردم عجب ✤ ہم ز فر شمس باشد این سبب شمس باشد بر سببہا مطلع ✤ ہم از و جمل سببہا منقطع ✤ صد ہزاران بار بریدم امید ✤ از کہ از شمس این زمن باور کنید ✤ تو مرا باور مکن کز آفتاب ✤ صبر دارم من دیا ماہے ز آب ✤ در شوم نومید نومیدی من ✤ عین صنع آفتاب ست ای حسن ✤ عین صنع از نقش صانع چون برد ✤ عین ہست از غیر ہستی چون جرد ✤ جملہ ہستیہا ازین روضہ چرند ✤ گر بر اق و تازیان یا خود خرند ✤ لیک اسپ کور کو رانہ چرد ✤ می نہ بیند روضہ را نانستہ رد ✤ و انکہ گردشہا ازین دریا ندید ✤ ہر دم آرد در بحر اب جدید ✤ او ز بحر غذب آب شور خورد ✤ تا کہ آب شور ادرا کور کرد ✤ بحر میگوید بدست راست خور ✤ زاب من ای کور نابا بی بصر ✤ ہست دست راست اینجا من راست ✤ کو بداند نیک و بد را کژ کجاست ✤ نیز گر دانیست این نیرہ کہ تو راست میکردی گہ دگاہے دو تو ✤ از عشق شمس دین بے ناخنیم ✤ ورنہ ما آن کور را بینا کنیم ✤ ہان ضیاء الحق حسام الدین توز رد ✤ دار وش کن کوری چشم حسود ✤ تو تیاے کبریائے تیز فعل ✤ دار دے ظلمت کش استیز فعل ✤ انکہ گر بر چشم اعمی برزند ✤ ظلمت صد سالہ را زود بر کند ✤ جملہ کوران را دوا کن ای قمر ✤ ای نہال میوہ دار افشان ثمر ✤ جملہ کوران را

دو اکن جز حسود ٭ کز حسود بر تو می آید بحسود ٭ هر حسودت را اگر چه آنم ٭ جان مده تا همچنین جان میکنم ٭ آنکه او باشد حسود آفتاب ٭ کور میگردد ز بود آفتاب ٭ اینت در دید و او گوید که راست آه ٭ اینت افتاده عجب در قعر چاه ٭ نفی خورشید ازل یا ابد ٭ کے برآید این مراد ابگو ٭ باز آن باشد که آید نزد شاه ٭ باز کور است آنکه او گم کرده راه ٭ المعنی اوبر جو فرماید که همه غرت خواری مین خوش مین اندا فرماتے هین که یهان کیون نهین آتے جهان مین هون که مین آفتاب روشن کی غرت مین هون ایسی غرت مجکو حاصل هی مشرق خورشید کا تو یه برج سیاه رنگ هی اهی آسمان همارا آفتاب ان سب مشرقون کے علاوه هی اور سب سے جدا اُس آفتاب کا مشرق بهی نسبت اُسکے ذرات کے هی که جب ذرات روزنون سے معلوم هوتے هین تو جانا جاتا هی که آفتاب طلوع هوا ورنه وه نه نکلتا هی نه ڈوبتا هی رات دن یکسان روشن رهتا هی اور ذات اُسکی هر وقت ایک حال پر اور هم جس آفتاب کے ذرات سے هین اور وه بهی واپس مانده سوا ایسے هین که دونون جهان کے آفتاب پر فیضیاب هین اور دونون جهان هم سے روشن اور تعجب یه که باوصف اِس نور فیضیا کے پهر بهی گرد شمس کے پهرتے هین ایسا معلوم هوتا هی که یه سبب بهی فر شمس ای شان و شوکت اور نور پر تو شمس هی کا هی اِسواسطے که وه سبب سے مطلع هی جبتک ضروری جانتا هی سببون کو رکهتا هی اور پهر خود هی سببون کے رشتے قطع کر دیتا هی جیسے آفتاب ظاهری که فیض اِسکا تمام عالم پر هی جبتک اپنی شعاع پر تو کی حاجت سمجهتا هی اُسکو ڈال کے پخته اور کامل کر دیتا هی لاکهون دفعه مین نے امید قطع کی اور کس سے شمس سے اور مجه سے اِن بات کا یقین کرو پهر کهتے هین بهلا مین اور صبر آفتاب سے اِسکا هرگز یقین مت کرا هی بهی صبر آب سے کهین هو سکتی اور اگر نومید بهی هون تو نومیدی میری عین صنع آفتاب کی هی اهی صنع صانع کی که اُسمین بهی امید اُسکے وصل کی هی که مظاهر مین اُسی کا تو ڈهونڈهتا هون ظاهر هی که ذات صنع سے نقش صانع کا کب جدا هوتا هی ذات هست کی غیر هستی سے کب چریگی یعنے وه هست هی اور موجود بهی هست که اُسی کا مظاهر هی پس وه اِس باهر کب هوگا ساری هستیان اسی روضه کی چرنے والی هین چاهے براق هین چاهے گهوڑے چاهے گدهے لیکن یه ضرور هی که جو گهوڑا اندهها هی اندهون کیطرح چریگا وه روضه کو نهین دیکهتا اسی سبب سے رو رهی یعنے مظاهر هی مین اُلجها هوا هی جسنے گرد شمین اِس دریا کی نه دیکهین وه هردم متوجه سراب جدید کا هوتا هی اهی وسواس و خطرات مین پڑتا هی گرد شمین دریا کی تغیر آب دریا کا که بعض دریا قرب سمندر کے کسی قت شیرین هو جاتے هین کسی وقت کهاری بس اِس وسواسی نے بحر شیرین سے آب شور پیا اُس آب شور نے اِسکو اندها کر دیا دریا کهتا هی که میرے هاتهه سے میرا پانی پی یعنے راستی اختیار کر تو تیری آنکهین روشن هون بس دست راست مقصود ظن راست سے هی که وه نیک و بد کو جانتا هی که یه کهان سے هین اور اصل اِنکی کس جگه سے هی اُس تیرے نیزه کا جو ذات مراد هی ایک نیزه پهرانے والا هی جس سے کهبی تو سیدها هوتا هی کبهی دوهرا اب دوسری بات هی که هم تو عشق شمس الدین تبریزی سے بے ناخن هو مین سر نهین کهجلا سکتے نهین تو هم اِس اندهے کو بینا کر دیتے خبردار اے ضیاء الحق حسام الدین تو جلدی دار و اُسکی کر جو کوری چشم حسود مین هی اور سرمه کبریائی تیز فعل لگاکر

وہ دوا ظلمت کش اور استیز فعل ہی اور دہ دوا دہ ہی جو اندھے صد سالہ کی آنکھ مین لگادے تو اسکی تیرگی کو اکھیڑ کے پھینکدے سب اندھونکی ای تمر دوا کر اور تمر مؤید نور بصر ہی بھی بخلاف شمس کہ اسکی طرف بہت دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہی جیسا کہ حضرت نظامی نے فرمایا ہی ع سفیدی بر چشم شما سیان + اور ای نہال میوہ دار میوہ اپنا بٹو جملہ اندھونکی دوا کر سوائے حسود کے کہ اسکے حاسد پن سے تجھپر انکار آتا ہی کہ یہ کیسا انجان ہی جو حسد کی علاج کرتا ہی یہ مرض تو لاد وا ہی خاص اسے حسود کو اگرچہ مین ہی کیون نہون جان مت دے تو ایسی ہی جانکنی مین پڑا رہے معمول ہی جو شخص کہ حاسد آفتاب کا ہوتا ہی وہ بود وذات آفتاب سے اندھا پٹ ہو جاتا ہی یہ اندھا عجب در دید دار رکھتا ہی اور عجب تر چاہ مین پڑا ہی جس سے نکلنا دشوار نفی خورشید ازل کا اسکے پانون مین دونا لگا ہی پھر بتا تو اسکی مراد کیسے حاصل ہوگی بازدہ ہی جو بادشاہ کے پاس آئے اور جو اس راہ کو بھول گیا وہ اندھا باز ہی پھر کس کام کا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین صد ہزاران کے بعد لفظ بار نہین ہی اور گاہے دو تو کو گاہے کہ دو تو اور پا بست کو بایست لکھا ہی

گرفتار ہونا ایک باز کا آلوون کے ویرانہ مین

قولہ باز در ویرانہ بر چندان فتاد + راہ را گم کرد در ویران فتاد + او ہمہ نورست از نور رضا + لیک کورش کرد ہیہنگ قضا + خاک در چشمش زد و از راہ برد + در میان چند و ویرانش سپرد + سر بسر چند انش بر سر میزنند + پر و بال تازہ میکنند + ولولہ افتاد در چندان کہ ہا + باز آمد تا بگیرد جاے ما + چون سگان کوے پر چشم مہیب + اندر افتادند در دق غریب + باز گوید من چہ در خوردم بچند + صد چنین ویران رہا کردم بچند + من نخواہم بود اینجا میروم + سوے شاہنشاہ راجع میشوم + خویشتن بکشید ای چندان کہ من + نے مقیمم نے روم سوے وطن + این خراب آباد در چشم شماست + ورنہ ما را ساعدیہ شہباز جاست + چند گفتا باز حیلت میکند + تا زخان و مان شما را برکند + جانہاے ما بگیرد او بمکر + پر کند ما را بسا لوسی زو کر + می نماید سیری این حیلت پرست + و اندر از جملہ حریصان بد ترست + او خود از حرص طین را ہمچو خس + دنبہ میساید ای یاران بجرس + لاف از شہ میزند ذرہ ست شاہ + تا بر د او ما سلیمان را زراہ + خود چہ جنس شاہ باشد مرغکے + مشنوش گر عقل دارید اندکے + جنس شاہست او و یا جنس وزیر + ہیچ باشد لائق نزدیک میر + آنچہ میگوید ز مکر و فعل و فن + ہست سلطان را چشم جباے من + اینت مالیخولیاے ناپذیر + اینت لاف خام و دام گول گیر + ہر کہ این باور کند زو ابلہ ست + مرغک لاغر چہ در خور دشہ ست + کمترین چندان ز بندہ مغز او + مرورا یابد گرو از شاہ کو + **المعنی** وکر بالفتح آشیانہ وکبن بالکسر شیرۂ انگور دنبہ بالضم سرین دم و چکتی دنام طعام و مکر و فریب گول بالضم دکاف فارسی احمق شارح بحر العلوم نے ابتدا سے باطنی معنی اس حکایت کے جو مراد باز سے بینا اور روح وغیرہ سے لی ہی لکھے ہین مگر مین اپنے ظاہری معنی لکھتا ہون کہ ایک باز راہ بھول کے آلوون کے ویرانہ مین جا پڑا وہ تو ہمہ تن نور نور رضا سے ہی کہ پرا گندے دیے ہوے طعمہ سے جب ملتا ہی کھا لیتا ہی لیکن اسوقت مین سر ہنگ قضا

اُسکو اندھا کر دیا خاک اسکی آنکھون مین ڈال کے راہ بھکادی اور اُلّوؤن کے ویرانے کو حوالہ کر دیا اب سر بسر اُلّو اُسکے
سر پر ہارتے ہین اور اُسکے پر نازنین جنکو پادشاہ سنبھالنے رہتے ہین نوچتے ہین اور سارے اُلّوؤن مین شور پڑگیا
کہ خبردار ہوجاؤ باز ہماری جگہ چھیننے کو آیا ہی بس سب اُلّو گلی کے کتون کیطرح بڑے خشم مہیب کے ساتھ جیسے کتے غریب
کی گدڑی نوچتے ہین نوچنے لگے باز کہتا ہی کہ مین ان اُلّوؤن کے لائق کیا ہون مین نے تو ایسے سیکڑون پرانے اُلّو
پر چھوڑ دیے ہین مین یہان ہرگز نہین رہونگا جاتا ہون اور اپنے شاہنشاہ کیطرف رجوع کرتا ہون اے اُلّو تم آپ
کو مارو مین یہان رہنے والا نہین ہون اپنے وطن کو جاتا ہون یہ خراب آباد تمھاری آنکھون مین سما ہوا ہی میری تو
پھر وہی پادشاہ کے پہونچے پر جگہ ہی ایک اُلّو نے کہا یہ باز چلے کرتا ہی تو تمکو خان ومان سے اُکھیڑ دے ہمارے آشیانے
مگر سے لے اور فریب کرکے ہمکو اپنے گھونسلون سے آوارہ کردے اور ہم سے چھین لے یہ بظاہر تمکو اپنی سیری جتاتا
ہی مگر قسم خدا کی تمام حریصون مین یہ بدتر ہی یہ حرص سے مٹی کو ایسا کھاتا ہی جیسے کوئی انگور کا شیرہ تم اے یارو اپنی
چلتی ریچھ کے حوالہ مت کرو ہوشیار ہوجاؤ یہ جو شیخی بادشاہ کی اور بادشاہ کے ہاتھ کی مارتا ہی محض سواسطے ہی کہ ہم سے
سلیمان کو بہکادے جیسے سلیمان کو دیو نے بہکایا تھا بھلا یہ ایک ذرا سا مرغ جنس بادشاہ کی کب ہوسکتا ہی تمکو اگر ذرا بھی
عقل ہی تو اسکی بات ہرگز مت سنو وہ چاہے جنس بادشاہ سے ہوجاہے زیر سے مگر بندر کے لائق تو لسن نہین یعنے
ہمارے موافق تو نہین اور جو فن فریب اور مکر سے کہتا ہی کہ بادشاہ لشکر سمیت میری تلاش مین پھرتا ہی یہ عجب بنا لیا ہی
جسکو کوئی نہ مانے اور عجب شیخی خام اور چال ہی جسمین احمق پھنس رہے اِن بات کو جو اُس سے یقین کرے احمق ہی بھلا
لاغر حقیر مرغ بادشاہ کے لائق کب ہی اگر کوئی ادنی سے ادنی چغد اُسکے سر پر مارے تو کیا کرسکتا ہی پھر حمایت بادشاہ
کی کہان سے لائیگا **بخلاف** شرح بحر العلوم مین من چکی جگہ جو اور بگیر دین دال نہین لکھا ہی **قولہ** گفت باز اریک
پر من بشکنہ ✤ پنج چغد ستان شہنشہ برکنہ ✤ چغد چہ بود خود اگر بازی مرا ✤ دل برنجاند کند بر من جفا ✤ شہ کند وہ بہر شیب
فراز ✤ صد ہزاران خرمن از سرہاے باز ✤ پاسبان من عنایات دست ✤ ہر کجا کہ من روم شہ در پیست ✤ در دل سلطان
خیال من مقیم ✤ بے خیال من دل سلطان سقیم ✤ چون پیر انہ مراشہ در روش ✤ میپرم بر اوج دل چون پر تو ش ✤ ہمچو ماہ و
آفتاب میپرم ✤ بر دہاے آسمانہا میدرم ✤ روشنی عقلہا از فکر کم ✤ انفطار آسمان از فطرتم ✤ بازم و حیران شود در من قیاس
چند کہ بود تا بداند سرما ✤ شہ براے من ز زندان یاد کرد ✤ صد ہزاران بستہ را آزاد کرد ✤ یکدمم با چغد ہا دمساز کرد ✤
از دم من چند ہا باز کرد ✤ ای خنک چغدے کہ در پرواز من ✤ فہم کرد از نیکبختی راز من ✤ در من آویزید تا بازان شوید ✤
گرچہ چغد اند ید شہبازان شوید ✤ آنکہ باشد با چنان شاہے حبیب ✤ ہر کجا افتد چرا باشد غریب ✤ ہر کہ باشد شاہ
در روش رادو ا ✤ گر چو نے نالد نباشد بینوا ✤ مالک ملکم نیم من طبل خوار ✤ طبل بازم میزند شہ از کنار ✤ طبل باز من
خطاب ارجعی ✤ حق گواہ من ہز عم مدعی ✤ من نیم جلس شہنشہ دورا ند ✤ لیک دارم در تجلی نور از ند ✤ المعنی

بازنے کہا اگر ایک پر میرا ٹوٹ جائیگا شہنشاہ چندستان کو کھو دکے پھینک دیگا اور چند کیا چیز ہین اگر کوئی باز مجکو ناراض کرے یا مجھپر ظلم کرے تو بادشاہ لاکھون تو دے اور خرمن بازون کے سر کے نشیب و فراز مین لگادے میری پاسبان اُسکی عنایت ہی مین جہان جاتا ہون وہ میرے ساتھ ہوتا ہی اُسکے دل مین خیال میرا رہتا ہی میرے خیال بغیر دل بادشاہ کا رنجور ہوتا ہی جب وہ مجکو اُڑاتا ہی تو مین اپنی روش مین اوج دل پر اُڑتا ہون جیسے اُسکا پرتو میرے دل پر پڑتا ہی مین مثل ماہتاب و آفتاب کے اُڑتا ہون اور پردے آسمان کے پھاڑتا ہون عقلون کو روشنی میری فکر سے ہی اور شگاف آسمان کا میری فطرت و پیدائش مین یعنے وقت اُڑان کے آسمان کے پار جاتا ہون باز ہون اور ہما مجکو دیکھ کے حیران ہوتا ہی بھلا جنکد کیا چیز ہی کہ ہمارا بھید جانیگا شاہ نے میری خاطر زندان سے بلاکے لاکھون زندانیون کو آزاد کیا کہ میرے ہوتے کسی پرند کی ضرورت نہ سمجھی کہ مین سب کا بادشاہ ہون وزندان دیر کو مجھے آزادون کا دمساز کیا اور میرے دم سے آزادون کو باز بنادیا اب میرے ہونے سے تم سب کو لوگ باز گمان کرینگے بس کیا چھپانا چند ہی کہ میرے زمانہ اُڑان مین اپنی خوش نصیبی سے میرے بھید دنکو سمجھ گیا مجھسے آویزش و آمیزش کرو تو تم سب باز ہو جاؤ گے اگرچہ اُلو ہو سب شہباز ہو جاؤ گے جو شخص ایسے بادشاہ کا محبوب ہوتا ہی وہ جہان جائے غریب کب ہوتا ہی جس کے درد کی دوا بادشاہ ہو اگر وہ کیطرح نالہ بھی کرے تو بینوا نہین ہوتا بینوا کا لفظ کیسا بابرگ نوا ہی مین مالک ملک کا ہون طبل خوار نہین ہون ڈھول ساپیٹ نہین رکھتا طبل باز کا میرے لیے بادشاہ بجاتا ہی طبلک باز چھوٹا نقارہ کہ جب میر شکار کسی شکار کو زمین یا پانی پر بیٹھا دیکھتے ہین تو اُسکو بجا کے شکار کو اُڑاتے ہین بمجرد اُڑنے کے باز اُسپر جھپٹتے ہین اور میرا طبل باز خطاب ارجعی ہی جو اقتباس ہی آیۂ کریمہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اے نفس مطمئنہ رجوع کر اپنے پروردگار کیطرف درانحالیکہ راضی ہی اور راضی کیا ہوا اور مدعی جو گمان باطل مجھپر کرے اُسپر میرا حق گواہ ہی مین شہنشاہ کی جنس سے تو نہین ہون اُس سے بہت دور ہون لیکن اپنی تجلی مین نور اُسی سے رکھتا ہون ان اشعار اور لاحق سے صاف ظاہر ہی کہ مراد باز سے انبیا ہین کہ سب اشعار مناسب حال اُنکے ہین قولہ نیست جنسیت زردے شکل وذات ٭ آب جنس خاک آمد در نبات ٭ باد جنس آتش آمد در قوام ٭ طبع را جنس آمد ست آخر تمام ٭ جنس ما چون نیست جنس شاہ ما ٭ ما شد بہر ہائے او فنا ٭ چون فنا شد ہائے ما و اند فرو ٭ پیش پائے اسپ او گردم چو گرد ٭ خاک شد جان و نشانہائے او ٭ ہست سر خاکش نشان پائے او ٭ خاکپایش شو زبہر این نشان ٭ تا شوی تاج سر گردنکشان ٭ تا نگردید شمار اشکل من ٭ نقل دمہا شنید پیش از نقل من ای بسا کس را کہ صورت راہ زد ٭ قصد صورت کرد و بر ما بد زد ٭ آخر این جان با بدن پیوستہ است ٭ بیخ این جان با بدن پایستہ است ٭ تا بود نور حشیم ما پیہ سمت جفت ٭ نور دل در قطرۂ جوے نہفت ٭ شادی اندر کردہ و غم در جگر ٭ عقل چون شمعے درون مغز سر ٭ رائحہ در انف و منطق در لسان ٭ لہو در نفس و شجاعت در جنان

این تعلقہا نہ بے کیف ست وچون ✤ عقلہا در دانش چونی زبون ✤ جان کل با جان جزو آسیب کرد ✤ جان از دور ے
ستد در جیب کرد ✤ ہمچو مریم جان ازان آسیب جیب ✤ حاملہ شد از مسیح دلفریب ✤ آن مسیحے نے کہ بر خشک و درست
آن مسیحے کہ مساحت بر ترست ✤ پس ز جان جان چو حامل گشت جان ✤ از چنین جانے شود حامل جان ✤ پس جہان
زائد جان دیگرے ✤ این حشر اور انماید محشرے ✤ تا قیامت گر بگویم شمہ م ✤ من ز شرح این قیامت قاصرم ✤ این سخنہا
خود بمعنی یار بیست ✤ حرفہا دام دم شیرین لبیست ✤ چون کند تقصیر پس چون تن زند ✤ چونکہ لبیکش ز یارب دیر سند ✤ بست
لبیکے کہ نتوانی شنید ✤ یک سر تا پاے تبوانی چشید ✤ یک مثل آور دمت تا بے بری ✤ وز چنین لبیک پنہان برخوری ✤
الملعنی حشر نفختین گردہ دانبوہ مانستہ مشابہ رائحۂ خوشبو انف بینی جنان بفتح جان یعنے ہمارے اسکے جنسیت ایسی
نہین ہی جیسی صورت وذات کی ہوتی ہی مثلاً آدمی آدمی سب صورت وذات مین ایک ہین بلکہ ایسے جیسے نبات مین
جنسیت آب و خاک کی کہ پانی خاک مین ملکے جنس خاک سے ہوجاتا ہی ورنہ پانی اور ہی خاک اور ہی ایسے ہی ہوا بھی وقت
قوام کسی شی کے جنس آتش سے ہوجاتی ہی پھر ایک طبیعت کیواسطے دوسری طبیعت کا جنس ہوجانا کیا دام نہین بس
جب جنس ہماری جنس ہمارے شاہ سے نہین ہی لیکن جو ہمنے اپنی ماکو کہ مراد تعین اپنی ذات سے ہی اسکی ماو معین مین فنا کردیا
اور یہ ما ہماری نہ رہی تو وہی فرد دیکتا رہگیا اور ہم اسکے گھوڑے کے قدم کے سامنے ایسے رہگئے جیسے گرد جان تو خاک ہوگئی
و نشانیان اسکی خاک پر اسکے نشان قدم کے موجود تو ہی نشان کیواسطے اسکا خاکپا ہوتا تو تاج سر گردنکشون کا ہوتے اور
اسواسطے کہ تمکو شکل میری فریفتہ نکرے کہ مجکو اسکی جنس سے سمجھو جیسا کہ حضرت عیسی کو نصارے نے اور حضرت عزیر
کو یہود نے سمجھا مین نے تمکو جتا دیا کہ جیساندکو رہو اکہ اصل بات وہی ہی اب تم میرے ساتھ شراب نقل نوش کرو جو مین
نوش کرتا ہون قبل اس سے کہ یہان سے مین نقل کرجاون تو میرے سرور سے محروم نہ رہو اسی لوگو بہت لوگ ایسے ہوے
ہین کہ انکی صورت نے راہ ماری ہی کہ وہ انبیا کو ایذا دیتے ہین وہ تو صورت کے دھوکہ مین ہین اور بحقیقت وہ ایذا دینا
اللہ کو ہی جیساکہ فرمایا ان الذین یوذون اللہ ورسولہ بیشک وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین اللہ اور اسکے رسول کو بس رسول
کی ایذا کو اپنی ایذا کے برابر رکھا ہی آخر یہ کیا جان بدن سے پیوستہ نہین ہی اور ہیچ جان کی بدن سے پابستہ نہین پس
بدن کی ایذا سے جان کی ایذا ظاہر اور جان ہی اسکا جلوہ ہی ایسے ہی ہر چیز کا ہر چیز سے تعلق ہی جیسے نور چشم کی روشنی
کا چربی سے ہی اور نور دل کا ایک قطرہ جو مین پوشیدہ قطرۂ جو بھی ہمارا دل سے ہی شادی گردہ مین اور غم جگر مین اور عقل
شمع کیطرح اندر مغز سر کے خوشبو ناک مین گویائی زبان مین انہ نفس مین شجاعت جان مین یہ تعلق کیا بے کیف و
چون نہین مین جسکے چونی کے علم مین عقلین عاجز ہین پھر اسکی ذات مین کیف وچون کیسا جان کل نے جو اسکی ذات
ہی جان جزو پر جو انسان ہی صدمہ کیا یعنے پرتوڈالا جان نے اس سے ایک بوند لیکر اپنی جیب مین رکھ لیا کہ وہ معرفت
اسکی ہی صدمہ اس سبب سے کہا کہ کوہ طور ایک ادنی تجلی سے اسکی پھٹ گیا تھا اور موسی بیہوش ہوکے گر گئے تھے

اور یا بس دن ہوش پڑے رہے پھر اسی آسیب جیب سے جو جان نے رکھ لیا تھا جان مریم کیطرح مسیح دلفریب سے حاملہ ہوئی تو ضرور اسکی یہ کہ حضرت آدم کے قالب پر جب خدا تعالی نے اپنا جلوہ ڈالا قالب انکا کانپ گیا اور اسی حال مین اسکو چھوڑ کر آگئی اس چھینک سے جو فضلہ نکلا وہ حضرت جبریل کی امانت مین رہا اور وقت معہود پر مریم کے جیب مین جبریل نے ڈالدیا جس سے وہ حاملہ ہوئین اور حضرت مسیح پیدا ہوے لیکن جان جس مسیح سے حاملہ ہوئی یہ وہ مسیح نہین جو اس خشک وتر پر تھے اور مساحت مین رہتے تھے بلکہ وہ مسیح جو مساحت سے برتر اور جدا ہی یہ جان تو حامل جان جان سے ہے پس ایسی جان سے تو جہان حامل ہوجاتا ہی اور وہ جہان حامل دوسرے جہان کو جنتا ہی میری دانست مین تو مطلب ان اشعار سے یہ ہی کہ حضرت آدم کی جان جان جان تھی یعنے خاص روح خدا سے بموجب نفخت فیہ من روحی کے کہ اسی جان جان سے یہ جہان ظہور مین آیا اور اب یہ جہان حامل ہی کہ دوسرے جہان کو جنیگا کہ وہ جہان آخرت ہی ساری مخلوق اس جہان کی اسمین محشور ہوگی پس ذی گردہ کے گردہ اور انبوہ کے انبوہ محشر ہی جو ہر ایک کو معلوم ہوگا اب مین اگر شرح قیامت کی قیامت تک کروں اور کہنی کہون تب بھی قاصر ہوون اس قیامت کی شرح بیان سے باہر ہی اور یہ باتین جو کر رہا ہون بحقیقت ایک بارب ہی اور یہ حرف ایک ام حبیبہ دم ایک شیرین لب کو پہنچا نا ہون اور کیسے کوئی کوتاہی کرے اور خاموش ہوے جبکہ اسکے یارب یہ لبیک کی صدا آئے کہ دم شیرین لب اسی سے مراد ہی منقول ہی جسوقت بندہ کہتا ہی یارب ندا ہوتی ہی رب العزت سے لبیک عبدی اور وہ لبیک وہ نہین ہی جسکو تو سنے مگر فرہ اسکا سر سے پانون تک چکہ سکتا ہی اب ایک مثل مین تیرے لیے لاتا ہون تو تجکو اس بات کا سراغ ملجاے اور ایسی لبیک پنہان سے متمتع اور برخوردار ہے

کلوخ ڈالنا ایک تشنہ کا سر دیوار سے چوے آب مین

قولہ برآب جو بود دیوار بلند ✤ بر سر دیوار تشنہ دردمند ✤ تشنہ مستسقے زار و نزار ✤ عاشقی مستی غریب بیقرار ✤ لعش از آب آن دیوار بود ✤ آرپے آب آن جوہا ی زار بود ✤ شد حجاب آب آن دیوار او ✤ بر فلک بیشد فغان زار او ✤ ناگہان انداخت او خشتے در آب ✤ بانگ آب آمد بگوشش چون خطاب ✤ چون خطاب یار شیرین دلپذیر ✤ پست گردان بانگ او را چون نہیند ✤ از سماع بانگ آب آن متحن ✤ گشت خشت انداز و زانجا خشت کن ✤ آب میزد بانگ یعنے ہے ترا ✤ فائدہ چند زین زدن مخشتے مرا ✤ تشنہ گفت آیا مرا دو فائدست ✤ من ازین صنعت ندارم ہیچ دست ✤ فائدہ اول سماع بانگ آب ✤ کو بود مر تشنگان را چون جواب ✤ بانگ او چون بانگ اسرافیل شد ✤ مردہ را زین زندگی تحویل شد ✤ یا چو بانگ رعد ایام بہار ✤ باغ می یابد از و چندین نگار ✤ یا چو بر درویش ہنگام زکات ✤ یا چو بر محبوس پیغام نجات ✤ چون دم رحمن بود کان از یمن ✤ میرسد سوے محمد بے دہن ✤ یا چو بوے احمد مرسل بدان کان بعاصی در شفاعت میرسد ✤ یا چو بوے یوسف خوب لطیف ✤ میزند بر جان یعقوب نحیف ✤ یا نسیم روضۂ دار السلام ✤ سوے عاصی میرسد بے انتقام ✤ یا سوے مس سیہ از کیمیا ✤ میرسد پیغام کاے ابلہ بیا ✤

یار لیلی بشنود مجنون کلام ✤ یا فرستد وپس زارا مین پیام ✤ المعنی نیند شراب خرما آیا کلمہ تمنا و افسوس معنی شاید و کلمہ استفہام و برائے استعجاب یعنی واللہ اعلم و لیس نام معشوقہ کہ زا مین اسیر عاشق تھا بیان اسی مثال کا ہی جسکا اوپر ایما کیا ہی کہ ایک نہر کنارے ایک دیوار بلند تھی اور سو دیوار ایک پیاسا دردمند تھا کیسا پیاسا کہ مستسقی زار نزار عاشق مست و مقرر اور دیوار مانع آب کی تھی اور یہ ہی کیطرح اُسکے لیے زار اس دیوار کے حجاب سے جس سے وہ پانی نہین پا سکتا تھا آسمان تک اُسکا فغان جاتا تھا اتفاقاً اُسنے ایک اینٹ پانی مین ڈالی اُس سے اُسکے کان مین پانی کی آواز مثل خطاب پہونچی جیسے کوئی کسی سے بات کرتا ہی اور خطاب بھی وہ جیسے کسی پارشیرین کی زبان کا ہوتا ہی کہ جس آواز نے اسکو مثل شراب خرما کے مست کر دیا جب اُسکی آواز اُس ممتحن نے سنی تو دیوار سے اینٹین اکھیڑنے اور پانی پر مارنے لگا پانی چلاتا تھا کہ تعجب ہی تجھ پر اینٹین مارنے سے کیا فائدہ ہی پیاسے نے کہا کہ مجکو دو فائدون کی امید ہی مین اس کام سے ہرگز ہاتھ نہ روکونگا اول فائدہ تو پانی کی آواز سننا کہ وہ پیاسون کے لیے مثل جواب کے ہی جس سے تسکین ہو جاتی ہی اُس پانی کی آواز فرماتے ہین کہ اُسکے حق مین بانگ اسرافیل ہوگئی کہ یہ مردہ تھا زندگی اسکے تحویل مین آگئی یا جیسے بہار مین رعد کی آواز جس سے باغ کیسے گل دیتے ہی یا جیسے فقیر و نکو آواز زکات کی یا قیدی کو آواز رہائی کی یا جیسے دم رحمن کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن سے پہونچتا تھا چنانچہ فرمایا انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن بیشک مین پاتا ہون دم رحمن کا جانب یمن سے کہ وہ آواز بعید مین تھا یا جیسے بو احمد مرسل کی عاصیونکو شفاعت مین پہونچتی ہی یا جیسے بو خوب لطیف یوسف کی جان یعقوب کو پہونچی آگے ہی یہ آواز پانی کی اُسکو پہونچتی ہی یا جیسے نسیم دار السلام کی عاصی کیطرف بے انقام پہونچتی ہی یا کیمیا مس سیاہ کو پیغام پہونچے کہ ای احمق آیا جیسے لیلی سے مجنون باتین سنے یا دیس زامین کو پیغام بھیجے الخلاف شرح بحر العلوم مین آیا کہ آبا اور زامین کو رای لکھا ہی قولہ فائدہ دیگر کہ ہر خشتے کزین ✤ برکنم آیم سوے ما مین ✤ کہ کمی خشت دیوار بلند ✤ پست تر گردد ہر دفعہ کہ کند ✤ پستے دیوار قربے میشود ✤ فضل او درمان وصلی میشود ✤ سجدہ آمد کندن خشت فرب ✤ موجب قربی کہ واسجد واقترب ✤ تا کہ این دیوار عالی کردنست ✤ مانع این سر فرو آوردنست ✤ سجدہ توان کرد بر آجات ✤ تا نیابی زین تن خاکی نجات ✤ بر سر دیوار ہر کو تشنہ تر ✤ زود تر بر میکند خشت و مدر ✤ ہر کہ عاشق تر بود بر بانگ آب ✤ او کلوخ زفت بر کند از حجاب ✤ او بر بانگ آب پر می تاغتی ✤ تشنود بیگانہ جز بانگ بتی ✤ ای خنک آنرا کہ او ایام پیش ✤ مغتنم دارد گزارد وام خویش ✤ اندران ایام کش قدرت بود ✤ صحت و زور دل و قوت بود ✤ وان جوانے ہمچو باغ سبز و تر ✤ میرساند بید ریشے بار ور ✤ چشمہاے قوت و شہوت روان ✤ سبز میگردد زمین تن بدان ✤ خانۂ معمور و تفش بس بلند ✤ معتدل ارکان و بے تخلیط و بند ✤ نور چشم و قوت ابدان بجا ✤ قصر محکم خانہ روشن پر صفا ✤ بین غنیمت دان جوانی ای پسر ✤ سر فرو آور کن خشت و مدر ✤ آبرو رد و آب شہوت منقطع ✤ او زخویش و دیگران نا منتفع ✤ ابر وان چون پا رود من زبر آمد ✤ چشم رانم آمد تا رے شدہ ✤ از شیخ زد و پشت سو سمار ✤ رفتہ نطق و طعم و دو ندا نہا زکار ✤ پشت دو تا گشتہ دل سست و جہان ✤ تن ضعیف و دست

پاچون ریسمان ٭ بر سر رہ زار کم مرکوب سست ٭ غم قوی دل تنگ تن نادرست ٭ خانہ ویران کارے سامان شدہ ٭
دل پر افغان ہمچو نے ایمان شدہ ٭ غم ضائع سعی باطل راہ دور ٭ نفس کاہل دل سیہ جان ناصبور ٭ موے بر سر ہمچو برف
از بیم مرگ ٭ جملہ اعضا لرزان ہمچو برگ ٭ روز بیکہ لاشہ لنگ ورہ دراز ٭ کارگہ ویران عمل رفتہ زساز ٭ بنجاے نوے
بد محکم شدہ ٭ قوت بر کندن آن گم شدہ ٭ یعنی ماہیعن نام چشمۂ بہشت آرب چسپندہ مدر بفتح کلوخ تشنج تھنچنا اعضا
کا کہ حرکت انبساطی سے رہجائین سو سمار جانور ہندی گوہ نے انہان نام سانڑ کہ چمڑے اور نے سے بناتے ہین لاشہ
تربون ولاغر وخر اور اکثر یہ لفظ صفت اسپ وخر مین واقع ہوتا ہی ومردہ آدمی وحیوانات وہی پیاسا کہتا ہی دوسرا
فائدہ یہ ہی کہ جو اینٹ اسکی اکھیڑتا جاتا ہون ماہیعن سے نزدیک ہوتا جاتا ہون کسواسطے کہ یہ دیوار بلند جتنی اسکی
اونچین کم ہونگی ہر دفعہ جو اکھیڑونگا پست ہی ہوتی جائیگی اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جب پستی دیوار کی قرب ہی
تو وہ جو فصل اسکی بلندی کا ہی وہی علاج وصل کی ہی کہ اس بلندی کو پست کرے بس سجدہ جمی ہوئی اینٹ کا اکھیڑنا
ہی اور موجب قرب کا جیسا کہ فرمایا واسجد واقترب سجدہ کرتو قرب حاصل ہوتا یہ دیوار بلند گردن کی جھکے اور جبتک
یہ بلند ہی تبتک مانع اس سر جھکانے کی ہی تو آبجیات پر جو ذات باقی دستدام ہی ہرگز سجدہ نہین کرسکیگا جبتک
اس تن خاکی سے نجات نہ پائیگا جو کوئی اس تشنہ کیطرح تشنہ تر ہی وہ خشت ومدر کو بہت جلدی دور کرتا ہی اور جو عاشق
بانگ آب کا ہی وہ موٹے موٹے کلوخ جو حجاب ہو رہے ہین اکھیڑتا ہی اور وہ تو بانگ آب سے ایسا مست ہی کہ گویا
حلق تک شراب بھری ہی اور جو اس بانگ سے بیگانہ ہی اسکے نزدیک وہ آواز آواز بق ہی جیسے پانی مین کلوخ وغیرہ
ڈالنے سے مثل بق کے آواز نکلتی ہی اسی مخاطب اس شخص کے واسطے بڑی خوشی وخنکی ہی کہ وہ اگلے ایام جوانی ہی
انکو غنیمت جانے اور اپنا فرض جو فرض خدا کا ہی ادا کردے اور وہ دن ایسے ہوتے ہین کہ قدرت ہر کام کی ہوتی ہی اور
صحت اور زور دل اور قوت کسواسطے کہ جوانی ایک باغ سبز وتر ہی کہ مدر یغی کو پہونچاتی ہی جو بارور شی ہی جسمین چشمے
قوتون اور خواہشون کے جاری جنسے زمین تن کی سبز وتازہ ہوتی ہی گھر چونکہ تن ہی نجبی آباد اور سقف کہ سر ودماغ ہی
اچھی طرح بلند ارکان یعنے اخلاط سب معتدل کہ وہ سوداصفرا بلغم خون ہین خلط وملط اور بند وقید سے دور انکمون
کا زور قوت بدن کے قائم قصر مضبوط گھر روشن پر صفا بس خبردار اے پسر جوانی کو غنیمت جان سر جھکا اور خشت ومدر کو
دور کردے یہ کیفیت تو جوانی کی مذکور فرمائی اب پیری کی مذکور فرماتے ہین کہ آب رور یعنی رونق اور چمک دمک چہرہ
کی ندارد آب شہوت منقطع اب نہ آپ سے کچھ نفع اٹھاتا ہی نہ اورون سے اسلیے کہ بوڑھے سے سب نفرت کرتے ہین
بھوین دیمچی کی طرح ٹک کے نیچے آپڑین آنکھون مین پانی آنے لگا جس سے اندھے ہوجاتے ہین منہ کھنچ کے اور
جھریان پڑکے ایسا ہوگیا جیسے گوہ کی پیٹھ گویا کٹی گئی اور مزہ دہن کا بدمزہ دانت نکلے پیٹھ دوہری ہی دل سست کہ
ہر وقت ضعف سے دھک دھک ہوتا ہی اور ضعف کے علاوہ ہاتھ پانون ایسے جیسے رستی اور سر راہ بیٹھے تو شہ راہ کا ندارد

مرکوب سست عزم تو دی دل خفیف تن نادرست خانہ ویران کاری کا سامان ہوا یعنے سامان سب ویران دلمین افغان بھرا ہوا جیسے نے ابنان مین افغان ہی افغان ہوتا ہی اور اندر خالی عمر ساری ضائع اب کوشش بیہودہ اور راہ دور نفس کاہل دل سیاہ جان ناصبور سر پر جو بال نکھے مثل برف کے بیم مرگ سے سفید جیسے ڈر کے مارے اکثر آدمی سفید ہوجاتا ہی اور تپہ کی طرح تمام اعضا کانپ رہے ہین وقت بیوقت گدھا لنگڑا راہ لنبی کار کہ ویران عمل درستی سے ندار د جڑین بدخوئی کی خوب جمی ہوئی اور قوت انکی اکھیڑنے کی گی ہوئی الخلاف شرح بحر العلوم مین آب سرد کو زود رچشم رانم کو زانم لکھا ہی

حکایت

قولہ ہمچو آن شخص درشت خوش سخن ۔ دریمان رہ فشاند او خارین ۔ رہگزارانش ملامتگر شدند ۔ پس بگفتند شن بکن او رانکند ۔ ہر دمی آن خارین افزون شدی ۔ پاے خلق از زخم او پر خون شدی ۔ جاہاے خلق بدریدی زخار ۔ پاے درویشان نجستی زار زار ۔ چونکہ حاکم را خبر شد زین حدیث ۔ یافت آگاہی زفعل آن خبیث ۔ چون بجد حاکم بگفت این را بکن ۔ گفت آرے برکنم روزیش من ۔ مدتے فرداد فردا وعدہ داد ۔ شد درخت خار او محکم نہاد ۔ گفت روزے حاکمش اے وعدہ گر ۔ پیش آر کار او پس مغتر ۔ گفت الایام یا عم یفتنا ۔ گفت مجمل لا تہاہل وینا ۔ تو کہ میگوئی کہ فردا این بدان ۔ کہ بہر روز یکہ مے آید زمان ۔ آن درخت بد جوان تر میشود ۔ وین کنندہ پیر و مضطر میشود ۔ خارین در قوت و برخاستن ۔ خارکن در سستی و در کاستن ۔ خارین ہر روز و ہر دم سبز تر ۔ خارکن ہر روز زار و خشک تر ۔ او جوان تر میشود تو پیر تر ۔ زود باش در روزگار خود مبر ۔ خارین دان ہر یکے خوے بدت ۔ بارہا در پاے خار آخر زدت ۔ بارہا از فعل بد نادم شدی ۔ بر سر راہ ندامت آمدی ۔ گر زخستہ گشتن دیگر کسان ۔ کہ ز خلق زشت تو ہست آن نشان ۔ غافلے باری ز زخم خود نہ ۔ تو غداب خویش وہم بیگانہ ۔ یا تبر بردار و مردانہ بزن ۔ تو علی وار این در خیبر بکن ۔ ورنہ چون صدیق و فاروق مہین ۔ ہین طریق دیگران را بر گزین ۔ یا بہ گلبن وصل کن این خار را ۔ وصل کن مانار نوریار را ۔ تا کہ نور او کشد نار ترا ۔ وصل او گلبن کند خار ترا ۔ تو شمال و ذرخی او مومن ست ۔ کشتن آتش بمومن ممکن ست ۔ مصطفے فرمود از گفت حکیم ۔ کہ بمومن لابہ کہ گردد زیرہیم ۔ گو بدش بگذر زمن ای شاہ زود ۔ ہین کہ نورت سوز نام را نبود ۔ پس ہلاک نار نور مومنست ۔ زانکہ بے ضد دفع ضد لا یکمنست ۔ نار ضد نور باشد در عدل ۔ کان زقہر انگیختہ شد وین ز فضل ۔ گر ہمیخواہی تو دفع شر نار ۔ آب رحمت بر دل آتش گمار ۔ چشمۂ آن آب رحمت مومنست ۔ آبجوان روح پاک محسنست ۔ پس گریزانست نفس تو ازو ۔ زانکہ تو از آتشے او از آبجو ۔ زاب آتش زان گریزان میشود ۔ کاتشش از آب ویران میشود ۔ حس تو فکر تو از آتشست ۔ حس شیخ و فکر او نور خوشست ۔ المعنی مغز عزیزان سے میٹھے کے چلنا چون کہ طرح تماہل درنگ کرنا این بالفتح فرق و فصل بیان دو چیز جدائی یہ حکایت ایک مثال کی

کلام سابق پر کہ مثل اُس شخص کے کہ تھا تو نہایت درشت خو مگر ظاہر گفتگو کا اچھا تھا کہ اُسنے راہ مین مخلوق کے کانٹے بوئے نکلنے بیٹھنے والون نے اُسکو ملامت کی اور کہا انکو اکھیڑ ڈال مگر اُسنے نہ اکھیڑے ہر دم وہ کانٹون کے درخت بڑھتے تھے اور مخلوق کے پانو نکو لہولہان کرتے تھے کپڑے لوگون کے اُن کانٹون سے پھٹتے تھے اور محتاجون کے پانون اُنکے زخمون سے زار زار ہوتے تھے جب اِس بات سے حاکم کو خبر ہوئی اور اُسنے اِس خبیث کے فعل سے خبر پائی بکوشش تمام اُس سے کہا کہ انکو اکھیڑ ڈال کہا اچھا کسی دن اکھیڑ ڈالونگا ایک مدت فردا فردا کرکے وعدے کرتا رہا کہ وہ درخت کانٹون کے خوب محکم و پائدار ہوگئے ایک دن حاکم نے کہا کہ اے وعدے کج کرنیوالے جو ہم کہتے ہین جلدی اِس کام کو کر اور یچون کیطرح گھٹنیون مت سرک یعنے دیر مت کر کہا اے حجا اب تھوڑے دن درمیان مین ہین کہ مین اکھیڑ ڈالون گا کہا جلدی اور ہمارے فرض یعنے حکم مین توقف نکر تو جو کہتا ہی کہ کل کو اکھیڑ ڈالونگا یہ بھی تو جان کہ جو دن جو زمانہ گذرتا ہی وہ درخت بدجوان ہوتا ہی اور یہ اکھیڑنے والا پیر و مضمحل ہوتا ہی خار بن تو اپنی قوت و اُٹھان مین ہی اور خارکن کو ہر دم سستی و کمی ہو رہی ہی خار بن تو روز بروز اور دمبدم سبز و تر ہوتا ہی خارکن ہر روز سوکھ سوکھ کے کانٹا سا ہوا جاتا ہی وہ زیادہ جوان ہوتا ہی تو زیادہ بوڑھا بس جلدی کر اور وقت اپنا مت کھو سے اب مقولات مولانا رح کے مین کہ تو اپنی ہر خوے بد کو کانٹے سمجھ اور ہر بار یہ کانٹے تیرے پانون مین لگ چکے ہین اور بارہا تو فعل بد سے نادم ہوا اور سرراہ ندامت آیا ہی بس اگر اورون کے زخمی ہونے سے کہ بحقیقت وہ تیرا ہی نشان ہی غافل ہی تو اپنے زخم سے تو واقف ہی بس تو اپنے لیے بھی عذاب ہی اور اورون کے لیے بھی یا تبر اُٹھالے اور مردانہ بنکے اُسپر مار اور جیسے علی نے دروازہ خیبر کا تنہا اُکھیڑا تھا تو بھی اِسکو اکھیڑ نہین تو مثل صدیق و فاروق اُن دونون یزرگوارونکے خبردار ہوا اور طریق اُنکا اختیار کر واضح ہو کہ حضرت علی شیر خدا نے باجتہاد و جہاد نفس مین نبی راے کا اتباع کیا تھا اور مردانہ اِسکا دفع کیطرح قلع قمع کیا اور حضرت صدیق و فاروق اتباع حضرت عثمان وغیرہم کا کرتے تھے یا کسی گلبن سے اِس خار کو وصل کر اور کسی نور سے اِس نار کو ملا یعنے یا مردانہ اپنا کام آپ بنا یا کسی مرشد کو ڈھونڈھ تاکہ نور اُسکا تیری نار کو بجھا دے اور اُسکا وصل تیرے خار کو گلبن کر دے تو تو ایسا ہی ہی جیسے دوزخ اور وہ مومن ہی اور مومن آگ کو بجھا سکتا ہی حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے قول حکیم سے فرمایا ہی کہ نار جہنم ڈر کے مارے مومن کی بڑی خوشامد و چاپلوسی کرکے کہتی ہی کہ اے شاہ تو جلدی مجھ سے گذر جا کہ نور تیرا میری نار کی سوزش کو کھوئے دیتا ہی بس ظاہر ہوا کہ نور مومن سے ہلاک نار کا ہی اِس سبب سے کہ ضد ضد سے دفع ہوتی ہی وہ روز جو عدل کا ہی اُسدن نار ضد نور کی ہو جائیگی کسواسطے کہ نار قہر سے برانگیختہ ہوئی ہی اور نور فضل سے آب آگر جاتا ہی کہ شر نار کو دفع کرون تو آب رحمت کو اِس پر تعین کر اور وہ چشمہ آب رحمت کا مومن ہی در روح اُسی محسن کی آبجوان ہی اور تیرا نفس جو اُس محسن سے گریزان ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ تو آگ سے ہی اور وہ آب جو سے اور پانی سے آگ بھاگتی ہی اسواسطے کہ اُسکی آگ پانی سے اُجڑ جاتی ہی تیری حس اور تیری فکر آگ سے ہی جو بدخوئی ہی اور شیخ کی حس و فکر نور خوش سے الخلاف

شرح بحر العلوم مین ہین گذر مالش لکھا ہی میری دانست مین گزار انش ہی اور لا تماطل در مبر کو سر قولہ آب نور
او چو بر آتش جہد ✦ چلچک از آتش بر آمد خوش جہد ✦ چون کند چلچک تو کوبش مرگ درد ✦ تا شود این دوزخ نفس تو سرد
تا نسوزد او گلستان ترا ✦ پست نکند عدل احسان ترا ✦ یک شرر سازد وی ہزاران گلستان ✦ از یکے نے نام ماند نے نشان
بعد ازان چیزے کہ کارے بر دہد ✦ لالہ و نسرین و سیسنبر دہد ✦ باز پنہان میرویم از راہ رہست ✦ باز گردد آنچہ اجزاء من کجاست
اندران تقریر بودیم اینچنین ✦ کہ خرت لنگست منزل دور دور ✦ یار تو باشد گران در راہ چاہ ✦ کج مرو زو رست اندر شاہراہ
چونکہ بیگہ گشت و آن فرصت گذشت ✦ مردہ گردد در دو سوے دریا زدشت ✦ در نہ در تابہ شوی بریان بسے ✦ اینچنین ہر کو
کند بر خود کسے ✦ حال آن سہ ماہی و آن جوبار ✦ گفتہ شد اینجا برائے اعتبار ✦ فاعتبروا یا اولی الابصار ✦ واستعن یا ایہا
اجد بلقب ✦ سال ہیگہ گشت و وقت کشت نہ ✦ جز سیہ روئی و فعل زشت نہ ✦ کرم در بیخ درخت تن فتاد ✦ بایدش
بر کند و بر آتش نہاد ✦ بین دہین ای راہ رو بیگاہ شد ✦ آفتاب عمر سوے چاہ شد ✦ این دو روزک را کہ روزت ہست زود
پیر افشانی بکن از راہ جود ✦ اینقدر تخمیکہ ماند سنت بکار ✦ تا در آخر مینی او را برگ و بار ✦ تا نمر دست این چراغ با گہر
ہین فتیلہ ساز در روغن زود تر ✦ ہین مگو فردا کہ فردا ہا گذشت ✦ تا نگلی نگذرد ایام گشت ✦ پند من بشنو کہ من بندوی تست
کہنہ بیرون کن گرت میل نویست ✦ المعنی سیسنبر نوعی از نضاع یعنے بودینہ خسو ز یا نکار تا بہ ہندی تو پیر افشانی
جو انون کے کام بڑھاپے مین کرنا بائید صدر فرماتے ہین کہ آب نور آس شیخ کا جب آگ پر پڑیگا تو چلچک اس سے
نکلیگی جیسے کہ پانی پڑنے سے آگ مین نکلتی ہی اور خوب تڑپتی ہی اور جب وہ چلچک نکلے تو تو اس چلچک کو دردمرگ بتا
کہ ابھی بجھی نہین ہی دردمرگ سے چلچک کرتی ہی تو ہزار واقعی آتش تیرے نفس کی سرد ہو جاے تا یہ آگ تیرے گلستان
کو جو اعمال صالحہ ہین یا زندگی دنیا کی نہ جلا دے اور تیرے عدل احسان کو نہ پست کر دے کہ بد خوئی سے یہ سب پست
ہو جاتے ہین جیسا کہ فرمایا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی مت بیہودہ کرو اپنے صدقات کو احسان و ایذا سے اس
آگ کے ایک شرر بجھنے کے ساتھ ہزارون گلستان سبز ہونگے پھر ایک کا ہزارون کے مقابل کیا نام و نشان رہیگا اب
جو کچھ بوئیگا اسکا پھل پائیگا لالہ و نسرین اور سیسنبر حاصل ہوگا فرماتے ہین کہ راہ راست چھوڑ کے چھپے چھپے دوسری
راہ ہم چلتے تھے اور تبغایر فرضی کہتے ہین کہ اے خواجہ اس راہ سے لوٹ اور مجکو میری راہ بتا وہ کہان ہی اے زیانکارین
تو اس تقریر مین تھا کہ تیرا گدھا لنگڑا ہی اور راہ دور دراز اب کیا کہ رہا ہون چنانچہ پھر اسی راہ کو رجوع کر کے فرماتے
ہین اگر وہ شیخ کسی ایسی راہ جسمین کنوان ہی تیرا یار ہوگا فوراً بتا دیگا کہ یہ راہ کج ہی مت چل اس شاہراہ مین ہو گا
اور غریب ہی بس خبردار ہو جا اور عبرت پکڑ اور قائم ہو جا اور ادھر سے منہ پھیر کر کوشش کر طرف مقصود کے اور
یہ شعر چونکہ بیگہ گشت الخ اور اسکے بعد کے دو شعر حضرت بحر العلوم نے بقدغن تمام ملحقات سے لکھے ہین اسواسطے
مین نے بھی چھوڑ دیے کہ یہ دفتر چہارم مین آئینگے اب فرماتے ہین کہ سال تمام ہونے پر آئے وقت ہو گیا

بونے کا نہ رہا اور تیرے پاس سوائے سیہ روئی اور فعل بد کے کچھ نہین تیرے درخت تن کا جو ہر اُسکی جڑ مین کیڑا لگ گیا گھننے لگا بس اب فرو یا اسکو اکھیڑ کے آگ پر رکھ یعنے آتش ریاضات مین جلا خبردار خبردار اے مسافر موقت ہو گیا اور آفتاب تیری عمر کا قریب چاہ یعنے ڈوبنے کے ہو گیا یہ جو درا سے دو دن رہ گئے ہین اگر تجکو روزی ہون تو بلا سے انھین مین کچھ جود سے یہ نافشانی کر لے یعنے پیری مین جوانی کے کام کرلے اتنے ہی تخم کو جو بو گیا ہی ہوسکے تو آخر مین اُسی سے کچھ برگ و بار دیکھے جبتک کہ یہ چراغ یا گوہر بے نور ہو اور بجھے جلدی تبل ہی کی فکر کرلے اور درست کرا اور خبردار فردا پر موقوف مت رکھ خیال تو کر کہ فردا ہی فردا مین کتنے فردا گذر گئے اب جو کچھ ہین بالکل نہ گذر جائین اور تو ہونے سے رہجائے میری نصیحت سُن کہ یہ تن تیرا بڑی سخت قید ہی اب اگر تجکو خیال خلعت نوی کا ہی تو اس کہنہ فرسودہ کو نکالڈال

در معنی نے التاخیر آفات

قولہ لب بہ بند و کف پر زر بر کشا ۔ بگل تن بگذار و پیش آ در سخا ۔ ترک لذتہا شہوتہا سخا ست ۔ ہر کہ در شہوت فرو شد بر نخاست ۔ این سخا شاخیست از سرو بہشت ۔ وای او کز کف چنین شاخے بہشت ۔ عروۃ الوثقی ست این ترک ہوا ۔ بر کشد این شاخ جانرا بر سما ۔ تا برد شاخ سخای خوب کیش ۔ مر ترا بالا کشان تا اصل خویش ۔ یوسف حسن تو این عالم چو چاہ ۔ وین رسن صبرست از امر آلہ ۔ یوسفا اندر رسن در زن تو دست ۔ ور رسن غافل مشو بیگہ شدست ۔ حق بدین رسن آویختند ۔ فضل و رحمت را بہم آمیختند ۔ در رسن زن دست و بیرون رو ز چاہ ۔ تا ببینی بارگاہ پادشاہ ۔ تا ببینی عالم جان جدید ۔ عالمے بس آشکار و ناپدید ۔ این جہان نیست چون ہستان شدہ ۔ وان جہان ہست بس پنہان شدہ ۔ خاک بر باد ست و بازی میکند ۔ کژ خیالی پردہ سازی میکند ۔ خاک ہمچون آتتی در دست باد ۔ باد را دان عالی و عالی نژاد ۔ چشم خاکی را بخاک افتد نظر ۔ باد بین چشمے بود نو عد گر ۔ اینکہ بر کار ست دیگر ست و پوست ۔ و انکہ پنہانست مغز و اصل دوست ۔ اسپ داند اسپ را کو ہست یار ۔ ہم سواری داند احوال سوار ۔ چشم حس اسپ ست و نور حق سوار ۔ بے سوار این اسپ خود ناید بکار ۔ پس ادب کن اسپ را از خوے بد ۔ ورنہ پیش شاہ باشد اسپ رد ۔ چشم اسپ از چشم شہ رہبر بود ۔ چشم او بے چشم شہ مضطر بود ۔ چشم اسپان جز گیاہ و جز چرا ۔ ہر کجا خوانی نیاید بے چرا ۔ نور حق بر نور حس راکب شود ۔ دانگہے جان سوے حق راغب شود ۔ اسپ بے راکب چہ داند رسم راہ ۔ شاہ باید تا بداند شاہراہ ۔ سوے حسے لد کہ نورش راکبست ۔ حس را آن نور نیکو صاحب ست ۔ نور حس را نور حق تزئین بود ۔ مغنے نور علی نور این بود ۔ نور حسے میکشد سوے ثری ۔ نور حقش میبرد سوے علا ۔ زانکہ محسوسات دون تر عالمست ۔ نور حق دریا و حس چون شنبمی ست ۔ لیک پیدا نیست این راکب برو ۔ جز بآثار و گفتار نکو ۔ نور حسی گو غلیظ ست و گران ۔ ہست پنہان در سواد دیدگان ۔ یعنی عروۃ الوثقی دستاویز محکم فرماتے ہین لب تو بند کرلے اور کف پر زر رکھو لد سے تالب سے کلمہ سخت نہ نکلے بخل چھوڑ دے اور سخا کو پیش کر سخا کیا ہی خواہشون

اور لذتون کا ترک کرنا کس لیے کہ جب اپنی لذتین ترک کریگا تو اور کو دیگا اور جو کوئی خواہشون مین اندھا گیا پھر سیدھا نہین ہوا سخاوت ایک شاخ سرو بہشت کی ہی بس وہ اسے اُس کف پر جسنے اِس شاخ کو چھوڑ دیا یہ ترک ہوا کا بڑی ایک رسی مضبوط ہی کہ یہ شاخ جان کو آسمان پر کھینچ لیتی ہی بس اِس شاخ سخا کو مضبوط پکڑا ہی خوب کمیش تا تجکو بالا اپنے اصل کیطرف کھینچ لیجائے تو یوسف حسن کا ہی اور یہ عالم مثل چاہ کے اور رسی اِسکی صبر ہی حکم خدا سے ای یوسف اِس رسی کو ہاتھ سے خوب مضبوط پکڑ اور اِس رسی سے غافل مت ہو کہ بیوقت ہو گیا ہی اور اللہ کا شکر بجا لا کہ قضا و قدر نے یہ رسّی لٹکا رکھی ہے اور رسّی کیا ہی فضل و رحمت کو رسی کیطرح دو بلا اور دل والا کر رکھا ہی تو اِس رسی کو یوسف کے مثل پکڑ اور کنوین سے نکلجا تو بارگاہ بادشاہ کو دیکھے اور عالم جدید کو جو عالم جان ہی دیکھے اور وہ عالم کہ ہی تو آشکارا مگر نا پدید ہی یہ جہان نیست جب سے ہست ہوا وہ جہان ہست پنہان ہو گیا اور نہ عالم ارواح مین ظاہر تھا اب یہ خاک پر باد جو تن ہے کلا بازیان کر رہا ہی اور اِسکی گم نمائیان پردے درست کر رہی ہی یہ خاک مثل آلہ کے ہوا کے قبضہ مین ہی جو دم آدی کا ہی اور ہوا جو اسمین ہی کہ روح ہی عالی اور عالی نژاد ہی تیری چشم خاکی کی اِسی خاک پر نظر پڑتی ہی کہ جو کچھ ہی یہی ہی اور جو چشم باطن ہی اِس روح مین وہ دوسری قسم کی ہی یہ جو بر کا رہی یعنی دنیا کے کاروبار کرنے والی محض بیکار و پوست ہی اور جو پوشیدہ ہی وہی مغز و اصل ہی گھوڑا گھوڑے کو پہانکتا ہی جیسے ایک گھوڑے کو دیکھ کے دوسرا گھوڑا بھی تیز ہو جاتا ہی اور سوار سوار کا احوال جانتا ہی یعنے روح کامل کی ناقص کی روح کو روان کر سکتی ہی اب جان لے کہ چشم حس کی اسپ ہی اور نور حق کا سوار بے سوار کے ظاہر کہ یہ گھوڑا کسی کام کا نہین اِس تو اِس گھوڑے کو بدخوئی سے ادب کرنہین تو بادشاہ کے سامنے یہ گھوڑا تیرا رد کھریگا آنکھین گھوڑے کی بادشاہ کی چشم سے راہ پر لیجاتی ہین اور جب چشم شاہی کی نہو گی تو اسپ کی آنکھ مضطر ہو گی کہ کدھر کو جاوین چشم گھوڑون کی سوائے گیاہ اور چراگاہ کے نہین پڑتی ہی جہان اُسکو بلائیگا جاہی پر آئیگا بس اسپ تن ہی جو عاشق خود نوش کا ہی اور جب نور حق کا نور حس پر سوار ہوتا ہی تو اُسوقت جان طرف حق کے راغب ہوتی ہی بھلا گھوڑا بے سوار کے رہم و راہ کو کیا جانے شاہ چاہیے تب وہ شاہراہ کو پہچانے لہذا تو ایسی حس کیطرف نہ چل جسکا رکیب نور اور نور سے مراد اللہ تعالی جیسا کہ فرمایا اللہ نور السموات والارض اللہ نور آسمانون اور زمین کا ہی اور اُس حس کا نور اچھا ہے جو نور حس کی نور حق سے نزدیک ہو گی تو یہی معنی نور علی نور کے ہونگے اے نور بر نور حسی تو آدمی کو تحت الثری کیطرف کھینچتا ہی کہ ہر ایک کی دیکھ دیکھ کے حرص ہوا بڑھتی ہی اور نور حق کا بلندی کیطرف لیجاتا ہی اسواسطے کہ محسوسات پست تر چیزین عالم کی ہین اور نور حق کا دریا اور نور حس مثل شبنم کے لیکن یہ سوا اِس گھوڑے پر ظاہر نہین ہی البتہ اِسکی نشانیان اور اچھی اچھی باتین ظاہر ہین نور حسی کہ وہ غلیظ و گران ہی اور سوا دو بدن مین پنہان باوصف اِسکے نظر نہین آتا پھر وہ نور لطیف دسبک کیسے نظر آئے اور مصداق اِسکا شعر بعد کا بالخلاف شرح بحر العلوم بر کار ہین او عطف ٹھیک نہین ہی

قولہ چونکہ نور حس نمی بینی ز چشم ✤ چون بہ بینی نور آن وہبی ز چشم ✤ نور حس با این غلیظے مختفی ست ✤ چون خفی نہ بود ضیاے آن صفی ست ✤ این جہان چون حس بدست با غیب ✤ عاجزی پیشہ گرفت از داد غیب ✤ گہ بہ برش میبرد گاہے بہ بر ✤ گاہ خشکش میکند گاہیش تر ✤ دست نہان و قلم بین خط گزار ✤ اسپ در جولان و ناپیدا سوار ✤ گہ بلندش میکند گاہیش پست ✤ گہ درستش میکند گاہے شکست ✤ گہ بمینش میبرد گاہے بسار ✤ گہ گلستانش کند گاہیش خار ✤ تیر پران بین و ناپیدا کمان ✤ جانہا پیدا و پنہان جان جان ✤ تیر را مشکن کہ این تیر شہیست ✤ نیست پرتابی و شست آ گہیست ✤ مار میت اذرمیت گفت حق ✤ کار حق بر کارہا دارد سبق ✤ چشم را بشکن نہ مشکن تیر را ✤ چشم تہمت خون نماید شیر را ✤ بوسہ دہ بر تیر و پیش شاہ بر ✤ تیر خون آلودہ از خون تو تر ✤ آنچہ پیدا عاجز و پست و زبون ✤ آنچہ ناپیدا چنان تند و حرون ✤ ماشکاریم ایں چنین دامے کراست ✤ گوے چوگانیم چوگانے کجاست ✤ میدد میدود این خیاط کو ✤ میدد میسوزد این نفاط کو ✤ ساعتے کافر کند صدیق را ✤ ساعتے زاہد کند زندیق را ✤ زانکہ مخلص در خطر باشد مدام ✤ تا نزاید خالص از گردد تمام ✤ زانکہ در راہست و رہزن بیحدست ✤ آن رہ کو در امان از دست ✤ المعنی معنی برگزیدہ نفاط نفط سے اور وہ ایک دخن ہی سیاہ دسنید ساختہ حکما کہ جہان ڈالدو آگ لگ اٹھے مجازاً بادوت زندیق قائل اہرمن اور نیز دان یعنے دو خدا کا شعر اول مربوط ہی شعر آخر صدر سے کہ جب نور حسی باوجود غلظت وگرانی کے محسوس نہیں اور کوئی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تو نور اُس وہبی کا جسکا وہ خود بخشنے والا ہی اُسکو کیسے آنکھ سے دیکھ سکیگا نور حس کا باوصف اِس غلیظی کے تو پوشیدہ ہی پھر وہ کیسے پوشیدہ نہو کہ روشنی اُسکی برگزیدہ ہی یہ جہان حس کیطرح دست غیب کے قبضۂ قدرت مین ہی اور عاجزی اختیار کیے ہوے داد غیب سے کہ محض بے بس ہی کبھی وہ دست غیب اسکو دریا مین لیجاتا ہی کبھی خنگل و خشکی مین کبھی اسکو سکھا دیتا ہی کبھی سبز و تر ہاتھ تو چھپا ہوا ہی اور قلم لکھ رہا ہی گھوڑا دوڑ رہا ہی اور سوار معلوم نہین ہوتا کبھی اِس گھوڑے کو اونچا کرتا ہی کبھی نیچا کہ مراد عزت و ذلت سے ہی اور گھوڑا نفس انسان کبھی اسکو بناتا ہی کبھی توڑ ڈالتا ہی کبھی داہنی طرف لیجاتا ہی کبھی بائین کبھی گلستان بنا دیتا ہی کبھی خار کر دیتا ہی تیر تو اُڑ رہا ہی اور کمان ظاہر نہین کہ کہان سے نکلا ہی کہ وہ تقدیر الٰہی ہی جانین ظاہر ہین لیکن جو جانونکی جان ہی وہ پوشیدہ تو اِس تیر کو مت توڑ راضی ہو رضا ہو کہ یہ تیر ایک شاہ کا ہی اور پرتابی یعنے پھینکنیوالا اور ایک گاہ کی شست ہی جو دانا و بینا ہی دیکھ تو مار میت اذ میت ولکن اللہ رمی حق تعالی نے فرمایا ہی یا نہین اِس اُسکا کام سب کامون پر سابق ہی تو اپنی آنکھ کو پھوڑ لے اور ہر مصیبت کو اُٹھا لیکن تیر مت توڑ ہی شاکی مت ہو تو اُسکی حکمت سے واقف نہین ہی خشمگین ہوتا ہی اِس سبب سے اُس غصہ کی آنکھ مین تیرے شیر خون معلوم ہوتا ہی تو اِس تیر کو بغرت و حرمت چوم کے بادشاہ کے سامنے اُسی خون آلودہ کو جو تیرے خون سے تر ہوا ہی لیجا خوب جان لے جو کچھ پیدا و ظاہر ہی سب عاجز و زبون و پست ہی اور جو ناپیدا ہی سب اس پیدا پر تند و غالب ہی جملہ اُسکے پنجۂ قدرت مین ہی ہم سب شکار کیطرح جال

مین پھنسے ہین مگر جال کو نہین جانتے کسکا ہی آور گیند کیطرح ایک چوگان کے سامنے جدھر جاتا ہی بھیکتا ہی مگر یہ معلوم نہین کہ چوگان کہان ہی ہمکو پھارتا بھی ہی سیتا بھی ہی نہ معلوم یہ خیاط کہان ہی آور نفط کو پھونک پھونک کے ہمکو جلاتا ہی ہم نہین جانتے کہ یہ نفاط کہان ہی دم بھر مین کافر کو دوست خالص وصدیق کر دیتا ہی اور دم بھر مین زاہد کو کافر وزندیق بنا دیتا ہی اسی سبب سے جو اخلاص والے ہین ہمیشہ خوف وخطر مین رہتے ہین جبتک کہ اپنے آپ سے بالکل خالص نہو جائین خواہ فناے ظاہری سے خواہ فناے باطنی سے جو موتوا قبل ان تموتوا ہی اسی سبب سے کہ وہ راہ مین ہین اور راہ مین رہزن بیحد بس وہی ان رہزنون سے بچے جسکو ایزد امن دے الخلاف شرح بحر العلوم مین وہبی کو دینی اور حس کو حس اور بجاے درستش کے بھی بلندش میکند شعر کے دوسرے مصرع مین لکھا ہی قولہ آئینہ خالص نگشت ومخلص ست ✤ مرغ زانکہ فتہ است ومنقص ست ✤ چونکہ مخلص گشت مخلص باز رست ✤ در مقام امن رفت وبر دوست ✤ ہیچ آئینہ دگر آہن نشد ✤ ہیچ نانے گندم خرمن نشد ✤ ہیچ انگورے دگر غورہ نشد ✤ ہیچ میوہ پختہ باکورہ نشد ✤ پختہ گردد از تغیر دور شو ✤ رو چو برہان محقق نور شو ✤ چون ز خود رستی ہمہ برہان شدی ✤ چونکہ گفتی بندہ ام سلطان شدی ✤ در عیان خواہی صلاح الدین نبود ✤ دیدہا را کرد بینا وگشود ✤ فقر را از چشم وز سیماے او ✤ دید ہر چشمے کہ دارد نور ہو ✤ شیخ فعالست بے آلت چو حق ✤ با مریدان دادہ بے گفتی سبق ✤ دل بدست او چو موم نرم رام ✤ مہر او گہ تنگ سازد گاہ نام ✤ مہر موسش حاکی انگشتری ست ✤ باز آن نقش نگین حاکی کیست ✤ حاکی اندیشہ آن زر گرست ✤ سلسلہ مہر حلقہ اندر دگرست ✤ این صدا در کوہ دلہا بانگ کیست ✤ کہ پرست از بانگ این کہ گہ نیست ✤ ہر کجا ہست آنحکیم اوستاد ✤ بانگ ازین کوہ دل خالی مباد ✤ ہست کہ کاواز صدا نامیکند ✤ میر ہاند کوہ ازان آواز دقال ✤ صد ہزاران چشمہ آب زلال ✤ چون زکہ آن لطف بیرون میشود ✤ آبہاے چشمہا خون میشود ✤ زان شہنشاہ ہمایون فعل بود ✤ کہ سراسر طور سینا لعل بود ✤ جان پذیرفت وخرد اجزاے کو ✤ تا کم از سنگیم آخر اے گروہ ✤ نے زجان کہ چشمہ جوشان میشود ✤ نے بدن از سبز پوشان میشود ✤ نے صداے بانگ مشتاقے درو ✤ نے صفاے جرعہ ساقی درو ✤ المعنی غورہ بود ومحمول انگور خام باکورہ میوہ نو رسیدہ حاکی حکایت کنندہ زہیدن جوشیدن وبیرون آمدن نہ یہ کہ آئینہ تو خالص نہوا اور مخلص مین مرغ تو پکڑا نہین ہی اور آئینہ ناقص ہی اور جبکہ مخلص ہو گیا بس مخلص سب باتون سے چھوٹ گیا اور مقام امن مین پہونچا اور غالب دست ہوا پھر آئینہ بنیکے لوہا نہین ہو سکتا جیسے روٹی خرمن گیہون نہین ہو سکتی ایسے ہی پکا انگور غورہ نکوئی میوہ باکورہ نو رسیدہ ہوتا ہی تو پختہ ہو پھر تغیر سے دور ہوا اور جیسے محقق کی برہان نور ہی نور ہوتی ہی تو بھی بالکل نور ہو جا جب تو نے آپ سے نجات پائی تو خود ہمہ تن برہان ہو گیا اور جب تو نے کہا کہ مین بندہ ہون پادشاہ ہو گیا اور جو تو اس بات کو عیان اور ظاہر چاہتا ہی تو دیکھ صلاح الدین نہ تھے جنھون نے آنکھین روشن کر دین اور کھولدین اور یہ شیخ صلاح الدین

مرید سید برہان الدین محقق کے تھے ایک دن مولانا محلہ مین زرکوبون کے گذرے انکے ضرب کی آواز نور آمین ظاہر ہوئی شیخ صلاح الدین بالہام غیب دکان سے نکلکے ان کے پانؤن پر گر پڑے انھون نے انکو بغل مین لے لیا اور نماز ظہر تک سماع مین رہے اور یہ شعر پڑھتے تھے شعر کے گنجے پدید آمد ازین دکان زرکوبے نہ زہے صورت رہے معنی زہے خوبی زہے چوبی + شیخ صلاح الدین اپنی دکان لٹا کے آزاد ہوگئے اور مولانا نے جو عشقبازی کہ شیخ شمس الدین سے رکھتے تھے انسے اختیار کی اور کہتے تھے کہ مین نے حال اپنا صلاح الدین کو بخشا اور قال مولوی جلال الدین کو کہ یہی مولوی معنوی ہین پس حال عبارت ہی واردات سے کہ وہ بیان مین نہین آتین اور قال مراد مکشوفات سے جو بیان مین آتی ہین پس مرتبہ قال کا مرتبۂ حال سے افضل ہی اسی سبب سے فرمایا کہ میرا کام ہدایت بقول ہی اور صلاح الدین کا کام ہدایت بتصرف باطن اور نیز واضح ہی باشارہ نفحات کے کہ نہ شیخ صدر الدین انکے مرشد تھے نہ شیخ شمس الدین اس سبب سے کہ انکو حاجت ارشاد کی نہ تھی اور صحبت انکی اُن دونون شیخین سے ایسی تھی جیسے کامل کی کامل کے ساتھ کذا فی بحر العلوم اور فرماتے ہین کہ فقر کو چشم اور سیما صلاح الدین سے ہر آنکھ نے جسمین نور ہو یعنے اللہ کا تھا دیکھا اور وہ شیخ فعال ہی بے آلہ مثل حق کے کہ مریدون کو بے گفت وکلام کے سبق پڑھاتا ہی اسی لیے اسکو شیخ فعال کہا ہی کہ اللہ تعالی بھی فاعل بے آلہ ہی دل اُسکے ہاتھ مین ایسے ہین جیسے موم نرم مطیع چاہے جیسا چھکائے پچائے اور جسکے موم پر وہ مہر لگاتا ہی اگر مہر کے اندازہ سے موم جو دل ہی تنگ ہی اُسکو کشادہ کر دیتا ہی اور جو کشادہ ہی اُسکو تنگ اپنی مہر کی جتنی جسمین سمائی دیکھتا ہی ویسا ہی اُسکے قلب کو حک کر کے ٹھیک کر لیتا ہی مہر اُسکے موم کی حک کرنے والی انگشتری کی ہی پھر وہ نقش نگین حا کی کس کا ہی اسی ذکر وحکایت کرنے والا کس کا انگشتری مراد دل سے ہی حا کی کس کا یعنے فنا فی الشیخ ہو جاتا ہی حک کر دینے والا اندیشہ کا تو وہ زرگر ہی اور سلسلہ مہر کا اُس کے حلقۂ دوسرے مین ہی یہ صدا جو کوہ دلون سے نکلتی ہی کس کی ہی حق کی ہی کبھی تو کوہ اِس بانگ و آواز سے پُر ہی کبھی خالی ہی ایک سا حال نہین رہتا آپ دعا کرتے ہین کہ وہ حکیم استاد جہان کہین ہے اُس کی بانگ سے کوہ دل خدا کرے خالی نہ رہین اور فیض اُس کا جاری رہے بعض کوہ دل کے ایسے ہین کہ آواز مثنی کرتے ہین جیسی آواز غیب سے اُن کو آتی ہی ویسی ہی وہ آواز کرتے ہین اور بعض کوہ ایسے ہین کہ وہ ایک آواز کی جگہ سیکڑون آواز کرتے ہین اور یہ ہر عارف کی استعداد پر موقوف ہی اور اِس آواز و قال سے کوہ دل کا لاکھون چشمے آب زلال کے جوش مین لاتا ہی کہ وہ راز و اسرار معرفت کے ہین اور جب کوہ سے وہ لطف نکلجاتا ہی تو آب آنکھون کا خون ہو جاتا ہی یعنے اس لطف کو یاد کر کے خون روتا ہی یہ اُسی شہنشاہ ہمایون لعل کا طفیل تھا جو مراد حضرت موسی سے ہی کہ

طور سینا سنگ سے سراسر لعل ہوگیا کہ وہی طالب تجلی کے ہوے تھے یہانتک کہ اُس کوہ نے جان حاصل کی اور اُسکے اجزانے خود پائے اور کہتے ہین اے گروہ دیکھو ایک ہم ہین کہ اُس کوہ و سنگ سے کمتر ہین کہ نہ ہماری جان سے کوئی چشمہ جوش زن ہوتا ہی نہ ہمارا بدن سبز پوشون سے ہوتا ہی اور کوہ سے تو چشمے بھی جاری ہوتے ہین اور سبز پوس بھی مثل سبز پوشون کے بہشت کے ہوتا ہی اور سبز پوشی گیاہ وغیرہ سے اسکی کما قال اللہ تعالی نہی کا لجارۃ اداشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الما پس وہ دل مثل پتھر کے سخت ہین بلکہ پتھر سے بھی سخت تر کسواسطے کہ بعض پتھر ایسے ہین کہ اُنسے نہرین جاری ہین اور بعض ایسے ہین کہ پھٹ جاتے ہین پس اُنسے پانی نکلتا ہی پس ہم مین تو پتھر کے صفات بھی نہین نہ کوئی صدا بانگ مشتاقی کی ہمین نہ کوئی صفا جرعہ ساقی کی ہمین الخلاف شرح بحر العلوم مین نبود کو نمود اور تنگ کو نگ اور تام کو نام لکھا ہی قولہ کو حمیت ناز تیشہ در کلند ✤ انچنین کہ را بکلی بر کنند ✤ بو کہ بر اجزاے تو تابد مہی ✤ بو کہ در وے تاب خور یابد رہی ✤ چون قیامت کوہہا را برکند ✤ بس قیامت این کرم کے میکند ✤ این قیامت زان قیامت کے کمست ✤ آن قیامت زخم داین چون مرہمست ✤ ہر کہ دید آن مرہم از زخم ایمنست ✤ ہر بدے کاین حسن دید او محسنست ✤ ہر خسک زشتی کہ خویش شد حریف ✤ وائے گلروئے کہ خفتش شد خریف ✤ نان مردہ چون حریف جان شود ✤ زندہ گردد نان وعین آن شود ✤ ہیزم تیرہ حریف نار شد ✤ تیرگی رفت و ہمہ انوار شد ✤ در نمکسار ار خرے مردہ فتاد ✤ آنخرے و مردگی کیسو نہاد ✤ صبغۃ اللہ ہست رنگ خم ✤ پیہا یکرنگ گردد اندرو ✤ چون دران خم افتد و گویش قم ✤ از طرب گوید منم خم لاتلم ✤ آن منم خم خود انا الحق گفتنی ست ✤ رنگ آتش دارد الا آہنی ست ✤ رنگ آہن محو رنگ آتشست ✤ زانکہ آتش مبطل و فعالش و شست ✤ چون بسرخی گشت ہمچون زرکان ✤ پس انا نارست لافش بیزبان ✤ شد زرنگ و طبع آتش محتشم ✤ گوید او من النشم من آتشم ✤ آتشم من گر ترا شکست وظن ✤ آزمون کن دست را بر من بزن ✤ آتشم من بر تو گر شد شبہہ ✤ روی خود بر رو مے من یکدم نہ ✤ المعنی کلند ہندی اسکی کسّی پیسہ بیاے مجہول ہر چیز ابلق سیاہ و سفید آمیختہ او پر جوندمت آپ ٹھے کو کی ہی لہذا فرماتے ہین کہان ہی غیرت کہ ایسے بہاڑ کو کہ جس مین نہ کوئی چشمہ جوشان ہو نہ خود سبز پوش ہو کسی بسولہ سے بالکل کھود کے پھینک دین کہ مراد ریاضات شاقہ سے ہی کہ شاید اُسوقت مین کہ جب اجزاے اسکے بکھیر دیئے جائین کوئی ماہ اسپر چمک جاے یا آفتاب کی تاب اسمین گھسے تا اجزاے اسکے لعل بے بہا ہو جائین گو قیامت پہاڑون کو اکٹھی کرتی ہی لیکن قیامت ایسا گرم کب کرتی ہی جیسے اُس ماہ کی چمک یا اُس آفتاب کی تاب جو مراد کسی کامل سے ہی یہ قیامت اسی ریاضات نفس اُس قیامت سے کب کم ہین بلکہ وہ قیامت تو زخم ہی کہ بڑی آفت و دار و گیر مین ٹپر ینگے اور یہ قیامت تو اُس زخم کے واسطے مرہم ہی کہ اسکے سبب سے

اُس آفت سے امن مین رہینگے بس جنھنے یہ مرہم دیکھا وہ زخم سے بچتا ہی جیسا کہ فرمایا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون بیشک اولیاء اللہ کے نہ اُنکو خوف ہی نہ غم ہی اور جس بدصورت نے یہ حسن دیکھا وہی حسن والا ہی اسی مخاطب کیسا اچھا اور خوب وہ زشت رو ہی جسکی خو حریف ہی یعنے اور دنکی ساز گار اور افسوس اُس گلرو پر جسکی خفت خزان ہی دیکھو مان کہ مردہ شی ہی جب حریف دہم پیشہ جانکی ہوتی ہی زندہ ہو کے ذات جانکی ہو جاتی ہی ایسے ہی لکڑی کہ تیرہ ہوتی ہی جب حریف آگ کی ہوتی ہی بالکل نور ہی نور ہو جاتی ہی تیرگی نہین رہتی نمکسار مین جو خر مردہ پڑتا ہی وہ خری و مردگی اُس سے سب دور ہو کے نمک ہو جاتا ہی بس خم ہو کا رنگ صبغۃ اللہ ہی یعنے رنگ اللہ کا جسمین کبرے چتلے سب ایک رنگ ہو جاتے ہین اور اللہ کے رنگ سے بہتر کسکا رنگ ہی چنانچہ فرمایا صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ اسی سبب سے جو کوئی اس خم مین پڑتا ہی اور اُس سے تو کہے کہ اُٹھ تو بڑی مستی و عجب سے کہتا ہی کہ مین خم ہون کیسے اُٹھون تو مجکو ملامت مت کر اور یہ کہنا اُسکا کہ منم خم یہی انا الحق کہنا ہی کسواسطے کہ گودہ آہن ہی لیکن اب آگ مین پڑکے آگ ہو گیا اور رنگ آہن کا رنگ آتش مین محو ہو گیا اب وہ آگ سے شیخی مارتا ہی اور خاموش دش ہی جیسے آگ کے زبانے شیخی ہین اور خاموش ہی اب جو زرکان کے مثل سرخ ہو گیا اس سبب سے انا نار کی شیخی اُسکی بنیر پانی پر ہی اور جو رنگ و طبیعت آتش سے بخشم ہو گیا ہی لہذا کہتا ہی مین آتش ہون مین آتش ہون اور کہتا ہی مین تو آتش ہون اگر مجکو شک و گمان ہی تو آ امتحان کرلے اور میرے اوپر ہاتھ رکھ دیکھ اور میرے آگ ہونے مین اگر تو مشتبہ ہی تو ذرا میرے منہ پر مُنھ رکھ پھر کہ مین کیا ہون الخلاف شرح بحر العلوم مین یہی کوئی لکھا ہی قولہ آدمی چون نور گیرد از خدا ۔ ہست مسجود ملائک زا جتبا ۔ نیز مسجود کسی کو چون ملک ۔ رستہ باشد جانش از حیوان و شک ۔ چیست آتش چیست آہن لب ببند ۔ ریش تشبیہ و مشبہ را بخند ۔ پاے در دریا منہ کم کو از ان ۔ بر لب دریا خمش کن لب گزان ۔ گرچہ صد چون من ندارد تاب بحر ۔ لیک می نشکیبم از عرقاب بحر ۔ جان و عقل من فدائے بحر باد ۔ خونہاے عقل و جان این بحر باد ۔ تا کہ پائم میرود نانم درود ۔ چون نماند پا چو بطانم درود ۔ بے ادب حاضر غائب خوشتر ست ۔ حلقہ گرچہ کژ بود نے بر درست ۔ ای تن آلودہ بگرد حوض گرد ۔ پاک گردید و برون حوض مرد ۔ پاک کو از حوض مسجود اوفتاد ۔ آدمی طرخویش ہم دور اوفتاد ۔ پاکے این حوض بے پایان بود ۔ پاکی اجسام کم میزان بود ۔ زانکہ دل حوضی ست لیکن در یمین ۔ سوے دریاے راہ پنہان دارد این ۔ پاکی محدود تو خواہد مدد ۔ ورنہ اندر خرج کم گردد عدد ۔ المعنی اجتبا برگزیدگی بطان جمع بطہ فرماتے ہین کہ آدمی جب نور خدا سے حاصل کرے تو وہی آدمی مسجود ملائک کا ہی برگزیدگی سے اور وہی آدمی ہی اور وہی مسجود اُس شخص کا جسکی جان فرشتہ کی طرح طغیان و شک سے چھوٹی ہوئی ہی آگ کیا ہی آہن کیا جسکا اوپر سے ذکر کرتا چلا آتا ہی ان سے مونھ بند کر یہ سب تشبیہ و مشبہ ہین جو قابل مسخر و ریشخند ہین آس تشبیہ و مشبہ کے دریا مین قدم مت رکھ اور اُسکا ذکر کم کر اور اس دریا کے کنارہ خاموش بیٹھ

اور لب کاٹ کر کوئی بات منہ سے نہ نکلجاے اگرچہ سیکڑون مجھ سے تاب اس بحر کی نہین لاتے مگر مجکو صبر ہر گز نہین غرقاب ہونے سے نہین میری جان و عقل اس بحر پر فدا ہوئی اور میری عقل و جان کو یہ بحر مارے اور اسکا خونبہا ہے جہانتک میرے پانون اسمین دھنسینگے مین اندر ہی کو جاؤنگا اور جب پانون نہین رہینگے بطون کیطرح چھاتی ٹیک دونگا اور اسی مین رہونگا بے ادب حاضر غائب سے اچھا ہوتا ہی جیسے حلقہ دروازہ کا گو کج ہوتا ہی تاہم ہوتا تو دروازہ ہی پر ہی بے ادب حاضر سے یہ مراد کہ اگرچہ مین نے تشبیہین اسکی ذات کی آتش و بحر سے کین کہ نوعے بے ادبی ہی لیکن ہون تو حاضر نہ غائب جو اُس سے محض غافل و بیخبر ہی ای تن آلودہ جو تن گرد حوض کے پھرا کہ وہ دل ہی اور پاک ہو کے باہر حوض کے مراکیا کہنا ہی اُس تن کا اور جو اس حوض دل سے دور پڑا گو بظاہر کیسی ہی طہارت کرے مگر وہ پاک نہین ہی وہ طہارت سے جدا و مہجور ہی یا کی اس حوض کی بے پایان ہی اور بیحد اور پاکی اجسام کی کم وزن اور کم قدر اس سبب سے کہ دل ہی تو ایک حوض لیکن تا گھات دریا سے لگائے ہوے ہی اور پوشیدہ راہ اپنی دریا سے ملائے ہی تیری پاکی تو محدود بحد و شرع ہی مثلاً حوض وہ دردہ ہوا گر کم ہو تو مدد ملنا چاہیے نہین تو خرچ مین شمار سے کم ہو جائیگا اور پاک نہین رہیگا الخلاف شرح بحر العلوم مین تیسرے شعر کا پہلا مصرعہ یون لکھا ہی ✦ آتش چو آہن چرب لب بہ بند ✦ مین نے اسکو ناموزون سمجھ کے لکھا ✦ چیست آتش چیست آہن لب بہ بند ✦ اور پاک گردید کو پاک گردد کہ یہ بھی ناموزون ہی اور خرچ کو خرچ

تمثیل بیان بلانے پانی کی آلودون کو واسطے پاکی کے

قولہ آب گفت آلودہ را در من شتاب ✦ گفت آلودہ کہ دارم شرم زاب ✦ گفت آب این شرم بے من کے رود ✦ بین این آلودہ زائل کے شود ✦ زاب ہر آلودہ گر پنہان شود ✦ الحمار بمنع الایمان شود ✦ دل زپایہ حوض تن گلناک شد ✦ تن زآب حوض دلہا پاک شد ✦ گرد پایہ حوض دل کرد ای پسر ✦ ہان زپایہ حوض تن مے کن حذر ✦ بحر تن بر بحر دل بر ہم زمان ✦ در میان شان برزخ لا یبغیان ✦ گر تو باشی راست یا باشی چو کژ ✦ پیشتر منگر دو پس منگر ✦ پیش شاہان کژ خطر باشد بجان ✦ لیک نشکیبند عالی ہمتان ✦ شاہ چون شیرین ترا زر شکر بود ✦ جان شیرین گر رود خوشتر بود ✦ ای سلامت چو تو ئی داہی العزا ✦ وی سلامت جو ر ہا کن تو مرا ✦ جانمن کو رہ است با آتش خوشست ✦ کورہ را این بس کہ خانہ آتشست ✦ ہیچ کورہ عشق را شوریدنی ست ✦ ہر کہ او زین کور باشد کو دنیست ✦ برگ بے برگے تر اچون برگ شد ✦ جان باقی یافتی و مرگ شد ✦ چون ترا نعم شادی افزون گرفت ✦ روضۂ جانت گل سوسن گرفت ✦ انچہ خوف دیگران آن امن تست ✦ بط قوی در بحر و مرغ خانہ سست ✦ باز دیوانہ شدم من ای طبیب ✦ باز سودائے شدم من ای حبیب ✦ حلقہا ے سلسلہ تو دو فنون ✦ ہر یکے حلقہ دہد دیگر جنون ✦ و او ہر حلقہ فنونے دیگر ست ✦ پس مرا ہر دم جنونے دیگر ست ✦ پس جنون باشد فنون این شد مثل ✦ خاصہ در زنجیر این میر اجل ✦ آنچنان

دیوانگی بگسست بندہ کہ ہمہ دیوانگان پندم دہند * المعنی پانی نے ایک آلودہ سے کہا کہ آ میری طرف جلدی آلودہ نے کہا کہ مین آلودہ ہون اور پانی صاف مجھے پانی سے شرم آتی ہی کیسے آؤن پانی نے کہا کہ یہ شرم بے میرے کب جائیگی اور جو کچھ تجھ مین ٹھہرا ہی کب دور ہوگا پانی سے جو آلودہ پنہان ہوگا تو یہ ایسا ہوگا جیسے الحیاء یمنع الایمان اور ہی یہ الحیاء شعبۃ من الایمان لاجرم باطل ہی پہلے کے معنی یہ حیا باز رکھتی ہی ایمان سے دوسرے کے معنی جو واقعی حدیث ہی یہ کہ حیا ایک شاخ ایمان کی ہی دل تیرا گاد حوض تن سے ٹھہر ٹپھر ہوگیا اور تن آب حوض دلون سے پاک ہوجاتا ہی تو گرد گاد دل کے اوپر کے پھر ہان گاد حوض تن سے بچنا رہ تیرا بحر تن بحر دل پر برہم زن تو ہی یعنے لوٹ پوٹ بریکدیگر لیکن دونون مین ایک پردہ ہی کہ اپنی اپنی حد سے تجاوز نہین کرسکتے اگر تو راست ہی پاکر ہی اور نہ ہو تو دم ہی گھنٹون کے بل آگے ہی بڑھ پیچھے کو مت سرک یہ تو ہی کہ بادشاہون کے سامنے جانے مین خطر جان کا ہی لیکن عالی ہمت جاتے ہی ہین صبر نہین کرتے اور جب ایسا بادشاہ ہو کہ شکر سے شیرین تر تو اگر جان شیرین جاتی بھی رہے تب بھی بہت اچھا ہی کس واسطے کہ وہ تو بلا جو شیرین تر شکر سے تھا اب فرماتے ہین اے سلامت تو ایک واہی العراہی اے دست آویز سست کسی کام کی نہین اور اے سلامت کے طالب تو مجکو چھوڑ مجھ سے غرض مت کر میری جان ایک بھٹی آگ کی ہی یہ آگ ہی سے خوش ہی اور بھٹی کو بھی کافی کہ وہ آگ کا گھر رہے عشق کو تو بھٹی کا سا جوش و خروش ہی بس جو کوئی اس سے اندھا ہی وہ کودن ہی تو خوب سمجھ لے جب برگ و سامان دنیا سے تو بے برگ ہوگا تو یہی بے برگی تیرے واسطے بڑے برگ و سامان ہوجائیگی وہ جان جو باقی و مستدام ہی تجکو ملجائیگی اور مرگ تجھ سے کنارہ کرجائیگی جسوقت غم شادی دنیا کا تجھکو گھیرے اور بہت سا دبائے بس جان لے کہ میرے روغنہ جان مین گل سوسن پیدا ہوے اور گل سوسن سیاہ ہوتا ہی لابد جان کی سیاہی پیدا ہوئی اور جو موقعے خوف و خطر اور دن کے ہین وہی تیرے امن کی جگہین ہین دیکھ دریا مین بط قوی ہوتی ہی اور مرغ خانگی سست ہوتا ہی یہانتک ذکر عشق کا فرمایا اب مناسب اسی کے فرماتے ہین کہ اے طبیب مین پھر دیوانہ ہوا اور اے محبوب مین پھر سودائی ہوگیا تیرے زلف کی جو زنجیر ہی اسکے حلقے ایسے فن در فن سے بھرے ہین کہ ہر ایک حلقہ اسکا اپنے اپنے رنگ کا جنون پیدا کرتا ہی ہر حلقہ کا دا و ایک فن جداگانہ ہی اس سبب سے مجکو بھی ہر دفعہ ایک قسم کا جنون تازہ ہی بس جنون کیا ہی وہی فنون زلف کے ہین اور یہ تو مین نے ایک مثل کہی کہ مثل سے اصل سے بڑا فرق ہوتا ہی اب کوئی زنجیر اس میر اجل کی دیکھے کہ کیسے کیسے فنون اسکے حلقون مین ہین میر اجل مراد ذوالنون مصری سے ہی جنکا آگے ذکر لکھا ہی فرماتے ہین کہ ایسا دیوانگی نے میری قید خودی کی توڑ کے مجکو بیخود کیا ہی کہ اب دیوانے مجکو نصیحت کرتے ہین یعنے میرے مقابلہ مین سب دیوانے ہوشیار ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بد کو بد اور بجاے شیرین گر

رود خوشتر کے شیرینی رود خوشتر

آنا دو ستون کا واسطے پرستش ذوالنون مصری کے

قولہ انچنین ذوالنون مصری رانقاد + کاندرو شور وجنون نو بزاد + شور چندان شد کہ تا فوق فلک + میرسید از دے جگرہا را نمک + ہین منہ تو شور خود ای شورہ خاک + پہلو شور خداوندان پاک + خلق را تاب جنون او نبود + آتش اور یشہا شان میربود + چونکہ در ریش عوام آتش فتاد + بند کردندش برندان المراد + نیست امکان واکشیدن این لجام + گرچہ زین رہ تنگ می آیند عام + دیدن این شاہان زعامہ خوف جان + کاین گرہ کورند شاہان بے نشان + حکم چون بردست زندان اوفتاد + لاجرم ذوالنون بزندان اوفتاد + یکسوارہ میرود شاہ عظیم + در کف طفلان چنین در یتیم + درچہ دریا بد نہان در قطرہ + آفتابے مخفی اندر ذرہ + آفتابے خویش را ذرہ نمود + و اندک اندک روے خود را برکشود + جملہ ذرات در وے محو شد + عالم از وے سست گشت و صحو شد + چون قلم در دست غدارے بود + لاجرم منصور بر دارے بود + چون سنہان را بود کار و کیا + لازم آید یقتلون الانبیاء + انبیا را گفتہ قوم راہ گم + از سفہ انا نظر نا بکم + جہل ترسا بین امان انگیختہ + زان خداوندیکہ گشت آویختہ + چون بقول او مصلوب جود + پس مرا و را من کے تاند نمود + چون دل آن شاہ زایشان خون بود + عصمت او انت فیہم چون بود + زر خالص را وزر گر را خطر + باشد از قلاب خائن بیشتر + یوسفان از رشک زشتان مخفیند + کز عدد خوبان در آتش میرند + المعنی صحو ہوشیار ہونا و ہوشیاری از مستی فرماتے ہین جیسا کہ مین دیوانہ ہوا ہون ایسا ہی اتفاق ذوالنون کو پڑا کہ انمین بھی شور وجنون نئے قسم کا پیدا ہوا ایسا شور انسے برپا ہوا کہ فوق آسمان تک جگر دن کے لیے نمک ہوگیا اسی بیچین کرنے والا اشعار بعد پھر منقولات مولانا کے ہین کہ اسی شورہ خاک خبردار اپنا شور خداوندان پاک کے جو اولیا ہین پہلو مین مت رکھ یعنے برابر مت جان شورہ خاک عوام سے مراد ہے پھر ذکر حضرت ذوالنون کا ہے کہ مخلوق کو تاب انکے جنون کی نہ تھی انکی آگ انکی ڈاڑھیون کو جلائے دیتی تھی ڈاڑھی مین آگ لگنا بڑی آفت مین پڑنا ہے جب انکی ڈاڑھی مین آگ لگی تو انکو قید کیا حاصل مراد یہ ہے لیکن یہ وہ لجام نہین جسکا روک لینا ممکن ہو اگرچہ اس سے عام لوگ تنگ ہون پھر منقولات مولانا رح کے ہین کہ ان شاہان معنی نے ہمیشہ عوام سے خوف جان کا دیکھا ہے کس واسطے کہ یہ عام ایک اندھے لوگ ہین اور یہ شاہ نشان ظاہری سے بے نشان کرہ نفسمتین مخفف کردہ لہذا جب حکم رندون بیطریق کے اختیار مین آیا ذوالنون بھی زندان مین پڑے دیکھو بادشاہ عظیم جو مراد انبیا سے ہی تنہا ہوے ہین اور ایسے جیسے بچون کے ہاتھ مین در یتیم ایسے ہی انبیا ان عام کے ہاتھ و قبضہ مین تھے پھر کہتے ہین در کیسے بلکہ ایک دریا قطرہ مین چھپے ہوے اور ایک آفتاب ذرون مین مخفی و پوشیدہ تھے تو یہ آفتاب مگر آپ کو انھون نے ذرہ بنا کے ظاہر کیا اور رفتہ رفتہ اپنا منھ ایسا کھولا کہ سارے ذرے

اِس آفتاب مین مٹ گئے اور تمام جہان سُست و عاجز ہو کے مستی سے ہوش مین آگیا جب قلم کسی دغا باز کے
ہاتھ مین ہو تو ضرور ہے کہ منصور جیسا شخص دار پر رکھدیا جاے اور جب بیوقوفون کو کار و کیا حاصل ہوا ہے خداوند کا
ہون تو یقتلون الانبیاء بغیر حق قتل کرتے ہین انبیا کو ناحق یہ لازم آتا ہے انبیا کو گمراہ قوم نے کہا انا نطیرنا بکم و لئن
لم تنتہوا لنرجمنکم و لیمسنکم منا عذاب الیم کہ ہم نے تم سے شگون لیا تمھارے سبب سے ہم بلا مین پڑے اگر تم باز نہ رہو گے
بیشک تمکو سنگسار کرینگے اور پہونچیگا تم کو ہم سے عذاب دکھ والا اب جہالت ترسا لوگون کی دیکھو کہ حضرت عیسیٰ کو خدا
کا بیٹا بنایا اور آپ ابناء اللہ و احباءہ بنے یعنے اللہ کی اولاد اور دوست اور اپنی امن اور بخشش کو ٹکانا یعنے اُس
خداوند کا جو حضرت عیسی ہین کفارہ ٹھہرایا کہ اُنکی سولی کے بدلے مین ہم مواخذہ سے چھوٹ گئے یہ امن اپنی پیدا
کی فرماتے ہین کہ اِس ترسا سے کوئی پوچھے کہ جب بقول تیرے وہ مصلوب یہود کے ہین یعنے یہود نے اُنکو سولی دی تو
پھر تمھاری امن وہ کیسے ہو سکتے ہین جب اپنی امن نہوئی جب اُس بادشاہ یعنے غیبی کا دل اُنسے خون ہوا ہے عام
مخلوق سے تو اُنکو عصمت و حفاظت اِس آیت کی وما کان اللہ لیعذبہم و انت فیہم اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے کافرونکو
اُس حال مین کہ تو اُنمین ہے کیسے ہوگی زر خالص اور زر گردونون کو اندیشہ قلاب خائن کا بہت رہتا ہے کہ ایسا نہو
خالص مین کھوٹا ملا دے اسی سبب سے جو یوسف صفات ہین بدصورتون سے چھپے ہوے ہین کس واسطے کہ
دشمنون سے خوبرو اکثر مین زندگی کرتے ہین یعنے ایذائین اُٹھاتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین عصمت اور انت
کو عصمت و انت لکھا ہے قولہ یوسفان از کم اخوان دیر چند * کز حسد یوسف بگرگان میدہند * از حسد بر
یوسف مصری چہ رفت * این حسد اندر کمین گرگیست زفت * لاجرم زین گرگ یعقوب حلیم * داشت بر یوسف
ہمیشہ خوف و بیم * گرگ ظاہر کرد یوسف خود نکشت * این حسد در فعل از گرگان گذشت * زخم کرد این گرگ و
از غدر لبق * آمدہ کانا ذہبنا نستبق * صد ہزاران گرگ را این مکر نیست * عاقبت رسوا شود این مکر بایست *
زانکہ حشر حاسدان روز گزند * بیگمان بر صورت گرگان کنند * حشر پر حرص خس مردار خوار * صورتے خوکے بود روز
شمار * زانیان را گنده و اندام نہان * نمر خواران را بود گنده دہان * گند مخفی کان بدلہا میرسید * گشت اندر حشر
محسوس و پدید * پیشہ آمد وجود آدمی * پر خر شنوزین وجود آدمی * ظاہر و باطن اگر باشد یکے * نیست کس را در نجات
شکے * در وجود ہا ہزاران گرگ و خوگ * صالح و ناصالح و خوب و خسوک * حکم خود آن راست کو غالب تر ست *
جملہ زر بیش از مس کی مدآن زر ست * سیرتے کان در وجودت غالب ست * ہم بران تصویر حشرت واجب ست *
ساعتے گرگے در آید در بشر * ساعتے یوسف رخے ہمچون قمر * میرود در سینہا از سینہا * آرزہ پنہان صلاح و کینہا *
بلکہ خود از آدمی در گاو خر * میرود دانائی و علم و ہنر * اسپ سگ سگ می شود رہوار و رام * خرس بازی میکند بر ہم
سلام * رفت در سگ زادمی حرص و ہوس * یا شبان شد یا شکارے یا جرس * در سگ اصحاب ہی زان رقود *

رفته تا جویاے رحمن گشته بود ✤ هر زمان در سینه نوعی سر کند ✤ گاه دیو و گه ملک گه دام و دد ✤ زان عجب بیشه که هر شیر آگست ✤ تا بدام سینها پنهان رهست ✤ زردی کن از زر و مرجان جان ✤ ای گم از سگ اندرون عارفان ✤ چونکه زردی بارے آن در لطیف ✤ چونکه حامل هیشود بارے شریف ✤ المعنی لبق زیرکی و هوشیاری و تملق خسوک بفتح هندی گوکهرو که ایک دانه خاردار هوتا هی سرکردن ظهور کرنا یعنے ای یوسفو مکر اخوان سے گهبراؤ مت انسے اور انکے مکر سے ویسهی لگتی هی جو حسد کے مارے یوسف کو حوالہ گرگون کے کرے دیتے هین تم نے نهین دیکها که حسد سے یوسف مصری پر کیا گذرا یه حسد ایک موٹا بهیڑیا هی جو گهات مین لگا هوا هی لاجرم اسی حسد کے بهیڑیے یعقوب حلیم بهی حال یوسف پر همیشه خوف دهر اس مین رهتے تهے گرگ ظاهر کا تو هرگز پاس یوسف کے نه پهٹکا جیسا بهائیون نے کهدیا تها فاکله الذئب کها لیا اسکو بهیڑیے نے مگر یه حسد اپنے فعل مین بهیڑیون سے بهی بڑهگیا تها زخم تو اس بهیڑیے نے کیا یعنے حسد نے اور مکر و غدر سے کهدیا انا ذهبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب یعنے هم تو آگے کو چلے گئے اور یوسف کو اسباب کے پاس چهوڑا سو اسکو بهیڑیے نے کها لیا لاکهون بهیڑیون مین ایسا مکر نهین هی جیسا اس حسد مین هی مگر انجام اسکا رسوائی هی لهذا فرماتے هین ای مکر کیون رسوا هوتا هی ذرا تو رکا رہ اس سبب سے که حشر حاسدون کا جب روز جزا کے هوگا تو موافق فعل کے نقصان کو هر کوئی پهونچیگا بیشک انکا حشر بهیڑیون کی صورت پر کرینگے اور حشر اس ناچیز کا جو پر حرص و مردار خوار هی بصورت خوک کے هوگا روز شمار مین لیکن حشر امت محمدی کا نسخ صورت پر نهین هی جیسا که کما بدانم تعودون یعنے جیسے ابتدا تمهاری دنیا مین کی هی ویسے تم کو لوٹائینگے زانیون کا اندام نهانی دور کرکے حشر کرینگے اور شرابیون کا گنده دهانی پر ده بدبو مخفی که دلون مین شراب سے پهونچتی هی وه حشر مین ظاهر و محسوس هوجائیگی غرض جو فعل آدمی کا دنیا مین هو وهی وجود اسکا حشر مین هی پس اگر تو آدم هی تو اس وجود سے پرخذر رہ اور جسکا ظاهر و باطن ایک هی اسکی نجات مین کچهه شک نهین همارے وجود مین هزارون گرگ و خوک اور صالح ناصالح اور خوب و زشت هین مگر حکم اسپر هی جو غالب تر هی مثلاً زر بهی هی اور مس بهی پس اگر زر غالب هی تو اسی پر حکم هوگا اور وه مس بهی زر هی جو سیرت که تیرے وجود مین غالب هی اسی کی تصویر پر تیرا حشر واجب هی کسی وقت تو بهیڑیا آئیگا وجود بشر مین یعنے کسی وقت تو بهیڑیا هوجائیگا اور کسی وقت یوسف رخ همچو قمر جاتے هین ایک سینه سے دوسرے سینون مین ایک پوشیده راه سے صلاح اور کینے جو باعث تبدیل صورتون کے هین بلکه خود آدمی سے گاؤ خر مین دانائی و هنر و علم جاتا هی اور یه وهی لوگ هین جو گدهے کی طرح کتابین لادے هین گهوڑا اکتا اور کتا گهوڑا راهوار و رام هوجاتا هی اور بچهه ایک دوسرے کے سامنے بازی کرتا هی اور سلام جیسے یهان بچهه والے بچهه نچاتے هین اور بچهه سے سلام کراتے هین ایسے هی یه خود هونگے اپنے پیشه کے موافق اور جب آدمی حرص سے هوا و هوس نکلے کتے کے جام

مین گئی تو وہ چرواہا ہوا یا شکاری یا گھنٹہ اصحاب کہف کے کتے مین خوے اُنکے خواب کی کہ مثل اُنکے خواب مین ہم پیشہ اُنکا ہی پہونچی تو جیسے وہ طالب رحمن کے تھے یہ بھی طالب رحمن کا ہوا ہر وقت سینہ مین ایک نوع ظہور کرتی ہی کبھی دیو کبھی فرشتہ کبھی دام و دد اُس عجب جنگل سے کہ وہی سینے ہین ہر شیر آگاہ ہی اور اُسکے دام سینون تک جسمین یہ انواع مذکور بھنستی ہی پوشیدہ راہ ہی اُس سے کیا چھپاتا ہی اور کیون اس دیو و دام و دد کے خیال چور کے سینہ مین بھرے ہین اگر چوری کرتا ہی تو زر و مرجان جان کی کہ یعنے پاکیزہ خیالات جان کے جو درون عارفون سے مناسبت پیدا کرے اور اترتو تو اُنکے درون کے مقابلہ مین کتے سے بھی کمتر ہی پھر فرماتے ہین جب چوری کرتا ہی تو درلطیف کی چوری کر اور حامل بنتا ہی تو بار شریف کا حامل ہو **بخلاف** شرح بحر العلوم مین مردار خوار کو خار غالب ترکو کوہ لکھا ہی

سمجھنا مریدون کا کہ ذوالنون دیوانے نہین ہین قصداً ایسا کیا ہی

قولہ چونکہ ذوالنون سوے زندان رفت شاد ✦ بندبر پا دست بر سر افتقاد ✦ دوستان از ہر طرف بنہادرو ✦ بہر پرسش سوے زندان نرد او ✦ دوستان در قصہ ذوالنون شدند ✦ سوے زندان و دران رائے زدند ✦ کین مگر قصداً کند یا حکمتیست ✦ کو درین دین قبلۂ ما و آنیست ✦ دور دور از عقل چون دریاے او ✦ تا جنون باشد سفر فرماے او ✦ حاش للہ از کمال جاہ او ✦ کابر بیماری بپوشد راہ او ✦ او ز ننگ عاقلان دیوانہ شد ✦ او ز عار عقل کندن پرست ✦ قاصد از قصد ست و دیوانہ شد است ✦ کہ بہ بندم افتے و سازگار ✦ بر سرو پشتم زدین رامکار ✦ تا ز زخم لخت یابم من حیات ✦ چون قتیل از گاو موسیٰ اے ثقات ✦ تا ز زخم لخت گاوے خوش شوم ✦ ہمچو کشتہ گاو موسیٰ کش شوم ✦ زندہ شد کشتہ ز زخم دم گاو ✦ ہمچو مس از کیمیا شد زر ساو ✦ کشتہ برجست و بگفت اسرار را ✦ وانمود آن زمرۂ خونخوار را ✦ گفت روشن کین جماعت کشتہ اند ✦ نحم این آشوب ایشان کشتہ اند ✦ چونکہ کشتہ گردد این جسم گران ✦ زندہ گردد ہستی اسراردان ✦ جان او بیند بہشت و نار را ✦ باز داند جملہ اسرار را ✦ وانماید خونیان دیورا ✦ وانماید دام خدع و ریورا ✦ گاو کشتن ہست از شرط طریق ✦ تا شود از زخم دشمن جان عتیق ✦ گاو نفس خویش را زو تر بکش ✦ تا شود در روح خفی زندہ ہمش ✦ این سخن را قطع دیایان مجو ✦ حال ذوالنون با مریدان باز گو ✦ المعنی افتقاد بالکسر گم شدہ کو ڈھونڈھنا اور گم کرنا یعنے نا موجود کرنا ساز گاو بکاف عجمی قسمہ جڑے کا جس سے گاو کو ہانکتے ہین مکاوصیغۂ نہی کا ویدن سے لخت بالفتح پارۂ چیز دم گاہ تازیانہ بزرگ جس سے بیل وگدھے کو ارین ساو زر خالص ریزہ ریزہ مثقیل لفہم توفیق یابندہ چیکہ ذوالنون خوش بہ خوش زنجیر بر پا اور دست بر سر زندان کو گئے دست بر سر اس سبب سے کہ اپنے گم شدہ کی فکر و جستجو دل مین بھری تھی جس سے یہ حالت عارض ہوئی تھی دوست ہر طرف سے اُنکی طرف متوجہ ہوے اور اُنکے پوچھنے کو زندان مین اُنکے پاس گئے اور آپس مین

اُنکا ذکر کرنے لگے کہ یہ زندان کو کیون گئے اسمین اپنی اپنی تجویز کرنے لگے کہ یہ جو کچھ انھون نے کیا ہی قصداً ہی یا کوئی حکمت ہی کسواسطے کہ اِس دین مین وہ ہمارے قبلہ اور ایک آیت رحمت ہین اِنکی عقل ایک دریا ہی اُس سے یہ بات دور دور ای نہایت دور ہی کہ جنون اُسکو سفر کا ہو یعنے جنون اِنکی عقل سے کہدے کہ تو یہان سے سفر کر جا حاش للہ ایسے جاہ کمال سے اُنکے کس قدر بعید ہی کہ ابر بیماری کا اُنکے ماہ کو جو عقل ہی چھپالے اور جنون لاحق ہو وہ عوام کے شروع وقت سے خانۂ زندان مین گئے اور دنیا کے عاقلون سے ننگ کھا کے دیوانہ ہوے کہ مبادا مین اِن عاقلون مین کہ بحقیقت دیوانے ہین نہ شمار کیا جاؤن وہ عار عقل کند تن پرستون سے قصداً زندان گئے ہین اور دیوانے بنے ہین اُس خیال سے کہ اے جوان کند عقل مجکو گاؤ کیطرح باندھو اور تسمہ بیل ہانکنے کا میرے سر و پشت پر مارو اور اِس بھید کو مت کو رید کہ مشکل ہی پھر کلام صدر کی علت ہی کہ تا تیرے اِس زخم لخت سے مین قتیل زمان موسی کے مثل گاؤ موسی سے حیات پاؤن بیان اِسکا یہ کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل سے اپنے چچازادے کو بطمع میراث مار ڈالا تھا لوگون کو قاتل معلوم نہین ہوتا تھا اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ایک گاے ذبح کرو بنی اسرائیل اِس حکم کو ٹال ٹول کرتے تھے اور بار بار صفت گاے کی حضرت موسی سے پوچھتے تھے حضرت موسی بموجب حکم ربّ العزت کے بتاتے تھے غرض بڑی دقت سے ذبح کی حکم ہوا کہ اِس گاے کا جز اُس مقتول پر مارو وہ قاتل کو بتا دیگا جب ایسا کیا مقتول زندہ ہوا اور اپنے قاتل کو بتایا چنانچہ یہ قصہ سورۂ بقر مین پہلے سپارہ کے نصف کے پاس قرآن مجید مین مذکور ہی بس قتیل اور گاؤ موسی اِن دقات اِس مراد سے ہی ایسے ہی ذوالنون نے سمجھا ہو کہ اِس حیلے سے مین بھی اُس قتیل کے مانند حیات پاؤن پھر اُسی کی تائید ہی کہ اُس زخم لخت گاؤ سے خوش ہون اور مثل اُس کشتہ کے گاؤ موسیٰ کا کشندہ زندہ ہوا کشتہ زخم دم گاؤ ای تازیانہ دراز سے جیسے مس کیمیا سے زر خالص ہو جاتا ہی اور وہ کشتہ اُٹھ بیٹھا اور اُسنے سب بھید اپنے بتائے اور اُس گروہ خونخوار کو جنھون نے اُسکو مارا تھا ظاہر کر دیا اور برملا کہدیا کہ اِس گروہ نے مجکو مارا ہی اور یہ تجم اشوب کا اُنھون نے بویا ہی اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جب یہ جسم ثقیل و گران کشتہ ہو جاتا ہی تو اِس سے ہستی اسرار دان زندہ ہوتی ہی پھر جان اُسکی دوزخ بہشت سب کو دیکھتی ہی اور جملہ اسرار کو جانتی ہی اور جو دیو خوئی ہین اُنکو ظاہر کر دیتا ہی اور اُن کے مکر و فریب کو بھی مکر گاؤ کا مارنا شرط طریق کی ہی تا اُسکے تازیانہ سے جان توفیق پائے بس تو اپنے گاؤ نفس کو بہت جلد مار تو تیری روح خفی زندہ ہوش کے ساتھ ہو جاے اب فرماتے ہین کہ اِس بات کا تو مقطع اور پایا نہین تو حال ذوالنون کا جو مریدون کے ساتھ ہوا بیان کر الخلافت شرح بحر العلوم مین بعد قبل کے لفظ مانہین ہی جس سے مصرعہ نا موزون ہی کش شوم کو بکاف خوش شوم کے معنی مین لکھا ہی میرے دانست مین موسی کش کشتن سے ہی ورنہ معنی نہین جمتے اور نسبت کشتن کی کشتہ کی طرف اسوجہ سے ہی کہ اِسی کے

سبب سے گاو ماری گئی تھی

رجوع بحکایت ذوالنون بامریدان

قولہ چون رسیدند آن نفر نزدیک او ۔ بانگ بر زد ہی کیا بند اتقوا ۔ با ادب گفتند ما ازدوستان ۔ بہر پرسش آمدیم اینجا بجان ۔ چشمۂ ہی دریاست عقل ذوفنون ۔ این چہ بہتانست بر عقلت جنون ۔ دود گلخن کے رسد در آفتاب ۔ چون شود عنقا شکستہ از غراب ۔ واگبر از ما بیان کن این سخن ۔ ما مجانیم با ما این مکن ۔ مر مجانرا [illegible] ۔ راز را اندر میان آور شہا ۔ در کن در بر بنہانی مہا ۔ ما محب صادق و دلخستہ ایم ۔ در دو عالم دل تو بر بستہ ایم ۔ راز را از دوستان نبود روا ۔ در بیان نہ راز و قصد جان مکن ۔ چونکہ ذوالنون این سخن زایشان شنید ۔ جز طریق امتحان [illegible] ۔ محش آغاز کرد و دشنام از گزاف ۔ گفت او دیوانگانرا ہی وفاف ۔ بر جہید و سنگ پران کرد و چوب [illegible] ۔ تفتہ شدند و جنبانید سر ۔ گفت با دریش این یاران نگر ۔ دوستان بین کو بسان [illegible] ۔ گر نباشد ہیچ جان او گران گیرد ز رنج دوست ۔ رنج مغز دوستی اوراچو پوست ۔ [illegible] ۔ دوست ہمچون از بلا چون آتش ست ۔ زر خالص در دل آتش خوش ست ۔ ہی چہ گوئی چیست گوئی ذوالنون کہ نزدیک پیمبر چند کس ۔ گفت کہ ہر یار کو ہی دور رہو ان سب نے ادب سے کہا ہم تمہارے دوست ہیں تمہارے پوچھنے کو دل و جان سے یہاں آئے ہیں تمہارا ہی دریا عقل ذوفنون کے کیا حال ہی اور یہ کیسا بہتان تمہاری عقل پر جنون کا ہی بھلا بھاڑ کا دھواں کہیں آفتاب کو پہونچتا ہی اور عنقا کو غراب شکست دے سکتا ہی روکو مت ہم سے اس بات کو بیان کرو ہم تمہارے محب ہیں ہمسے ایسا معاملہ [illegible] دوستوں کو دور نہیں کرنا چاہیے یا اُنسے منہ چھپا لینا اور دل سے اتار ڈالنا نہیں لائق ہی بھید کو ضرور دوست سے [illegible] ہم تو بحر علم و عقل کے ہو اسکو قبول کرو اے شاہ اپنا راز ہمسے کہو اور آہ و ابر پوشید گی کیطرف اُسکا رخ مت کرو ہم تمہارے دوست صادق اور دلخستہ ہیں اور دونوں جہان سے دل اُٹھا کے تم سے لگایا ہم بھید کو دوستوں [illegible] ہمسے اپنا بھید کہو اور ہماری جان کا خون مت کرو جب ذوالنون نے یہ بات اُنسے سنی سوائے طریق امتحان کے اور موقع رہائی کا نجانا بس فحش شروع کیا اور گالیاں بیہودہ دینے لگے اور دیوانوں کیطرح [illegible] ۔ خلاف کہ مرد بیہودہ باتوں سے ہی کہا اور کود کے پتھر اور ڈنڈے وغیرہ اُنکی طرف پھینکنے لگے پھر تو چوٹ کے [illegible] سے یہ سب بھاگے ذوالنون نے گٹھنا مارا اور سر ہلا کے کہا با دریش ای لاف و گزاف ان یاروں کا دیکھو [illegible] ۔ آنکو سمجھ جنکو دوستوں کی طرح دوستوں کا رنج مثل جان کے ہو دوست رنج دوست سے کب گران و ناخوش ہوتا ہی کتنا ہی وہ رنج دشمنہ اُسپر کرے رنج مغز ہی اور دوستی اُسکے نزدیک پوست بس پوست بیمغز کس کام کا نہ نشاں

دوستی کا سر خوشی ہی یعنے سرور و خوشی اُس حال مین کہ دوست بلا و محنت اور آفت کشی مین ہو دوست ایسا ہی جیسے زر اور بلا ایسی جیسے آگ کہ زر خالص آگ ہی مین خوش ہوتا ہی چنانچہ آگ مین زر زیادہ چمکتا و بڑھتا ہی انتہا

شرح بحر العلوم مین از دوستان کو باوزر و دعالم کو دیر اور بسان کو نشان لکھا ہی

امتحان کرنا خواجہ کا لقمان کو زیرکی مین

قولہ نے کہ لقمان را کہ بندہ پاک بود ✤ روز و شب در بندگی چالاک بود ✤ خواجہ اش مید اشتی در کار پیش ✤ بہترش دیدی ز فرزندان خویش ✤ زانکہ لقمان گرچہ بندہ زادہ بود ✤ بندہ بود و از ہوا آزادہ بود ✤ گفت شاہی شیخ را اندر سخن ✤ چیزے ار بخشش زمن درخواست کن ✤ گفت اے شہ شرم نہ آید ترا ✤ کہ چنین گوئی مرا زین بتر آ ✤ من دو بندہ دارم و ایشان حقیر ✤ وان دو بر تو حاکمانند و امیر ✤ گفت شہ آندو چہ اند اینجا نیند ✤ گفت آن یک خشم و دیگر شہوت ست ✤ شاہ آن دان کو ز شاہی فارغ ست ✤ برمہ و خورشید نورش بازغست ✤ مخزن اندازد کہ مخزن عار اوست ✤ ہستی اندازد کہ ہستی را عدو ست ✤ خواجہ لقمان بظاہر خواجہ وش ✤ در حقیقت بندہ لقمان خواجہ اش ✤ در جہان باز گونہ زین بسیست ✤ در نظرشان گوہرے کم از خسیست ✤ مر بیابان را مفازہ نام شد ✤ نام ونگ عقل شانرا دام شد ✤ یک گرہ را خود معرف جامہ است ✤ در قبا گویند کو از عامہ است ✤ یک گرہ را ظاہر اسا دل نبد ✤ نور باید تا بود جاسوس زہد ✤ نور باید پاک از تقلید دعول ✤ تا شناسد مرد را بے فعل و قول ✤ در رود در قلب او از راہ عقل ✤ نقل او بیند نباشد بند نقل ✤ بندگان خاص علام الغیوب ✤ در جہان جان جو اسیس القلوب ✤ در درون دل در آید چون خیال ✤ پیش شان مکشوف باشد سر حال ✤ در تن کنجشک چیست از برگ و ساز ✤ کہ شود پوشیدہ آن بر عقل باز ✤ آنکہ واقف گشتہ بر اسرار ہو ✤ سر مخلوقات چہ بود پیش او ✤ آنکہ بر افلاک قنارش بود ✤ بر زمین رفتن چہ دشوارش بود ✤ در کف داؤد کاہن گشت موم ✤ موم چہ بود در کف او اے ظلوم ✤ المعنی بازغ تابندہ مفازہ بیابان وجاے رہائی یافتن وجاے فیروزی گرہ مخفف گرہ معرف شناختہ شدہ و تعریف کردہ اور شناخت کنانندہ و ہر کسی کو مجلس سلاطین و امرا مین اپنے موقع پر بٹھانے والا عول بالفتح کسی کو اپنا عیال بنانا اور بسیار عیال ہونا اور زیادہ حصہ کرنا یعنے لقمان کو نہین دیکھتے کہ وہ پاک بندے تھے کیسے دن رات بندگی مین چالاک تھے خواجہ اُنکے اُنکو ہر کام مین پیش رکھتے تھے اور اپنے فرزندون سے اُنکو بہتر جانتے تھے اِس سبب سے کہ اگرچہ لقمان بندہ زادہ تھے اور بندہ لیکن ہوا و ہوس سے آزاد تھے اُن کے بندے نہ تھے ایک دن بادشاہ نے شیخ سے کہ وہی لقمان ہین باتون باتون مین کہا کہ کسی بخشش کی مجھ سے درخواست کر کہا اے بادشاہ تو مجھ سے یہ بات کہتے ہوے شرماتا نہین جو مجھ سے سوال کرنے کو کہتا ہی میرے رتبہ کے لائق بات کہ مین تجھ سے کیا سوال کرون میرے دو غلام حقیر وہ تو تجھ پر حاکم و امیر ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ تو بڑے ڈگنے کی

بات کہتا ہی بتا تو وہ کون ہین کہا ایک چشم اور ایک شہوت اسی بادشاہ بادشاہ اُسکو جان جو بادشاہی سے فارغ ہی
اور ماہ و خورشید پر جسکا نور چمکتا ہی وہ مخزن کو پھینک دیتا ہی اِس سے اُسکو عار آتی ہی جیسے کسی بُری چیز سے شرماتے
ہین در اپنی ہستی کو کھو دیتا ہی اسواسطے کہ اُسکو دشمن سمجھتا ہی کہ مانع وصول الی اللہ کی ہی اب منقولات مولانا رح کے ہین
دیکھو خواجہ لقمان کا بظاہر اُسکا خواجہ ہی اور بحقیقت خواجہ بندہ ہی اور لقمان اُسکا خواجہ اِس جہان کا اُلٹا معاملہ ہی
اور اِسمین ایسے بہت لوگ ہین جنکی نظر مین گوہر ایک گھاس کے تنکے سے بھی کم ہی بیابان کو مغازہ بھی کہتے ہین اور
مغازہ کے معنی جاے رہائی یا قتن سو یہ بیابان جہان کا بخلاف رہائی کے اُلٹا قید کی جگہ ہی جسنے اپنے نام ننگ
کے دام مین لوگون کی عقل کو پھانسا ہی نہین جانتے کہ ہم کیا کرتے ہین ایک گردہ کا تو جامہ معرف کا سا ہی یعنے لباس ہی
لباس نہ ایسے کہ دربار شاہی مین اُٹکا گذ ہو اور ہر کسی کی ماہیت و حقیقت باطنی سے واقف ہون جیسے معرف
ہوتے ہین ایسے لوگون کو تو دنیا والے معرف جانتے ہین اور جسکا جامہ قبا دیکھتے ہین اُسکو عوام سے بتاتے ہین
غرض ظاہر لباس دیکھتے ہین ایک گردہ کو کہتے ہین کہ یہ زہد ظاہر مکر و فریب کے ہین مگر ہی یہ کہ آپ مین نور ہو تو وہ نور
جاسوس زہد و سالوس کا بنے اور ہر کسی کو ٹھیک ٹھیک پہچانے اور وہ نور تقلید و دعوٰی سے پاک ہو یعنی نہ کسی کا مقلد ہو
نہ کسی کا عیال ہو و منجانب اللہ ہو وہ تو ہر مرد کو بے فعل و قول کے پہچانیگا کسواسطے کہ وہ اُسکے قلب مین اپنی عقل کی
راہ سے گھس جائیگا اور جو نقل وہ کر رہا ہی خواہ معرف کی خواہ قبا خواہ زہد اِسکو خوب دیکھیگا اور یہ کوئی نقل مانع
اور بند اُسکی دید کی نہ ہوگی جو خاص بندے علام الغیوب کے ہین وہ جان کے جہان مین جاسوس دلون کے
ہین جو خیال دل کے اندر آتا ہی اُسکے حال کا بھید اُنپر کھلا ہوا اور برہنہ ہی کوئی پوشش اور چھپاؤ اُسپر نہین بھلا
چڑیا کے جسم مین ایسا کہان کا بُرا برگ و ساز ہی جو باز کی عقل سے چھپا رہے جو شخص کہ اسرار ہو پر واقف ہوا
جسکی حد نہین اُسکے سامنے مخلوقات کا بھید کیا چیز ہی جو کہ آسمانون کا چلنے پھرنے والا ہی اُسکو زمین پر چلنا
پھرنا کیا دشوار ہی حضرت داؤد کے ہاتھ مین لوہا موم ہوا پھر ای ظلوم موم اُنکے ہاتھ مین کیا چیز ہی قولہ بود لقمان
بندہ شکل خواجہ * بندگی بر ظاہرش دیباچہ * چون رود خواجہ بجاے ناشناس * بر غلام خویش پوشاند
لباس * او بپوشد جامہاے آن غلام * بر غلام خویش راساز و ادام * در میش چون بندگان در رہ شود *
تا نیابد زو کسے آگہ شود * گوید ای بندہ تو رو در صدر شین * من بگیرم کفش چون بندہ کمین * تو درشتی
کن مرا دشنام دہ * مر مرا تو ہیچ تو قیرے منہ * ترک خدمت خدمت تو داشتم * تا بہ غربت نخم جلت
کاشتم * خواجگان این بندگیہا کردہ اند * تا گمان آید کہ ایشان بردہ اند * چشم پر بود ند سیر از خواجگی *
کار ہا را کردہ اند آمادگی * وین غلامان ہوا بر عکس آن * خویشتن نمود خواجہ عقل و جان * آید از خواجہ رہ
افگندگی * ناید از بندہ بغیر از بندگی * پس ازان عالم درین عالم چنان * یعنیہا ہست بر عکس این بدان *

خواجۂ لقمان بر احوال نہان ✤ بود واقف دیدہ بود از رمے نشان ✤ راز میدانست خوش میراند خر ✤ از برائے مصلحت آنرا ہبر ✤ مردرا آزاد کردی از نخست ✤ لیک خوشنودی لقمان را بجست ✤ زانکہ لقمان رامراد این بود تا کس نداند سر آن شیر فتی ✤ چہ عجب گر سر زبد پنہان کنی ✤ این عجب کہ سر زخود پنہان کنی ✤ کار پنہان کن تو از چشمان خود ✤ تا بود کارت سلیم از چشم بد ✤ المعنی فرماتے ہین کہ لقمان تجھے بندہ مگر وہ شکل ایک خواجہ کی تھی کہ بحقیقت خواجہ تھے بندگی اُنکی ظاہر پر اُنکی صورت بن رہی تھی اور یہ ایسا ہی جیسے کوئی خواجہ کسی جگہ غیر جان پہچان مین جائے اور غلام کو اپنا لباس پہنائے اور آپ غلام کا لباس پہن لے اور غلام کو پیشوا کرے اور آپ راہ مین بندونکی طرح اُسکے پیچھے چلے تا ایسا نہو کوئی اُس سے آگاہ ہوجائے اور کہے کہ تو جا صدر مین بیٹھ مین تیری جوتیان بندونکی طرح لیے رہونگا تو مجھ پر سختی کر گالی دے اور میری ذرا تو قیمت کر مین نے ترک خدمت ہی کو تیری خدمت ٹھہرایا ہی اِس سبب سے کہ اِس مسافرت مین نحم حیلہ کا بویا ہی یعنے حیلہ کیا ہی اور اِس قسم کے غلام پنے بڑے بڑے خواجہ لوگون نے کیے ہین تا لوگ گمان کرین کہ یہ بردے ہین اور حقیر جانین اُنکی آنکھین گرسنہ خواجگی نہ تھین بلکہ سیر پر خواجگی سے اور اپنے کام بندگی مین درست کرتے مجھے اور یہ جو اہل دنیا غلام ہوا و حرص کے ہین آپکو خواجہ عقل و جان کا ظاہر کرتے ہین اسکا ہی یہی کہ جو خواجہ ہین وہ سرافگندگی کرتے ہین کہ آپکو بندہ جانتے ہین اور بندہ کا کام بندگی ہی بس اُس جہان سے اِس جہان مین ایسے تعبیے بہت ہین تو اُنکے برعکس سمجھ تعبیہ کی ہندی بہروپ ہی پھر فرماتے ہین کہ لقمان کا خواجہ اُنکے احوال پوشیدہ سے واقف تھا کچھ کچھ نشان اُسنے اُنسے دیکھے تھے بھید اُنکا جانتا تھا لیکن اپنے گدھے کو خوب چلائے جاتا تھا یعنے کام خوب لیے جاتا تھا کہ اِسمین وہ راہبر مصلحت جانتا تھا وہ تو اُنکو پہلے سے آزاد کردیتا مگر وہ رضا جوئی لقمان کی کرتا تھا کہ اُنکی مرضی آزاد ہونیکی نہ تھی اسواسطے کہ لقمان کی یہ مراد تھی کہ اُس شیر جوان کے بھید سے کوئی واقف نہو فرماتے ہین اگر تو بھید کو بد سے چھپائے تو کیا تعجب ایسا تو ہوتا ہی ہی مگر عجب اور بڑھکے یہ ہی کہ اپنے بھید کو آپ سے چھپائے جیسے کہا ہی شعر میان عاشق و معشوق رمز یست ✤ کرا ما کا بتین راہم خبر نیست ✤ تو اپنے کام کو اپنی آنکھون سے بھی چھپا ایسا نہو اُسکو تیری نظر لگجائے اور کام تیرا سقیم ہوجائے سلیم نہ رہے الخلاف شرح بحر العلوم مین بنابد زد کورو اور مرورا کو مردرا لکھا ہی قولہ خویش را تسلیم کن بردار مرد ✤ زانکہ از خوبی زخود چیزے بدزد یعنے بد نہ بد اندیشون بمرد زخم مند ✤ تاکہ پیکان از تنش بیرون کنند ✤ وقت مرگ از ریج اور امیدمند ✤ یا بدان مشغول شد جان ببرند ✤ چون بہر فکر یکہ دل خواہی سپرد ✤ از تو چیزے در نہان خواہند برد ✤ ہر چہ اندیشی و بخصیلی کنی ✤ می رباید در دراز انسو کا بمنی ✤ پس بدان مشغول شو کان بہتر ست ✤ تا از تو چیزے برد کان کہتر ست ✤ بار بازرگان چو در آب اوفتد ✤ کشتی عمرش نہ قاب اوفتد ✤ ہر چہ نازل تر بدریا افگنند ✤ دست اندر کالۂ بہتر زنند ✤ چونکہ چیزے وقت خواہد شد ز دست ✤ ترک کمتر گیر و بہتر را بیاب ✤ نقد ایمان را بطاعت گوشدار ✤ تا ازردے حق نگردی شرمسار

چونکہ نقدت رانگہداری کنی ✤ حرص وغفلت را بردد یو دنی ✤ المعنی تاید صدر کہتے ہین تو آپکو تسلیم کے حوالہ کرا ور ضروری اُسکی اُس سے لے اور جان لے کہ خوبی سے اپنے بیچ مین کوئی چیز چوراتے معمول ہی کہ مرد زخمی کو افیون جو دارو بیہوشی سے مراد ہی کھلاتے ہین تو پیکان اُسکے تن سے نکال لین بس اگر کوئی مصیبت آئے تو تسلیم کر کہ تیر اکا نکالنے والی ہی مرنے کے وقت جو رنج سے بیمار کو پھاڑتے ہین اور ایذا دیتے ہین یہ غرض حاصل ہوتی ہی کہ وہ اُدھر رنج مین مشغول ہوا اور اِدھر قابض ارواح نے جان نکال لی جب تو کسی فکر مین دل کو ڈالیگا کچھ نہ کچھ سے پوشیدہ چوراہی لیجائینگے جو کچھ تو سوچتا اور حاصل کرتا ہی اُسمین جو راہ کہ نیچونی و نیختی کی جاتا ہی اُسی راہ سے جوڑا ہی بس لازم ہی ایسی چیز سے مشغول ہو جو سب سے بہتر ہو تو تجھ سے جاے بھی تو وہ چیز جاے جو گھٹ کی ہی جیسے مال سوداگر دنکا جب معرض غرق مین پڑتا ہی اور کشتی عمر کی غرقاب مین آجاتی ہی تو جو مال مہنگا ہوتا ہی دریا مین ڈال دیتے ہین اور اچھا مال رکھ لیتے ہین اسواسطے جبکہ آب دریا مین ہر چیز خراب ہو جائیگی تو بہتر یہ ہی کہ کمتر کو جانے دے اور بہتر کو لے تو اپنے نقد ایمان کو بندگی و طاعت سے تکے رہ تا حق تعالے کے سامنے شرمندہ نہوئے اور جب تو اپنے نقد کی نگہداشت کریگا تو شیطان بھی اپنی حرص وغفلت کو تہ کریگا کہ یہان میرا کام نہین چلیگا

ظاہر ہونا فضل وہنر لقمان کا سامنے امتحان کرنیوالون کے

قولہ خواجہ لقمان چو لقمان را شناخت ✤ بندہ بود او را و با او عشق باخت ✤ ہر طعامے کا دریدندے بدے ✤ کش سوے لقمان فرستادے زپے ✤ تا کہ لقمان دست سوے آن برد ✤ قاصداً تا خواجہ پس خوردش خورد ✤ سور او خوردی وشور انگیختی ✤ ہر طعامی کو نخوردی ریختی ✤ در نخوردی بیدلی بے اشتہا ✤ این بود بیہوشگی بے منتہا ✤ خربزہ کو دہ بوند ارمغان ✤ لیک غائب بود لقمان زان میان ✤ گفت خواجہ با غلامے کای فلان ✤ زود رو فرزند لقمان را بخوان چونکہ لقمان آمد و پیش نشست ✤ خواجہ پس بگرفت سکبنے بدست ✤ چون بریدو داد او را یک برین ✤ ہمچو شکر خوردش و چون انگبین ✤ از خوشی یک خورد و داد او را دوم ✤ تا رسید آن شمہا تا ہفدہم ✤ ماند شمے گفت این را من خورم ✤ تا چہ شیرین خربزہ است این نیلگرم ✤ او چنان خوش میخورد کز ذوق او ✤ طبعہا شد مشتہی و لقمہ جو ✤ چون بخورد از تلخیش آتش فروخت ✤ ہم زبان کرد آبلہ ہم حلق سوخت ✤ ساعتی بیخود شد از تلخی آن ✤ بعد از آن گفتش کز ای جان جہان ✤ نوش چون کردی تو چندین زہر را ✤ لطف چون انگاشتی این قہر را ✤ اینچہ صبرست این صبوری از چہ روست ✤ یا مگر بیش تو اینہا نعت عدوست ✤ چون نیاوردی بہانہ جستنے ✤ کہ مرا غدر یست بس کن ساعتے ✤ گفت من از دست نعمت بخش تو ✤ خورد ہ ام چند انکہ از شرم تو ✤ شرم آید کہ یکے تلخ از گفت ✤ می نوشم ای تو صاحب معرفت ✤ چون ہمہ اجزایم از انعام تو ✤ رستہ اند و غرق دانہ و دام تو ✤ گر یک تلخی کنم فریاد و داد ✤ خاک صد رہ بر سر اجزام باد ✤ لذت دست شکر بخش تو داشت ✤ اندرین لطیخ تلخے کے گذاشت ✤ از محبت تلخہا

شیرین شود + از محبت مسہا زرین شود + از محبت دردہا صافی شود + وز محبت دردہا شافی شود + از محبت خارہا گل میشود + وز محبت سرکہا مُل میشود + از محبت دار نخلی میشود + وز محبت بار نخلی میشود + از محبت سجن گلشن میشود + بے محبت روضۂ گلخن میشود + از محبت نار نوری میشود + وز محبت دیو حوری میشود + از محبت سنگ روغن میشود + بے محبت موم آہن میشود + از محبت حزن شادی میشود + وز محبت غول ہادی میشود + از محبت نیش نوشے میشود + وز محبت شیر موشی میشود + از محبت سقم صحت میشود + وز محبت قہر رحمت میشود + از محبت مردہ زندہ میشود + وز محبت شاہ بندہ میشود + این محبت ہم نتیجہ دانشست + کے گزافہ بر چنین تختے نشست + المعنی سورپس خوردہ خربزہ بزہ بضم ہاے موحدہ میوۂ خوشبو و خربفتح کلان جو کہ کوئی میوہ کلان سواے اسکے خوشبو دار نہین لہذا خربزہ کہتے ہین یعنی میوہ کلان خوشبو سکین بکسر و تشدید کاف چھری بفتح بکسر تین خربزہ یعنے جب لقمان کے خواجہ نے لقمان کو پہچانا تو انکا غلام و عاشق ہوگیا جو کھانا کوئی اسکے لیے لاتا تھا اُسکے پیچھے ہی آدمی لقمان کے پاس بھیج کے بُلاتا تھا تا لقمان اُس کھانے کیطرف ہاتھ بڑھائے اور خواجہ کا قصد یہ ہوتا تھا جو اس سے بچ رہے وہ مین کھاؤن جھوٹا انکا کھاتا تھا اور خوشی سے بڑا شور مچاتا تھا اور جس کھانے کو یہ نہین کھاتے پھینک دیتا اور جو کھاتا بھی تو بیدل اور بیخواہش مولانا فرماتے ہین جب پیوستگی بیحد ہو جاتی ہو تو ایسا ہی ہوتا ہی ایکدن خواجہ کیواسطے خربزے تحفہ مین لائے تھے لیکن لقمان اُسوقت موجود نہ تھے ایک غلام سے کہا اے فلان جلد جا اور میرے لقمان فرزند کو بُلا لا جب لقمان آئے اور اُسکے سامنے بیٹھے خواجہ نے چھری ہاتھ مین لی جب کاٹا اور اُنکو ایک برین دیا اُنھون نے اُسکو مثل شہد شکر کے کھایا جب اُنھون نے خوشی سے اسکو کھایا تو دوسری بھی اُنھین کو دی ایسے ہی ستر تک نوبت پہونچی جب ایک بچگئی خواجہ نے کہا یہ مین کھاؤنگا تو دیکھون کہ یہ خربزہ کیسا شیرین ہی جو وہ ایسا خوش ہو کے کھاتا ہی کہ جسکے مزے سے طبیعتون کو خواہش پیدا ہوتی ہی اور لقمہ جو ہوتی ہین جب خواجہ نے کھایا اُسکی تلخی سے ایک ایسی آگ بھڑکی کہ حلق بھی جلگیا اور زبان مین بھی آبلے ہوگئے ایک ساعت اُسکی تلخی سے بیخود رہا پھر لقمان سے کہا کہ اے جان جہان تو نے اتنے زہر کیسے نوش کر لیے اور اس قہر کو لطف کیسے جان لیا یہ کیسا صبر ہی اور ایسی صبوری کس سبب سے یا شاید تیری جان تیرے نزدیک دشمن ہی تو نے کھانے کے وقت کیون نہین بہانہ کیا اور حجت کی کہ مجکو اب کھانے مین غذر ہی ایک ساعت توقف کرو لقمان نے کہا کہ مین نے تیرے ہاتھ نعمت بخش سے اتنا کھایا ہی جسکی شرم سے مین دوہرا ہورہا ہون اب مجکو شرم آئی کہ ایک تلخ تیرے اُس ہاتھ سے جس سے نعمتین کھائی ہین نہ کھاؤن اور اے تو صاحب معرفت ہی جو تمام اجزا میرے تیرے انعام سے جمے ہین اور تیرے دانہ دانہ مین ڈوبے ہوے اگر ایک تلخ سے داد فریاد کرون تو سو مرتبہ خاک اِن میرے اجزا پر خدا کرے پڑے تیرے ہاتھ شکر بخش کی لذت اسمین تھی اِس سبب سے اُس بطبخ مین اُسنے تلخی کب چھوڑی تھی یعنے محبت کے ہاتھ سے دیا تھا

اور محبت سے جو تلخ ہیں شیرین ہو جاتے ہیں اور محبت سے مس زر ہو جاتے ہیں یعنے ناقص ناقص نہیں رہتے محبت
سے دردو گاد صاف ہو جاتے ہیں اور محبت سے درد شافی بنجاتے ہیں محبت سے خار گل ہو جاتے ہیں اور محبت سے
سرکے شراب ہو جاتے ہیں محبت سے سولی تخت ہو جاتی ہے اور محبت سے بوجھ بختی ہو جاتا ہے یعنے بوجھ خود بوجھ المعنی لا
محبت سے زندان گلشن بنجاتا ہے اور بے محبت کے باغ ایسا جیسے بھاڑ محبت سے نار نور ہو جاتی ہے اور محبت سے دیو
حور ہو جاتا ہے محبت ہی سے پتھر روغن ہو جاتا ہے جیسا کہ پتھر کا پسیجنا مشہور ہے اور بے محبت کے موم آہن کی کیفیت دیتا
ہے محبت سے رنج شادی اور محبت سے غول ہادی بنجاتا ہے جسکا کام بہکانے کا ہے محبت سے نیش نوش ہو جاتا ہے اور محبت
سے شیر موش ہو جاتا ہے محبت سے بیماری صحت ہو جاتی ہے اور محبت سے قہر رحمت ہو جاتا ہے محبت سے مردہ زندہ ہوتا ہے
اور محبت سے شاہ بندہ بنتا ہے اب فرماتے ہیں محبت سے تو یہ ناگوار ناخوش چیزیں گوارا و خوش ہو جاتی ہیں مگر محبت
کیا ہے سو فرماتے ہیں کہ وہ نتیجہ کامل دانش کا ہے کہ دانش سے پیدا ہوتی ہے گزافہ اور بیہودہ آدمی اس تخت پر کب بیٹھ
سکتا ہے قولہ دانش ناقص کجا این عشق زاد ✦ عشق زاید ناقص اما برجاد ✦ برجماد ے رنگ مطلوبی چو دید ✦ از صفیرے بانگ
محبوبی شنید ✦ دانش ناقص نداند فرق را ✦ لاجرم خورشید داند برق را ✦ چونکہ ملعون خواند ناقص را رسول ✦ ہست
لیست در تاویل نقصان عقول ✦ زانکہ ناقص تن بود مرجوم رجم ✦ نیست ہر مرجوم لائق لعن در خم ✦ نقص عقلست آنکہ بد رنجور
موجب لعنت سزاے دور لیست ✦ زانکہ تکمیل بدنہاد در نیست ✦ لیک تکمیل خرد مقدر نیست ✦ کفر فرعونے دہر
کبر غنید ✦ جملہ از نقصان عقل آمد پدید ✦ بہر نقصان بدن آمد فرج ✦ در بنے کہ ما علی الاعمی حرج ✦ برق آفل باشد
بس بیوفا ✦ آفل ابدا باقی نماند بیخفا ✦ برق خندد بر کہ میخندد بگو ✦ بر کسے کہ دل نہد بر نور او ✦ نور ہاے برق ہر بد
پیست ✦ آن چو لاشرقی و لا غربی کیست ✦ برق خود را یخطف الابصار دان ✦ نور باقی را ہمہ ابصار دان ✦ بر کف
دریا فرس را راندن ✦ نامہ را در نور بر تے خواندن ✦ از حریصے عاقبت نادیدنست ✦ بر دل و بر عقل خود خندیدنست ✦
عاقبت بین ست عقل از خاصیت ✦ نفس باش کو نہ بیند عاقبت ✦ عقل کو مغلوب نفس او نفس شد ✦
مشتری مات زحل شد نحس شد ✦ المعنی رجم سنگسار کرنا آفل فرو رونده فرماتے ہیں کہ جو دانش ناقص ہے اس سے
یہ عشق کہاں پیدا ہوتا ہے اگر ہوتا بھی ہے تو عشق ناقص جو عشق جماد کا ہے یعنے مخلوق کا اور جماد اسواسطے کہ بحقیقت
یہ مردہ ہے زندہ نہیں اس ناقص نے جو کسی جماد پر رنگ مطلوب خاص کا دیکھا اسنے صفیر بانگ محبوب کی سن لی
اسی کو محبوب سمجھ لیا لیکن اسمیں بڑا فرق ہے کہ دانش ناقص اس فرق کو نہیں جانتی اس سبب سے برق کو جسکی
چمک آناً فاناً ہے خورشید جانتی ہے جو ہمیشہ اور ہر وقت روشن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے الناقص
ملعون اسی سبب سے کہ ناقص تاویلیں لاطائل کرتا ہے اور تاویلیں عقلوں ہی کے نقصان سے ہوتی ہیں کہ اکثر
منکر رسول کے ہو گئے اس سبب سے کہ جو ناقص تن ہے وہ مرجوم رجم کا ہے یعنے نکالا ہوا اور سنگسار کیا ہوا

پھر ہر مرجوم کیا لائق لعن وزجر کے نہین ہی اور یہ استفہام انکاری ہی اور ثبوت لعن وزجر کا خوب جانے کہ نقص عقل کا بہت بُری رنجوری ہی اور موجب لعنت اور لائق دوری کے ہی اِس سبب سے کہ تکمیل و اصلاح بدنون مریض کی کچھ بعید نہین اور ممکن ہی لیکن تکمیل خرد کی مقدر سے باہر ہی دیکھو کفر فرعونی اور کفر ہر کافر سرکش کا بالکل نقصان عقل سے ظاہر ہوا اِسکے سوا جسکے بدن مین نقصان ہوتا ہی اُسکے لیے فرج وآسانی خدا کیطرف سے بھی ہی کہ قرآنمجید مین نازل ہی لیس علی الاعمی حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج نہین ہی اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر اور نہ مریض پر پھر اُسی برق کیطرف رجوع ہو کر جسکو اوپر مذکور فرمایا ہی فرماتے ہین کہ برق آفل شی ہی اور نہایت بیوفا مگر آفل اور باقی کو بیصفا کے نہین جان سکتا یہ برق جو ہنستی ہی بتا تو کس پر ہنستی ہی اُسی پر ہنستی ہی جو اِسکے نور سے دل لگاتا ہی دیکھ نور برق کے جملہ بریدہ پی ہین یعنے کچھ انجام انکا نہین اور یہ نور برق کا وہ کہان جسکی صفت ہی لا شرقیہ ولا غربیہ کہ نہ شرقی ہی نہ غربی ہی اور نور برق کا تو شرقی غربی جنوبی شمالی سب کچھ ہی تو اپنی برق کو جسکا مبتلا ہی یخطف الابصار جان یعنے بینائی کی چھین لینے والی اور نور باقی کو بالکل ابصار سمجھ جھلا دریا کے جھاگون پر گھوڑا چلانا یا برق کی روشنی مین کتاب پڑھنا جو خود جلا دینے والی ہی کیسی بے بنیاد بات ہی ہی تو یہ کہ حریص پن سے انجام کار کا نہ دیکھنا ہی اور اپنی ہی عقل و دل پر ہنستا ہی عاقبت بینی خاص عقل کی خاصیت ہی اور جو عاقبت بین نہین ہی عقل نہین ہی نفس ہی جو عقل کہ منعاد ب نفس کی ہی عقل نہین ہی وہ نفس ہی ہی جیسے مشتری کو کہ سعد اکبر ہی اگر زحل سے جو نحس اکبر ہی بات ہو البس یہ بھی نحس ہو گیا الخلاف شرح بحر العلوم مین مرجوم رجم کو مرحوم رحم اور دوسرے مصرعہ مین رحم کو زحم اور اِسکے ساتھ یہ کہ اب قافیہ درست عقلست کو عقلت لکھا ہی اِسکے سوا اِس شعر زانکہ تکمیل الخ پہلے مصرعہ مین تکمیل خرد ہا دوسرے مین تکمیل بدن لکھا ہی مین نے اِسکو خرد کی جگہ بدن اور بدنکی جا خرد لکھا ہی اِس سبب سے کہ اشعار سابق لاحق مین صریح تناقض ہوتا تھا اب اگر کوئی سمجھ بوجھ کے تحریر شرح کو صحیح اور ٹھیک جانین تو درست کر دینے کا اختیار ہی بشرط غور قولہ ہم درین نحسے بگردان این نظر ✤ در کسے کہ نحس کردت در نگر ✤ آن نظر کہ بنگرد این جزر و مد ✤ او زنحسی سوے سعدی نقب زد ✤ زان ہمیگردانمت حالے بحال ✤ ضد بضد پیدا کنان در انتقال ✤ تا کہ از عسری بہ یسری خو نہا ✤ کے زیسرے بازیابی لطفہا ✤ تا کہ خوفت زائد از ذات الشمال ✤ لذت ذات الیمین پر جی الرجال ✤ تا دو پر باشی کہ مرغ یک پرہ ✤ عاجز آمد از پریدن یکسرہ ✤ یار باکن تا نیایم در کلام ✤ یا بدہ دستور تا گویم تمام ✤ ورنہ این خواہی نہ آن فرمان ترا ست ✤ کس نمی اندر مرا مقصد کجا ست جان ابراہیم باید تا نبود ✤ بیند اندر نار فردوس وقصور ✤ یا پیر پایہ بر رود بر ماہ و خور ✤ تا نماند ہیچ حلقہ بند و ر ✤ چون خلیل از آسمان ہفتمین ✤ بگذرد کہ لا احب الآفلین ✤ این جہان تن غلط انداز شد ✤ جزر مرآنرا کو زشہوت باز شد ✤ قصۂ شاہ و امیران وحسد ✤ بر غلام خاص سلطان اباد ✤ دور اند از جر جرار کلام ✤ باز باید گشت و کرد آنرا تمام ✤ المعنی

جر بفتح وتشدید را کشیدن جرار بفتح را کشندہ صیغہ مبالغہ کا ہی تائید سابق فرماتے ہین کہ جب تو سعد سے نحس ہو گیا تو تو اسی نحوس مین اپنی نظر کو اپنے حال پر پھیر اور یہ دیکھو کہ جس نے تجکو نحس کر دیا وہ کون ہی کسواسطے کہ جو نظر اس آثار پر ہانو کو دیکھتی ہی وہ نحس سے بچ کے سعد کیطرف نقب لگاتی ہی اس سبب سے وہ تیرا اپنے خدا تعالی ایک حال سے دوسرا حال بدل دیتا ہی کہ اس انتقال مین ضد سے ضد ظاہر کرتا ہی ظاہر ہی کہ جبتک تو کسی عسرت وتنگی کا خوف نہ دیکھیگا یسر وآسانی سے کب لطف پائیگا اور اس سبب سے کہ ذات الشمال سے جنکے بائین ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا وہ یہ لوگ مقہور ومغضوب ہونگے تجکو خوف پیدا ہوا اور ذات الیمین سے جنکے داہنے ہاتھ مین نامۂ عمل ہوگا کہ یہ لوگ مغفور ومعفو ہونگے لذت رجا کی حاصل ہوتا ایمان کامل تجکو حاصل ہو جیساکہ حدیث مین آیا ہی الایمان بین الخوف والرجا ایمان بستہ ہی درمیان خوف ورجا کے اور یہ اسواسطے کہ تو دو پرہ ہو جائے ورنہ مرغ یک پرہ بالکل اڑنے سے عاجز ہوتا ہی اب حق تعالی کیطرف رجوع ہوکے فرماتے ہین کہ مین جو راز واسرار بیان کرتا ہون اور بیان کیا چاہتا ہون یا تو مجکو ایسا کر دے کہ مین کوئی کلام ہی نہ کرون یا اجازت دے کہ پورا پورا بیان کرون تیری مرضی کا تابع ہون اور اگر یہ بھی نہین چاہتا اور وہ بھی نہین چاہتا تو تیرا حکم مین نہین جانتا نہ اور کوئی کہ تیرا مقصد کیا ہی ابراہیم کی سی جان ہو تو وہ اپنے نور سے نار مین فردوس اور اسکے قصور دیکھے اور پایہ پایہ ماہ وخورشید تک پہونچے حلقہ در کیطرح بندہ در نہو جائے اور باہر دروازہ کے نہ رہجاے اور لا احب الآفلین کہتا ہوا خلیل کے مثل آسمان ہفتمی سے نکلجائے یہ جہان تن بڑا غلط انداز ہی ہر کسی کو غلطی مین ڈالتا ہی خاص سوا اسکے کہ وہ شہوات نفسانی سے جدا ہوا اب فرماتے ہین کہ قصہ بادشاہ اور امیرون اور انکے حسد کا جو خاص غلام سلطان ابد پر کہا تھا بسبب کشش کشندہ کلام کے دور رہگیا اور کشش کلام کی مجکو ہر طرف کھینچتی پھری اب لوٹنا اور اسکو تمام کرنا چاہیے

الخلاف شرح بحر العلوم مین الرجال کو الرجال لکھا ہی اور یکسرہ کا مرکز نہین لگایا

تتمۂ قصۂ حاسدان کا غلام شاہ پر اور حقیقت اس کی

قولہ باغبان ملک با اقبال وبخت ✤ چون درختے راند اندر درخت ✤ آن درختی را کہ تلخ ورد بود ✤ واندرختے کہ یکے مقصد بود ✤ کے برابر دار داندر مرتبت ✤ چون بہ بینندشان بچشم عاقبت ✤ کان درختان را نہایت چیست بر ✤ گرچہ یکسانند اینہم در نظر ✤ شیخ کو نیظر بنور اللہ شدہ ✤ از نہایت در نخست آگہ شدہ ✤ چشم آخر بین بہ بست از بہر حق ✤ چشم آخر بین کشاد از بہر حق ✤ آن حسودان بد درختان بودہ اند ✤ تلخ گوہر شور بختان بودہ اند ✤ از حسد جوشان ولکف میر بختند ✤ ور نہانی مکرمی انگیختند ✤ تا غلام خاص را گردن زنند ✤ بیخ اورا از زمانہ بر کنند ✤ چون شود فانی چو جانش شاہ بود ✤ بیخ او در عصمت اللہ بود ✤ شاہ از اسرارشان واقف شدہ ✤ ہمچو بوبکر ربابے تن زدہ ✤ در تماشائے دل بدگوہران ✤ میزدی خنبک بران کوزہ گران ✤ مکر میسازند قوم حیلہ مند ✤ تا کہ شہ را

ورفقاعے افگنند ✤ پادشاہے بس عظیم و بیکران ✤ درفقاعے کی بگنجد ایں خران ✤ ازبرائے شاہ دامے دوختند ✤
آخراین تدبیرازو آموختند ✤ نحس شاگردی کہ با اُستاد خویش ✤ ہمسری آغاز و آید بہ پیش ✤ باکدام اُستاد اُستاد
جہان ✤ پیش او یکسان ہوید اُونہان ✤ چشم او نیظر بنور اللہ شد ✤ پردہاے جہل را خارق بود ✤ از دل سوراخ
چون کہنہ گلیم ✤ پردہ نبود بہ پیش آن حکیم ✤ المعنی خنبک بالضم وباے موحدہ مفتوح تالیان بجانا نقاع ہندی
بوزہ و شراب بے نشہ و شیشہ و حباب و کوزہ فرماتے ہین جو باغبان ملک کا کہ با اقبال نخت ہی یعنے پادشاہ وہ
کیسے باغ درختون سے کسی درخت کو نجانے کہ یہ درخت تلخ و ردی ہی اور وہ درخت ایک مقصد ہی پھر اس صورت مین کہ
وہ انجام دونون کا جانتا ہی اور چشم عاقبت بین سے دیکھتا ہی کیسے دونون کو مرتبہ مین برابر رکھیگا کسواسطے کہ
نہایت ان درختون کی پھل ہی اگرچہ اسوقت نظر مین یکسان ہین ایسے ہی جو شیخ کہ اُسکی نظر نور خدا سے ہی اور ابتدا
اور انتہا شے پر آگاہ ہوا اُنسے آنکھ آخر بین یعنے خورد و نوش کی تو اللہ کے واسطے بند کر لی اور چشم آخر بین ہی عاقبت اندیش
خدا کیواسطے کھولی یہانتک تمہید تھی اب کہتے ہین کہ وہ حسود بھی اُس غلام کے درخت بد تھے اور تلخ اصل اور
شور بخت مارے حسد کے جوش مین سے جھاگ منہ سے بہاتے تھے اور چھپے چھپے مکر پیدا کرتے تھے تا غلام خاص ؛
گردن مارین اور اُسکی بیخ بنیاد زمانہ سے نکالے پھینکدین آگے مقولا مولانا رح کا ہی وہ شخص کیسے فانی ہو کہ جسکی
جان بادشاہ ہو اور حجرہ اُسکی اللہ کی عصمت و حفاظت مین ہو بادشاہ ان حاسدون کے مکر سے واقف ہوا اور
مثل بوبکر ربابی کے خاموش ہو گیا بوبکر نام ایک اولیا کا ہی کہ سات برس خاموش رہے تھے بادشاہ ان بدگوہرون کے
دل کا تماشا کرتا تھا اور ان کوزہ گردن پر تالیان بجاتا تھا کوزہ گر مکار و خیال یہان سے مقولات مولانا رح کے
ہین اور بادشاہ اور اُستاد مراد آنحضرت سے اور اشعار مین رد ہی فرقہ ضالہ منافقین پر قاعدہ ہی مکار حیلہ گر مکر بناتے
ہین تا بادشاہ کو شیشے یا حباب مین ڈالین لیکن اگر خدا ہو بادشاہ بس عظیم و بیکران ہی تمہارے شیشہ اور حباب
مین اُسکی سمائی کب ہی بادشاہ کیواسطے جال سیاحال آنکہ یہ تدبیر اُسی سے سیکھی ہی پھر کیسی حماقت ہی کیسا
نحس وہ شاگرد ہی کہ اُستاد سے ایک بات سیکھے اور اُسی کی ہمسری کرے اور مقابل ہوئے اور اُستاد کیسا اُستاد
جہان کا ہی جسکے سامنے ظاہر پوشیدہ یکسان ہی آنکھ اُسکی اللہ کے نور سے دیکھتی ہی اور جہل کے پردون کو پھاڑتی
ہی دل تو ایسا سوراخ جیسے پورانا گلیم اور اس پرانے گلیم کا پردہ ایسے حکیم کے سامنے جو مراد آن حضرت سے
ہی تا کہ سب کچھ دیکھ رہا ہی **انحلاف** شرح بحر العلوم مین آگہ کو آگاہ لکھا ہی کہ نہ موزون ہی نہ قافیہ **قولہ** پردہ منخند
بر و با صد دہان ✤ ہر دہانے گشتہ اشکانے بران ✤ گوید آن استاد من شاگرد را ✤ ای کم از سگ نیستت با من
وفا ✤ خود مرا استا بگیرا ہن گسل ✤ ہمچو خود شاگرد گیرد کو دل ✤ نہ از منت یار ریست و رجان و ردان ✤ بے منت
آبے نمی گردد روان ✤ پس دل من کارگاہ نخبت تست ✤ چہ شکنی این کارگہ ای نادرست ✤ گویش پنہان

زنم آتش زنہ + نے بقلب باشد روزنہ + آخر از روزن بہ بیند فکر تو + دل گواہی میدہد زین ذکر تو + لیک در رویت نمالد از کرم + ہر چہ گوئی خند دو گوید نعم + او نمی خندد زرندوق مالشت + او ہمی خند دبرین اسگالشت + پس خداعے راخد اعے شد جزاد کاسہ زن کوزہ بخورانیک سزا + در بدے باتو در اخندہ رضا + صد ہزاران گل شگفتی ترا چون دل او در رضا آرد عمل + آفتابے دان کہ آید در حمل + روئید خند دہم بہار و ہم نہار + در ہم آمیزد شگوفہ سبزہ زار + چون ندانی تو خزان را از بہار + چون بدانی رمز خندہ در ثمار + صد ہزاران بلبل و قمری نوا + افگند اندر جہان بنیوا + چونکہ برگ روے خود زرد و سیاہ + مے بہ بینی چون ندانی خشم شاہ + آفتاب شاہ در برج عتاب + میکند رو باسیہ ہمچون کباب + آن عطارد را در قہا جا نما ست + آن سپیدی دان سیہ میزان ماست + باز منشوری نویسد سرخ و سبز + تا رہند ارواح از سود او عجز + سرخ و سبز افتاد نسخہ نو بہار + چون خط قوس قزح در اعتبار + اندرین معنی شنو تو قصہ + تا بیابی از معانی حصہ + رحمت صد تو بران بلقیس باد + کہ خدایش عقل صد مرد ہ بداد + المعنی تیرے ہی دل کا یہ جھجکا پردہ سیکڑون دہن سے تجھ پر ہنستا ہی اور جو اسمین شگاف درخے ہین وہی شگاف دہن خندہ ہین کہ بھنی ہنستے ہین اور وہ اُستاد شاگرد سے کہتا ہی کہ اے کم از سگ تجکو میرے ساتھ وفا نہین ہی تو مجکو استاد مت پکر مجھ پر تیرا حال روشن ہی کسواسطے کہ جو کو ردل ہوتے ہین وہی کو ردل کو شاگرد کرتے ہین کیا مجھ سے تیری جان و دل کو یاری نہین ہی کہ بے میرے تیرا آب روان نہین ہوتا جیسا کہ نسبت آنحضرت کے حضرت نظامی نے فرمایا ہی ع - ولی نعمت فرع خواران خاک + اور حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک بس اے منافق تو آہن توڑ یعنے بیہودگی مین پڑا رہ آہن توڑنا بیہودگی کرنا میرا دل تو تیرے بخت کا کارگاہ ہی یعنے جتنے کارخانے تیرے بخت کے ہین سب آسمین جاری ہین پھر اے نادرست اس کارگاہ کو کیا توڑتا ہی تیرے توڑنے کی کب ہی تو اُس استاد سے کہتا ہی کہ مین پوشیدہ آتش زنہ سے جو چقمق ہی آگ جھاڑتا ہون یعنے محبت و عقیدت رکھتا ہون یہ تیری حماقت ہی کیا ایک دل سے دوسرے دل کیطرف روزن نہین جس سے وہ تیرے قلب کو دیکھتا ہی چنانچہ اس روزن سے وہ تیری فکر دیکھتا ہی اور اس تیرے ذکر سے تیرے حال پر اسکا دل گواہی دیتا ہی لیکن وہ از روے کرم کے تیرے سامنے کچھ مالش و سختی نہین کرتا جو کچھ کہتا ہی ہنس کے کہتا ہی اور نعم و ایجاب کے ساتھ اور وہ تیری مالش ظاہری کے لطف سے نہین ہنستا اور خوش ہوتا ہی بلکہ تیری سگالش اور اندیشۂ باطلی پر ہنستا ہی بس تو جیسا خداع و مکر اُسکے ساتھ کر رہا ہی وہ تیرے ساتھ کرتا ہی آخر خداعی کا بدلا خداعی ہی ان المنافقین یخادعون اللہ وہو خادعہم بیشک منافق دھوکا دیتے ہین اللہ کو اور حال آنکہ وہ انکو دھوکا دینے والا ہی دوسرا مصرعہ ایک مثل ہی کہ اگر تو کسی کے کاسہ ماریگا کوزہ کھائیگا یہی سزا ہی اور اگر وہ تیرے ساتھ دلخوشی سے ہنستا تو لاکھون گل تجھ پر کھلتے اور تو متمتع ہوتا کسواسطے کہ جب دل اسکا اپنا عمل رضا و خوشنودی مین کرے تو ایسا ہی جیسے آفتاب برج حمل مین گیا جس سے بہار و نہار دونون شگفتہ ہو جاتے ہین

اور شگوفہ اور سبزہ زار سب لوٹ پوٹ ہوتے ہین پھر جب تو خزان اور بہار کو نہین جانتا کہ خزان کیا ہی بہار کیا ہی
تو تو اِس خندہ کے رمز کو جو ثمرات مین اثر رکھتا ہی کیا جانے لاکھون بلبلین اور قمریان اِس جہان بے سامان مین
نواڈالے ہوے ہین اور اِس بینوا کو بانوا کر رکھا ہی تو جو برگ یعنے سامان اپنی صورت کا زرد و سیاہ دیکھتا ہی کندہ
اور سیاہ رد ہون پھر کیسے خشم شاہ سے انجان بنا ہی جسوقت آفتاب شاہ کا برج عتاب مین آتا ہی تو صورتون کو
سوختہ برشتہ کر کے کباب کر دیتا ہی پھر بیخوف کیون ہی اور اُس آفتاب کا جو عطارد ہی یعنے منشی جیسے عطارد
منشی فلک ہی اُسکے ورق ہماری جانین ہین کہ کسی کو سعید لکھتا ہی کسی کو سیاہ یعنے کسی کو شقی کسی کو سعید
کہ یہی ہماری ترازو ہی اِسی کے موافق ہمون کیے جائینگے پھر فرمان سرخ و سبز لکھتا ہی تو رو حین سودا و عجز سے
خلاص پائین تب جسکو یہ منشور سرخ و سبز ملا اُسکے لیے نو بہار کا نسخہ ہی جیسے سرخ و سبز خط قوس قزح کا اعتبار
مین جسکو سب اچھا جانتے ہین اور علامت بارش کی سمجھتے ہین اب تو اِسی معاملہ مین ایک بنا قصہ حُسن تو معانی
سے حصہ پائے یہ شعر تمہید اُس قصہ کی ہی رحمت تہ بہ تہ سیکڑون تہون کی خدا تعالی بلقیس پر نازل کرے جنکو خدا
نے عقل سیکڑون مردون کی دی تھی ہر چند ذہ زن تھین الخلاف شرح بحر العلوم مین بخت کو تخت اور شگوفہ
سبزہ زار کے درمیان مین واو عطف برگ رد کو روح

قصہ تعظیم سلیمان کا جو دل مین بلقیس کے صورت حقیر ہدہد سے پیدا ہوئی

قولہ ہدہدے نامہ بیاورد نشان ٭ از سلیمان چند حرفے با بیان ٭ خواند او آن نکتہاے با شمول ٭ وز حقارت
ننگرید اندر رسول ٭ جسم ہدہد دید و جان عنقاش دید ٭ حس چو کفے دید و دل دریاش دید ٭ عقل با حس
این طلسمات دو رنگ ٭ چون محمد با ابو جہلان بجنگ ٭ کافران دیدند احمد را بشر ٭ چون ندیدند از وی انشق القمر ٭
خاک زن بر دیدہ حسن بین خویش ٭ دیدہ حس دشمن عقلست و کیش ٭ دیدۂ حس را خدا اعماش خواند ٭ بت پرستش
خواند ضد اش خواند ٭ زانکہ او کف دید دریا ندید ٭ زانکہ حالے دید و فردا ندید ٭ خوانچہ فردا و حالے پیش او ٭ او
نمی بیند ز گنجے جز تسو ٭ ذرہ زان آفتاب آرد بیام ٭ آفتاب آن ذرہ را گردد غلام ٭ قطرہ گر بحر وحدت شد سفیر ٭
ہفت بحر آنقطرہ را باشد اسیر ٭ گر کفے خاکے شود چالاک او ٭ پیش خاکش سر نہد افلاک او ٭ خاک آدم چونکہ شد
چالاک حق ٭ پیش خاکش سر نہد املاک حق ٭ السماء انشقت آخر از چہ بود ٭ از یکے چشمے کہ ناگہ بر گشود ٭ خاک
از دروی شیندز زیر آب ٭ حاک بین کز عرش بگذشت از شتاب ٭ آن لطافت پس بدان کز آب نیست ٭
جز عطاے مبدع وہاب نیست ٭ گر کند سفلے ہوا و نار را ٭ در زگل او بگذراند خار را ٭ حاکمست او بفعل اندر بایشا ٭
او ز عین درد آنگیرد دوا ٭ گر ہوا را نار را سفلی کند ٭ تیرگی و دردے ثقلی کند ٭ در زمین و آب اعلوی کند ٭ راہ گردون
را پیما مطوی کند ٭ نیست کس را زہرہ تا گوید کہ چون ٭ بس جگرہا کاندرین رہ گشت خون ٭ پس یقین شد کہ تعزز من تشاء ٭

خاکے را گفت برہا برکشا + آتشے را گفت رو ابلیس شو + زیر ہفتم خاک با ابلیس شو + آدم خاکی برو تو برسما +
اہی ابلیس آتشے رو تا ثری + المعنی سہا بضم ایک ستارہ ہی باریک قریب بنات النعش کے منجملہ سہ ستارہ بنات کے
ایک ہدہد نامہ اور فرمان حضرت سلیمان سے لایا اگرچہ وہ چند حرف تھے لیکن تھے بڑے بابیان بلقیس نے وہ نکلے
باشمول جو بہت بہت باتون پر محیط دفتر اگیرہ تھے پڑھے اور قاصد کو گویا ایک پرند مشت پر تھا حقارت سے نہ دیکھا
اسکی آنکھ نے تو اسکو ہدہد دیکھا مگر جان نے عنقا سمجھا حس نے بھاکھ اور دل نے دریا جانا آیندہ مقولات
مولانا رح عقل ساتھ حس اس طلسمات دورنگ یعنے دنیا کے ایسی لڑتی رہتی ہی جیسے حضرت محمد صلعم ابوجہلون سے
لڑتے رہے کافرون نے احمد کو بشر دیکھا اور انشقاق قمر کو نہ دیکھا کہ یہ مقدور بشر کا کب ہی تو اپنے دیدۂ حس مین پر
خاک ڈال یہ دیدے حس مین تیرے عقل و دین کے دشمن ہین دیدۂ حس کو خدا تعالی نے اعمی کہا ہی اندھا
جیساکہ فرمایا لہم اعین لا یبصرون بہاتر جمہ یہ کہ آنکھین تو انکی ہین مگر دیکھتے نہین ہین اور بت پرست انکو کہا جو کافر
ہوے ہماری ضد اس سبب سے کہ انھون نے بھاکھ دیکھی دریانہ دیکھا اور اس سبب سے کہ حال کو دیکھا فردا کو
نہ دیکھا جو خواجہ اور صاحب فردا کا ہی اور حال اسکے سامنے ہی وہ اس حال کے گنج کو تسو بھر نہین دیکھتا نہ متوجہ
ہوتا ہی وہ ایسا ذرہ اس آفتاب حقیقی سے اپنے بام پر لایا ہی کہ یہ آفتاب اس ذرہ کا ادنی غلام ہی کہ وہ نور معرفت
ہی ایک قطرہ اگر بجر وحدت کا کسی کا سفیر ہوا تو ساتون سمندر اسکے اسیر و تابع ہوجاتے ہین اگر کوئی خاک اسکی
راہ مین چالاک ہو تو اس خاک کے سامنے افلاک سر جھکتے ہین خاک آدم کی جب راہ حق مین چالاک ہوتی ہی
ساری املاک حق یعنے ملکیت کی چیزین اس خاک کے سامنے سجدہ کرتی ہین اذا السماء انشقت کو تو خیال کرکس
سبب سے تھا ایک آنکھ سے جو ناگاہ کھلی اور یہ انشقاق مراد شب معراج سے ہی اور ناگاہ ہمکشود سے یہ مطلب کہ وہ آنکھ جو
کھلتے ہی آسمانونکو پھاڑتی چلی گئی خاک اس سبب سے کہ گاو ہی ہمیشہ پانی کے نیچے ہوتی ہی اور اس خاک کو عبارت تن
مطہر آنحضرت سے ہی دیکھ کہ ادنی شتاب مین عرش کے پار ہوگئی تو یہ خیال مت کر کہ یہ لطافت ایسی ہی جسکی لطافت
متفق علیہ ہی نہین یہ عطا حضرت مبدع وہاب کی ہی اور وہ مبدع ایسا ہی کہ اگر ہوا و انار کو جو علوی ہین سفلی کردے
اور خار کا تہ گل سے بڑھادے تو حاکم ہی اپنے فعل کا مالک مختار جیساکہ تنزیل جلیل مین ہی یفعل اللہ ما یشاء و یحکم
جو چاہتا ہی کرتا ہی اور وہ عین درد سے دوا پیدا کرتا ہی وہ اگر ہوا و انار کو سفلی کرے اور تیرگی و دردی اور ثقل والا انکو
مثل آب و خاک کے کردے اور خاک و آب کو علوی کردے اور آسمان کی راہ کو خاک کیطرح پاؤن سے ٹکرائے تو کسی
کا زہرہ نہین جو چون کرسکے کہ ایسا کیون کیا اور بہت ایسا ہوچکا ہی کہ جگر اس راہ مین خون ہوے ہین اور
سوچ فکر مین پڑے ہین بس یقین ہوا کہ اسکی شان تعز من تشاء و تذل من تشاء ہی جسکو چاہے عزت دے جسکو
چاہے ذلت دے خاکی سے کہدیا کہ تو پر کھول آتشی سے کہدیا جا تو ابلیس ہو اور اپنے لشکر کے ساتھ ساتوان طبق

جو زمین کا ہی اُسکے نیچے جا کہ مراد اسفل السافلین سے ہی آدم خاکی سے کہا تو سہا پر جا جو اشارت اعلی علیین سے ہی
اور اہی ابلیس آتشی تو تحت الثری کو جا بس یہی نار دہوا کو سفلی کرنا اور آب وخاک کو علوی بنانا ہی قولہ چار طبع و علت
اولی نہیم ٭ در تصرف دائما من باقیم ٭ کار من بعلتست ومستقیم ٭ نیست تقدیرم بعلت اے سقیم ٭ عادت خود را
بگردانم بوقت ٭ این غبار از پیش بنشانم بوقت ٭ بحر را گویم کہ ہین پر نار شو ٭ گویم از آتش کہ رو گلزار شو ٭ کوہ را گویم
سبک شو ہمچو پشم ٭ چرخ را گویم فرود آ پیش چشم ٭ گویم اے خورشید مقرون شو بماہ ٭ ہر دو را سازم چو دو ابر سیاہ ٭
چشمۂ خورشید را سازم خشک ٭ چشمۂ خون را لعن سازم مشک ٭ آفتاب و مہ چو دو گاو سیاہ ٭ یوغ بر گردن بہ بندد شان
الہ ٭ المعنی یوغ بو او مجہول ہندی جو اجو بیلون کی گردن پر رکھتے ہین چار طبع آب آتش باد خاک کہ مادہ خلقت
ہر شی کے ہین اور علت بھی چار ہین علت مادی علت فاعلی علت صوری علت غائی اور ان علتون مین علت غائی
علت اول ہی وجود مین اور آخر ہی ظہور مین مثلاً تخت کے بیٹھنے کا خیال جو علت غائی ہی اول پیدا ہوتا ہی اُسکے
لیے مادہ اُسکا لکڑی وغیرہ پیدا کیا جاتا اور فاعل اُسکا جو بنانے والا ہی اور وہ علت کہ اُس مادہ اور اُس فاعل سے
بصورت تخت کے صورت پکڑتی ہی یہی علت صوری ہی بس بیٹھنا اُسپر علت غائی جسکا خیال اِس سامان سے پہلے
پیدا ہوا تھا الحاصل خدا تعالی اِس اربعہ عناصر اور علل اربع سے پاک ہی اور جو حکما علت اول اُسمین لگاتے ہین
وہ اِس سے بھی پاک ہی اور کہتا ہی کہ مین باقی ہون جس سے سب علتین ختم ہو جاتی ہین اور میرا ہمیشہ تصرف ہر شی
پر ہی میرا ہر کام بے علت کے ہی اور راست درست مین نے جو مقدر کر دیا ہی اے سقیم وہ بھی بے علت ہی کسی سبب سے
بلا میری مرضی کے تغیر نہین ہو سکتا مین نے ہر شی کا ایک وقت مقرر کر دیا ہی اُسوقت مین اپنی عادت کو بدلونگا
اور یہ غبار جو اسوے سے مراد ہی اپنے سامنے سے دبا دونگا دریا سے کہدونگا کہ خبردار ہو پر نار ہو جا اور آگ سے
کہونگا جا تو گلزار ہو جا پہاڑ سے کہدونگا کہ شل پشم کے سبک ہو جا اور چرخ سے کہونگا میری آنکھ کے سامنے سے
فرو ہو جا خورشید سے کہونگا کہ تو اور ماہ دونون اکٹھے ہو جاؤ اور دونون کو مثل دو ابر سیاہ کے کر دونگا چشمۂ خورشید
کو خشک کر دونگا اور خون کے چشمون کو اپنی صنعت سے مشک کر دونگا آفتاب و ماہتاب دونون ایسے ہونگے
جیسے دو بیل سیاہ اور اللہ تعالی اُنکی گردن پر جوا رکھیگا

انکار کرنا فلسفی کا آیۂ ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین

قولہ مقربی بیخ اندر زرہ کتاب ٭ مار کم غور از چشمہ بندم آب ٭ آب را در غور ہا پنہان کنم ٭ چشمہا را خشک و
خشکستان کنم ٭ آب را در چشمہ کہ آرد دگر ٭ جز من بمثیل با فضل و خطر ٭ فلسفی منطقے مستہان ٭ میگذشت از سوے
مکتب آنزمان ٭ چون شنید آیہ با آواز بلند ٭ گفت آریم آب را ما بالکلند ٭ مار خم بیل و تیری بر ٭ آب را آریم از
پستی زبر ٭ شب بخفت و دید او یک شیر مرد ٭ زد طپانچہ ہر دو چشمش کور کرد ٭ گفت زین دو چشمہ چشم اے شقی ٭

باتبر نورے بیارار صادقی ✤ روزبر جست دو دچشمش کور وید ✤ نور فائض از دو چشمش نا پدید ✤ گر بنالیدی و مستغفر شدی ✤ نور رفتہ از کرم ظاہر شدی ✤ لیک استغفار ہم در دست نیست ✤ ذوق توبہ نقل ہر سرمست نیست ✤ زشتی اعمال و شومی جہود ✤ راہ توبہ بر دل او بستہ بود ✤ از نیاز و اعتقاد آن خلیل ✤ گشت ممکن امر صعب مستحیل ✤ ہمچنین برعکس آن انکار مرد ✤ مس کندزر را و صلحے را نبرد ✤ دل بہ سختی ہمچو روے سنگ گشت ✤ چون شگافد توبہ آنرا بہر کشت ✤ چون شعیبی کو کرتا او ز دعا ✤ بہر کشتن خاک سازد کوہ را ✤ یا بدو نیزہ مقوقس از رسول ✤ سنگلاخے مزرعے شد با وصول ✤ کہربائے مسخ آمد این دعا ✤ خاک قابل را کند سنگ و حصا ✤ ہر دلی را سجدہ ہم دستور نیست ✤ مرد رحمت قسم ہر مرد و زنیست ✤ المغنی مقری بالضم و کسر را قرآن پڑھانے والا اور نابینا مادرزاد جو لڑکوں کو قرآن پڑھائے مستہان بالضم ذلیل و خوار مستحیل محال و ناممکن اور ایک حال سے دوسرے حال پر ہو جانیوالا مقوقس بضم میم و فتح ہر دو قاف لقب حاکم مصر کہ ترسا تھا اور پھر آنحضرت پر ایمان لایا ایک بینا یا نابینا قرآن پڑھانے والا قرآن کی یہ آیت ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین یعنے اگر پانی تمھارا پستی زمین مین چلا جائے تو کون تمھارے واسطے ماء معین لاسکتا ہی پڑھاتا تھا اور ماء معین آب طاہر و صاف یعنے ہم اگر چشمون سے پانی بند کردین اور عمق زمین مین چھپا دین اور چشمون کو خشک و خشکستان کردین تو پھر کون ہی جو پانی کو چشمون مین لاسکے سوا مجھ جلیل اور بافضل و خطر کے ایک فلسفی منطقی خوار ذلیل کہ گویا یہ اُسکی نسبت دعاے بد ہی اُسوقت اِس مکتب کیطرف ہو کے گمین جاتا تھا جب اُسنے یہ آیت سُنی باواز بلند کہا کہ ہم پانی کو کسی پہاڑ و رہ کے زور اور بیل کے زخم اور تبر کی تیزی سے پستی سے اوپر لے آئینگے رات کو وہ فلسفی سویا اور خواب مین ایک شیر مرد کو دیکھا کہ اُسنے ایک طمانچہ مار کے دونون آنکھین اُسکی اندھی کردین اور کہا کہ اے شقی اگر سچا ہی تو لے اِن دونون چشمہ چشم کا نور تو تبر سے لے آون ہوا اور یہ اُٹھا تو اپنی دونون آنکھین اندھی دیکھین اور وہ نور جو فیض پہونچانیوالا تھا ناپید ہو گیا اب فرماتے ہین کہ اگر وہ شقی خدا تعالی کے سامنے روتا اور توبہ کرتا تو اُسکے کرم سے وہ نور رفتہ اُسکا پھر ظاہر ہوتا لیکن توبہ کیسے کرے کہ توبہ بھی تو اپنے اختیار مین نہین اور جو لذت توبہ کی ہی وہ گنگ ہر سرمست کی نہین اُسکے اعمال کی زشتی اور شامت جہود ین نے توبہ کی راہ اُسکے دل پر بند کردی تھی دیکھو حضرت خلیل کے نیاز و اعتقاد سے کیسا امر صعب و محال ناممکن پُنیر ممکن ہو گیا کہ آگ گلزار ہو گئی ایسے ہی اسکے برعکس جو کوئی عجز نیاز سے انکار کرے اُسکے زر کو مس اور صلح کو لڑائی کر دیتا ہی دل کو سختی کے سبب سے مثل روے سنگ کے ہو گیا پھر توبہ اُسکو اپنی کشت ڈبونے کے لیے کیسے پھاڑے اور کیسے تخم ریزی کرے اب شعیب جیسا شخص کہان ہی کہ وہ اپنی دعا سے پہاڑ کو کھیتی کیواسطے خاک بنا دے جیسا کہ اُنکی دعا سے پہاڑ قابل زراعت ہو گیا تھا یا آنحضرت جیسا کون جو حسب دریوزہ و التماس مقوقس کے ایک سنگلاخ کو مزرعہ با وصول کردے دعا کیا چیز ہی ایک کہربا مسخ کی ہی کہ جو صورت پہلے اُسکی

ہوتی ہی اُس صورت سے اُسکو کھینچ کے دوسری صورت کر دیتی ہی مثلاً خاک قابل زراعت کو تیجر اور سنگریزے
بنادے اور ہر دکو سجدہ بھی دستور اور معمولی بات نہین ہی کہ سجدہ طاعت و انقیاد کا بجالائے اِس سبب سے
رحمت کی مزد قسم ہر مزدور کی نہین ہی **بخلاف** شرح بحر العلوم مین چونکہ بشنید آیہ آواز بلند لکھا ہی مین نے اسکو یون
بنایا ہی چون شنید آیہ باواز بلند اور از بہر کشت کو آنرا بہر تست قولہ مین بہ پشتی آن ممکن جرم و گناہ * کہ کنم
توبہ در آیم در پناہ * می بباید تاب و آبے توبہ را * شرط شد برق و سحابی توبہ را * آتش و آبے باید میوہ را * واجب
آمد ابر و برق این شیوہ را * تا نباشد برق دل زاب دو چشم * کے نشیند آتش تہدید و خشم * تا نباشد گریہ ابر مطر *
تا نباشد خندہ برق اے پسر * کے بروید سبزۂ ذوق وصال * کے بجوشد چشمہا زآب زلال * کے گلستان راز گوید
باچمن * کے بنفشہ عہد بندد با سمن * کے چنار ے کف کشاید در دعا * کے درختے پر فشاند میوہ را * کے شکوفہ
آستین پر نثار * بر فشاندن گیرد ایام بہار * کے فروزد لالہ را نخ ہمچو خون * کے گل از کیسہ برآرد زر برون *
کے بیاید بلبل و گل بوکند * کے چو طالب فاختہ کو کو کند * کے بگوید لک لک آن لک لک بجان * لک چہ باشد
ملک لک یا مستعان * کے نماید خاک اسرار ضمیر * کے شود چون آسمان بستان منیر * از کجا آورد اند این قلها
من کریم من رحیم کلها * آن لطافتہا نشان شاہدیست * کہ بہر ساعت دو صد جانش فدیست * آن شود شاداز
نشان کو دید شاہ * چون ندید او را نباشد انتباہ * روح آنکس کو بہنگام الست * دید رب خویش و شد بیخویش و
مست * او شناسد بوے کے کی خورد * چون نخورد او می چہ داند بوے کرد * زانکہ حکمت ہمچو ناقہ فضلہ است *
ہمچو دلالان شہان را واسطہ است * تو بہ بینی خواب در یک خوش لقا * کو دہد وعدہ و نشانے مرترا * کہ مراد تو شود
اینک نشان * کہ بہ پیش آید ترا فردا فلان * یک نشانے آنکہ او باشد سوار * یک نشانی کہ ترا گیرد کنار * یک
نشانے کہ بخندد پیش تو * یک نشان کہ دست بندد پیش تو * یک نشانے آنکہ اینخواب از ہوس * چون شود فردا
نکوئی پیش کس * زان نشان باد الدیحی بگفت * کہ نیائی تا سہ روز اصلا بگفت * تا سہ شب خامش کن از نیک و
بد * این نشان باید کہ یحیی آیدت * دم مزن سہ روز اندر گفتگو * کہ سکوت ست آیت منصور تو * بین مباد
این نشانرا تو بہ گفت * این سخن را دار اندر دل نہفت * المعنی مطر بفتحتین ابر بارندہ بوکردن سونگھنا فرماتے
ہین خبردار اِس پشتی و توبت پر گناہ مت کر کہ جب تو بہ کرونگا خدا کے امن و پناہ مین داخل ہو جاؤنگا توبہ کے
لیے آب و تاب ضرور ہواے گریہ چشم و سوز دل کہ یہی برق و سحاب توبہ کے ہین میوہ کو نہین دیکھتا آتش و آب
دونون درکار ہوتے ہین اِس شیوہ کے واسطے ابر و برق دونون واجب ہین یعنے توبہ کو جب تک کہ برق دلکی
نہو یعنے سوز و درد صرف آب دو چشم سے آتش تہدید و خشم کی نہین دب سکتی دیکھ تو جب تک گریہ ابر بارندہ کا نہو
اور جب تک خندہ برق کا نہو تو اے پسر کب سبزہ لذت وصال کا جمے اور کب چشمے آب زلال سے جوش زن ہون

ذوق وصال سے یہ مراد کہ ہر کسی کو ذوق ولذت اُسکے وصال دوید کا ہو کب گلستان اپنا راز کہ مراد سبزہ وگل سے ہی جمن سے کہے اور کب نبفشہ سمن کے ساتھ عہد کرے اور یہ دونون جمن مین ایک ہی جگہ ہوتے ہین کب چنار ہاتھ دعا کے پھیلائے اور کب درخت میوہ افشانی کرے کب شکوفہ کہ میوہ کے پھول کو کہتے ہین آستین پرنثار جو میوہ ہی ایام بہار پر بُور نے لگے کب لالہ اپنے رخ کو مثل خون کے سرخ کرے اور کب گل اپنے کیسہ سے زر نکالے اور زر گل زیرہ اُسکا جو کھل جانے سے ظاہر ہو جاتا ہی کب بلبل باغ مین آئے اور کب گل مین پیدا ہوئے اور کب طالب کبطرح فاختہ کو کو کرے اور کب لملک ملک اپنے تہ جان سے کہے کہ اِس لک سے یہ مراد ہی ملک لک یا مستعان اے ملک خاص تیرے ہی واسطے ہی اے مستعان کب خاک اپنا ضمیر دل کا ظاہر کرے کہ ہر شئی زمین کی پڑی چھپی بارش سے جم اُٹھتی ہی اور کب باغ آسمان نیر کے مانند ہووے اے سبزہ یہ سب نباتات جو لباس جنتی پہنے ہین کہان سے لائے ہین کل کریم رحیم سے پایا ہی پس یہ لطافتین کہ انمین ہین یہی نشان ایک گواہ صادق ہین جن لطافتون پر ہر ساعت مین سیکڑون جانین فدا ہوتی ہین وہ شخص شاہ کا نشان دیکھکر شاد ہوتا ہی جس نے شاہ کو دیکھا ہی اور جسنے شاہ کو نہین دیکھا اُسکو آگاہی نہین ہوتی وہ کیا جانے اور وہ دیکھنے والی اُس شخص کی روح ہی جسنے الست کے وقت اپنے رب کو دیکھا ہی اور بیخود دست ہو گئی ہی ظاہر ہی کہ شراب کی بو وہی جانتا ہی جسنے شراب پی ہی اور جس نے نہین پی ہی وہ اُسکی بو کو کیا سونگھ سکے اِس سبب سے ہی کہ حکمت ناقہ ضالہ مومن کا ہی اور دلالون کی طرح اے مثل راہبرون کے بادشاہون کا راہبر توضیح اسکی یہ کہ حدیث شریف مین ہی الحکمۃ ناقۃ ضالۃ المومن حکمت ناقہ بھکا ہوا مومن کا ہی پس حکمت جو معرفت اور شناخت حضرت رب العزت کی ہی ہنگام الست مومنون کو عطا ہوئی اور عالم وجود مین آئی تو وہ ناقہ بھک گیا کہ پھر مومنون کو ملگیا اور ایسا ہو گیا جیسا دلال لوگ راہون مین بادشاہون کے راہبر ہوتے ہین اب ابیات مابعد تمثیل ہین اُس شخص پر جسنے ہنگام الست اپنے رب کو دیکھا اور علامت ونشان اُسکے جانے تمثلاً تو خواب مین کسی خوش لقا کو دیکھے اور وہ خوش لقا تجکو وعدے اور پتے دے کہ تیرے حصول مراد کے یہ نشان ہین کہ کل کو تیرے سامنے فلان شخص آئیگا ایک نشان اُسکا یہ ہی کہ وہ سوار ہوگا اور ایک نشان یہ کہ تجکو آغوش مین لیگا ایک یہ نشان یہ کہ تیرے سامنے ہنسیگا ایک نشان یہ کہ تیرے سامنے ہاتھ باندھیگا جو مراد بندگی واطاعت سے ہی ایک نشان یہ کہ جب فردا ہوگا تو تو اس خواب کو از روے ہوس کے کسی سے نہ کہیگا اور یہ نشان اُس قسم کا ہی جو والد یحیی سے کہا کہ تو تین روز سوا گہ بات نہ کر سکیگا اب ضمناً ذکر حضرت زکریا کا ہی کہ تین شب اپنے نیک بد سے خاموش کر یہی نشان تیرے واسطے ہی کہ یحیی تیرے لیے آئے جیسا کہ فرمایا ان آیتک ان لا تکلم الناس ثلثۃ ایام الا رمزا بیشک نشان تیرا یہ ہی کہ تو تین روز تک لوگون سے بات نہ کر سکیگا مگر باشارت اور قوت تکلم نہ رہیگی تفصیل اسکی یہ حضرت زکریا

دعا کی کہ ای پروردگار میرے مجکو ذریعہ طلبہ عطا کر فرشتہ نے ندا کی کہ مین بشارت دیتا ہون تمکو یحیی کی کہ وہ سید ہی
اور نبی انھون نے کہا کہ میرے لڑکا کہان سے ہوگا کہ مین نہایت بوڑھا ہون اور بی بی میری بانجھ فرشتے نے کہا اسہ
مختار ہی جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی کہا اسکی کوئی نشانی کہا تین دن تم سے بات نہو سکیگی مگر باشارت یہی نشان ہی چنانچہ
سابق فرماتے ہین کہ تین دن گفتگو نہ کرنا کہ یہی سکوت آیت منصور تیرے واسطے ہی خبردار اس نشان کو کسی سے
مت کہنا اپنے ہی دل مین پوشیدہ رکھنا قولہ این نشانہا گویدش ہمچون شکر ٭ این چہ باشد صد نشانہاے دگر
این نشان آن بود کان ملک وجاہ ٭ گر ہمیجوئی بیابی از آلہ ٭ آنکہ میگرئی بشہاے دراز ٭ وانکہ میسوزے سحر گر
در نیاز ٭ آنکہ بے آن روز تو تاریک شد ٭ ہمچو دود کے گردنت باریک شد ٭ آنکہ دادی انچہ داری در زکوۃ ٭ چون زکات
پاک باران برجہات ٭ رختہا دادی وخواب ورنگ رو ٭ سرفدی کردی وگشتی ہمچو مو ٭ چند در آتش نشستی ہمچو
عود ٭ چند پیش تیغ رفتی ہمچو خود ٭ زین چنین بیچار گیہا صد ہزار ٭ خوے عشاق ست ناید در شمار ٭ چونکہ اندر
خواب دیدی حالہا ٭ آنکہ بودی آرزو یش سالہا ٭ چونکہ شب آن خواب دیدی روز شد ٭ از امید آن دولت
پیروز شد ٭ چشم گردان کردہ برچپ وراست ٭ کان نشان وآن علامتہا کجاست ٭ بر مثال برگ
سیلرزی کہ وا ے ٭ گر رود روز و نشان ناید بجاے ٭ میدوی در کو و بازار وقرا ٭ چون کسے کو گم کند گوسالہ را
خواجہ خیرست این دوا دو چیستت ٭ گم شدہ اینجا کہ واری کیستت ٭ گوئیش خیرست لیک این خیر من کس
نشاید کہ بداند غیر من ٭ گر بگویم زین نشانم فوت شد ٭ چون نشان شد فوت دقت موت شد ٭ بنگری در روے
ہر مردم سوار ٭ گویدت منکر مرا دیوانہ دار ٭ گوئیش من صاحبی گم کردہ ام ٭ رد بجست وجوے او آوردہ ام ٭ دولت
پاینده باد ای سوار ٭ رحم کن بر عاشقان مغدور دار ٭ چون طلب کردی بجد آید نظر ٭ جد خطا نکند چنین آمد خبر ٭
ناگہان آمد سوارے نیکبخت ٭ پس گرفت اندر کنارت سخت سخت ٭ تو شدی بیہوش وافتادی زطاق ٭ پیخبر
گفت اینت سالوس ونفاق ٭ او چو می بیند درو این شور چیست ٭ او نداند کان نشان وصل کیست ٭ این نشان
درحق او باشد کہ دید ٭ آن دگر را کے نشان آید پدید ٭ ہر زمان کز دے نشانے میرسد ٭ شخص از جانے بجانے میرسد
ماہی بیچارہ را پیش آمد آب ٭ این نشانہا ملک آیات الکتاب ٭ بس نشانہا کہ اندر انبیاست ٭ خاص آن جا نرا
بود کو آشناست ٭ المعنی جد بالکسر کوشش فرماتے ہین ایسے نشان جیسا ہمنے ضمناً ذکر حضرت زکریا کا کیا بتایا
ہی کہ مثل شکر کے شیرین ہوتے ہین اور یہی ایک نشان کیا سیکڑون نشان اور یہ نشان اسکے ہوتے ہین کہ اگر
ملک وجاہ خدا تعالے سے ڈھونڈھتا ہی تو پائیگا اور وہ کہ شبہاے دراز مین تو روتا ہی اور وہ کہ سوز و گداز سے تو اسکے
سامنے عجز و نیاز کرتا ہی اور وہ کہ بے اسکے تیرا دن تاریک ہو جاے یعنے بڑی مصیبت مین پڑے اور اسکے غم مین
گھل گھل کے گردن تیری تکلہ کیطرح باریک ہو گئی اور وہ کہ جو کچھ رکھتا ہی تو نے زکوۃ مین دیدیا یعنے اسکی راہ مین

جیسے زکوۃ پاک باران کی ہر سمت وجہات پر ہوتی ہی اور جو کچھ اسباب خواب کا رکھتا ہی وہ بھی دیدیا بلکہ خواب رنگ رنگ
بھی اور سرخدا کیا اور بال سا باریک ہوگیا اور کتنا ہی آگ مین عود کے مثل بیٹھا یعنے جلتا بھنتا رہا اور کتنا ہی خود
کے مانند تیغ کے سامنے گیا کہ مراد مرنے پر آمادہ ہونے سے ہی اس قسم کی بیچارگیان لاکھون ہین کہ خوے پسندیدہ
عشاق کی ہی جو شمار مین نہین آتین اب پھر اسی مثال کیطرف جو شعر تو یہ مبنی خواب در الخ مین شروع کی تھی متوجہ ہوے
یعنے جب تو نے خواب مین وہ حال دیکھے جنکی تجکو برسون سے آرزو تھی بس جب تو نے رات مین تو یہ خواب دیکھے
اور اب دن ہوا اور اس امید سے دل تیرا فتحمند و خوش ہوا لہذا اسی خیال سے دائین بائین آنکھین پھیر پھیر کے دیکھ
رہا ہی کہ وہ نشان و علامت جو خواب مین دیکھے تھے کہان ہین اور برگ درخت کے مثل لرز رہا ہی کہ افسوس ایسا نہو دن
گذر جاے اور نشان ظاہر نہوئے اب تو گھبراکے گلی کوچہ مین اور سامنے دوڑتا ہی ایسا جیسے کسی کا بچھڑا گم ہوجاے اور
وہ اسکو ڈھونڈھتا پھرے لوگ پوچھتے ہین ای خواجہ خیر ہی یہ دواد و تجکو کیون ہی تیرا ایمان کیا گم گیا ہی تا تو وہ کون ہی تو
تو اس سے کہتا ہی خیر تو ہی لیکن میری اس خبر کو کوئی اس لائق نہین کہ سوا میرے جانے اگر مین کہتا ہون تو یہ جان تو
کہ نشان میرا فوت ہوا اور جب نشان فوت ہوا تو وقت موت کا ہوا مطلب یہ اگر کہونگا مر جاؤنگا اور جسکو سوار دیکھتا
ہی تو اسکا منہ تکتا ہی اور وہ تجھ سے کہتا ہی کہ دیوانون کے مثل تجکو کیون تکتا ہی تو اس سے کہتا ہی مین نے اپنے صاحب
کو کھویا ہی اسکی جستجو کیطرف متوجہ ہوا ہون ای سوار خدا تیرا دولت و اقبال ہمیشہ رکھے مین عاشق ہون اور
عاشق قابل رحم ہوتے ہین تو بھی مجکو معاف و معذور رکھ اب فرماتے ہین حدیث شریف ہی من جد وجد جس نے
کوشش کی پایا تو نے بھی بہت دواد و دش کی تھی تیری دواد و دش بھی خطا نہ گئی ناگہان ایک سوار نیکبخت آیا اور تجکو
اپنے کنار مین اسنے خوب دبایا تو تو بیہوش ہوگیا اور اپنے جامہ سے نکلگیا کسواسطے کہ طاق ایک قسم جامہ نیمہ دار کو بھی
کہتے ہین جو بصورت تجہ کے ہوتا ہی بیخبر نے جو دیکھا تو کہا کیا کہتا ہی یہ تو عجب ہی مکر و نفاق ہی اس بیخبر کو اسمین کیا سوجھے
کہ اسمین یہ شور کیسا ہی اور وہ کیا جانے کہ یہ نشان کسکے وصل کا ہی یہ نشان تو اسکے حق مین ہوتا ہی جسنے ہنگام الست
مین اسکو دیکھا ہی اور یہ چاشنی چکھی ہی دوسرے پر یہ نشان کب ظاہر ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ جسوقت اس سے کوئی
نشان پوچھتا ہی یہ وجود ایک حال سے دوسرے حال پر ہوجاتا ہی ہی بیچارہ کہ آب سے جدا پھڑکتی تڑپتی ہی اور
اسکے سامنے پانی آگیا وہ اسکو دریا سے سمجھتی ہی ایسے ہی اس عاشق کے سامنے جو یہ نشانیان آتی ہین یہ انکو
تاب آیات الکتاب جانتا ہی کہ اسی کتاب کی تو آیتین ہین بس جو نشانیان اسکی کہ انمیا مین ہین خاص
وہ اسی جان کے واسطے ہین جو آشنا ہی ہر کسی کے واسطے نہین الخلاف شرح بحر العلوم مین این نیک و بد
لکھا ہی میری سمجھ مین یہ آیا ہی اور کہ ہمجوے گر ہمجوے روز تاریک کے درمیان مین تو اور بطاق زطاق
اور بیخبر نفت کے آگے اینت بلا واد اور میرسید میرسد قولہ این سخن ناقص بماند و بقرار دل ندارم بیدلم معذور دارید

ذرہ ہارا کے تواند کس شمرد ✦ خاص آنکو عشق ازوے عقل برد ✦ بیشمارم برگہاے باغ را ✦ بیشمارم بانگ کبک و زاغ را ✦ در شمار اندر نیاید لیک من ✦ بیشمارم بہر رشد ای ممتحن ✦ نحس کیوان یا کہ سعد مشتری ✦ ناید اندر حصر گرچہ بشمری ✦ لیک ہم بعضے ازین ہر دو اثر ✦ شرح باید کرد بہر نفع و ضر ✦ تا شود معلوم آثار قضا ✦ شمہ مر اہل سعد و نحس را ✦ طالع آنکس کہ باشد مشتری ✦ شاد گردد از نشاط و سروری ✦ و انکہ را طالع زحل از ہر شرور ✦ احتیاطش لازم آمد در امور ✦ گر نگویم آن زحل اشارہ را ✦ زانتشے سوزد مر آن بیچارہ را ✦ بس کن ای بیہودہ تازان آفتاب ✦ آتشے ناید بیکبارہ بتاب ✦ انچہ بر دارد بدان مشغول شو ✦ وز دگر گفتار ہا معزول شو ✦ جنبش اختر نیابد جز عقیم ✦ بر ندارد جز کہ آن لطف رحیم ✦ اذکروا اللہ شاہ ما دستور داد ✦ اندر آتش دید ہا را نور داد ✦ گفت اگرچہ پاکم از ذکر شما ✦ بہست لائق مر مرا تصویر ہا ✦ لیک ہرگز مست تصویر و خیال ✦ در نیابد ذات ما را بیمثال ✦ ذکر جسمانہ خیال ناقصست ✦ وصف شاہانہ ازانہا خالصست ✦ شاہ را گوید کسے جولاہ نیست ✦ این چہ مدح ست این مگر آگاہ نیست ✦ المعنی یعنے یہ جو ہم نے کہا کہ انبیا مین بہت نشانیان ہوتی ہین اور انکو وہ جان جانتی ہی جو آشنا ہی یہ ذکر ویسے ہی ناقص اور بیقرار رہگیا کہ چاہتا تھا مین بیان کیا جاؤن لیکن کیا کرون میرا دل ہی مجھ مین نہین مین بیدل ہون مجکو معاف رکھو اور مجھ بھلا ذرون کو کوئی گن سکتا ہی جو بیشمار ہین خصوص وہ شخص جسکی عقل عشق نے چھین لی ہو وہ کیسے گن سکے مین تو پتے باغ کے شمار کرتا ہون اور آواز کبک و زاغ کی اگرچہ یہ بھی شمار مین آنے کی چیز نہین ہی لیکن مین انکو گنتا ہون تاکہ راہ راست پر آجاؤن اور راہ مجکو ملجاے جیسے دیوانے کو سیر باغ سے افاقہ ہوتا ہی اور ای ممتحن تونے اسکا امتحان کیا ہی مجھی سے یہ بات کہتا ہون کہ تو جانتا ہی ویسے ہی نحوست کیوان اور سعادت مشتری کی ہی کہ اگر دونون کو کوئی گنے تو یہ بھی کسی کے حصر مین آنے کی نہین ہین لیکن ان دونون کے بعض اثر کی شرح کرنا چاہیے تاکہ نفع و ضرر انکا معلوم ہو اور ایک شمہ آثار قضا سے اُن لوگون کو جو اہل سعد و نحس ہین یعنے اِنکی سعادت و نحوست کو مانتے ہین ظاہر ہو چنانچہ طالع جسکا مشتری ہوتا ہی وہ نشاط و سرور سے خوش رہتا ہی اور جسکا طالع زحل ہی اُسکو جملہ شرور سے ہر امور مین احتیاط لازم آئی ہی آپ اگر اس زحل ستارہ والے سے نہ کہون تو ایک آگ خاص اِس بیچارے کو جلادے پھر کہتے ہین بس کرای بیہودہ تو اِس زحل والے کو آگ سے بچانا چاہتا ہی کہین اُس آفتاب سے پکیارگی آگ نہ بھڑک اُٹھے اور زحل اور زحل والے اور سب کو جلادے جیسے اِس آفتاب ظاہر کی آگ بھڑکنے سے نہ زحل نظر آتا ہی نہ مشتری نہ کر آگ مرضی آفتاب حقیقی کی مجکو چاہیے کہ اسکو چھوڑ اور جس بات مین کوئی پھل اور نتیجہ ہو اُس سے مشغول ہو اور اور سب باتون سے بیکار و معزول ہو جا جنبش اختر کی سب باتون مین اُن سے کچھ پیدا نہین ہو سکتا اور کوئی جنبش سواے لطف اُس رحیم کے نتیجہ بخش نہین جو کچھ ہی اُسکا لطف ہی ہمارے بادشاہ یعنی خدا تعالے

نے ہمکو قاعدہ اور طریقہ اذکروا اللہ ذکرا کثیرا کا بیٹھے ذکر کرو اللہ کا ذکر کرنا بہت ہی بہت بتایا ہی اور اسی مین اُس نے آنکھون کو نور بخشا ہی اور فرمایا اگرچہ تمھارے ذکر سے پاک ہون اور میرے لائق کوئی تصویر مین نہین ہین جملہ تصورات سے مبرا ہون لیکن جو مست تصویر و خیال کا ہی وہ ہماری ذات کو بمثال کے نہین پا سکتا لیکن ذکر جسمانہ خیال ناقص ہی اور وصف شاہانہ اِن سب سے خالص ہی اب اگر کوئی بادشاہ کو کہے کہ جولاہ نہین ہی تو بھلا یہ کیا مدح ہی بلکہ یہ شخص شاہ سے آگاہ نہین ہی جیسی کچھ شان و شوکت ہی اِسکو خیال کرے الخلاف شرح بحر العلوم مین زاتشے سوزد مین یا نہین لکھی ہی اور اندر آتش کو اندر آتش اور نیاید کو در نیاید لکھا ہی

مناجات کرنا چرواہے کا ساتھ حق تعالی کے زمانہ موسی علیہ السلام مین

قولہ دید موسی یک شبانے را براہ ✦ کو ہمیگفت ای خدا وای آلہ ✦ تو کجائی تا شوم من چاکرت ✦ چارقت دوزم کنم شانہ سرت ✦ ای خدائے من فدایت جان من ✦ جملہ فرزندان دخان و مان من ✦ تو کجائی تا سرت شانہ کنم ✦ چارقت را دوزم و بخیہ زنم ✦ جامہات دوزم پیشہا یت کشم ✦ شیر پیشت آورم ای محتشم ✦ ور ترا بیماریے آید بہ پیش ✦ من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش ✦ دستکت بوسم بمالم پایکت ✦ وقت خواب آید بروبم جایکت ✦ گر بہ بینم خانہ ات را من وام ✦ روغن و شیرت بیارم صبح و شام ✦ ہم نبیرد نانہائے روغنین ✦ خمر ہا جغرانہائے نازنین ✦ سازم و آرم بہ پیشت صبح و شام ✦ الامن آوردن ز تو خوردن طعام ✦ ای فدائے تو ہمہ بزہائے من ✦ ای بیادت ہی ہی و بہائے من ✦ زین نمط بیہودہ میگفت آنشبان ✦ گفت موسی با کیستت ای فلان ✦ گفت با آنکس کہ مارا آفرید ✦ این زمین و چرخ از و آمد پدید ✦ گفت موسی ہائے خیرہ سر شدی ✦ خود مسلمان تاشدہ کافر شدی ✦ اینچہ ژاژ ست اینچہ کفر ست و فشار ✦ پنبہ اندر دہان خود نشار ✦ گند کفر تو جہان را گندہ کرد ✦ کفر تو دنیا و دین را رندہ کرد ✦ چارق و پاتابہ لائق مر ترا ست ✦ آفتابے را چنیہا کے رواست ✦ گر نہ بندی زین سخن تو حلق را ✦ آتشے آید بسوزد خلق را ✦ آتشے گر نامدست این دود چیست ✦ جان سیہ گشت و روان مردود چیست ✦ گر ہمیدانی کہ یزدان دادرست ✦ ژاژ گستاخی ترا چون یاورست ✦ دوستی نیخ چون دشمنی ست ✦ حق تعالی زین چنین خدمت غنی ست ✦ باکہ میگوئی تو این با عم و خال ✦ جسم و حاجت در صفات ذو الجلال ✦ شیر او نوشد کہ در نشو و نماست ✦ چارق او پوشد کہ او محتاج پاست ✦ وز برائے بندہ ہست این گفتگو ✦ آنکہ حق گفت او نست و من خداو ✦ المعنی چارق بضم را نوعے از کفش صحرائیان پیش ہندی جون نشار بضم بدیان دیہودہ و دشنام آور جو فرمایا ہی وصف شاہانہ خالص ہی اور ذکر جسمانہ خیال خیال ناقص مطابق اُسی کے یہ نقل شبان کی ایراد فرمائی ہی کہ حضرت موسی چلے جاتے تھے ایک شبان کو اُنھون نے راہ مین دیکھا کہ وہ کہتا تھا ای خدا اور ای معبود تو کہان ہی تا مین تیرا خادم بنون تیری جوتیان سیون تیرے سر مین کنگھا کردن آ ی میرے خدا ہمری جان تجھ پر فدا ہو اور میرے بچے اور

سارا گھر بار تیرا تو کہان ہی کہ تیرے کنگھی کردن اور تیری جوتیان نجیہ لگا لگا کے سیون تیرے کپڑے سیون تیری جوئین دیکھون اور آی تحتشم میرے تیرے آگے دودھ لاکے رکھون اگر تجکو کوئی بیماری پیش آئے مین تیرا ایسا غمخوار ہون جیسے کوئی اپنا اپنے کا ہوتا ہی تیرے پیارے پیارے ہاتھ چومون اور تیرے نرم نرم پانون دباؤن اور تیری اچھی جگہ سونے کے وقت جھاڑ کے صاف کردن اگر تیرا گھر دیکھ لون تو صبح شام ہمیشہ تیرے واسطے روغن اور شربت لایا کردن اور نیر اور روغنی روٹیان اور شرابین اور دہی ہی نازنین یہ سب تیار کردن اور صبح شام تیرے سامنے لاؤن میرا کام تو انکا حاضر کرنا ہوا اور تیرا کام کھانا آہی خدا سارے بزرامیش میرے تجھ پر قربان تیرے ہی واسطے اور تیری ہی یاد مین یہ میری ساری ہی ہی اور ہیہاے ہی ای شور و فریاد غرض اسی قسم سے وہ شبان بیہودہ بکتا تھا حضرت موسی نے سن کے پوچھا ای فلان یہ کس سے تو مشغول ہی کہا اس سے کہ جسنے ہمکو پیدا کیا اور یہ زمین اور آسمان اس سے ظاہر ہوے حضرت موسی نے کہا ہاے تو دیوانہ اور بیہودہ ہوگیا مسلمان ہی نہونے پایا تھا کہ کافر ہوگیا یعنے نرا کافر ہی یہ جو بکتا ہی کیسی بڑی بیہودگی اور کفر و بیان ہی اس کہنے سے منھ بند کر روئی منھ مین ٹھونس لے تیری اس کفر کی بدبو سے جہان کو گندہ کردیا اور دنیا و دین دونون کو خراب کیا تیرے کفر سے دونون خرابی مین پڑے چارق اور پاتابہ یہ چیزین تیرے لائق ہین آفتاب کو ایسی چیزین کیا درکار اگر اس بات سے تو اپنا حلق نہ بند کریگا تو انکی شامت سے ایسی ایک آگ آسمان سے آئیگی کہ تمام مخلوق کو جلا دیگی اور تیرے اوپر تو آگ آگئی ورنہ یہ دعوان جو تیری تیرہ و تار یک باتین ہین کیون ہین اور تیری جان سیاہ و مردود کیون ہوگئی اسلیے کہ جب جانتا ہی کہ خدا حاکم ہی تو یہ بیہودگی و گستاخی تیری کیون مددگار ہوتی صحیح کہا ہی احمق کی دوستی مثل دشمنی کے ہی اللہ تعالی اپنے متون سے بے پروا ہی تو یہ کس سے کہہ رہا ہی کیا اپنے چچا اور ماموں سے کہتا ہی جو جسم و حاجت کو صفات ذوالجلال مین لگا رہا ہی کہان یہ صفات کہان اسکی ذات دودھ تو وہ پیتا ہی جو ابھی نشو و نما مین ہی یعنے بچہ اور چارق وہ پہنتا ہی جو محتاج پانون کا ہی یہ جو تو کہہ رہا ہی یہ سب باتین بندہ کے واسطے ہین اور جو حق تعالے نے فرمایا ہی کہ وہ مین ہون اور مین خود وہ ہون یعنے بندہ سے ایسا متحد ہون یہ دوسری بات ہی جسکا بیان آیندہ ہی

الخلاف شرح بحر العلوم مین گرنبندے کو گر بندے لکھا ہی اور یا در کو یاد بر قولہ آنکہ گفت انی مرضت لم تعدنی شدم رنجور او تنہا نشد ✤ آنکہ بے سمع و بے بصر شدہ است ✤ در حق آن بندہ این ہم بیہودہ است ✤ بے ادب گفتن سخن با خاص حق ✤ دل بمیراند سیہ دارد ورق ✤ گر تو مرد سے را بخوانی فاطمہ ✤ گرچہ یک جفسند مرد و زن ہمہ ✤ قصد تو تو کند تا ممکن ست ✤ گرچہ خوش خوی و حلیم و مونست ✤ فاطمہ مدحست در حق زنان ✤ مرد را گوئی بود زخم سنان ✤ دست و پا در حق ما آسایش ست ✤ در حق پاکی حق الائش ست ✤ لم یلد لم یولد اورا لائق ست ✤ والد و مولود را اوخالق ست ✤ ہر چہ جسم آمد ولادت وصف اوست ✤ ہر چہ مولود ست اوزین سوی ہوست ✤ آنکہ از نون ست

دیہین ٭ حادث ست ومحدثے خواہد یقین ٭ گفت ای موسی دیانم دوختی ٭ وز پشیمانی تو جانم سوختی ٭ جامہ را بدریدہ آہے کرد تفت ٭ سر نہاد اندر بیابانی ورفت ٭ المعنی تفت بالفتح گرم ٭ یہ شعر بھی بتائید شعر سابق کے ہی جو فرمایا ہی او منست ومن خدا و ایسے ہی یہ بھی کہ مین بیمار ہوا تو نے عیادت نہ کی وہ جو مریض تھا وہی تنہا مریض نہ تھا مین مریض تھا اور وہ کہ بی بسمع اور بصر ہوا ہی اُس کے حق مین بھی یہ بیوہ ہی تفصیل ان تینون شعرون کی بطور خلاصہ ترجمۂ حدیث شریف سے کہ جب بندہ میرا آپ کو فنا کر کے مجھ مین وصل ہو گیا تو وہ مین ہو گیا اور مین وہ ہو گیا اور ایسون ہی کی نسبت فرمایا کہ اے بنی آدم مین مریض ہوا تو نے عیادت نہ کی یا مین بھوکا پیاسا ہوا تو نے مجکو کھلایا پلایا نہین اور یہ عیادت اور کھلانا پلانا بھی انھین کے کھلانے پلانے سے مراد ہی اور وہ شخص جو میرے ساتھ سنتے ہین اور میرے ساتھ دیکھتے ہین اور میرے ہی ہاتھ سے پانی پیتے ہین اور میرے ہی پانون سے چلتے ہین یعنے مین ہی اُنکے کان آنکھ ہاتھ پانون ہون الحاصل جو اس رتبے کو پہونچے ہوے ہین ایسے بندون کے حق مین بھی یہ باتین تیری بیہودہ ہین نہ کہ وہ پاک ذات پاک صفات جیکہ بے ادب باتین خاصان حق سے کہنا دلکو مردار کرتا ہی اور نامۂ اعمال کو سیاہ تو خاص اُسکی ذات مین کہنا اُسکا کیا ٹھکانا اگر تو کسی مرد کو فاطمہ کہے اگرچہ فاطمہ اُسکی جنس ہین کسواسطے کہ مرد و زن سب ایک جنس ہین دیکھ تو وہ کیسا بُرا مانیگا اور جہانتک ممکن ہو گا تیرے مارڈالنے کا قصد کریگا گو کیسا ہی خوشخو اور بردبار مومن ہو فاطمہ کہنا بیشک مزح ہی لیکن عورتونکے حق مین اور اگر مرد کو کہیگا تو سنان کیطرح سینہ کے پار ہو گا ہاتھ پانون تو ہمارے آسایش کے واسطے بنائے ہین اور خدا تعالی کی پاکیزگی حق مین الائش ہی اُسکے لائق تو لم یلد ولم یولد ہی کہ نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنایا گیا اور جو والد و مولود ہین سب کا وہ خالق ہی جو چیز جسم ہی اُسکا وصف ولادت ہی اور جو کچھ مولود ہی وہ اس جسم سے طرف ڈھونڈھنے والا ہی یعنے ظاہر ہونیوالا جیسے کوئی دریا سے کنارہ ڈھونڈھتا ہی جو کچھ عالم کون و فساد سے ہی گو کیسا ہی بزرگ ہو حادث ہی اگر نو پیدا اور حادث کے لیے کوئی محدث تو پیدا کرنیوالا یقین ثابت وہ حادث خود چاہتا ہی القصہ جب شبان نے موسی سے یہ باتین سنین کہا اے موسی تم نے میرا منھ سی دیا اور پشیمانی سے میری جان کو جلا دیا کپڑے پھاڑ ڈالے اور ایک آہ گرم اسی موثر کر کے جنگل کو نکلگیا

وحی عتاب کی حضرت موسی پر خدا تعالے سے آنا

قولہ وحی آمد سوے موسی از خدا ٭ بندۂ ما را چرا کردی جدا ٭ تو برای وصل کردن آمدی ٭ نے برای فصل کردن آمدی ٭ تا توانی پا منہ اندر فراق ٭ ابغض الاشیاء عندی الطلاق ٭ ہر کسے را سیر تے بنہادہ ایم ٭ ہر کسے را اصطلاحی دادہ ایم ٭ در حق او ورد در حق تو ذم ٭ در حق او شہد در حق تو سم ٭ در حق او نور در حق تو نار ٭ در حق او ورد در حق تو خار ٭ در حق او نیک در حق تو بد ٭ در حق او خوب در حق تو رد ٭ ما بری از پاک و ناپاکی ہمہ ٭

از گرانجانے و چالاکی ہمہ ۔ من نکردم خلق تا سودے کنم ۔ بلکہ تا بر بندگان جودے کنم ۔ ہندیان را اصطلاح ہند مدح ۔ سندیان را اصطلاح سند مدح ۔ من نکردم پاک از تسبیح شان ۔ پاک ہم ایشان شوند و درخشان ۔ ما بر دن را ننگریم و قال را ۔ ما درون را بنگریم و حال را ۔ ناظر قلبیم اگر خاشع بود ۔ گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود ۔ زانکہ دل جوہر بود گفتن عرض ۔ بس طفیل آمد عرض جوہر غرض ۔ چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز ۔ سوز خواہم ساز با آن سوز ساز آتشے از عشق در جان بر فروز ۔ سر بسر فکر و عبارت را بسوز ۔ بو سیاآ داب دانان دیگرند ۔ سوختہ جانان و رنان دیگراند ۔ عاشقان را ہر نفس سوزید نیست ۔ بردہ ویران خراج و عشر نیست ۔ گر خطا گوید و را خاطے مگو ۔ گر شود پر خون شہید آن را مشو ۔ خون شہیدان را ز آب اولی ترست ۔ این خطا از صد صواب اولی ترست ۔ در درون کعبہ رسم قبلہ نیست ۔ چہ غم ار غواص را پاچلہ نیست ۔ تو ز سرمستان قلاوزی مجو ۔ جامہ چاکان را چہ فرمائی رفو ۔ ملت عشق از ہمہ دینہا جداست ۔ عاشقان را ملت و مذہب خداست ۔ لعل را گر مہر نبود باک نیست ۔ عشق در دریائے غم غمناک نیست ۔ القبلۃ بالضم بوسہ و بالکسر کعبہ اور وہ طرف جدھر نماز مین رد کرین پاچلہ بکسر جیم فارسی یا ئنا بہ فرماتے ہین کہ خدا تعالی کیطرف سے حضرت موسی کو وحی آئی کہ تو نے ہمارے بندہ کو ہمسے کیون جدا کیا تو وصل کرنے کو آیا ہی فصل کرنے کو نہین آیا ہی یعنے بھولے بہکون کو ہمسے ملانے کو نہ ملے ہو دنکو ہمسے بہکانے کو خبردار جبتک ہو سکے فراق مین قدم مت رکھ کسواسطے شی مبغوض تر اللہ کے نزدیک طلاق ہی چنانچہ حدیث شریف ہی ما خلق اللہ علی وجہ الارض احب الیہ من العتاق و البغض الیہ من الطلاق یعنے نہین پیدا کی اللہ نے روے زمین پر جو محبوب تر ہو اُسکی طرف بردہ آزاد کرنے سے اور مبغوض تر ہو طلاق سے کہ اسمین بھی جدائی ہی جو یہان مقصود ہی ہم نے ہر کسی کی ایک خصلت جدا رکھی ہی اور ہر کسی کو ایک اصطلاح دی ہی وہ جو کچھ کہتا تھا اُسکے حق مین مدح تھا تیرے حق مین ذم اُسکے حق مین شہد تیرے حق مین سم اُسکے حق مین تو تیرے حق مین نار اُسکے حق مین گلاب تیرے حق مین خار اُسکے حق مین نیک تیرے حق مین بد اُسکے حق مین خوب تیرے حق مین رد ۔ ہم تو پاکی و ناپاکی سب سے پاک ہین اور گرانجانی اور چالاکی سے مین نے مخلوق کو اسلیے پیدا نہین کیا کہ اُنسے نفع اُٹھاؤن بلکہ اسلیے کہ اُنپر جود و عطا کرون ہندیون کو اصطلاح ہند کی مدح ہی سندیون کو اصطلاح سند کی مدح ہی مین اِنکی تسبیح و سبحان اللہ کہنے سے پاک نہین ہوتا تسبیح کرنے سے یہی پاک و درخشان ہوتے ہین ہم ظاہر اور ظاہر کی باتون کو نہین دیکھتے ہین ہم دل کو دیکھتے ہین اور حال کو ہم قلب کو دیکھتے ہین کہ خاشع ہی یا نہین ای عجز و زاری والا اگرچہ ظاہر اُس کا قول و کلام بے خضوع ہو اسپر نظر نہین کرتے جیسا کہ فرمایا ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم بیشک اللہ نہین نظر کرتا ہی تمھاری صورتون اور تمھارے مالون پر لیکن نظر کرتا ہی تمھارے دلون پر اور اعمال پر اس سبب سے کہ دل

جوہر ہی اور قال عرض ہی بس عرض طفیل ہی اور جوہر مقصود و اصل لہذا ہمکو اصل پر نظر ہی یہ الفاظ اور ضمیرین اور مجاز جیسے کہ عبارت و کلام مین ہوتے ہین چاہے جتنے ہون ہمکو انسے غرض نہین ہم تو سوز دلی چاہتے ہین اور اس سوز و ساز کے ساتھ درستی و ساز ہو ای واقعی و اصلی اپنے دل مین آگ ہمارے عشق کی بھڑکا اور اس فکر و عبارت کو اسمین بالکل جلادے یہ ہمارے کام کی نہین ای موسی ادب جاننے والے جو مراد اہل شرع سے ہی اور لوگ ہین اور سوختہ جان و دردن کہ وہ عاشق ہین اور ہین عاشقون کو ہر دم ایک سوز ہی جس نے ہر شی کو جلا کے انکے قلب کو ماسوا سے ویران کر دیا ہی انپر قید ادب دانی کی کیا بھلا کسی ویران کا نون پر بھی خراج دہ یک ہوتا ہی اگر وہ خطا کہے تو اسکو خطا دارمت کہ اور اگر شہید پر خون ہی اسکو حسب دستور غسل میت مت دے اسلیے کہ شہید کا خون پانی سے بدرجہا بڑھکے ہی اور یہ خطا سیکڑون صواب سے اولی تر ہی جو شخص کہ کعبہ کے اندر داخل ہی اسکے لیے یہ رسم نہین ہی کہ وہ کہے منھ میرا طرف کعبہ کے کسواسطے کہ وہ تو اسمین داخل ہی ہی بس کیا پرواہی جو خواص کے پاس پاتا بہ نہین ہی کہ فضول ہی تو ستون سے رہبری مت ڈھونڈھ اور جو جامہ چاک کرنیوالے ہین انکے جامہ کو رفو کیا کرتا ہی ملت عشق کی سب دینون سے جدا ہی عاشقون کا کل ملت دین خدا ہی بعل کو اگر آفتاب نہو تو کیا غم جبکہ وہ بعل ہو چکا ایسے ہی عشق کیسے ہی دریاے غم مین ہو غمناک نہین ہوتا کسواسطے کہ ڈوبا ہوا تو خود ہی بالخلاف شرح بحر العلوم مین شہید انرا مشو کو شہید ان مشو لکھا ہی اور پاچیلہ جیسا کہ لغت سے ثابت ہوا پاچیلہ ایسے ہی قلاوزی کو قلاوزی

وحی آنا حضرت موسی بر واسطے عذر آنش شانکے

قولہ بعد ازان در سر موسی حق نہفت * راز ہاے کان نمی آید بگفت * بر دل موسی سخنہا ریختند * دیدن و گفتن بہم آمیختند * چند بیخود گشت و چند آمد بخود * چند پرید از ازل سوے ابد * من ازان گر شرح گویم ابلہی ست * زانکہ شرح این ورای آگہی ست * گر بگویم عقلہا را بر کند * ور نویسم بس قلمہا بشکند * ور بگویم شرحہاے معتبر * تا قیامت یاشد آن بس مختصر * لاجرم کوتاہ کردم من زبان * گر تو خواہی از درون خود بخوان * چونکہ موسی این عتاب حق شنید * در بیابان در پے چوپان دوید * بر نشان پاے آن سرگشتہ راند * گرد از پرہ بیابان بر فشاند * گاہ بر خاکے نوشتہ فال خود * ہیچ رمالے کہ رملے بر زند * گاہ حیران ایستادہ گہ دوان * گاہ غلطان ہیچ گو از صو لجان * عاقبت دریافت او را و بدید * گفت مژدہ آنکہ دستوری رسید * ہیچ آداب دو ترتیبے مجو * ہر چہ میخواہد دل تنگت بگو * کفر تو دینست و دینت نور جان * ایمنی و زتو جہانے در امان * ای معانی یفعل اللہ ما یشاء * ہیچ بار روز بازا بر کشا * گفت ای موسی ازان بگذشتہ ام * من کنون در خون دل آغشتہ ام * من ز سدرہ منتہا بگذشتہ ام * صد ہزاران سالہ زانسو گشتہ ام * تازیانہ بر دی

اسپم بگشت و گنبدے گردون گردون برگذشت ٭ محرم ناسوت بالاہوت باد ٭ آفرین بر دست و بر بازوت باد ٭ المعنی ناسوت عالم اجسام جو دنیا دریہ جہان ہی و مجازاً شریعت و عبادت ظاہری لاہوت عالم ذات الٰہی و مقام فنا فی اللہ اور مرتبۂ صفات کو جبروت اور مرتبۂ اسما کو ملکوت کہتے ہین یعنے اوپر جو اسرار مذکور ہوے یہ سب تو خدا تعالیٰ نے حضرت موسی سے کہے اور وہ بھید جو گفت و بیان مین نہین آتے وہ چھپائے وہ اُنکے دل پر القا کیے کہ تعلق دید سے رکھتے تھے قابل گفت نہ تھے اور اس دید و گفت دونون کو ملایا یعنے کچھ کہے کچھ القا کیے حضرت موسی کبھی بیخود ہوتے تھے اور کبھی باخود آتے تھے کبھی ازل مین کیفیت اُس شبان کی دیکھتے تھے کبھی ابد مین یہ سب بدولت القاے الٰہی حاصل ہوتی تھی مین اگر اسکا بیان لکھون تو میری حماقت ہی کسواسطے کہ شرح اسکی عقل و آگہی سے اُس پار ہی اور یہ ایسی شرح ہی کہ اگر بیان کرون تو عقل کو کھو دے پھینکدے اور جو لکھون تو بہت سی قلمین ٹوٹین اور لکھنے سے عاجز ہون اور بالفرض اگر معتبر باتین شرح کرون اور قیامت تک تب بھی نہایت مختصر ہونا چاہیے مین نے اپنی زبان کوتاہ کی اگر تو چاہتا ہی تو اپنے درون سے معلوم و دریافت کرلے کسواسطے کہ یہ درون سے معلوم کرنیکی ہین نہ زبان سے القصہ جب موسی نے عتاب حق کا سنا اُس چوپان کے پیچھے جنگل کیطرف دوڑے اُس سرگشتہ کے نشان قدم پر پھرے اور گرد تنکے تنکے جنگل کی جھاڑی کے لیے کہ اُنکے پھرنے سے اُنکی گرد جھڑتی تھی جو مراد کمال جستجو سے ہی پرہ بفتح باد شدید را برگ کاہ کبھی خاک پر اپنی فال لکھی کہ ملیگا یا نہین جیسے رمال ریگ پر لکھتے ہین اور رمل کے رسالون مین لکھا ہی کہ حضرت جبریل نے جب دانیال پیغمبر کو رمل بتایا تو ریت پر شکلین اُسکی کھینچی تھین اور ویسے ہی فال دانے زمین پر کچھ شکلین بنا کے فال دیکھتے ہین یہان غرض بیان اضطراب موسی سے ہی کبھی حیران ہوکے کھڑے ہوجاتے تھے کبھی دوڑتے تھے کبھی گیند کیطرح لوٹ پوٹ چلے جاتے تھے جیسے وہ چوگان سے ہوتی ہی صولجان اسی کا مرہب ہی آخر اُس شبان کو پایا اور دیکھا اور کہا تجکو مژدہ ہو اس بات کا کہ اجازت آگئی تو کسی آداب و ترتیب کا طالب مت ہو جو کچھ تیرا دل تنگ یعنے عاشق چاہے وہ کہ تیرا کفر دین ہی اور دین تیرا نور جان کا تو امن اور بیخوف ہی تیرے سبب سے جہان کو امان ای شخص تو ایسا معاف ہی جیسے یفعل اللہ ما یشاء اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہی تو بھی جو چاہے سو کر جا بید مُرگ اپنی زبان کھول کہا ای موسی اُسوقت مین مین اپنی حالت وجد مین تھا اب اُس سے گذر گیا اور اب خون دل مین لت پت ہون یعنے مقام عالی روح کو پہونچا مین سدرۃ المنتہی سے جو مقام جبریل کا ہی گذر کر لاکھون برس کی راہ اُسطرف پھرا ہون تو نے ایک کوڑہ ایسا مارا کہ میرے گھوڑے کو جو جسم خاکی ہی مار ڈالا اور ایک گنبد گرد کا ہو کے آسمان سے پار ہوگیا اللہ تعالیٰ تجکو محرم عالم اجسام کا مع عالم لاہوت کے کرے کہ اجسام کو لاہوت تک پہونچائے اور تیرے دست و بازو پر آفرین جس سے وہ نازیانہ مارا **انخلاف شرح** بحر العلوم مین ہی بعد ازان گر شرح میرے نزدیک من ازان حال خود کی جگہ فال خود مژدہ دہ

کے بجاے مژدہ آنکہ ہی قولہ حال من اکنون برون از گفتن ست ٭ انچہ میگویم نہ احوال من ست ٭ نقش مے بینی کہ در آئینہ ایست ٭ نقش نیست آن نقش بر آئینہ نیست ٭ دم کہ مردمانی اندر ناے کرد ٭ در خور نائیست نے در خورد مرد ٭ ہان وہان گر حمد گوئی ور سپاس ٭ ہمچو نافرجام آن چوپان شناس ٭ حمد تو نسبت بدان گر بہتر ست ٭ لیک آن نسبت بحق ہم ابتر ست ٭ چند گوئی چون غطا بر داشتند ٭ کہ نبود ست انچہ می پنداشتند ٭ این قبول ذکر تو از رحمت ست ٭ چون نماز مستحاضہ رخصت ست ٭ در نماز او بیالود ست خون ٭ ذکر تو آلودۂ تشبیہ و چون ٭ خون پلید ست و بآبے میرود ٭ این پلیدے جہل قائم تر بود ٭ کان بغیر آب لطف کردگار ٭ کم نگردد از درون مردکار ٭ در سجودت کاش رو گردانئے ٭ معنی سبحان ربی دانئے ٭ کاے سجودم چون وجودم ناسزا ٭ مردی را تو نگوئی وہ جزا ٭ این زمین از حلم حق دارد اثر ٭ تا نجاست بردو گلہا دارد بر ٭ تا بپوشد او پلیدی ہاے ما ٭ در عوض بر روید ازوے غنچہا ٭ بس چو کافر دید کو در داد وجود ٭ کمتر و بے مایہ تر از خاک بود ٭ از وجود او گل و میوہ نرست ٭ جز فساد جملہ پاکی ہا بجست ٭ گفت واپس رفتہ ام من در دہاب ٭ حسرتا لیتنی کنت تراب ٭ کاش از خاکی سفر نگزیدمے ٭ ہمچو خاکی دانہ میچیدمے ٭ چون سفر کردم مرارہ آزمود ٭ زین سفر کردن رہ آوردم چہ بود ٭ زان ہمہ میلش سوے خاک ست کو ٭ در سفر سودے نہ بیند پیش رو ٭ روے واپس کردنش آن حرص و آز ٭ روے در رہ کردنش صدق و نیاز ٭ ہر گیاراکش بود میل علا ٭ در خزید ست و حیا ست و نما ٭ چونکہ گردانید سر سوے زمین ٭ در کمی و خشکی و نقص و عنین ٭ میل روحت چون سوے بالا بود ٭ در ترازید مرجعت آنجا بود ٭ در نگونساری سرت سوے زمین ٭ آفلی حق لا احب الآفلین ٭ المعنی غطا بکسر پردہ و پوشش مستحاضہ بالضم وہ عورت جسکو زیادہ ایام حیض سے خون آئے عنین ضعیف رائے وہی شان کہتا ہی کہ اب حال میرا ایسا ہی کہ بیان سے باہر ہی اور یہ جو مین کچھ کہہ رہا ہون میرا حال نہین ہی مثلاً آئینہ مین جو نقش دیکھتا ہی کہ مراد عکس سے ہی وہ نقش آئینہ کا نہین ہی تیرا ہی ہی کسواسطے کہ آئینہ تو صاف شفاف ہی ایسے ہی مین مثل آئینہ کے صاف ہوگیا میرا کوئی نقش باقی نہین رہا اب جسکا عکس اس آئینہ مین پڑتا ہی اُسی کا وہ حال ہی پھر کیسے بیان کرسکون کسواسطے کہ نی نواز جو نی مین دم پھونکتا ہی وہ بقدر ظرف نی کے ہی نہ بقدر اُس نی نواز کے پھر میرا اظہار ایسا کہان جو نی نواز کی کیفیت بیان کرسکون آیندہ مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ خبردار خبردار اگر تو حمد و سپاس خدا تعالی کی کرے تو ایسی حمد کو جو مثل حمد چوپان کے نافرجام ہو کہ آخر حضرت موسی نے منع کیا تھا پہچانے رہ کہ ایسی نہونے پائے بالفرض اگر حمد تیری نسبت اُسکے بہتر بھی ہی تب بھی یہ جان کہ خدا تعالی کی ذات نہایت پاک ہی میری حمد مقابل اُسکے بالکل ابتر ہی ابھی تو پردہ تیرے اُسکے درمیان مین ہی جسوقت یہ پردہ اُٹھالیا اور اُسکی ذات ظاہر ہوئی تو کس قدر کہیگا کہ جیسا ہم جانتے تھے وہ تو ویسا ہی نہین

یہ بھی اُسکی رحمت ہی جو تیرے ذکر و تسبیح کو قبول کرلے جیسے عورت استحاضہ والی کو اجازت نماز کی ہی یعنے جیسے اُسکی نماز مین خون بھرا ہوا ہی تیرا ذکر تشبیہ و چون کا آلودہ نہ پاک و خالص بلکہ خون ہر چند پلید ہی لیکن پانی سے پاک صاف ہوجاتا ہی اور یہ جہل کی جو پلیدی ہی یہ روز بروز جمتی اور زیادہ قائم ہوتی ہی اور بدون آب لطف پروردگار کے مردکار کے دل سے کم نہین ہوتی مردکار جو اس جہل پر کام کررہا ہی کاش اپنے سجدے مین سب طرف سے روگردان ہوکے اُسکی طرف متوجہ ہوا اور معنی سبحان ربی الاعلی کے جانے کہ وہ یہ ہین کہ اے پروردگار میرے میرے سجود اور خود میرا وجود دونون تیرے لائق اور شایان تیری شان کے نہین مگر تیری بندہ نوازی ہی کہ کسی بدکو نیکی سے جزادے آلدر کی ذات بڑی حلیم ہی اپنی برائیون سے نا امید مت ہو دیکھ تو ایک ذرا سا اثر اُسکی حلم کا زمین مین ہی جسکے سبب سے نجاست کھوکے کیسے گل و غنچون کے پھل دیتی ہی اور اُسی اثر کے سبب سے ہماری پلیدیون کو چھپاتی ہی اور اُسکے عوض مین غنچے جاتی ہی پس جب بروز جزا کا فرد دیکھیگا کہ مین داد و عطا مین خاک سے بھی کمتر اور بے مایہ ہون تیرے وجود سے کوئی گل دمیدہ نہ پاؤنگا سوائے جملہ فساد کے پاکیزہ باتین نہ پیدا ہوئین تو کہیگا کہ مین تو اپنی چال و رفتار مین خاک سے بھی پیچھے رہگیا ہاے حسرت کیا اچھا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا کما جاء فی القرآن یوم ینظر المرء ما قدمت یداہ ویقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے قیامت وہ دن ہی کہ ہر شخص اپنا اگلا بھیجا ہوا اپنے سامنے موجود دیکھیگا اور کافر کہیگا کیا اچھا ہوتا کہ مین مٹی ہوتا اور کیا اچھا ہوتا کہ خاک سے سفر نکرتا اور خاک کیطرح دانے بینتا اب جو مین نے سفر خاک سے کیا تو گویا خاک نے مجکو آزمایا تا دیکھے کہ رہ آورد میرا کیا ہی رہ آوردہ تحفہ جو سفر سے دوستون کے لیے لاتے ہین کافر کو جو میل خاطر خاک کیطرف زیادہ ہی یہ وجہ ہی کہ یہان سے سفر کرنے مین کوئی فائدہ پیش رو نہین دیکھتا بس اس سفر سے منھ پھیر لینا ہی حرص و ہوا ہی اور اس راہ کیطرف متوجہ ہونا صدق و نیاز جس گیاہ کا سر کہ مائل بعلو ہوتا ہی کیسے اُسکو ترقی اور تازگی اور نمود و بالیدگی ہوتی ہی اور جب وہ سر علو سے پھر کے زمین کیطرف کرتی ہی تو کمی و خشکی اور نقص و ضعف مین پڑتی ہی ایسے ہی تیری روح کا میل جانب بالا کو ہی تو وہان مرجع تیرا ترا ید و ترقی مین ہورہا ہی اور جو تگو نساری ہی اور سر تیرا طرف زمین کے ہی تو تو فرو رونده اور دُوبنے والا ہی اور حق تعالی فرما چکا ہی لا احب الآفلین یعنے ڈوبنے والون کو مین دوست نہین رکھتا

الخلاف شرح بحر العلوم مین نجست کو نخست

سوال موسی کا حق تعالی سے سر غلبۂ ظالمون پر مین

قولہ گفت موسی اے کریم کارساز ۔ ایکہ یکدم ذکر عمر تو دراز ۔ نقش کردیدم اندر آب و گل ۔ چون ملائک عذر آنرا می کردل ۔ گرچہ مقصود ست نقشے ساختن ۔ دندران نخم فساد انداختن ۔ آتش ظلم و فساد افروختن ۔ مسجود و سجدہ کنان را سوختن ۔ مایۂ خونتابہ و زر زیبہ را ۔ جوش دادن ازبراے لابہ را ۔ من یقین دانم کہ عین حکمتست

لیک مقصودم عیان دور دیست ✦ آن یقین میگویدم خاموش کن ✦ حرص رویت گویدم نے جوش کن ✦
مر ملایک را نمودے سر خویش ✦ کانچنین نوشی نمی ارزد بہ نیش ✦ عرضہ کردی نور آدم را عیان ✦ بر ملایک گشت
مشکلہا بیان ✦ حشر تو گوید کہ سرگ چیست ✦ میوہا گویند سر برگ چیست ✦ سر خون دنطفہ حس آدمی ست ✦ سابق
ہر بیشے آخر کیست ✦ لوح را اول بشوید بیتوقف ✦ انگہے بروے نویسد آنحروف ✦ خون کند دل راز اشک مستہان
بر نویسد بر دے اسرار انگہان ✦ وقت شستن لوح را باید شناخت ✦ کہ مر آنرا دفترے خواہند ساخت ✦ چول ساس
خانۂ تو افگنند ✦ اولین بنیاد را بر میکنند ✦ گل بر آرند اول از قعر زمین ✦ تا باخر بر کشی مار معین ✦ از جماعت کودکان
گریزند زار ✦ کہ نمیدانند ایشان سر کار ✦ مرد خود زر میدہد حجام را ✦ مینوازد نیش خون آشام را ✦ میدود حمال زین
بادگان ✦ میربابد مال را از دیگران ✦ جنگ حمالان برائے بار بین ✦ انچنین ست اجتہاد کار بین ✦ چون گرانیہا
اساس رحمت ست ✦ تلخہا ہم پیشوائے نعمت ست ✦ حفت الجنۃ بکرد ہا تہا ✦ حفت النیران سن شہوا تہا ✦ تخم مایہ
آتشت شاخ ترست ✦ سوختہ آتش قرین کوثرست ✦ ہر کہ در زندان قرین محنتی ست ✦ آن جزائے لقمہا و
شہوتی ست ✦ ہر کہ در قصر قرین دولتی ست ✦ آنجزائے کاندار و محنتیست ✦ ہر کرا دیدی بزر دیسیم نرد ✦ دانکہ اندر
کسب کردن صبر کرد ✦ آنکہ بیرون از طبائع جان اوست ✦ منصب خرق سببہا آن اوست ✦ بے سبب بیند
چو دیدہ شد گزار ✦ تو کہ در حسے سبب دا گوشدار ✦ المعنی کہ شتر بیڑھا بیڑھا لابہ تملق وچاپلوسی دخوشامد وعجز ونیاز
آن بالملک حضرت موسی نے کہا کہ اے کریم کارساز تو وہ ہی کہ اگر ایک عمر دراز تیرا ذکر کرے تو مقابل تیری شان کے
وہ عمر دراز کا ذکر ایک دم بھر ہی یا ایکدم تیرا ذکر کرنے سے عمر جاودانی حاصل ہوتی ہی مین نے اِس عالم آب و گل
مین بیڑھے بیڑھے نقش دیکھے جبر ملایک کیطرح میرا اول اعتراض کرتا ہی جیسا ملایک نے کہا اتجعل فیہا من یفسد
فیہا ویسفک الدماء یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہی جو زمین مین فساد وخونریزی کرے یعنے دل میرا کہتا ہی ایسے
نقش سے کہ اُسکو بنانا اور اُسمین تخم فساد کا ڈالنا اس سے مقصود کیا ہی آگ ظلم وفساد کی بھڑکانا اور مسجد اور ساجد
دونون کو جلانا آور مایۂ خونابہ اور زردابہ کو جو انسان ہی کہ نطفہ اور علقہ سے بنا ہی واسطے بازی وعجز کے جوش مین
لانا یہ کیا بات ہی یہ تو مین بیقین جانتا ہون کہ عین حکمت ہی لیکن مقصود میرا ظاہر دورویت ہی یعنے دور دئی مین
پڑا ہی یقین تو کہتا ہی کہ یون ہی دیکھا کر اور خاموش رہ اور حرص جو دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی کہتی ہی نہین خاموش
مت ہو بر ملا بیان کر اور خوب کھل کے جوش کر تو نے فرشتون کو اپنا بھید جتایا مجکو بھی بتا کسواسطے کہ انسان
جیسا نوش وشہد شیرین نیش کے لائق کب ہی جو فساد اُسکی خلقت مین رکھا گیا اُسی انسان کو تو نے تعلیم کے
فرشتون پر عرضہ کیا جیسا کہ فرمایا وعلم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملائکۃ اور سکھائے آدم کو نام سب چیز کے
پھر پیش کیا اُسکو فرشتون پر جس سے فرشتون کی مشکلین آسان ہوئین آپ جواب ہی خدا تعالی کیطرف سے

کہ جب تیرا حشر ہوگا اور تو محشور کیا جائیگا تو تیرا حشر تجکو بتا دیگا کہ مرنے مین یہ بھید تھا جیسے میوے بتاتے ہین
کہ تخم مین کیا بھید ہی یعنے اول سے درخت مین پتے ہوتے ہین جب میوہ آتا ہی تو وہ بتاتا ہی کہ یہ سب سامان میرے
واسطے تھا حاصل یہ کہ ہر مقصود اسباب مین چھپا ہی اور بھید خون و نطفہ کا حس آدمی کی ہی جو ہر بینی کا اُسکو سبق
پڑھاتی ہی جسکے آخر مین کمی ہی مثلاً آدمی کو طفلی سے آخر جوانی تک بیشی ہی پھر کمی اور علے ہذا ہر شی مگر وہ پہلے اسکے
لوح کو اُس حسن سے دھو دیتا ہی اور بے اطلاع اور بیوقوف اُسکے اپنے حروف لکھتا ہی اسکے دلکو اُسکی ذلت
و خواری سے خون کرتا ہی پھر اسرار نہانی اُسپر لکھتا ہی اب جسوقت کہ اِسکی تختی دھوئی جائے یعنے پہلے حال مین نہیں
ہو تو اُسکو اِس بات کی شناخت چاہیے کہ ضرور اِس سے کوئی دوسرا دفتر بنائینگے کسواسطے کہ جب نیا مکان
بناتے ہین تو پورانے کی بنیاد کھود ڈالتے ہین جیسے کنوان کھودنے مین مٹی زمین کی نکال ڈالتے ہین بے تکلف
تو اُس سے مادہ معین حاصل کرے کہ یہ امور بے تغیر اور بے سبب نہین ہوتے اور اِنکے فائدون سے ہر کوئی
واقف نہین جیسے لڑکے حجامت اور نشتر سے روتے ہین اور جو فائدہ نشتر و حجامت سے ہی اُس سے واقف نہین
اور جو مرد ہین وہ خوب سمجھتے ہین اور بنظر فائدہ خود حجام کو زر دیتے ہین اور نشتر خون آشام کو نوازتے ہین اور اپنا
خون پلاتے ہین اور فائدہ سمجھتے ہین مطلق اُس تغیر سے نہین گھبراتے اور بدلخوشی اُٹھاتے ہین جیسے حمال بوجھ لیکر
دوڑتا ہی اور اورون سے مال چھینتا ہی بخیال مزدبانے کے دیکھو تو حمال بوجھ کے لیے کیسے لڑتے ہین بس جو لوگ
کار مین یعنے معاملہ شناس ہین اُنکا بھی اجتہاد و ریاضت مین یہی حال ہی کہ دوڑ دوڑ کے شوق سے اختیار کرتے ہین
اسواسطے کہ گرانیان اور ناگواریان بنیاد راحت کی ہین گویا خانۂ راحت تیار ہوتا ہی اور تلخیان بیشیہ نعمت کی کہ اُنکے
پیچھے نعمت ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنت کو مکروہات گھیرے ہوے ہی اور دوزخ کو شہوات و
مرغوبات اگر مکروہات کو طے کریگا جنت پائیگا اور جو شہوات و مرغوبات کی راہ چلیگا دوزخ دیکھیگا اے موسی تخم بایدش
کاینہ شاخ تر ہی یعنے نفس جوانمرد اور فربہ ہو رہا ہی یہی آگ بوتا ہی اور جو جلا ہوا اور سوختہ ہو وہ مصاحب کو ثمر کا ہی یعنے
خوش اور خنک بس جس کسی کو زندان مین مصاحب کسی رنج و محنت کا دیکھے جان لے کہ یہ بدلا اُسکے لقمون لذیذ
خواہشون کا ہی اور جو کوئی کسی قصر مین قرین دولت کا ہی وہ عوض اُسکی لڑائی و محنت کا کہ نفس سے لڑا یہان لڑا ہی اور
غنیمتین اُٹھاتی ہین اور جسکو تو زر و سیم مین فرد دیکھے جان لے کہ اِسنے اپنے کسب مین بہت سختیان سہی ہین اور جسکو
جان کہ طبائع سے نکلگئی ہی اور اپنی سرشت سے جدا ہو گیا اُسکا منصب خوش سببون کا ہی یہ منصب اُسکی ملک ہی وہ سبب
کو نہین دیکھتا قولہ بے سبب بیند چو شد دیدہ گذار * تو کہ در حسے سبب را گوشدار * بے سبب بیند نہ از آب و گیا
چشمہ چشمہ معجزات انبیا * این سبب ہمچون طبیب ست و علیل * ابن سبب ہمچون چراغست و قندیل * شب چراغت را
فتیلے نو بتاب * پاک دان زینہا چراغ آفتاب * رو تو کہ مگل ساز بہر سقف جان * سقف گردون را ز کہگل یا کدان *

وہ کہ چون دلدار ما غم سوز شد ✦ خلوت شب در گذشت و روز شد ✦ جز بشب جلوہ نباشد ماہ را ✦ جز بدرد دل مجو دلخواہ را ✦ ترک عیسی کردہ خر بر دردہ ✦ لاجرم چون خر بردن بردہ ✦ طالع عیسی ست علم و معرفت ✦ طالع خر نیست ای تو خر صفت ✦ نائہ خر بشنوی رحم آیدت ✦ پس ندانی خرخری فریادت ✦ رحم بر عیسی بکن بر خر مکن ✦ طبع را بر عقل خود سرور مکن ✦ طبع راہل تا بگرید زار زار ✦ تو از و بستان و دام جان گذار ✦ سالہا خر بندہ بودی بس بود ✦ زانکہ خر بندہ زخر واپس بود ✦ زاخر دہمن مرادش نفس تست ✦ کو بآخر باید و عقلت نخست ✦ ہم مزاج خر شدت این عقل پست ✦ فکرش اینکہ چون علف آید بدست ✦ آن خر عیسی مزاج دل گرفت ✦ در مقام عاشقان منزل گرفت ✦ زانکہ غالب عقل بود و خر ضعیف ✦ از سوار رفت گردد خر نحیف ✦ ضعیفے عقل تو ای خر بہا ✦ این خر پر مردہ گشت ست از دہا ✦

المعنی اور وجہ سبب نہ دیکھنے کی یہ کہ اُسنے دیدۂ ظاہری کو جسکا تعلق حس سے ہی چھوڑ دیا اب وہ دیدۂ دل سے دیکھتا ہی اور تو کہ ابھی حس مین پڑا ہی تو سبب کو تکے رہ بے سبب جسکو منصب خرق سبب کا ہی وہ چشمہ چشمہ کو معجزات انبیا سے دیکھتا ہی نہ آب دیگیاہ سے جیسا کہ حضرت موسی کے حکم سے آب نیل پھٹ گیا اور عصا اژدہا ہوگیا کہ قسم گیاہ سے تھا اسکو ان معجزات کی حاجت نہین سبب ایسا ہی جیسے طبیب دلیل اور ایسا ہی جیسے چراغ و قبیلہ کہ دونون کو ایک دوسرے سے گریز نہین پھر سبب والے کو جب رات ہو تو اپنے چراغ کی نئی بتی بٹنا چاہیے تا چراغ روشن ہو اور بے سبب ایسا ہی جیسے چراغ آفتاب کا کہ بے تیل بتی کے روشن ہی آب ای اہل سبب جا تو اپنی سقف جان کی کھڑکی بنا کے اسکو خوب گل آلودہ کر اور اچھے اچھے نغمے جنکو سبب قوت جان کی جانتا ہی کھا کے خوب لیس مگر علو سے بے بہرہ رہیگا دیکھ لے سقف آسمان کی کھڑکی سے پاک ہی آب کہتے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ دلدار تو ہمارا غم سوز ہی پھر تعجب ہی کہ شب خلوت گذر گئی اور دن ہوگیا یعنے عالم ارواح مین ہمکو اُس سے خلوت حاصل تھی اب اُسنے اس عالم اجسام مین ہمکو بھیجکے اسباب کا پردہ کر لیا آہ کا جلوہ تو رات ہی مین ہوتا ہی نہ دن مین لابد تیرے لیے درد اسکا رات ہی اگر آہ کا جلوہ دیکھنا مطلوب ہی تو سوز اور درد کے جلوہ دلخواہ کی طلب مت کر نہ ڈھونڈھ درد ہی کا طالب ہو اور اس حال مین کہ تو نے عیسی کو چھوڑا اور گدھے کو پالیا ہی عیسی روح گدھے کا نفس تو ضرور گدھے کیطرح پردہ سے باہر ہی رہیگا آسمان پر نہین جا سکیگا علم و معرفت تو طالع عیسی کا ہی نہ طالع خر کا تو ای خر صفت طالع خر کا جانتا ہی نالۂ خر کا سن کے تجکو رحم آتا ہی اور یہ تو نہین جانتا کہ یہ اپنی خرخری تجکو جتاتا ہی یعنے خواہشین نفس کی اسکی خواہشون کے موافق پوری کرتا ہی اور اسکی برائی تو نہین سمجھتا تو عیسی پر رحم کر خر پر مت کر طبیعت کو جس سے خواہشین پیدا ہوتی ہین عقل پر جو ایک فرشتہ ہی سردار مت بنا طبیعت کو زار زار روتا چھوڑ دے تو اپنے آپکو اس سے یعنے طبیعت سے چھین لے اور جان کے جال مین ڈالدے برسون سے تو خر بندہ تھا اب بس کر کسواسطے کہ خر بندہ خر کے پیچھے ہوتا ہی آو حدیث مین ہی آخر دہمن حیث اخرہن اللہ تعالی یعنے پیچھے کرو عورتون کو اس حیثیت سے کہ اُن کو اللہ تعالے

نے پیچھے کیا ہی بس یہ آخر دہن مراد تیرے نفس سے ہی لہذا اسکو پیچھے ہونا چاہیے کہ مونث ہی اور عقل کو آگے ہونا چاہیے لیکن تیری عقل پست ہی ہم مزاج خر کے ہوگئی اب اسکو بھی یہی فکر ہی کہ کیسے علف ہاتھ آئے اور جو نفس کہ حرعیسی یعنے روح کا بنا کہ وہ نفس مطمئنہ ہی اور مزاج دل کا پکڑا کہ یہ بھی مراد روح سے ہی اُسنے عاشقوں کے مقام مین اپنا گھر بنایا اِس سبب سے کہ اُسکی عقل غالب تھی اور خر ضعیف اسلیے کہ جو سوار کرا ہوتا ہی اُس سے خر عاجز ہوتا ہی اور نحیف مگر تیری عقل کی ضعیفی سے اے خر بہا یعنے تو اور گدھا دونون ایک قیمت ہین اے برابر یہ گدھا مرا مردار اخر دہا ہوگیا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین بجاے طبیب کے **رفیست** لکھا ہی عقل بود کے آگے داؤ نہین ہی کہ ہونا چاہیے اور سوار زفت کو رفت ذ ضعیفے کو در ضعیفے **قولہ** گر عیسی گشتہ رنجور دل ✤ ہم از وصحت رسد اور اہل ✤ اے مسیح خوش نفس چونے زرنج ✤ کہ نبود اندر جہان بیرنج گنج ✤ چونے اے عیسی زدیدار یہود ✤ چونے اے یوسف اخوان حسود ✤ تو شب و روز از پے این قوم غر ✤ چون شب دروزی مدد بخشاے عمر ✤ چونے اے صفرائیان بے ہنر ✤ چہ ہنر زائد ز صفرا در دسر ✤ تو ہمان کن کہ کند خورشید شرق ✤ با نفاق وحیلہ و دزدی و زرق ✤ تو عسل ما سرکہ در دنیا و دین ✤ دفع این صفرا بود سرکنگبین ✤ سرکہ افزودیم با قوم زجیر ✤ تو عسل بفزا کرم را و اگیر ✤ این سزید از ما چنین آید زما ✤ ریگ اندر چشم چہ افزاید عما ✤ این سزد از تو یا کحل عزیز ✤ کہ بیابد از تو ہر ناچیز چیز ✤ زآتش این ظالمانت دل کباب ✤ از تو جملہ اہد قومے بد خطاب ✤ کان عودے در تو گر آتش زنند ✤ اینچمان از عطر و ریحان پر کنند ✤ تو نہ آن عودے کز آتش کم شود ✤ تو نہ آن روحی کا سیر غم شود ✤ عود سوزد کان عود از سوز دور ✤ باد کے حملہ برد بر اصل نور ✤ اے ز تو مر آسمان ہا را صفا ✤ اے جفائے تو نکو تر از وفا ✤ زانکہ از عاقل جفائے گر رود ✤ از وفائے جاہلان بہتر بود ✤ عاقل آرد معرفت را در میان ✤ جاہل آرد معرفت را بر زبان ✤ گفت پیغمبر عداوت از خرد ✤ بہتر از مہر کہ از جاہل رسد ✤ دوستی با مردم دانا نکوست ✤ دشمن دانا بہ از نادان دوست ✤ المعنی غر بالضم نادان و احمق دکارنا آزمودہ زجیر مرض پیچش و مجازاً ناخوش ایا کلمۂ استفہام وندا و افسوس میان وسط کسی چیز کا بتائید صدر فرماتے ہین اگر عیسی سے جو روح یا عقل ہی کچھ رنجور دل ہوا ہی تب بھی اُسکو مت چھوڑ کہ اُسی سے پھر صحت بھی ہوگی اب بنظر اخلاص و عقیدت اور ذکر حضرت عیسی کے ضمناً اُنکی طرف استفہام ہی کہ اے مسیح خوش نفس تم نے جو رنج اُٹھا کے گنج پایا تمھارا اِس رنج مین کیا حال ہی کسواسطے کہ جہان مین گنج بیرنج نہین ہی اور اے عیسی دیدار یہود سے جو تمھارے دشمن ہین تمھارا کیا حال ہی اور اے یوسف اخوان کی حسد سے تمھاری کیا کیفیت ہی تم تو رات دن اِس قوم احمق کی مدد غمر کی فرماتے ہو جیسے رات دن مددگار عمر کے ہین اور یہ تمھارے حاسد و دشمن اب اشعار آیندہ بلحاظ ذکر حضرت عیسی کے آنحضرت کی شان مین معلوم ہوتے ہین کہ اے فلان تمھارا ان صفرائیان بے ہنر مین کیا حال ہی صفرا سے سوا دردسر کے اور کیا حاصل ہی صفرائی مراد یہود و نصاری

سے کہ زرد رنگ ہوتے ہین لیکن تم خورشید ہو تم وہی کام کرو جو خورشید کرتا ہی کہ نفاق و حیلے اور زردی و زرق سب پر برابر چمکتا ہی اور نفاق وغیرہ سب سے فاعل انکے مراد ہین موافق زید عدلؑ کے بنظر مزید مبالغہ تم تو شہد ہو ہم سرکہ ہین باعتبار تیزی و ترشی کے اور دنیا و دین دونون مین سرکہ اب اس سرکہ مین شہد اپنا ملاکے سرکنگبین کردو جو منفرا کو دفع کرے ہم تو ایک قوم ناخوش ہین ہمنے سرکہ بڑھایا یعنے تمھاری ناخوشی کی باتین کین تم بمقتضاے کرم شہد کو ہمسے الگ مت کرو اور شہد بڑھاؤ یہ ہمارے لائق تھا جو ہم سے ہوا کہ ہمنے آپ اپنی آنکھون مین ریت جھونکا کہ ریت آنکھ مین جھونکنے سے سوا اندھے پن کے اور کیا ہوتا ہی اب بتاؤ کہ تم سے ریت لائق ہی یا کحل عزیز جس سے ہر ناچیز تم سے چیز پائے تم تو ایسے ہو کہ ان ناچیز ظالمون نے اپنی آگ سے تمھارا دل کباب کیا اور تمنے اُنکے حق مین اہد قومی کہا چنانچہ جب دندان مبارک آپکے شہید ہوے آپ نے اُسوقت مین فرمایا اللھم اہد قومی فانھم لایعلمون ای بارخدایا میری قوم کو ہدایت کر بیشک وہ مجکو نہین جانتے تم یہی کہتے تھے تم تو ایک عود ہو اگر انھون نے تمکو آگ پر رکھا تو تمھارا کیا نقصان ہوا اور سارا جہان عطر و ریحان سے بھر گیا جو دین اسلام ہی اور تم وہ عود بھی نہین کہ آگ سے کم ہو نہ ایسی روح کہ اسیر غم کی ہو عود تو جلتا ہی مگر کان عود کی سوز سے دور ہی بھلا ہوا اصل نور پر کب حملہ کرسکتی ہی کہ مثل چراغ کے بجھادے جو اجزاے ارضی سے مرکب ہی ای ممدوح تم وہ ہو کہ جسے آسمانون نے ایسی صفا پائی جنمین سے آٹھون آسمان کے ستارے باوصف بُعد ابعد کے نظر آتے ہین اور ای تم وہ ہو کہ اردن کی دنا تمھاری جفا کے برابر نہین اس سبب سے کہ جاہل کی دنا سے عاقل کی جفا بہت بہتر ہی عاقل معرفت کو اپنے دلمین جگہ دیتا ہی اور جاہل معرفت کو زبان پر لاکر فاش کرتا ہی جسکا چھپانا واجب لازم ہی اسی واسطے فرمایا ہی کہ خرد یعنے خردمند جو عداوت کرے وہ اُس محبت سے بہتر ہی جو جاہل کیطرف سے ہو لہذا دوستی مردم دانا کی اچھی کسواسطے کہ دانا دشمن نادان دوست سے اچھا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین تو این قوم عمر کی جگہ دونون مصرعون مین عمر لکھا ہی کہ قافیہ نہین ہوتا اور نفاق کو نفاق چہ افزاید کو چہ فزاید اور اہد قومی کو اند قومی لکھا ہی

مارنا امیر کا ایک سوتے کو جسکے منہ مین سانپ گھس گیا تھا

قولہ عاشقے بر اسپ می آمد سوار ✣ در دہانِ خفتہ میرفت مار ✣ آنسوار آنزا بدید ومی شتافت ✣ تا رہاند خفتہ را فرصت نیافت ✣ چونکہ از عقلش فراوان بُد مدد ✣ چند دیو سے قوی بر خفتہ زد ✣ خفتہ از خواب گران چون بر جہید ✣ یک سوارے ترک با دبوس دید ✣ ہیچا با ترک و بوس گران ✣ چونکہ افزون کوفت او شد زو دران ✣ خفتہ زان زخم گران برجست زود ✣ گشت حیران گفت آیا اینچہ بود ✣ بُرد او از خم آن دبوس سخت ✣ نوگریزان تا بزیر یکدرخت ✣ سیب بوسیدہ بسے بدریختہ ✣ گفت ازین خوراے بدرا آمیختہ ✣ سیب چندان مردرا در خورد داد ✣ کز دہانش باز بیرون سے فتاد ✣ بانگ میزد کاے امیر آخر چرا ✣ قصد من کردی تو نادیدہ جفا ✣ گر ترا از اصلست با من این ستیز ✣

بیغمزن یکبارگی خونم بریز ✤ شوم ساعت کہ شادم برتو بیدید ✤ ای خنک آنرا کہ روے تو ندید ✤ بے خیانت بے گنہ بے جرم و کم ✤ ملحدان جائز ندانند این ستم ✤ بیچکد خون از دہانم یا سخن ✤ ایخدا آخر مکافاتش تو کن ✤ ہزر زمان میگفت و نفرین مے نمود ✤ دوش میرد کاندرین صحرا بدید ✤ زخم و بوس و سواری ہمچو باد ✤ میدوید و باز در رومی فتاد ✤ ممتلی و خوابناک و سست بود ✤ بر سر و پایش ہزاران زخم شد ✤ تا شبانگہ میکشید و می کشاد ✤ تا ز صفرا قے شدن در وے فتاد ✤ زود برآمد خوردہا زشت و نکو ✤ مار با آنخوردہ بیرون جست ازو ✤ چون بدید از خود برون آن مار را ✤ سجدہ آورد آن نکو کردار را ✤ سہم آن مار سیاہ زشت زفت ✤ چون بدید آن دردہا از وے برفت ✤ گفت تو خود جبرئیل رحمتی ✤ یا خداوند و ولی نعمتی ✤ ای مبارک ساعتے کہ دیدیم ✤ مردہ بودم جان تو بخشیدیم ✤ ایخنک آنرا کہ بیند روے تو ✤ یا در افتد ناگہان در کوے تو ✤ تو مر اجویان مثال مادران ✤ من گریزان از تو مانند خران ✤ خر گریزد از خداوند از خری ✤ صاحبش در پی ز نیکو اختری ✤ از پے سود و زیان میجویدش ✤ لیک تا گرگے ندرد یا دوش ✤ المعنی دوس بفتح دو واو مجہول گرانہی مغرب سکادوس بتشدید یا آیا بالمد یعنی واللہ اعلم نفرین بالکسر بد دعا شد بفتح سخت دیدیم بخشیدیم مین ضمیر منفصل ہی ای دیدے مراد بخشیدے مراد و زندہ یہ حکایت اسی بات پر لکھی ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا فرماتے ہین ایک عاقل گھوڑے پر سوار آتا تھا اور ایک سونے کے منھ مین سانپ گھسا جاتا تھا سوار نے اسکو دیکھا اور دوڑا تا سانپ سے اسکو بچائے مگر فرصت نہ پائی وہ اسکے منھ مین گھس گیا جو کہ یہ سوار بڑا عقلمند تھا چند گز زور سے اس سونے کے مارے خفتہ جو خواب گران سے چونکا تو ایک سوار ترک مع گرز کے دیکھا جب ترک نے گرز بے محابا بہت سے مارے یہ اسکے مارنے سے چل نکلا اور گز گران سے جو بعد بیداری کے مارے جلدی جلدی اچھلتا تھا اور حیران تھا کہ واللہ اعلم یہ کیا بھید تھا بس وہ زخم سخت گزر کے اس سوار سے بھگاتے ہوے ایک درخت کے تلے اسکو جہان گلے سڑے سیب بہت پڑے ہوے تھے لیگئے کہا ای بد ذائقہ یہ سیب کھا اور اتنے سیب اسکو کھلائے کہ اسکے منھ سے اگلنے لگے وہ چلایا کہ ای امیر مجھ سے تونے کوئی ظلم دیکھا نہین پھر میرے مار ڈالنے کا قصد کیون کیا اگر تیری سرشت ہی مین یہ خصومت مجھ سے ہی تو ایک دفعہ مین مجکو تلوار سے مار دے کیسی نحس ساعت تھی جو مین تیرے سامنے پڑ گیا اور کیسا اچھا وہ شخص ہی جسنے تیری صورت نہ دیکھی کوئی میری خیانت نہین نہ کوئی گناہ نہ کوئی بیشی کمی پھر کیون مارتا ہی ایسا ستم تو ملحد بھی نہین جائز رکھتے مین نہین جانتا کہ میرے منھ سے یہ باتین نکلتی ہین یا خون ٹپکتا ہی ایخدا ہر چند تو رحیم حلیم ہی مگر اسکا بدلا تو ضرور کر ایسے ہی ہر دم ایک نئی بد دعا وہ کرتا تھا اور سوار اسکو مارتا تھا کہ اس میدان مین دوڑا اسکے تو زخم گزر کے اور سوار مثل ہوا کے یہ اسکے ساتھ دوڑتا تھا اور منھ کے بل گر گر پڑتا تھا پیٹ اسکا پھرا ہوا اور نیند مین بھرا اور سست بر احوال سر و پا مین ہزارون زخم شدید شام تک اسی کشش و کشاد مین رہا یہانتک کہ بسبب جوشش صفرا کے ایسا قے مین مبتلا ہوا کہ جو کچھ برا بھلا کھایا تھا سب نکلگیا اور اسکے ساتھ وہ

سانپ بھی نکل پڑا جب اُسنے اُس سانپ کو اپنے آپ سے نکلا دیکھا پھر تو اُس سوار کو کردار کو سجدے کرنے لگا
اور اُس سانپ سیاہ قوی کو دیکھ کے ایسی ہیبت اُسکو ہوئی جس سے کہ وہ درد و دکھ سب بھول گیا اور سوار سے کہا
شاید تو جبرئیل رحمت کا ہی یا میرا مالک اور ولی نعمت ہی کیسی اچھی مبارک وہ گھڑی تھی کہ تونے مجکو دیکھ لیا اور مجھ
مردہ کو از سر نو جان بخشی کیسا خوش و خنک وہ شخص ہی کہ تجھ سے آدمی کی صورت دیکھے یا نا گہان تیری گلی مین جا پڑے
تو مجکو ایسا ڈھونڈھتا تھا جیسے مان اپنے بچے کو ڈھونڈھتی ہی اور مین گدھون کیطرح تجھ سے بھاگتا تھا گدھا
گدھے پن سے مالک سے بھاگتا ہی اور مالک اُسکے پیچھے ہوتا ہی اپنی نیک بختی سے گو اپنے سود و زیان کو اسطے
ڈھونڈھتا ہی لیکن اُسکے ضمن مین یہ بھی تو ہی کہ ایسا نہ ہو بھیڑیا یا کوئی درندہ اُسکو پھاڑ ڈالے **الخلاف شرح**
بحر العلوم مین یا سخن کو با سخن میکشد کو میکشد در وے فتاد کو روے فتاد اور رفت کو پھر رفت **قولہ** ای روان
پاک بستودہ ترا ✤ چند گفتم زار بیہودہ ترا ✤ ای خداوند شہنشاہ و امیر ✤ من نہ گفتم جہل من گفت آن گمیر ✤ شمہ زین
حال اگر دانستمی ✤ گفتن بیہودہ کے تا نستمے ✤ بس ثنایت گفتمے ای خوش خصال ✤ گر مرا یک رمز میگفتی زحال ✤
یک خامش کودہ می آشوفتی ✤ خامشانہ بر سرم میکوفتی ✤ شد سرم کالبوہ عقل از سر بجست ✤ خاصہ این سر را کہ
مفرش کہ ست ✤ عفو کن ای خوبرو ے خوب کار ✤ آنچہ گفتم از جنون اندر گزار ✤ گفت اگر من گفتمے رمزے ازان
زہرہ تو آب گشتی در زمان ✤ گر ترا من گفتمے اوصاف مار ✤ ترس از جانت برآوردے دمار ✤ مصطفے فرمود اگر گویم
برا ست ✤ شرح آن دشمن کہ در جان شماست ✤ زہرہا ے پر دلان بر ہم درد ✤ نے رود رہ نے تمکاری خورد ✤
نے دلش را تاب ماند در نیاز ✤ نے نفش را قوت صوم و نماز ✤ ہیچ موشے پیش گربہ لا شود ✤ ہیچ بچہ پیش گرگ
از جا رود ✤ اندرونے حیلہ ماند نے روش ✤ بس کنم ناگفتہ تا ن من برش ✤ ہیچو بو بکر ربانی تن زنم ✤
دست چون داؤد در آہن زنم ✤ تا محال از دست من حالے شود ✤ مرغ پر برکندہ را بالی شود ✤ چون ید اللہ
فوق ایدیہم بود ✤ دست ما را دست خود فرمود احد ✤ پس مرا دست دراز آمد یقین ✤ بر گذشتہ ز آسمان ہفتمین ✤
دست من نبود بر گردون سنہ ✤ مقربا بر خوان کہ انشق القمر ✤ این صفت ہم بہر ضعف عقلہاست ✤ با ضعیفان
شرح قدرت کے رواست ✤ خود بدانی چون برآری سر ز خواب ✤ ختم شد واللہ اعلم بالصواب ✤ گر ترا من
گفتمے این ماجرا ✤ آنگہ از تو جان تو گشتی جدا ✤ مر ترا نے قوت خوردن بدے ✤ نے رہ و برد اے نے کردن
بدے ✤ می شنیدم نحس و خر میراندم ✤ رب لیسر زیر لب میخواندم ✤ از سبب گفتن مراد ستور نیست ✤ ترک تو
کردن مرا مقصود نیست ✤ ہر زمان میگفت از درد درون ✤ اہد قومے انہم لا یعلمون ✤ ہیچ ہا میکرد آن رستہ
رنج ✤ کاے سعادت دے مرا اقبال و گنج ✤ از خدا یابی جزاہاے شریف ✤ قوت شکرت ندارم ای حریف ✤
شکر حق گوید ترا ای پیشوا ✤ آن لب و چانہ ندارم دان نوا ✤ دشمنی عاقلان زینسان بود ✤ زہر ایشان اتہاج

جان بود ٭ دوستی اہلمان رنج وضلال ٭ این حکایت بشنو از بہر مثال ٭ المعنی چانہ ہندی نیچے کا جڑہ بھی اسی
خفقہ کا قول ہی کہ ای تو وہ شخص ہی کہ تیری پاکون کی جان نے تعریف کی ہی مین نے تجکو کیسا تو اثر و بیہودہ کہا ایخداوند
اور ای شہنشاہ اور ای امیر مین نے کچھ نہین کہا جو کچھ کہا میری انجانی نے کہا ہی تو مجکو اس خطا مین مت پکڑ ایک
شمہ اگر اس حال سے مین جانتا تو مجکو ایسے بیہودہ بکنے کی مجال ہی کب ہوتی مین تو تیری بڑی تعریفین کرتا ای
خوشخصال اگر ایک اشارہ بھی اس حال سے تو مجکو کر دیتا لیکن اس سبب سے کہ تو خاموش تھا اور میرے پیچھے
پڑ گیا اور بحالت خاموشی میرا سر کچلتا تھا بس سر میرا دیوانہ ہو گیا اور عقل اسکی جاتی رہی اور خاص یہ میرا سر حسین مغز
بہت تھوڑا ہی آب ای خوبرو خوب کار تو مجکو معاف کر دے مین نے جو کچھ کہا جنون سے کہا اور مجنون مرفوع القلم ہین سو
نے کہا اگر مین ذرا بھی اس سے کہتا تو تیرا زہرہ فوراً پانی ہو جاتا اور جو وصف اس سانپ کا بیان کرتا تو خوف تیری
جان کو ہلاک کر دیتا حضرت مصطفےٰ نے فرمایا ہی کہ اگر ٹھیک ٹھیک شرح اس دشمن کی جو تمھاری جانون مین گھسا ہوا
ہی ہم بیان کرین تو زہرے پردون کے پھٹ جائین چلنے پھرنے سے رہجائین نہ کسی کام کے رہین ایسے اس غم مین
پڑ جائین نہ اسکے دل کو طاقت عجزوزاری کی رہے نہ اسکے تن کو قوت صوم وصلوٰۃ کی ایسا ہو جاے جیسے چوہا بلی کے
سامنے نیست دہاڑ یا بلری کا بچہ بھیڑیے کے آگے بچو اور بچو اس پھرنہ اس شخص مین کوئی حیلہ رہے نہ طرز ورزش اللہ
مین اس بیان سے بس کرون ناگفتہ چھوڑون ظاہر ہی اسپر جو تھوڑی چکید گی سے بہت کو جانتا ہی مین ابوبکر ربابی
کیطرح خاموش ہو جاؤن کہ سات برس یہ خاموش رہے تھے اور داؤد کیطرح آہن مین اپنا ہاتھ ڈالون اور اس آہن کو
موم کرون تا یہ محال جو اس نفس دشمن کا مارنا ہی ایک حال ہو جائے سب کیواسطے اور جو رفع کہ بال دپر کندہ ہین یعنے اس
کام مین عاجز انکے بال دپر ہو جائین جو کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ید اللہ فوق ایدیہم اللہ کا ہاتھ ہی انکے ہاتھون پر اور
وہ ہاتھ میرا ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کہا ہی جیساکہ کہا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم
بیشک جن لوگون نے تجھ سے بیعت کی نہین بیعت کی انھون نے مگر اللہ سے اور اللہ کا ہاتھ ہی انکے ہاتھون پر پس
میرا ہاتھ یقیناً بہت بلند ہی کہ ساتوین آسمان سے نکلکیا تیرے ہاتھ کے ہنر جو آسمان پر ہوے ای قرآن پڑھانیوالے
ذرا انشق القمر کو تو پڑھ کیسا چاند کو شق کیا یہ صفت جو شق القمر کی بیان کی گئی ضعف عقلون کے واسطے ہی ورنہ جو
قدرت کہ میرے ہاتھ مین ہی اسکی شرح ضعیفون سے کب روا ہی تو آپ جان لیگا جب سر خواب سے اٹھا یگا یعنے
بروز بعث زندہ ہو گا پس ذکر آنحضرت کا ختم ہوا اور اللہ شر اجانے والا ہی ساتھ نیکی کے اب پھر وہ سوار اس خفقہ سے
کہتا ہی کہ ایسے ہی اگر تجھ سے مین ماجرا اسکا کہتا اسی وقت تیری جان تجھ سے جدا ہو جاتی نہ تجکو قوت سبب طلبانے
کی ہوتی نہ کوئی راہ اور پرواتے کرنے کی ہوتی مین تیرا فحش سنتا تھا اور اپنے گدھے کو ہانکے جاتا تھا اور رتبہ بسر
آہستہ آہستہ پڑھتا تھا سبب کا بیان کرنا میرا دستور نہین ہی اور تجکو اس حال مین چھوڑنے کا بھی مقدور نہین

دیکھ رسول مقبول کو کہ با وصف اُس ایثار رسانی کے کیسے درد دردن سے فرماتے تھے اہدقومی انہم لایعلمون اور اُنکے نفع کی بات نہین چھوڑتے تھے مین بھی تجکو نہین چھوڑ سکتا تھا بس وہ رنج سے خلاص یافتہ سجدے کرتا تھا کہ ای میرے سعادت اور ای میرے اقبال و گنج خدا تعالی سے تو اسکے بڑے بڑے بانے پائے مین ایسی قوت نہین رکھتا ای میرے دوست کہ تیرا شکر کرسکون تیرے حق کا شکر کرسکین وہ میرے لب و جانہی نہین یعنے لب و دہان جسکی ہندی ہی کلہ جبڑہ ای میرے پیشوا نہ میری یہ صورت دنوا آپ مقولہ مولانا رح کا ہی دیکھو دشمنی عاقلون کی ایسی ہوتی ہی انکا ہر بھی ابتہاج جان ہوتا ہی اور دوستی احمقون کی رنج و گمراہی اب مین ایک حکایت تمثیلاً کہون اُسکو سُن

حکایت اُس احمق کی جو ملق ریچھ پر فریفتہ تھا

قولہ اثر دہای خرس را در میکشید ✤ شیر مردے رفت و فریادش رسید ✤ شیر مردانند در عالم مدد ✤ آنزمان کافغان مظلومان رسد ✤ بانگ مظلومان زہر جا بشنوند ✤ آنطرف چون رحمت حق میدوند ✤ آن ستونہای خللہای جہان ✤ آن طبیبان مرضہای نہان ✤ محض مہر و داوری و رحمتند ✤ ہمچو حق بیعلت و بے رشوتند ✤ اینچہ یاری میکنی بیگمان کوشش گوید از بحر غم و بیچارگیش ✤ مہربانی شد شکار شیر مرد ✤ در جہان دارد نجوید بے غیر درد ✤ ہر کجا دردے دوا آنجا رود ✤ ہر کجا فقرے نوا آنجا رود ✤ آب کم جو تشنگی آور بدست ✤ تا بجوشد آبت از بالا و پست ✤ تا سقا ہم رہم آید خطاب تشنہ باش ای ابدا علم بالصواب ✤ آب رحمت بایدت رو پست شو ✤ وانگہان خور خمر رحمت مست شو ✤ رحمت اندر رحمت آید تا بسر ✤ بر یکے رحمت فرو مای بسر ✤ چرخ را دان زیر پا آرای شجاع ✤ بشنو از فوق فلک بانگ سماع ✤ پنبہ و سواس بیرون کن ز گوش ✤ تا بگوشت آید آن بانگ خموش ✤ پاک کن دو چشم را از موے عیب ✤ تا بہ بینی باغ و سرو بستان غیب ✤ دفع کن از مغز و از بینی زکام ✤ تا کہ ریح اللہ آید در مشام ✤ میچ مگذار از تب صفرا اثر ✤ تا بیابی از جہان طعم شکر ✤ داروے مردی کن و غمین مشو ✤ تا برون آیند صد گون خوبرو ✤ کندہ تن را زپاے جان بکن ✤ تا کند جولان بپاے این چمن ✤ غل بجل از دست و گردن دور کن ✤ بخت نو در یاب از چرخ کہن ✤ ور نہ می تابی بہ کعبہ لطف پر ✤ عرضہ کن بیچارگی بر چارہ گر ✤ زاری و گریہ قوی سرمایہ ایست ✤ رحمت کلی قوی تر دایہ ایست ✤ المعنی ریح بالکسر مطلق بو دایہ معروف شیر دہندہ ایک اثر دہا ریچھ کو نگلے جاتا تھا ایک شیر مرد گیا اور اُسکی فریاد کو پہونچا آیندہ مقولات مولانا رح کے ہین کہ اس عالم مین شیر مرد ایسے ہین کہ عالم کی مدد مین جسوقت کہ فریاد مظلومون کی اُن تک پہونچتی ہی اور جسطرف سے بانگ مظلومون کی سنتے ہین اُسی طرف رحمت حق کیطرح دوڑ جاتے ہین یہ لوگ ستون خللون جہان کے ہین جنکو اوتاد کہتے ہین اور یہ لوگ پوشیدہ مرضون کے طبیب ہین ایسے مزاج جہان کا متقضی ہی اور محض مہربانی و رحمت حق کی اور مثل حق کے بیعلت و بے رشوت ہین نہ ایسی یاری کہ جب کوئی اپنے بحر غم و بیچارگی

سے بیان کرے تو ایک دفعہ اُسکی مدد کردے یہ کیا مدد ہی جو شیر مرد ہین اُنکا شکار مہربانی ہی وہ خود خوب جانتے ہین کہ جہان مین سوا درد کے اور کوئی طالب دوا کا نہین ہوتا بس جہان درد ہوتا ہی دوا وہین جاتی ہی اور جہان محتاجی ہی وہین نوا جاتی ہی غرض یہ لوگ ہر شخص کے واسطے دوا و نوا ہین آپ فرماتے ہین کہ پانی کا طالب مت ہو تشنگی کا طالب ہو یعنے سیرابی مت ڈھونڈھو شوق و اشتیاق کی طلب پیدا کر تو تیرے لیے پانی آسمان و زمین دونون سے جوش کرے اور متفاہم رہم شراباً طہوراً کا تجکو پہونچے پلائی اُنکو اُنکے رب نے شراب پاکیزہ بس توشنہ بن کہ اِس شراب سے سیراب ہو اور اس بات کو اللہ بہت اچھی طرح جانتا ہی اگر تجکو آب رحمت کی خواہش ہی تو جا بست ہو جو مراد عجز و زاری سے ہی پھر شراب رحمت کی پی اور مست ہو اُسوقت مین رحمت در رحمت تجھپر ایسی نازل ہوگی کہ تیرے سر تک آ جائیگی اور تو اُسمین ڈوب جائیگا اُسوقت اہی پسر تو ایک رحمت پر راضی مت ہونا یہ ناز بھی تیرا رحمت اُٹھائیگی تو اپنی علو ہمت سے آسمان کو اپنے پانون تلے لا اہی شجاع پھر دیکھ فوق فلک اہی عالم بالا سے کیسی سماع تیرے سننے مین آتی ہین تیرے کانون مین روئی دو اس کی بھری ہی اُسکو نکال ڈال تب تیرے کان مین آواز اُس خردش کی پہونچے تو اپنی آنکھونکو موے عیب یعنے پر ہال سے صاف کر تو باغ و سرستان غیب کو دیکھے تو اپنی ناک مغز سے زکام کو دور کرتا یا اللہ کی تیرے دماغ مین پہونچے صفرا کی جو تپ ہی کہ وہ خشم و غضب ہی اُسکا اثر آپ مین مت چھوڑ تو جہان سے مزہ شکر کا پائے یعنی سارا جہان تیرے حق مین شیرین کار ہو جائے تو اپنی مردی کا علاج کر نامردمت بن اسواسطے کہ نامرد مطیع شہوت نفسانی کے ہین مردوہ ہین جو اسکو اپنا مطیع کرتے ہین پھر دیکھ کیسے سیکڑون طرح کے خوبرو اُس سے ظاہر ہوتے ہین کہ مراد راز و اسرار غیب سے ہی تیری جان کے پانون کا کندہ یہ تن ہی کہ چلنے نہین دیتا تو اِس کندہ کو پانون سے جان کے نکال تو اِس چمن تک جولان کرے اور طوق بخل کا جو تیرے دست و گردن مین پڑا ہی دور کر تا خرچ کہن سے حصہ نیا پائے کیونکہ بدلا سخا کا ہر دم تازہ ہی اور جو تو اپنے پردن سے کعبۂ لطف تک نہین اُڑ سکتا تو اپنی بیچارگی چارہ کر کے سامنے عرض کر زاری اور گریہ کر کہ یہ بڑا سرمایہ ہی اِس سے پوری پوری رحمت نازل ہوتی ہی جو بہترین پرورش کنندہ ہی الخلاف شرح بحر العلوم دونون مصرعون مین شجاع لکھا ہی جو مخل قافیہ ہی عنین مشو کو عنین میو قولہ دایہ و مادر بہانہ جو بود تا کہ کے آن طفل گریان میشود طفل حاجات شمار آفریدہ تا بنالید و شود شیرش مزید گفت ادعوا اللہ نیازی مباش تا بجوشد شیر ہاے مہر باش ہای ہوے بادشیر افشان ابر درغم ماند یک ساعت تو صبر فی السماء رزقکم بشنیدہ اندرین پستی چہ بر چفیدہ ترس و نومیدیت وآن آواز غول میکشد گوش تو تا قعر سفول ہر ندائے کہ ترا بالا کشید آن ندارا دان کہ از بالا رسید ہر ندائے کہ ترا حرص آورد بانگ گرگے دان کہ ادہم درد این بلندی نیست از روے مکان این بلندیہا ست سوے عقل و جان ہر سبب بالاتر آید از اثر سنگ آہن فائق آمد بر شرر آن فلانے فوق آن سرکش نشست گرچہ در صورت بہ پہلویش نشست نوتے آنجاست از روے شرف جاے دور

از صدر باشد مستخف ✦ سنگ و آہن زینجہت کہ سابقند ✦ در عمل ہنگام فوقے لائقند ✦ وان شرر از روے مقصودے خویش ✦ زاہن و سنگ ست زین رو بیش بیش ✦ سنگ و آہن دل و پایان شرر ✦ لیک این ہر دو تنند و جان شرر ✦ کان شرر کاندر زمان واپس ترست ✦ در صفت از سنگ و آہن برترست ✦ در زمان شاخ از ثمر سابق ترست ✦ در ہنر از شاخ او فائق ترست ✦ چونکہ مقصود از شجر آمد ثمر ✦ پس ثمر اول بود آخر شجر ✦ سوے خرمن آرد ہا کردیم باز ✦ زانکہ طولے دارد اضمار و مجاز ✦ المعنی چفسیدن چسپیدن سفول لکثیفتین پستی اور نیچے گھسنا مستخف ہلکا خفیف وسبک کردہ شدہ مجاز راہ وجاے گذاشتن وضد حقیقت اضمار جمع ضمیر بمعنی بھید بہ تطبیق صدر فرماتے ہین کہ دایہ اور مادر اگرچہ دونون نہایت مہربان ہین لیکن بہانہ جو ہین بہانہ یہ کہ جب بچہ روئے تو اُسکو دودھ دین اور لین بس تمھاری یہ جو حاجتین ہین یہ بھی اطفال ہین اُسکے پیدا کیے ہوے تو اُنکے لیے نالہ وزاری کرنا انکا شیر فرید ہونا خود اُسنے کہا ہی اوعوا ربکم تضرعا وخیفۃ یاد کرو اپنے پروردگار کو زاری وخوف سے بس تو بے زاری کے مت رہو تو اُسکی محبتون کے شیر جوش کرین خیالی تو کر ہوا ایسی ہاے ہو بچاکے ابر سے شیر افشانی کرتی ہی اور یہ ہوا اور ابر سب ہمارے ہی غم مین ہین تو ذرا دیر تو صبر کرے صبر مت ہو جا اور یہ بھی تو نے سُنا ہی جو فرمایا وفی السماء رزقکم وما توعدون اور آسمان مین رزق تمھارا موجود ہی جسکا تمسے وعدہ کیا گیا ہی پھر اُس پستی پر کیون چپکا ہوا ہی اپنی خوف و نا امیدی کو آواز غول کی سمجھ جو بہکاتا ہی اور تجکو کان پکڑے تھر پستی کو لیے جاتا ہی جو ندا کہ تجکو علو کیطرف سے کھینچے اُسکو جان لے کہ عالم بالا سے ہی آدر جو ندا کہ تجھ مین حرص پیدا کرے وہ آواز بھیڑیہ مردم دد کی ہی اور جو ہمنے بلندی کہا ہی یہ بلندی از روے مکان کے نہین ہی یہ بلندیان طرف عقل و جان کے ہین چنانچہ تمہید فرمایا کہ ہر سبب اپنے اثر سے جو مسبب ہی بالاتر ہوتا ہی جیسے سنگ و آہن کہ سبب ہین شرر پر جو مسبب ہی فائق ہین اور یہ فوق ایسا ہی جیسے کہین کہ فلان خاکسار فلان سرکش سے فوق بیٹھا اگرچہ وہ بظاہر اُسکے پہلو مین بیٹھا ہی و حقیقت اوپر اُسکے نہین بیٹھا ہی مگر مجازاً فوق نشست کہنیکی وجہ اُسکی یہ کہ فوقی اُس جگہ کی ہی کہ اُس جگہ کو سبب اُس صدر نشین کے جو اُسپر بیٹھتا ہی شرف ہی اُن جگہون پر جو اِس صدر سے دور ہین کہ وہ جگہین مستخف اور کم رتبہ ہین بس سنگ و آہن اِس سبب سے کہ وہ سابق ہین اپنے عمل مین ہنگام فوقی کے فوقی کے لائق ہین اور جو سنگ و آہن سے مقصود شرر ہی اِس سبب سے مقصود دین ہین اپنے وہ سنگ و آہن سے بیش از بیش ہی اگرچہ سنگ و آہن اول ہین اور شرر آخر ہین لیکن سنگ و آہن ایسے ہین جیسے تن اور شرر جیسے جان گو شرر اپنے زمانہ مین سنگ و آہن سے موخر ہی لیکن صفت مین دونون سے بہتر ہی آیسے ہی شاخ شجر کی اپنے زمانہ مین ثمر سے سابق ہی مگر ہنر مین شاخ سے وہ فائق تر ہی پھر جبکہ مقصود شجر سے ثمر ہی بس ثمر اول ہی آخر شجر مطلب یہ کہ مسبب کو دیکھنا چاہیے گو سبب زمانہ مین مقدم ہو آپ فرماتے ہین خرمن اور آردہا کیطرف پھر ہم لوٹے اِس سبب سے کہ یہ اضمار مجاز تو بہت طول طویل ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین فائق آمد بر شجر لکھا ہی میری دانست مین شجر کی جگہ شرر ہی ورنہ معنی مربوط کرنا دشوار

چاہیے غور کرکے دیکھ لین قولہ خرس چون فریاد کرد از اژدہا ✤ شیر مردے داد از چنگش رہا ✤ حیلت و مردی ہم داوند
پشت ✤ اژدہا را او بدین قوت بکشت ✤ اژدہا را او بدین حیلت بہ بست ✤ تا کہ آنخرس از ہلاک تن برست ✤ اژدہا را ہست
قوت حیلہ نیست ✤ لیک فوق حیلۂ تو حیلتی ست ✤ ماکران بسیار لیکن باز بین ✤ در نبی واللہ خیر الماکرین ✤ حیلۂ خود را
چو دیدی باز رو ✤ کز کجا آمد سوے آغاز رو ✤ ہر چہ در پستی ست آمد از علا ✤ چشم را سوے بلندی نہ بلا ✤ روشنی بخشد نظر
اندر علا ✤ گرچہ اول خیرگی آرد بلا ✤ چشم را در روشنائی خوے کن ✤ گر نہ خفاشی نظر آن سوے کن ✤ عاقبت بینی نشان
نور تست ✤ شہوت حالی حقیقت کور تست ✤ عاقبت بینی کہ صد بازی بدید ✤ مثل آن نبود کہ یکبازی شنید ✤ زان یکے
بازی چنان مغرور شد ✤ کز تکبر زاوستادان در شد ✤ سامری وار آن ہنر در خود چو دید ✤ از موسی از تکبر سر کشید ✤ از موسی
آن ہنر آموختہ ✤ وز معلم چشم را بر دوختہ ✤ لاجرم موسی دگر بازی نمود ✤ تا کہ آن بازی او جانش ربود ✤ ای بسا دانش
کہ اندر سر دود ✤ تا شود سر در بدان خود سر رود ✤ سر نخواہی کہ رود تو پاے باش ✤ در پناہ قطب صاحب رای باش
گرچہ شاہی خویش فوق او مبین ✤ گرچہ شہدے جزبیات او مچین ✤ فکر تو کفش ست و فکر او ست جان ✤ نقد تو
قلب ست و نقد او ست کان ✤ او تو ئی خود را بجو در روے او ✤ گوے کو کو فاختہ سان سوے او ✤ در نخواہی
خدمت اہل صفا ✤ ہیچ خر سے در دہان اژدہا ✤ بوکہ استادی رہاند مر ترا ✤ ور خطر بیرون کشاند مر ترا ✤ زاریے مسکین
چو زورت نیست بین ✤ چونکہ کورے سر کش از راہ بین ✤ تو کم از خرسی نمی نالی زرد ✤ خرس رست از درد چون فریاد
کرد ✤ ایخدا این سنگ دل را موم کن ✤ نالہ اش را تو خوش و مرحوم کن ✤ المعنی فرماتے ہین خرس نے جو اژدہے
سے فریاد کی ایک شیر مرد نے اُسکو اُسکے چنگل سے چھڑا دیا حیلت و مردی ایک دوسرے کی مددگار ہوئین تو اُسنے
اژدہے کو اِس قوت سے مارا اور حیلت فریاد خرس کی اژدہا کو اُسنے اِس حیلہ سے مقید کیا تا وہ خرس ہلاک تن
سے بچگیا اژدہے کو قوت تو ہی لیکن حیلہ نہین ہی اور تجھ مین حیلہ ہی لیکن تیرے حیلہ سے فوق اور ایک حیلہ ہی بڑے
بڑے مکار دنیا مین ہین مگر غور کر کہ قرآن مین آیا ہی ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین اور مکر کیا اُنھون نے اور
مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہترین مکر والون سے ہی جب تو اپنے حیلے کو دیکھے تو لوٹ اور اُسکے آغاز کو دیکھ کہ یہ حیلہ کہان
سے شروع ہوا اور خوب جان لے جو کچھ پستی مین ہی بلندی یعنے عالم بالا سے آیا ہی بس تو بھی اپنی آنکھ کو خبردار بلندی
پر لگا اگر تو اپنی نظر کو بلندی پر لگائے گا تو وہ چشم کو تیرے نور بخشیگی اگرچہ اول مین حیرانی بلا پیش کریگی تو اپنی آنکھ
کی عادت روشنائی کی ڈال کسواسطے کہ تو خفاش تو نہین ہی پھر کیون نہین روشنی کیطرف نظر کرتا ہی عاقبت بینی
یہی نشان تیرے نور کا ہی جسقدر عاقبت بینی کریگا اُسی قدر نور پائے گا اور خواہشین حالی جیسی کریگا ویسی ہی
کوری دیکھیگا بس جان لے کہ شہوت حالی علامت کوری کی ہی بلکہ حقیقت کوری کی جس عاقبت بین نے کہ
سیکڑون بازیان بچشم خود دیکھی ہین وہ مثل اُسکے کب ہی جس نے فقط ایکبازی کانون سے سُن لی ہی بقول مشہور

شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ اور اُسمین بھی سو اور ایک کا تفاوت سو تو بھی ایک بازی سے ایسا مغرور ہوگیا کہ غرور کے باعث اُستادون سے دور پڑا جیسے سامری نے جو وہ ہنر اپنے بیچ مین دیکھا غرور کے مارے حضرت موسیٰ سے سرکشی اختیار کی موسیٰ ہی سے یہ ہنر اُسنے سیکھا اور پھر اُنھین سے آنکھین بند کرلین سامری ایک شخص تھا سامرہ کا رہنے والا حضرت موسیٰ کی صحبت مین رہتا تھا اور اُنکی صحبت کی برکت سے یہ ایسی چیزین دیکھتا تھا جنکو اور لوگ نہین دیکھتے تھے اُسنے حضرت جبرئیل کو گھوڑے پر سوار دیکھا کہ گیاہ خشک جو زیر سم کے پڑتی ہی سبز ہوجاتی ہی جانا کہ خاک اُنکے قدم کی حیات بخش ہی اُسنے ایک مشت خاک اُنکے قدم کے نیچے سے لے لی اور ایک بچھڑہ سونے کا ڈھال کے اُسکے منھ مین ڈال دی کہ وہ آواز کرنے لگا اُسکی پرستش حضرت موسیٰ کی غیبت مین بنی اسرائیل سے کرائی جب موسیٰ آئے نہایت غصہ ہوے اور بد دعا کی چنانچہ فرمایا کہ اُسکی تو یہ ایک ہی بازی سنی سنائی تھی حضرت موسیٰ نے دوسری بازی ایسی کی کہ جسنے اُسکی جان لی کہ وہ بد دعا بھی بہت ایسی دانشین ہین کہ جب آدمی کے سر مین دوڑتی ہین اس خیال سے کہ وہ سرور بنے اے سردار اور بد دولت اُنکے سر جاتا ہی تو اگر چاہتا ہی کہ میرا سر بچائے سلامت رہے تو پالون بن اے عاجز و خاکسار اور جو قطب صاحب رائے تیرے وقت کا ہی اُسکی پناہ پکڑ اگرچہ تو بادشاہ ہی لیکن اپنی فوقیت اُسپر مت سمجھ اور ہر چند تو شہد ہی مگر اُسکے سوا کسی سے مصری مت بنیے اُسواسطے کہ تیری فکر ناچیز ایسی ہی جیسے کفش یا اور اُسکی فکر مثل جان کے اور تیرا نقد قلب ہی اور اُسکا نقد کان یعنے کھوٹا نے کا آدمی وہ قطب تو ہی تو آپکو اُسکی صورت مین ڈھونڈھ اور فاختہ کیطرح کو کو کہتا ہوا اُسکی طرف جا اور جو تو خدمت اہل صفا کا طالب نہین گا تو ایسا ہی جیسے خرس اژدہے کے منھ مین تھا شاید کوئی اُستاد تجکو اُسکے منھ سے چھڑادے اور اس خطر سے تجکو نکال لے تجکو جب زور نہین ہی تو زاری کر تارہ اور خبردار اگر گوری ہی تو راہ مین سے سرکشی مت کر تو تو خرس سے بھی کم ہی کہ باوصف درد کے نالہ نہین کرتا دیکھ تو فرہادہی کے بدولت خرس درد سے چھوٹا آہ خدا تو اس دل کو جو مثل سنگ کے ہی موم کردے اور اسکے نالہ کو خوش و قابل رحمت کے فرما الخلاف شرح بحر العلوم مین وستادان سے دال الف ہے یعنی

کہتا ایک سائل نابینا کہ مین دو کوریون مین مبتلا ہون مجھ پر رحم کرو

قولہ آن یکے کورے ہمیگفت الامان ✤ من دو کوری دارم از اہل زمان ✤ پس دوبارہ رحمتم آرید ہان ✤ چون دو کوری دارم ای اہل زمان ✤ از تعجب مردمان گفتند یک ✤ این دو کوری را بیان کن نیک نیک ✤ زانکہ یک کوریت می ننمیم ✤ آن دگر کورے کدام آن وانما ✤ گفت زشت آوازم و ناخوش نوا ✤ زشتی آواز کورے شد دوتا ✤ بانگ زشتم مایۂ غم میشود ✤ بہر خلق از بانگ من کم میشود ✤ زشت آوازم بہر جا کہ رود ✤ مایۂ خشم و غم و کین میشود ✤ بر دو کورے رحم را دو تا کنید ✤ این چنین نا گنج را گنجا کنید ✤ کرد نیکو چون بگفت این را ز را ✤ لطف آواز دلش آواز را ✤ زشتی آوازم کم شد از یکی ✤ خلق شد بادے برحمت یکدلے ✤ دانکہ آواز دلش ہم بد بود ✤ آن سہ کوری زشتی سرمد بود ✤ لیک دہا بان کہ بے علت دہند ✤

لوکہ دستے برسر زشتش نہند ✤ چونکہ آواز خوش و مرحوم شد ✤ زود دل سنگین دلان چون موم شد ✤ نالۂ کافر چو زشت و شنیع ✤ زان نمیگردد اجابت را رفیق ✤ خسوا برزشت آواز آمدست ✤ کو ز خون خلق چون سگ بودمست ✤ چونکہ نالہ خرس رحمت کش بود ✤ نالۂ تو نبود این ناخوش بود ✤ وانکہ یا یوسف تو گرگے کردۂ ✤ یا ز خون بیگناہی خوردۂ ✤ توبہ کن فی الحال استغفار کن ✤ در جراحت کہنہ شد رو داغ کن ✤ باز گرد از گرگے ای روباہ پیر ✤ نصرت از حق میطلب نعم النصیر

المعنی ایک اندھا کہتا تھا کہ الامان کسی مین ایک کوری ہوتی ہی مجھ مین ای اہل زمان دو کوریان ہین بس تم رحمت بھی مجھ پر دو دفعہ کرو آور خبردار ہو جاؤ ای اہل زمان کہ مین دو کوریان رکھتا ہون لوگ تعجب کرتے تھے کہ ہمکو تیری دو کوریان معلوم نہین ہوتین لیکن تو ہی انکو خوب اچھی طرح بیان کر اس سبب سے کہ ایک کوری کو تو تیری ہم ظاہر دیکھتے ہین دوسری کو نسی ہے وہ تو بتا کہا مین بدآواز و ناخوش نوا ہون یہ بدآوازی میری ہی دوسری کوری ہی میری بدآوازی لوگون کے خم کو بڑھاتی ہی اور لوگونکی محبت میری آواز سے کم ہو جاتی ہی میری یہ آواز بدجہان کہین جاتی ہر مایۂ خشم و غم اور کینہ کی ہو جاتی ہی یہ دو کوریان ہین ان دونون کو یون پر تم بھی رحم کو دور تا کرو ایسا کہ گنج کو گنجا کر دو یعنے الف کثرت کا لگا دو آپ جو اسنے اس راز کو کہا تو اسکے لطف دلکی آواز نے اسکی آواز کو اچھا کر دیا اس گلہ سے زشتی اسکی کم ہو گئی سب مخلوق رحمت کے ساتھ اسپر ایکدل ہو گئی اب فرماتے ہین وہ شخص جسکے دلکی بھی آواز بد ہو تو تین کوریان جمع ہوئین بس یہ زشتی سردی ہی اسکا زوال محال ہان البتہ وہ اب لوگ جو بے علت و بے سبب دشمنی ہین شاید وہ اسکی سرزشت پر بہت شفقت پھر ائین جبکہ آواز ہی خوش اور مرحوم ہوئی کہ آدمی ہی سنکر رحم کرتے ہین اس سبب سے سنگین دلونکے دل اس سے موم ہو گئے اور نالہ کافر کا جو زشت اور شنیع ہی اس سبب سے اجابت اسکی رفیق نہین ہوتی جیساکہ فرمایا واما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیر وشہیق خالدین فیہا مادامت السموات والارض الا ماشاء ربک لیکن جو لوگ کہ شقی ہین وہ نار مین ہین اور اس نار مین اسکے واسطے زفیر و شہیق ہی اور وہ اسمین رہینگے جبتک کہ زمین و آسمان ہی مگر جو کچھ چاہے پروردگار تیرا زفیر ابتدا آواز گدھے کی اور شہیق انتہا اسکی اس زشت آواز پر انکی خسوا آیا ہی اسواسطے کہ وہ خون خلق سے مثل سگ کے بدمست ہو رہے تھے جیساکہ قرآن مجید مین ہی ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون قال اخسؤا فیہا ولا تکلمون ای رب ہمارے غالب ہوئی ہم پر ہماری شقاوت اور تھے ہم قوم گمراہ تو ہمارا یہ حال ہوا ای رب ہمارے ہمکو اس نار سے نکال تو اللہ تعالی کہیگا جب ہو جاؤ اس آگ مین اور ہم سے کلام مت کرو جبکہ نالہ خرس کا رحمت کش ہی کہ ایک شیر مرد کی رحمت اسکی طرف کھینچے اگر تیرا نالہ ایسا نہو تو محض ناخوش ہی اور وہ جو کچھ تو نے کسی یوسف سے گرگی ای مکاری و حیلہ گری کی ہی یا کسی بیگناہ کا خون کھایا ہی تو اس کھائے پیے کو اگل ڈال اور توبہ کے استغفار سے نکالدے اور جو پرانا زخم ہو گیا ہی تو اسکو آتش ندامت سے داغ کر پرانا زخم داغنے سے اچھا ہوتا ہی جیساکہ کہا آخر الدواء الکی بس بہتر یہی ہی ای روباہ پیر کہ گرگی سے باز آ اور اللہ سے ہر وقت

نصرت کا طالب رہ کہ وہ اچھا مددگار ہی بخلاف شرح بحر العلوم مین زشت آوازی کو ری لکھا ہی میری دانست مین زشتی آواز ہونا چاہیے

تتمۂ حکایت خرس و اُس احمق کا جس نے خرس پر اعتماد کیا تھا

قولہ خرس ہم ازان رہا چون دار ہید ✤ وان کرم کز مرد مردانہ بدید ✤ چون سگ اصحاب کہف آنخرس زار ✤ شد بلارم ازپے آن بردبار ✤ آن مسلمان سر نہاد از خستگی ✤ خرس حارس گشت از بہر بستگی ✤ آن یکی بگذشت گفتش حال چیست ✤ ای برادر مر ترا این خرس کیست ✤ قصہ واگفت وحدیث از دہا ✤ گفت بر خر حسے منہ دل البتہ ✤ دوستی زابلہ تبر از دشمنیست ✤ او بہر حیلہ کہ دانی راند نیست ✤ گفت واللہ از حسودی گفت این ✤ ورنہ خر سے ننگری این مہر بین ✤ گفت مہر ابلہان عشوہ دہ است ✤ این حسودی من از مہرش بہ ست ✤ ہی بیا با من بران این خرس را ✤ خرس را بگزین مہل تو خبس را ✤ گفت رو رو کار خود کن ای حسود ✤ گفت کارم این بدو زر فت نبود ✤ من کم از خر سے نباشم اے شریف ✤ ترک او کن تا منت باشم حریف ✤ بر تو دل بیلرزم از اندیشہ ✤ با چنین خر سے مرو در بیشہ ✤ این دلم ہر گز نہ لرزید از گزاف ✤ نور حق است این نہ دعوی دنہ لاف ✤ مومنم بنظر نور اللہ شدہ ✤ ہان و ہان بگریز ازین آتشکدہ ✤ اینہمہ گفت او بکوشش ورنہ زفت ✤ بدگمانی مرد را سد لیست زفت ✤ دست او بگرفت دست از وی کشید ✤ گفت رفتم چون نہ یار رشید ✤ گفت رو با من تو گنجوارہ مباش ✤ بو الفضولا معرفت کمتر تراش ✤ باز گفتش من عدوے تو نیم ✤ لطف باش اگر بیائی در یم ✤ گفت خوابستم مرا بگذار درد ✤ گفت آخر بار را منقاد شو ✤ تا بچسپی در پناہ مقبلی ✤ در جوار دوستی صاحبدلی ✤ از خیال افتاد مرد از جد او ✤ خشمگین شد زود بگرد اند رو ✤ المعنی فرماتے ہین کہ اُس مرد نے تو خرس کو اژدہا سے چھڑایا اور خرس نے بھی جو وہ کرم مرد مردانہ سے دیکھا تھا جس وہ خرس زار سگ اصحاب کہف کے مثل اُس رنج اُٹھانے کے سبب سے اُسکا ملازم ہو گیا وہ مسلمان تو خستگی و ماندگی کے سبب سے سر رکھ کے لیٹ گیا اور خرس محبت کے سبب سے چوکیدار بنا اُس اثنا مین ایک شخص اُدھر ہو کے نکلا کہا یہ کیا حال ہی او ای بھائی یہ خرس تیرا کون ہی اُسنے اُسکا قصہ اور ذکر اژدہے کا اُسکے سامنے کیا تو اُسنے کہا ای احمق اِس خرس پر دل نہاد مت ہو دوستی احمق کی دشمنی سے بتر ہوتی ہی یہ تو ہر حیلہ کے ساتھ جو میرے خیال مین گذرے قابل بھگا دینے کے ہی کہ درندہ لایعقل ہی مرد نے کہا واللہ تو نے حسد کے سبب سے یہ بات کہی ورنہ خرس کو نہ دیکھتا اُسکی محبت کو دیکھتا کہا مہر احمقون کی دھوکا دینے والی شی ہی اور میری حسودی اِسکی مہر سے بہتر ہی خبردار ہو میرے ساتھ اور خرس کو آپ سے بھگا تو خرس نا جنس کو مت اختیار کر اپنی جنس کو اختیار کر کہ مین اور تو انسان ہین کہا جا جا اپنا کام کر ای حسود کہا میرا کام یہی تھا ٹھیک ٹھیک جو کیا تجھ سے مکر کرنے کا نہ تھا جو مکر کرتا تو ای شریف غور کر کہ مین خرس سے تو کم نہین ہون پس اُسکو ترک کر تو مین تیرا حریف ہون میرا دل اندیشون سے تیرے حال پر کانپتا ہی ایسے خرس

کے ساتھ کسی جنگل مین مت جا اور یہ جان لے کہ میرا دل جو تیرے حال پر کانپتا ہی یہ ہرگز کوئی بیہودگی نہین ہی یہ نور حق ہی اسکو دعوے اور لاف میرا مت سمجھ مین مومن ہون اور مومن کی صفت یہ ہی کہ مومن کا خبردار خبردار اس خرس سے کہ ایک آتشکدہ ہی بھاگ غرض اُس شخص نے یہ سب کچھ کہا لیکن اِس مرد کے کان مین ایک بات بھی نہ گئی سچ ہی بدگمانی بڑی سخت مانع چیز ہی جو اُسکو اُسکی حسودی کی ہوگئی تھی اُس شخص نے اسکا ہاتھ پکڑا اُسنے اُس سے ہاتھ چھوڑا لیا اُسنے کہا لے مین چلا معلوم ہوا کہ تو میرا یار رشید نہین ہی ای ہدایت یافتہ کہا جا تو میرا غمخوار مت بن ای بوالفضول بہت سی معرفت مت چھانٹ پھر اِس سے اُسنے کہا کہ مین تیرا دشمن نہین ہون مین تیرا لطف سمجھونگا جو تو میرے پیچھے چلا آئے کہا مین بدا سا ہون تو جا مجکو چھوڑ دے آخر اُسنے کہا لے مین جاتا ہون مگر تو کسی یار کا مطیع ہو اور کسی مقبل کی پناہ مین سو اور کسی دوست صاحبدل کے ہمسایہ مین اُس مرد نے جو جدا اُسکے معاملہ مین کی تو وہ اُسکے خیال سے گر گیا اور یہ اُسپر غصہ ہوا اور اُس سے منھ پھیر لیا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین گفت رقم کی جگہ گفتم رقم لکھا ہی قولہ لیکن مگر قصد من آمد خویست ✤ یا طمع دار گدائے تو نیست ✤ یا گرد بست ست با یاران بدین ✤ کہ ترسانند مرا زین ہمنشین ✤ یا حسد دارد زمہر یارمن ✤ کانچنین جد میکند در کارمن ✤ خود نیاید ہیچ از خبث سرش ✤ یک گمان نیک اندر خاطرش ✤ ظن نیکش جملگی بر خرس بود ✤ او مگر مر خرس را ہم جنس بود ✤ بدگمان و ابلہ و نا اہل بود ✤ زشقاوت او مطیع جہل بود ✤ بدرگ و خود رای و بدبخت ابد ✤ گمرہ و مغرور کو روخوار و رد ✤ خرس را بگزید بر صاحب کمال ✤ روسیہ حاصل فاسد خیال ✤ عاقلے را از خری تہمت نہاد ✤ خرس را دانست اہل مہر و داد ✤ المعنی تونی بالضم وحرف سوم نون کناس فرماتے ہین اُس خرس والے کے دل مین یہ خیال گذرا کہ یہ خونی ہی شاید مجھے مار ڈالنے کو آیا ہی یا کوئی فقیر طمع دار کناس ہی یا کہین اپنے یارون سے شرط کی ہی کہ مین اِسکو اُسکے ہمنشین سے ڈرا دونگا یا میرے یار کی محبت مجھ پر دیکھ کے اِسکو حسد ہوا ہی جو ایسی جد و جہد میرے معاملہ مین کرتا ہی غرض اسکے سر مین ایسا خبث بھرا کہ سوائے بدگمانیون کے ایک بھی گمان نیک اِسکے خاطر مین نہ گذرا اِسکا ظن نیک بالکل خرس پر تھا شاید یہ بھی خرس کا ہمجنس تھا اور بدگمان اور احمق اور نااہل تھا اپنی بدبختی سے مطیع جہل کا تھا اور بدرگ و خود رای اور بدبخت ابد کا گمراہ و مغرور اور کور و خوار و رد کہ ایسے صاحب کمال کو چھوڑ کے خرس کو اختیار کیا بڑا روسیہ تباہ حاصل فاسد خیال تھا اپنے گدھے پن سے ایک عاقل پر تہمتین رکھین اور خرس کو محبت و داد والا جانا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین نیامد کو نیاید لکھا ہی

کہنا حضرت موسی کا گوسالہ پرست کو کہ یہ خیال ندیشی تیری گمان سے ہی

قولہ گفت موسی با یکے نا اہل خیال ✤ کای بد اندیش از شقاوت در ضلال ✤ صد گمانت بود در پیغمبرم ✤ با چنین برہان و این خلق کریم ✤ صد ہزاران معجزہ دیدی زمن ✤ صد خیالت میفزود و شک و ظن ✤ از خیال و وسوسہ تنگ آمدی ✤

طعنه بر پیغمبر میزدی ✤ گرد او در یابر آوردم عیان ✤ تا ببیند از شر فرعونیان ✤ تا سمان چل سال کاسه خوان رسید ✤ وز دو عالم جوے از سنگے دوید ✤ چوب شد در دست من نر اژدہا ✤ آب خون شد بر عدوے نا سزا ✤ شد عصا مار و کفم شد آفتاب ✤ آفتاب از رشک نورم شد شہاب ✤ این دو صد چندین و چندین گرم و سرد ✤ از تو اے سرد آن تو ہم کم نکرد ✤ بانگ زد گوسالۂ از جادوئے ✤ سجدہ کردی کہ خدائے من توئی ✤ دان توہمات را سیلاب برد ✤ زیر کی باردت را خواب برد ✤ چون نبودی بدگمان در حق او ✤ چون نہادی سر چنان اے زشتخو ✤ چون خیالت نامد از تزویر او ✤ در فساد سحر حق گیر او ✤ سامری خود کہ باشد ای مہان ✤ کہ خدائے برتر اشد در جہان ✤ در خدائے گاؤ چون یکدل شدی ✤ در ہمہ شکلہا عاطل شدی ✤ المعنی شہاب بفتح نام رنگ سرخ معروف کہ اصل معین شاہ آب تھا حضرت موسیٰ نے ایک اہل خیال سے کہا کہ اے بد اندیش اپنی شقاوت سے تو گمراہی مین پڑا ہے میری پیغمبری مین تو تجکو سیکڑون گمان تھے اور ہر چند کہ تجھتین قوی اور خلق کریم میرا دیکھتا رہا لاکھون معجزے مجھ سے دیکھے اور سیکڑون خیال اور شک و ظن اسمین بڑھاتا رہا اور خیال و سوسون نے تجکو ایسا دبوچا کہ میری پیغمبری پر تو نے طعنے کیے آور مین نے بر لا دریا سے دھول اٹھائی یعنی رود نیل میرے حکم سے پھٹ کر بارہ راہین خشک ہو گیا تو تم شر فرعونیون سے چھوٹے میری دعا سے چالیس برس کاسہ اور خوان تمکو پہونچا جو چالیس برس اس تیہ مین قید رہے تھے اور من و سلوے اترتا تھا اور میری ہی دعا تھی کہ پتھر سے جاری ہوئی جیساکہ قرآن مین ہے واذ استسقی موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور جب پانی چاہا موسیٰ نے اپنی قوم کیواسطے پس کہا ہمنے مار تو اپنے عصا سے پتھر کو پھر جاری ہوے اس سے بارہ چشمے موافق عدد بارہ اسباط کے تم سے اور میرے ہاتھ مین عصا اژدہا بنگیا اور دشمنونکے حق مین پانی خون ہو گیا عصا تو مار ہو گیا میرے ہاتھ مین اور ہتھیلی میری ایسی آفتاب ہو گئی جسکے نور کے رشک سے آفتاب سرخ رنگ ہو گیا اے خون مین ڈوبا سیکڑون تو اتنے ہین انکے سوا اور کتنے گرم و سرد تو نے دیکھے اور تجھ سے اے سرد بیٹھے بے بارو گل وہ تو ہم کم نہوے ایک گوسالہ نے جو جادوگری کا تھا آواز کی اور تو نے سجدہ کیا کہ میرا خدا تو ہی ہے آب تیرے ان توہمات کو اڑا بہا لیگیا اور وہ زیر کی سرد جو تیری تھی اسکو خواب نے اڑا دیا اور زیر کی سے غافل ہو گیا اسکے حق مین تو بدگمان نہوا اور اے زشت خو ایسا بے تامل سر اسکے سامنے جھکا دیا تجکو اسکے مکر کا خیال کیون نہین آیا اور اسکے جادو کے فساد کو جو اصل گیر ہے نہ سمجھا اے مہان سامری ناچیز کیا چیز ہے کہ جہان مین خدا کو گڑھ کے بنانے تو کیسے بیل کے خدا ہونے مین اس سے یکدل ہو کے سب باتونسے بیکار ہو گیا الخلاف شرح بحر العلوم مین آسمان کی جگہ آسمان اور کاسہ خوان بوا و بدگمان گو بدگمانی قولہ گاؤ میشاید خدائے را بلاف ✤ در رسولی ام تو چون کردی خلاف ✤ پیش گاؤی سجدہ کردی از خری ✤ گشت عقلت صید سحر سامری ✤ چشم ذر دیدی نور ذو الجلال ✤ اینت جہل و افر و عین ضلال ✤ شہ بران عقل گزشت کہ تراست ✤ چونکہ کان جہل را کشتن رواست ✤ گاؤ زرین بانگ کرد آخر چہ گفت ✤ کاحمقان را نیمہ رغبت شگفت ✤

زان عجب تر دیدۂ از من بسے ✤ لیک حق را کے پذیرد ہر کسے ✤ باطلان را چہ رباید باطلی ✤ عاطلان را چہ خوش آید عاطلی ✤ زانکہ ہر جنسے رباید جنس خود ✤ گاؤ سوے شیر نر کی رو نہد ✤ گرگ بر یوسف کجا عشق آورد ✤ جز مکر از مکر تا اور خورد ✤ چون زگرگی وارہد محرم شود ✤ چون سگ کہف از نبی آدم شود ✤ چون محمدؐ را ابوبکرؓ نکو ✤ دید صدقش گفت ہذا صادقو ✤ چون ابوبکر از محمد برد بو ✤ گفت ہذا لیس وجہ کاذبو ✤ چون نہ بد بوجہل را اصحاب درد ✤ دید صدشق القمر با در نکرد ✤ دردمندے کش زبام افتاد طشت ✤ زو نہان کردیم حق پنہان نگشت ✤ دانکہ او جاہل بُد از درد ش بعید ✤ چند بنمودیم و او انرا ندید ✤ آئنہ دل صاف باید تا درو ✤ وانشناسی صورت زشت و نکو ✤ المعنی شہ بالضم کلمہ نفرت و کراہت کا ہے طشت از بام افتادن رسوا و فاش ہونا موافق کلام سابق کے یہ بھی اقوال حضرت موسیٰ کے ہین فرماتے ہین جب تو اپنی لاف سے گاؤ کو خدائی کے لائق سمجھتا ہی تو میرے رسول ہونے مین تجکو کیون خلاف ہی تو نے گدھے پن سے بیل کے سامنے سجدہ کیا تیری عقل سامری کے سحر کی شکار ہو گئی تو نے نور خدائے ذوالجلال سے آنکھین چوراین عجب تیری جہل کثیر اور عین گمراہی ہی کیسی مکروہ و بُری عقل تیری ہی جسکو تو گزین و پسندیدہ جان رہا ہی تو تو اس لائق ہی کہ کان جہل ہوے ایک گاؤ زرین نے آواز کی آخر یہ تو بتا اُسنے کیا کہا جو احمقون کی ایسی رغبت اُس پر شگفتہ اور خوش ہوئی اُس سے تو بُرے مکے بُرے بڑے عجب مجھ سے تو نے دیکھے ہین لیکن حق کو ہر کوئی کب مانتا ہی باطلون کو باطلی از خود رفتہ کرتی ہی اور عاطل عاطلی سے خوش ہوتے ہین اسلیے کہ ہر جنس اپنی ہی جنس کو کھینچتی ہی بیل شیر نر کیطرف کب مُنھ کرتا ہی بھیڑیے کو یوسف سے کیا عشق سوائے مکر کے تا اُسکو کھالے البتہ جب گرگی و مکاری سے نجات پائے تو محرم ہوئے اور مثل سگ اصحاب کہف کے نبی آدم مین داخل ہوے جیسے کہ سگ انکا اُنکے ساتھ شمار کیا جاتا ہی اور منقول ہی کہ قیامت کو ملیم باعور کا جائہ بشری اُسکو عنایت ہوگا اب شعار آیندہ بطور نظائر مولانا رح کی جانب سے معلوم ہوتے ہین فرماتے ہین جیسے محمدؐ کو ابوبکر صدیقؓ نے دیکھتے ہی اپنے صدق سے کہا یہ اپنے دعوے مین صادق ہین پھر فرماتے ہین کہ جب محمدؐ کی بو ابوبکرؓ نے پائی فوراً کہا کہ یہ صورت کاذب نہین ہی اور جو ابوجہل اصحاب درد و عشق سے نہ تھا سیکڑون شق القمر جو مراد عام معجزون سے ہی دیکھے اور یقین نہ کیا اب فرماتے ہین جو عاشق عشق مین مشہور ہوا اُس سے ہمنے حق چھپایا بھی تو نہ چھپ سکا اور جو جاہل تھا اُسکے درد سے دور ہر چند اسپر ظاہر کیا مگر اُسنے نہین دیکھا ہی تو یہ کہ دل کا آئینہ صاف ہو تب اُسمین اچھی بُری صورت نظر آئے الخلاف شرح بحر العلوم مین صادق اور کاذب واو اشباع کے نہین لکھے جو نظر لفظ نکو اور بو کے جو پہلے مصرعون مین ہین قافیہ متوحش معلوم ہوتا ہی اور کتابت واو اشباع کی قافیہ مین شایع ہی

ترک کرنا مرد ناصح کا نصیحت اُس مغرور خرس کی

قولہ آن مسلمان ترک آن ابلہ گرفت ✤ زیر لب لاحول گویان رہ گرفت ✤ گفت چون از جد و نند و از جدال ✤

در دل او بیش میزاید خیال ✤ بس رہ پند و نصیحت بستہ شد ✤ امر اعرض عنہم پوستہ شد ✤ چون دوایت می فزاید
در وپس ✤ قصہ بر طالب بگو بر خوان عبس ✤ چونکہ اعمی طالب حق آمدست ✤ بہر فقر او نشاید سینہ خست ✤ تو حریص
بر رشاد مہتران ✤ تا بیاموزند علم از سروران ✤ احمد اویدی کہ قومے از ملوک ✤ مستمع گشتند گشتی خوش کہ بوک ✤ این
رئیسان یاردین کردند خوش ✤ بر عرب اینہا سرند و سرجبش ✤ بگذرد این جیست از بصرہ تبوک ✤ زانکہ الناس
علے دین ملوک ✤ زین سبب تو از ضریر مہتدی ✤ رو دگر دانیدہی دتنگ آمدی ✤ کاندرین فرصت کم افتد این مناخ
تو زبارانی و وقت تو فراخ ✤ مرد حم میکردیم در وقت تنگ ✤ این نصیحت میکنم نہ خشم و جنگ ✤ احمد انزد خدا این
یک ضریر ✤ بہتر از صد قیصرست و صد وزیر ✤ المعنی اُس مسلمان نے اُس احمق کو چھوڑا اور آہستہ لاحول کہتا ہوا
راہ اپنی لی اور کہا کہ جب نصیحت اور جد جدال سے اِسکے دل مین اور زیادہ خیال پیدا ہوتے ہین تو بس اب
راہ نصیحت کی بند ہو گئی اور امر اعرض عنہم حاصل ہوا جیسا کہ فرمایا ہی فاعرض عنہم وانتظر انہم منتظرون پس مُنھ
پھیر لے اُنسے اور منتظر رہ کہ خدا اُنسے کیا کرتا ہی اور بیشک کہ وہ بھی منتظر ہین جب دوا تیر اور دبڑھاتی ہی تو بس
قصہ طالب سے کہ اور سورۂ عبس کو پڑھ جیسا کہ فرمایا عبس و تولی ان جاءہ الاعمی و مایدریک لعلہ یزکی او یذکر
فتنفعہ الذکری ترش کیا اپنے منہ کو اور پھیر لیا کہ اُسکے پاس اندھا آیا اور نہین جانتا ہی تو کہ شاید وہ پاک ہو یا
نصیحت مانے بس نفع کرے اُسکو نصیحت کرنا مطلب یہ کہ طالب کو ہدایت سے محروم رکھنا نہین چاہیے اور شان
نزول اس آیت کا یہ ہی کہ آنحضرت صنادید عرب کی دعوت مین مشغول تھے کہ عبداللہ بن مکتوم آیا اور کہا یا رسول اللہ مجکو
سکھاؤ جو کچھ اللہ نے تمکو سکھایا ہی اور آپکے کلام کو قطع کیا آپ ترش رو ہوے وہ مایوس ہو کے چلا گیا بس یہ سورہ مع
مثل اُن خطابات کے کہ مذکور ہین نازل ہوئی کہ جب اعمی طالب حق کا ہو کے آیا تو اُسکی محتاجی کے سبب سے اُسکا
سینہ زخمی نہ کرنا چاہیے تجکو مہترون کی ہدایت پر حرص ہی تو اور لوگ اپنے سردارون سے علم سیکھین آی احمد تو نے یہ
خیال کیا کہ بادشاہون مین سے ایک قوم مستمع ہوئین اور تو خوش ہوا کہ شاید یہ رئیس مددگار دین کے ہو جائین اچھی
طرح سے کہ عرب و حبش پر سردار ہین تو یہ شہرت بصرہ اور تبوک تک پھیلے اسواسطے کہ آدمی اپنے بادشاہونکی روش
پر ہوتے ہین اس سبب سے تو نے اندھے ہدایت یافتہ کو منہ نہین لگایا اور اُس سے تنگ ہوا آور کہا کہ یہ تھوڑی
فرصت ہی اس وقت مین مناخ نہین ہو سکتا مناخ خواب جو مراد آرام سے ہی یعنے تیری تعلیم آرام سے
کرنے کی ہی تو تو ہمارے یارون سے ہی تیرے واسطے تو وقت فراخ ہی جب چاہے ممکن ہی ہر وقت پاس
موجود ہی مگر تو نے مجکو تنگ وقت مین زحمت دی مین تجھ سے نصیحتہ یہ بات کہتا ہون غصہ لڑائی سے نہین کہتا
ہی احمد خدا کے نزدیک یہ ایک اندھا ایسا ہی کہ سیکڑون قیصر اور سیکڑون وزیرون سے بہتر ہی بالخلاف

شرح بحر العلوم مین اعرض عنہم لکھا ہی حال آنکہ مصرعہ موزون نہین ہوتا مین نے داد بڑھا دیا ہی قیاس وجد تو ہم

وغیرہ کے اور تو از ضریری کو از تو کہ محل معنی ہی قولہ یا دالناس معادن ہین بسیار ✦ معدنی باشد فزون از صد ہزار ✦ معدن لعل وعقیق مقتبس ✦ بہتر ست از صد ہزاران کان مس ✦ احمد اینجا ندارد مال سود ✦ سینہ باید پر ز عشق و درد و دود ✦ اعمی روشندل آمد دردمند ✦ پند اورا دہ کہ حق او ست پند ✦ گر دو سہ ابلہ ترا منکر شوند ✦ تلخ کے گردی چو ہستی کان قند ✦ گر دو سہ احمق ترا تہمت نہد ✦ حق برائے تو گواہی میدہد ✦ گفت از اقرار عالم فارغم ✦ آنکہ حق باشد گوا او را چہ غم ✦ گر خفاشی راز خورشیدی خریست ✦ آن دلیل آمد کہ او خورشید نیست ✦ نفرت خفاشگان باشد دلیل ✦ کہ منم خورشید تابان جلیل ✦ گر گلابی راجعل راغب شود ✦ آن دلیل ناگلابی میشود ✦ گر شود قلبے خریدار محک ✦ در محکیش آید نقص و شک ✦ زرد شب خواہد نہ روز این را بدان ✦ شب نیم روزم کہ تابم در جہان ✦ فارقم فارقیم عربیل دار ✦ تا کہ گاہ از من نمی یابد گذار ✦ آرد را پیدا کنم من از سبوس ✦ تا نمایم این نقوش ست آن نفوس ✦ من چو میزان خدایم در جہان ✦ وانمایم ہر سبک را از گران ✦ گاہ را داند خدا کو سالہ ✦ خر خریدارے و در خور کالہ ✦ من نگادم تا کہ گوسالہ خرد ✦ من نخارم کا شترے از من چرد ✦ او گمان دارد کہ بر من جو رکرد ✦ بلکہ از آئینہ من رو نت گرد ✦ المعنی مقتبس آتش گیرندہ و روشنی گیرندہ جعل بفتح گوبر کا کیڑہ عربیل امالہ غربال تجکو اپنا قول الناس معادن یاد مین خبر دار یاد کر ایک معدن زیادہ لاکھون سے ہوتی ہی اور حدیث یہ ہی الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا تفقہوا آدمی کھانین ہین مثل کھانون سونے چاندی کے بس جو جاہلیت مین خیار ہین اسلام مین بھی خیار ہین بشرطیکہ فقیہ ہون معدن لعل عقیق کے جو روشنی گیرندہ ہین لاکھون کان مس سے بہتر ہین اے احمد یہان مال سے کچھ فائدہ نہین یہان تو سینہ پر عشق و درد و دود ہونا چاہیے اندھا روشندل دردمند آیا اسکو نصیحت کر کہ وہ مستحق نصیحت کا ہی اگر دو تین احمق تیرے منکر ہون تو تلخ مت ہو کہ تو کان قند ہی اور اگر دو تین احمق تجھ پر تہمت رکھین تو تجھے کیا غم تیری گواہی تو خدا دیتا ہی کہا مین اقرار عالم سے فارغ ہون اسلیے کہ جسکا خدا گواہ ہو اسکو کیا غم اگر کسی خفاش کو کسی خورشید سے گدھا پن ہی یہی اس بات کی دلیل ہی کہ وہ خود خورشید نہین ہی مجھ سے جو خفاشک نفرت کرین یہی دلیل میرے آفتابا بان جلیل ہونے کی ہی اگر کسی گل گلاب کیطرف گوبر کا کیڑا جو بدبو کی پیدائش ہی راغب ہو تو صاف دلیل اسکے گلاب نہونے کی ہی اگر کوئی قلبی یعنے کھوٹا خریدار محک کا ہو تو اسکی یعنی محک کی محک پن مین نقص و شک پیدا ہوگا خوب جانے کہ چور خوابان شب کا ہوتا ہی نہ دن کا سو مین رات ہون نہین دن ہون کہ جہان مین تابان ہون مین جدا کرنیوالا اور نہایت ہی چھاننے والا ہون غربال کیطرح تا کہ گاہ مجھ سے نکل نہین سکتی گاہ بکاف فارسی داد تمار یعنی داد کسی کا مجھ سے نہین چل سکتا مین آٹا بھوسی سے جدا کرتا ہون تا ظاہر کردون کہ یہ انسان صرف نقوش ہی نقوش ہی یعنے صورت ہی صورت اور یہ نفوس ہین اے جاندار و با معنی مین اس جہان مین خدا کی ترازو ہون کہ سبک اور گران کو

ظاہر کرتا ہون گاو کو خدا وہ جانتا ہی جو خود گوسالہ ہی اور خر کو خریدار ہی لائق اپنے کالا کے سمجھتا ہی مین بھی ہر کسی کے لائق بوجھا پسر رکھتا ہون مین گاو نہین ہون کہ کوئی بچھڑا میرے شیر کا خواہان ہو نہ خار ہون کہ کوئی شتر جنسی شان مین الی الابل کیف خلقت ہی مجکو چرلے اگر کوئی ظالم مجھ پر جور کرتا ہی تو وہ جور نہین کرتا ہی گو اسکے گمان مین ہو بلکہ میرے آئینۂ دل کی گرد صاف کرتا ہی کہ اسکے محل سے یہ روشن ہوتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین مکتنس لکھا ہی جسکے معنی خس و خاشاک روندہ مین جو چیان نہین مین اسکو مقتبس جانتا ہون اور خریست کو خویست خفاشکان جمع خفاشک بکاف تصغیر و تحقیر کو خفاشکان بکاف فارسی نہ معلوم کاف فارسی کہان سے پیدا کیا آید نقص کو

در آید جو نا موزون ہی شب خواہد کو خواہد

تعلق دیوانہ کا جالینوس کے ساتھ اور وہم کرنا جالینوس کا

قولہ گفت جالینوس با اصحاب خود ۔ مر مرا تا آن فلان دارو دہد ۔ پس بدو گفت آن یکے کاے دو فنون ۔ این دو را خواہند از بہر جنون ۔ دور از عقل تو این دیگر مگو ۔ گفت در من کر دیک دیوانہ رو ۔ ساعتے در روے من خوش بنگرید ۔ چشمکے زد آستینم بر درید ۔ گر نہ جنسیت بدی در من ازو ۔ کے زخ آوردی بمن آن زشت رو ۔ گر ندیدی جنس خود کے آمدی ۔ کے بغیر جنس خود را بر زدی ۔ چون دو کس بر ہم زند بے پیچ شک ۔ در میان شان ہست قدر مشترک کے پرد مرغے بجز با جنس خود ۔ صحبت نا جنس گورست و لحد ۔ المعنی چشمک اشارہ کسی کی طرف آنکھ سے بسبیل اخفا قدر مشترک عبارت ہی مفہوم کلی سے کہ اپنی افراد مین مشترک ہو جالینوس نے اپنے یارون سے کہا کہ مجکو فلانی دوا دو انمین سے ایک نے کہا کہ اے ذو فنون یہ دوا تو جنون کیواسطے ہی خدا تیری عقل سے اسکو دور رکھے پھر ایسی بات مت کہنا کہا میری طرف ایک دیوانہ نے منھ کیا اور ایک ساعت مجکو خوب دیکھا اور ایک اشارہ آنکھ کا کرکے میری آستین پھاڑ ڈالی پس معلوم ہوا کہ مجھ مین اسکی جنسیت سے ہی اگر نہوتی تو وہ زشت رو میری طرف رو کیون کرتا اگر وہ اپنی جنس نہ دیکھتا تو میرے پاس کب آتا اور کب آپکو غیر جنس سے ملاتا جب دو آدمی آپس مین ملین تو ضرور انمین قدر مشترک ہی یعنے ایک مفہوم کلی ہی کہ دونون مین بٹا ہوا ہی ورنہ کوئی مرغ اپنے غیر جنس کے ساتھ نہین اڑتا ہی اسلیے کہ صحبت نا جنس کی گور و لحد ہی

سبب اڑنا اور چرنا ایک مرغ کا دوسرے مرغ کے ساتھ کہ اسکا ہم جنس نہ تھا

قولہ آن حکیمے گفت دیدم در یکے ۔ در بیابان نزع را با یکے ۔ در عجب ماندم بہ جستم حال شان ۔ تا چہ قدر مشترک یابم نشان ۔ چون شدم نزدیک من حیران و دنگ ۔ خود بدیدم ہر دو آن بودند لنگ ۔ خاصہ شہبازی کہ او عرشی بود ۔ با یکے چغدے کہ او فرشی بود ۔ آن یکے خورشید علیین بود ۔ وین یکے کرمی کہ بر سرگین تند ۔ آن یکے یوسف رخے عیسی نفس ۔ وین دگر گرمی دیا خر با جرس ۔ آن یکے پران شدہ در لامکان ۔ وین یکے در آید آن ہمچون سگان

آن یکے سلطان عالی مرتبت ✦ وین یکے در گلخنے در تعزیت ✦ آن یکے خلقے ز اکرامش خجل ✦ وین دگر از بینوائے منفعل ✦ آن یکے سرور شده ز اهل زمان ✦ وین دگر در خاک خواری بس نهان ✦ بلبلان را جاے میر ید چمن ✦ مر جعل را در چمین خوشتر وطن ✦ باز بان معنوی گل با جعل ✦ این همی گوید که اے گنده بغل ✦ گر گریزانی ز گلشن بیگمان ✦ هست آن نفرت کمال گلستان ✦ المعنی جز سن لفتحتین گهنه اور گهنگر و چمین بول و غائط یه حکایت بهی مولانا رح نے جنس و غیر جنس کے بیان مین ایراد فرمائی هی چنانچه فرمایا که ایک حکیم نے کها که مین نے ایک بیابان مین زاغ و کلاک کو باهم چلتے پهرتے دیکها آن کا مشار الیه خواه جالینوس خواه اور کوئی معهود ذهنی مولانا رح جس مین دونون کو باهم دیکهکر تعجب مین هوا اور اُنکے حال کا جویان که کونسی وجه انمین قدر مشترک هی جس سے یه ناجنس اکٹهے هو رهے هین اسکا کچهه پته پاؤن مین تو حیران و دنگ تها هی جب اِنکے نزدیک گیا تو دیکها که وه دونون لنگڑے تهے بس یهی وجه قدر مشترک اُنکی تهی جو هم صحبت تهے آینده مقولات اِنکے که جب ادنی ناجنسون کا یه حال هی تو خاص وه شهباز که عرشی هی ایک چغد نرشی کے ساتهه اُسکا کیا ساتهه اور ایک خورشید علیین کا هی اور ایک کیڑا جو گوبر پر پورتا هی که اُسکو هندی مین جولاهه کهتے هین که اکثر پانی پر بهی هوتا هی که اِدهر سے اُدهر آتا جاتا هی اور لکڑی کا ساتار بهی اُسکی دم مین هوتا هی اُسی سے دوڑتا هی جیسے جولاهه پورنے کے وقت آتا جاتا هی ایسے هی ایک یوسف رخ عیسی نفس هی اور یه دوسرا کیڑا هی یا گدها گهنٹه پڑا هوا ایک لامکان کا اُڑنے والا اور یه ایک کتون کیطرح آبدان کا پڑنے والا ایک بادشاه عالی مرتبت ایک گلخن پڑا هوا اپنی خواری کا ماتم دار ایک ایسا که مخلوق اُسکی عزت و احسان سے شرمائے دوسرا وه که اپنی مفلسی سے منفعل اے اثر پذیر ایک زمانے کے لوگون مین سردار دوسرے پر خواری کی خاک ایسی جس مین چهپا هو ابلیلون کی جگه چمن مین زیبا هی اور جعل کا وطن بول و براز مین اچها چنانچه گل زبان معنوی کے ساتهه جعل سے کهتا هی که اے گنده بغل تو جو گلستان سے گریزان هی تو وه تیری نفرت نهین هی بیشک گلستان کے کمال کو تجهه سے نفرت هی وه تجهکو خود پاس پهٹکنے نهین دیتا قوله غیرت من بر سر تو دور باش ✦ میزند کاخس ازین در دور باش ✦ در بیامیزی تو با من اے دنی ✦ این گمان آید که از کان منی ✦ گر در آمیزد بمن آن زهرناک ✦ موش و دریا باشد و ماهی و خاک ✦ حق مرا چون از پلیدی پاک داشت ✦ چون سزد بر من پلیدی را گماشت ✦ یک رگم زایشان بدو آنرا برید ✦ در من آن بدرگ کجا خواهد رسید ✦ یک نشان آدم آن بود از ازل ✦ که ملایک سر نهندش از محل ✦ یک نشان دیگر آن که آن بلیس ✦ ننهدش سر که منم شاه و رئیس ✦ پس اگر ابلیس هم ساجد شدی ✦ او نبودی آدم او غیرے بدے ✦ هم سجود سر ملک میزان اوست ✦ هم حدود آن عدد بر ان اوست ✦ هم گواه اوست اقرار ملک ✦ هم گواه اوست کفران سلک ✦ این سخن پایان ندارد باز گرد ✦ تا چه کرد آن خر س با آن شیر مرد ✦ المعنی در باش نیزه کو چک جو بادشاهون کے سامنے هنگام سواری لے کر

چلتے ہین اور کمند دشمن کو بھی اس سے دفع کرتے ہین اور وہی کمال گلستان کا کہتا ہی کہ میری ہی غیرت تیرے سر پر دور باش مارتی ہی اور کہتی ہی کہ اے ناچیز اس دروازے سے دور رہ اگر مجھ سے تیری آمیزش ہوگی اور دنی تو لوگ یہی گمان کرینگے کہ تو بھی میری ہی کان سے ہی تیری آمیزش سے تیرا کچھ نقصان نہین ہی میرا ہی اس سبب سے کہ گمان کرینگے کہ تو بھی میری ملک سے ہی اگر وہ زہرناک مجھ سے ملے تو ایسا ہی جیسے موش اور دریا اور ماہی اور خاک کہ سب ہیچل اور بیموقع ہین حق تعالے نے جو مجکو پلیدی سے پاک رکھا ہی تو کب لائق ہی کہ کسی پلید کو مجھپر تعین کرے ایک رگ میری رگون سے وہ تھا جسکو خدا تعالی نے کاٹ دیا کہ وہ بدرگ مجھ مین کہان پہونچ سکیگا غرض ان اشعار خاصہ شیہانہ سے بہانتک اور مابعد مین مراد انبیا اور شیطان سے ہی کہ انکا کچھ نہین کرسکتا اور نیز آنحضرت سے کہ شیطان انکا مقہور و منقاد تھا ایک نشان آدم مین وہ تھا ازل سے کہ ملائک انکو انکے رتبہ کے سبب سے سجدہ کرین اور ایک نشان یہ تھا کہ ابلیس انکو سجدہ نکرے اور کہے کہ مین بادشاہ و رئیس ہون اگر ابلیس بھی انکا ساجد ہوتا تو وہ بھی آدم ہوتے غیر آدم کچھ اور ہی ہوتے پس سجود فرشتون کا یہ بھی انمین کی میزان تھی اور انکار اس دشمن کا یہ بھی انمین کی حجت و برہان کہ ابتدا یہ دونون نشان میل پلون ترازو کے تھے کہ اپنے اپنے پلے مین تل گئے اب اقرار ملک کا بھی انکے آدم ہونے پر گواہ ہی اور کفران اس کتنا ناچیز کا بھی انکا گواہ القصہ اس بات کی تو کچھ حد نہین تو بوٹ اور یہ بیان کرکہ اس شیر مرد کے ساتھ اس خرس نے کیا کیا

تتمہ قصہ اس مرد کا جو خرس کی وفا پر مغرور تھا

قولہ شخص سخت دخرس میرا ندش مگس ✤ وز ستیز آمد مگس زو باز پس ✤ چند بارش راند از روے جان ✤ آن مگس پس بازی آمد دوان ✤ خشمگین شد با مگس خرس و برفت ✤ برگرفت از کوہ سنگے سخت و زفت ✤ سنگ آورد و مگس را دید باز ✤ بر رخ خفتہ گرفتہ جاے ساز ✤ برگرفت آن آسیا سنگ و بزد ✤ بر مگس تا آن مگس واپس خزد ✤ سنگ روے خفتہ را خشخاش کرد ✤ وین مثل بر جملہ عالم فاش کرد ✤ صد ہزاران مصحفش خود خوردہ گیر ✤ چونکہ بے سوگند گفتش بد مگیر ✤ صد ہزاران سوگند بشکنند ✤ گر خورد سوگند او بد تر کند ✤ زانکہ نفس آشفتہ گردد انسان ✤ کہ کنی بندش بزیر گران ✤ چون اسیرے بند بر حاکم نہد ✤ حاکم او را بر در و بیرون جہد ✤ بر سرش کوبد ز خشم آن چند را ✤ میزند بر روے او سوگند را ✤ تو را و فوا بالعقود ش دست شو ✤ احفظوا ایمانکم یاد او بگو ✤ ہر کہ او گوید نہ بر وے ہا دروغ ✤ در نگیرد گفت سوگندش فروغ ✤ دانکہ داند عہد با کہ میکند ✤ تن کند چون تا رگرداند تند ✤ المعنی یلتفے و شخص تو سو گیا اور ریچھ اسکی کھیان ہانکتا تھا اسنے ایک مکھی کو ہانکا اور

وہ ستیہ سے پھر لوٹ کے آئی ریچھ نے چند بار اُسکو جو اُنکے مُنھ سے ہانکا وہ مکھی دوڑ دوڑ کے اُسکے مُنھ پر آتی تھی ریچھ مکھی پر خشمگین ہوا اور گیا اور پہاڑ سے ایک پتھر سخت و موٹا سا لایا اور مکھی کو پھر دیکھا کہ اُسکے مُنھ پر جگہ کئے ہوے ہے بس وہ آسیا سنگ اسی سنگ کلان اُٹھایا اور مکھی پر مارا تا مکھی اوٹ کے نہ گھسے پتھر نے اُس سوئے ہوے کے مُنھ کو خشخاش کے دانوں کی طرح بکھیر دیا اور یہ مثل تمام عالم مین مشہور ہوئی کہ مہر ابلہ کی مہر خس کی ہے یقین کہ کینہ اُسکا مہر ہے اور مہر اُسکی کینہ بہر حال کینہ ہی کینہ ہے عہد اُسکا سُست ہے اور پیمان ضعیف یعنی وفا سے خالی اور قسم پر یقین اُسکی محکم اور وفا از بس نحیف اگر قسم کھائے تب بھی یقین مت کر اسواسطے کہ آدمی کم سخن قسم کو توڑ دیتا ہے ہر گاہ بے سود کے بات اُسکی جھوٹ تھی جب تو قسم کھاتا ہے اور مکر سے مٹھا ملاتا ہے تو اُسکے مکر کے مٹھے مین مت پڑ نفس اُسکا شیر ہے اور عقل اسیر اُسکی لاکھون مصحف اِسکے کھائے ہوے ہیچ ہے جبکہ وہ بے سوگند کے پیمان توڑتا ہے اگر سوگند کھائے تو اور اِس سے بدتر ہی کریگا اُس سبب سے کہ نفس اُسکا اِس سوگند سے آشفتہ تر ہوگا کہ قسم کھاکے بھاری زنجیر سے اُسکو مقید کیا ہے جیسے کوئی اسیر اپنے حاکم پر قید رکھے حاکم اُسکو پھاڑ چیر کے باہر نکلا یگا اور اُسکے بند کو غصہ سے اسکے سر پر ماریگا اور اُسکی قسم کو اُسکے مُنھ سے ماریگا تو اوفوا بالعقود یعنے خدا تعالی نے جو فرمایا ہے پورے کرو اپنے عہدونکو اِس سے ہاتھ دھو بیٹھ وہ ہرگز وفا نہین کریگا اور احفظوا ایمانکم کی اُس سے بات مت کہ یعنے حفاظت کرو اپنے قسمون کی اُسکے پاس اُسکی سمائی کہان ہے جو شخص کہ ہمارے سامنے جھوٹ بات کہے جو اُسکا کہنا شرع کے قسم سے اُسکو فروغ دیتا ہے اور جو شخص بموجب اوفوا بالعقود کے یہ جانتا ہے کہ مین عہد کسیکے ساتھ کرتا ہون اور کسکا حکم وفا کرنیکا ہے وہ اُسکی حفاظت مین تا رنجیتا ہے اور اُسی پر بیٹھا رہتا ہے ہرگز اُسکو نہین چھوڑتا

جانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی بیمار کی بیمار پرسی کو اور فائدہ اُس کا

قولہ از صحابہ خواجہ بیمار شد ✤ وندران بیماری او چون تار شد ✤ مصطفے آمد عیادت سوے او ✤ چون ہمہ لطف و کرم ہے خوے او ✤ در عیادت رفتن تو فائدہ است ✤ فائدہ آن باز بر تو عائدہ است ✤ فائدہ اول کہ آن شخص علیل ✤ بوکہ طبی باشد و شاہ جلیل ✤ چونکہ چشم دل نہ داری ای عنود ✤ کہ نیابی تو ہیزم را زود ✤ چونکہ گنجے ہست در عالم مرنج ✤ ہیچ در ویران نرامد ان خالی مرنج ✤ قصد ہر درویش مسکین از گزاف ✤ چون نشان یابی بجہد مکن طواف ✤ چون ترا آن چشم باطن بین نبود ✤ گنج مے پندار اندر ہر وجود ✤ ور نہ باشد قطب یا رہ رو بود ✤ شہ نباشد فارس میدان بود ✤ پس صلا یاران رہ لازم شمار ✤ ہر کہ باشد گرسنہ و رسوار ✤ ور عدو باش ہم این احسان بکوست ✤ کہ باحسان کہنہ دشمن گشت دوست ✤ ور نہ گردد دوست کمتش کم شود ✤ زانکہ احسان کینہ را مرہم شود ✤ پس فوائد ہست غیر این دیگ را ✤ خائفم ای یار نیک ✤ حاصل این باشد کہ یار جمع باش ✤ ہمچو نگبن از جمع یاران مباش ✤ زانکہ انبوہ است جمع کاروان ✤ رہزنان را بشکند پشت سنان ✤ یعنی صحابہ مین سے ایک صحابی بیمار ہوے اور اُس بیماری مین وہ لاغر سے

مثل تار کے ہوگئے آنحضرت اُنکی عیادت کو اُنکے پاس گئے کسواسطے کہ آپکی عادت تو بالکل لطف وکرم ہی تھی عیادت مفعول معنوی ہی بحذف حرف راآپ مقولات مولانا رح کے ہین کہ عیادت کو جانے مین تیرے لیے فائدے ہین وفائدے تیری طرف عود کرتے ہین اوّل فائدہ یہ کہ وہ شخص علیل شاید طبیب اور بادشاہ جلیل ہو تیری تو آنکھین ڈلکی ہین نہین تو ہیزم اور عود مین فرق نہین کرسکتا آور یہ تو جانتا ہی کہ عالم مین گنج ہی تو پھر کسی ویران کو خالی گنج سے مت جان کیا معلوم جسکو تو خالی جانے وہین گنج ہو بس وقت ہو ہر گزاف دبیہودہ حال سے قصد فقیر کا کر کہ یہ فقیر ہی اور جب کچھ نشان پالے تو بجد اُسکا طواف کر اور اُسپر قربان ہو جب تیری ایسی آنکھ نہین کہ باطن مین ہو تو ہر وجود مین گنج سمجھے رہ آور اگر وہ قطب نہین ہی تو شاید ایسا ہو کہ تیری راہ کا مددگار رہو گو بادشاہ نہ سہی سوار ہی کسی گھوڑے کا ہو بس ملت یار دن راہ کی لازم جان آہین خواہ سوار ہو خواہ پیادہ آور جو دشمن ہو تب بھی احسان اچھی چیز ہی کہ احسان سے اکثر دشمن دوست ہو جاتا ہی اور بالفرض اگر دوست نہو گا تو کینہ اُسکا جیب بھی کم ہو جائیگا اسواسطے کہ احسان کینہ کے لیے مرہم ہی سو اِنکے اور بہت فوائد ہین ہین ای یار نیک طول ہو جانے سے ڈرتا ہون حاصل سب کا یہ ہی کہ یار جماعت کا ہو اور صلح کل رکھ آور نہو تو بہت تراش کیطرح کوئی یار تیھرہی کا تراش لے اُس سبب سے کہ اِنہوی اور جماعت کا روان کی رہزنون کے سنان کی پیٹھ توڑ دیتی ہی پھر سنان چلنے نہین پاتی

وحی کرنا حق تعالی کا موسی کو کہ میری عیادت کو کیون نہین آیا

قولہ آمد از حق سوے موسی این عتیب ✽ کای طلوع ماہ دیدہ نور جیب ✽ مشرقت کردم ز نور ایزدی ✽ من حقم رنجور گشتم نامدی ✽ گفت سبحانا تو پاکی از زیان ✽ این چہ رنست این لگن یارب بیان ✽ باز فرمودش کہ در رنجوریم ✽ چون نپرسیدی تو از روے کرم ✽ گفت یارب نیست نقصانے ترا ✽ عقل گم شد این گرہ را بر کشا ✽ گفت آرے بندۂ خاص گزین ✽ گشت رنجور او نمم نیکش ببین ✽ ہست معذوریش معذوری من ✽ ہست رنجوریش رنجوری من ✽ ہر کہ خواہد بنشیند با خدا ✽ او نشیند در حضور اولیا ✽ از حضور اولیا گر گسلی ✽ تو ہلاکی زانکہ جزوے نہ کلی ✽ ہر کرا دیو از کریمان دابرد ✽ بیکمیش یا بدمرش راہ ابرد ✽ نک بدست از جمع رفتن یکزمان ✽ کم شیطان باشد این نیکو بدان ✽ المعنی یہ حکایت مویّد اُس شعر کی ہی جو کہا ہی کہ تو کیا جانتا ہی کہ وہ بیمار کوئی قطب ہو چنانچہ حضرت موسی پر حق تعالی سے عتاب آیا کہ ای طلوع ماہ نے نور تیری جیب سے دیکھا مین نے تجکو نور ایزدی سے مشرق بنا دیا مین حق ہون رنجور ہوا اور تو عیادت کو نہ آیا کہا ای پاک پروردگار تو زبان سے پاک ہی یہ کیسی رمز ہی ای رب مجھ پر عیان کر پھر فرمایا کہ مین رنجور ہون میری رنجوری مین تو نے مجکو از روے کرم کے کیون نہین پوچھا پھر حضرت موسی نے کہا ای رب میرے تجکو نقصان نہین ہی میری عقل گم ہو گئی یہ گرہ میری کھول دے کہا اچھا یہ جان لے کہ جو بندہ خاص برگزیدہ بیمار ہوا وہ مین ہی ہون اسکو خوب غور کر لے اُسکی معذوری میری معذوری ہی اور اُسکی رنجوری میری رنجوری آپ

مقولات مولانا رح کے ہین جو کوئی چاہے کہ مجکو ہمنشینی خدا کی حاصل ہو وہ اولیا کے حضور مین بیٹھے چنانچہ اوپر کے اشعار سے ظاہر اگر حضور سے اولیا کے جدا ہو گا تو یہ جان لے کہ ہلاکی کیا معنی خاص ہلاک تو ہی ہی اسواسطے کہ تو بھی جزوی ہی کلی نہین ہی اور جو انسے جدا ہوا تو سمجھ لے کہ شیطان جو کریون سے کسی کو چھڑاتا ہی تو یہی چاہتا ہی کہ اسکو بکیں پاکے سر اسکا کاٹے بس جماعت سے ایکدم کو جدا ہونا نہایت بد ہی تو اسکو کمر شیطان کا جانے رہ الخلاف شرح بحر العلوم مین یا بد کو باید لکھا ہی اور نک بدست کو یک بدست

جدا کرنا باغبان کا صوفی اور فقیہ اور علوی کو ایک دوسرے سے

قولہ باغبانی چون نظر در باغ کرد ✤ دید چون دزدان بباغ خود سہ مرد ✤ یک فقیہ و یک شریف و صوفی ✤ ہر یکی شوخی فضولی بوفی ✤ گفت با انہا مرا صد حجت ست ✤ لیک جمع اندر جماعت رحمت ست ✤ بر نیایم یکتنہ با سہ نفر ✤ پس بہرشان نخست از یکدگر ✤ ہر یکے را من بسوے افگنم ✤ چونکہ شد تنہا سیاستش برکنم ✤ حیلہ کرد و کرد صوفی را براہ ✤ تا کند یارانش را با او تباہ ✤ گفت صوفی را بر دسوے وثاق ✤ یک گلیم آور برای این رفاق ✤ رفت صوفی گفت خلوت باد و یار ✤ تو فقیہ دین شریف نامدار ✤ با نفتوا ے تو نانے میخریم ✤ تا بہ پرسد دانش تو می پریم ✤ وین دگر شہزادہ و سلطان ماست ✤ سیدست از خاندان مصطفاست ✤ چیست آن صوفی شکم خوار خسیس ✤ تا بود با چون شما شاہان جلیس ✤ چون بیاید مرد را نپذیرد کنید ✤ ہفتہ بر باغ و راغ من تنید ✤ باغ چہ بود جانم آن شماست ✤ ای شما بودہ مرا چون چشم راست ✤ وسوسہ کرد و مر ایشان را فریفت ✤ آہ کز یاران نمی باید شکیفت ✤ چون برہ کرد ند صوفی را و رفت ✤ خصم شد اندر پیش با چوب زفت ✤ گفت ای سگ صوفی کو از ستیز ✤ اندر آید باغ مردم تیز تیز ✤ این چنین عہدت رہ نمود و بایزید ✤ از کدامی شیخ و پیرت این رسید ✤ کو گفت صوفی را چو تنہا یافتش ✤ نیم کشتش کرد و سر بشکافتش ✤ گفت صوفی آن من بگذشت نیک ✤ ای رفیقان پاس خود دارید نیک ✤ مر مرا غمخوار دانستید ہان ✤ نیستم اغیار ترزین قلبتان ✤ آنچہ من خوردم شما را خوردنی ست ✤ ہمچنین ضربت جزائے ہر دنی ست ✤ رفت بر من بر شما ہم رفتنیست ✤ اینچنین غصہ شما را خوردنیست ✤ اینچنان کو ہست و گفت و گوے تو از صدا ہم باز آید سوے تو ✤ المعنی بوفی بوا و معروف بیہودہ گو بسال بکسر جمع سبلت وثاق بضم خانہ رفاق بکسر جمع رفیق راغ صحرا و مرغزار نپذیرد کنایہ از نگذارد حکایت اس بات پر ہی کہ جماعت سے جدا ہونا نہین چاہیے چنانچہ فرمایا کہ ایک باغ والے نے جو نظر کی تو اپنے باغ مین مثل چوروں کے تین آدمی دیکھے ایک فقیہ ایک شریف ایک صوفی اور ہر ایک انسے شوخ اور فضول اور بیہودہ گو باغبان نے کہا کہ مجکو انسے ہین تو سیکڑون محبتین کہ مجھ سے کسی طرح جیت نہین سکتے لیکن یہ جماعت ہین اور جماعت کو رحمت کہا ہی ہین تنہا ان تین آدمیون سے کیسے برآؤنگا پس بہتر یہ ہی کہ پہلے انکو ایک دوسرے سے الگ کر دون ہر ایک کو ایک طرف ٹال دون اور جو تنہا ہیجاے اسکی مونچھین اکھیڑلون بس حیلہ کر کے صوفی کو تو وہان سے چلا دیا تا اسکے ساتھ اسکے یارون کو بھی تباہ کرے کہا میرے گھر جا

اور ایک کمل اپنے ساتھیون کے واسطے لا صوفی تو گیا دور نکلگئے اب تنہائی مین اُن دونون یارون سے کہا کہ تو فقیہ ہی
اور یہ شریف نامدار تیرے فتوے سے تو روٹی کھاتے ہین اور تیرے علم کے پردن سے اُڑتے ہین اور یہ دوسرا جو علوی
تھا اُس سے کہا کہ تو تو ہمارا شہزادہ اور سلطان ہی ہی تو سید ہی اور مصطفے کے خاندان سے بھلا وہ صوفی شکم خوار ناچیز کیا
ہی جنم جیسے شاہدین کا جلیس ہو اب جو وہ لوٹ کے آئے تو خوب اُسکو کوٹ کے نرم دعاجز کرو اور ایک ہفتہ ہمارے
باغ و سرخزار مین التفات و توجہ کرو یعنے رہو چلو گھومو باغ کیا چیز ہی میرے جان کے تم مالک ہو تم میرے حق مین میری
دا ہی آنکھ ہو کہ داہنی ہر چیز کو باین پر شرف ہی ایسے وسوسے کر کے اُنکو فریفتہ کیا یہ مقولا مولانا رح کا بعد آہ و
افسوس ہی کہ یارون سے صبر کرنا نہین چاہیے جب صوفی کو راہ بتادی اور وہ گیا یہ دشمن ایک لاٹھی مضبوط لیکر اُسکے
پیچھے ہوا آ رے کہان ہی صوفی کہتہ تو کون ہی جو شرارت زبردستی سے لوگون کے باغ مین جھٹ پٹ گھس پڑے تجکو جنید
و بایزید نے یہی راہ بتائی ہی تبا تو کون سے شیخ و پیر سے تجکو یہ بات پہونچی ہی غرض اسنے اُسکو تنہا پاکے خوب کچلا
ادھ مرا کر دیا سر پھاڑ ڈالا تب صوفی نے کہا کہ میرا وقت تو اچھا گذر گیا اے میرے ساتھیو تم اپنی خوب حفاظت کرو
مجھ سے بہت بدتر تمہارا حال ہوگا تم نے مجکو اغیار سے جانا خبردار ہو مین اِس دیوث سے زیادہ اغیار نہین ہون جو کچھ
مین نے کہا یا ہی تمکو بھی ضرور کھانا پڑیگا ایسی مار بد لاچار ناچیز کا ہی مجھپر جو گذرا تم پر بھی گذرنے والا ہی یہ غصہ تمکو بھی کھانا
پڑیگا یہ جہان پہاڑ ہی اور گفتگو یہان کی صدا جو کچھ کہو گے ضرور لوٹ کے سنوگے قولہ چون رصوفی گشت فارغ باغبان
یک بہانہ کرد زان سبس جنس آن ✤ کاے شریف من بروسوے رفاق ✤ کہ زہر جا شت چشتم رفاق ✤ بر در خانہ بگو تیمار را
تا بیارد آن رفاق دوار را ✤ چون بر کرد مش بگفت اے مرد دین ✤ تو فقیہے ظاہرست این دیقین ✤ او شریفے میکند
دعوی سرد ✤ او را و را کہ داند تا چکرد ✤ بر زن دبر نعل زن دل می نہید ✤ عقل ناقص وانگہانے اعتمید ✤ خویشتن را
بر علی و بر نبی ✤ بستہ است اندر زمانہ ہر نبی ✤ ہر کہ باشد از زنا و زر زنان ✤ این بر و ظن در حق ربانیان ✤ ہر کہ
بر گردد سرش از چرخہا ✤ ہمچو خر گردند بیند خانہ را ✤ انچہ گفت آن باغبان بو الفضول ✤ حال او بد در زاولاد
رسول ✤ گر نبودی او نتیجہ مرتدان ✤ کے چنین گفتے برائے خاندان ✤ خواند افسونہا شنید آن را فقیہ ✤ در پیش رفت
آن ستمگار سفیہ ✤ گفت اے خواندہ این باعت کہ خواند ✤ وزدی از پیغمبرت میراث ماند ✤ شیر را بچہ ہمی ماند بباد ✤ تو بہ پیغمبر
چہ میمانی بگو ✤ باشریف آن کرد آن دون از کجی ✤ کہ کند با آل یسین خارجی ✤ تا چہ کین دارند دائم دیو و غول ✤
چون یزید و شمر بر آل رسول ✤ شد شریف از زخم آن ظالم خراب ✤ با فقیہ او گفت با چشم پر آب ✤ پائدارا اکنون
کہ گشتی فرد و کم ✤ چون دہل شنو زخم میخور بر شکم ✤ گر شریف و لائق و ہمدم نیم ✤ از چنین ظالم ترا من کم نیم ✤ مر مرا
دادی بدین صاحب غرض ✤ اعتقے کردی ترا مس العوض ✤ المعنی رفاق بضم نان تنک قیماز بفتح کنیز خدمتگار
مانند دانستن سے مشابہ ہونا یعنے وہ باغبان جب صوفی سے فارغ ہوا ایک بہانہ اُسی قسم کا اُس نے اور

کہا کہ ای میرے شریف تو میرے گھر کو جا مین نے چاشت کیواسطے چاپاتیان پکوائی ہین دروازہ پر جاکے کنیز یا خدمتگار سے کہہ تا چاپاتیان اور قاز لے آئے جب اُسکو روانہ کریا فقیہ سے کہا ای مرد دین تو فقیہ ہی اور یہ بات ظاہر اور یقینی ہی مگر وہ جو شریفی کا دعوی سرد کرتا ہی اُسکی مان کو کون جانے کہ اُسنے کیا کیا تم عورت کے فعل اور عورت پر اطمینان کرتے ہو اور جانتے ہو کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہی پھر کیسے اعتماد کرتے ہو زمانہ کا حال نہین دیکھتے کہ ہر غبی نے اپنے سلسلہ کو علی و نبی سے لگایا ہی سید و شریف بنگئے ہین جو شخص زنا اور زانیون کی اولاد خود ہوتا ہی وہ ایسے ہی گمان ربانی لوگون کے حق مین کرتا ہی جیسے جس شخص کا سر گھومتا ہی اُسکو سارا گھر آفتاب کیطرح گھومتا معلوم ہوتا ہی یہ دونون شعر اور بعد کے دونون مقولے مولانا رح کے ہین فرماتے ہین جو کچھ باغبان بو الفضول نے کہا خود اُسی کا حال تھا خدا اولاد رسول سے یہ بات دور رکھے وہ خود نتیجہ مرتدون سرکشون کا تھا جب تو اُسنے ایسی بات اُسکے خاندان کے حق مین کہی عرض اسنے ایسے افسون اُس فقیہ کے سامنے پڑھے اور وہ ظالم سفیہ اُس علوی کے پیچھے گیا اور اُس سے کہا ای خراس باغ مین تجکو کس نے بلایا تو اگر پیغمبر کی اولاد ہی تو کیا تو نے پیغمبر سے چوری میراث مین پائی ہی شیر کا بچہ مشابہ شیر کے ہوتا ہی تو تو بتا تجھ مین پیغمبر کی کونسی مشابہت ہی اور اُس شریف کے ساتھ اُس ناچیز نے اپنی کجی سے وہ ظلم کیا جیسا اولاد یسین کے ساتھ خارجی کرتے ہین یسین نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آنکی اولاد سادات جنکے دشمن خارجی ہین دیکھو تو کیسا کینہ ہمیشہ دیو و غول کا جیسے کہ یزید دشمن تھے اولاد رسول پر یہانتک کہ وہ شریف اُس ظالم کے ظلم سے تباہ و خراب ہوگیا اور فقیہ کیطرف رو رو کے کہتا تھا کہ ٹھہرا رہ تو کم اور فرد ہوگیا اب تو ڈھول ہوجا اور پیٹ پر زخم کھایا کر اگرچہ مین شریف و لائق و ہمدم نہین ہون لیکن ایسے ظالم سے تیرے لیے کم نہین ہون تو نے مجکو اس ظالم کے حوالہ کردیا بڑی حماقت کی اسکا بہت بُرا عوض ہی قولہ شد از و فارغ بیاید کای فقیہ ✦ چہ فقیہے ای تو ننگ ہر سفیہ ✦ فتویت اینست ای ہر بریدہ دست ✦ کاندر آئی و نگوئی مر مست ✦ بو حنیفہ داد این فتوی ترا ✦ شافعی گفتست این ای ناسزا ✦ ہمچنین رخصت بخواندی از وسیط ✦ یا بدست این مسئلہ اندر محیط ✦ این بگفت و دست بردے بر کشاد ✦ دست او کین دلش را داد داد ✦ گفت حقستت بزن دستت رسید ✦ این سزائے آنکہ از یاران برید ✦ من سزاوارم باین و صد چنین ✦ تا چرا ہر یم ز یاران یکمین ✦ گوش کردم آنہمہ افسوس او ✦ بر زدم بر سر کہ شد ناموس تو ✦ زود را القصہ بسیار و بخست ✦ کرد بیرونش ز باغ و در ببست ✦ ہر کہ تنہا ماند از یاران خود ✦ ہمچنین آید مراورا حملہ بد ✦ این عبادت از برائے این حملہ است ✦ دین حملہ از صد محبت حاملہ است ✦ المعنی وسیط نام کتاب فقہ اور ایسے ہی محیط افسوس طنز و بازی و دریغ و حسرت جب وہ باغبان اُس علوی سے فارغ ہوا فقیہ کے پاس آیا کہ ای فقیہ تو کیسا فقیہ ہی تو ایسا ہی کہ سفیہ تجکو اپنا ننگ جانتے ہین ای بریدہ دست یعنے چور تیرا یہی فتوی ہی کہ تو مسلمان نے اور یہ نہ پوچھے کہ حکم اندر آنے کا ہی کیا ابو حنیفہ نے یہ فتوی تجکو دیا ہی نالائق یا شافعی نے تجھ سے کہا ہی تو نے وسیط مین

یہ اجازت پُرمعنی ہی یا بمحیط مین یہ مسئلہ ہی یہ کہا اور ہاتھ اُسپر بڑھایا اور ہاتھ نے اپنے کینہ دل کی خوب داد دی کہا تیرا حق ہی مار اور تیرا قاتو بہونچ گیا یہ سزا اُسکی ہی جو یارون سے جدا ہوا مین اُس سزا اور ایسی ایسی سو کے سزاوار ہون کہ کیون اپنے یارون سے از راہ کینہ جدا ہوا مین نے تیری بازی وطنز سنی اب سزا اپنا پیٹون کہ میرا ناموس تیرا ہوگیا تو نے مجھ سے چھین لیا اب بطور حصر فرماتے ہین کہ کہانتک قصہ کہون بہت مارا اور زخمی کیا پھر باغ سے نکال کے دروازہ بند کرلیا بس جو کوئی اپنے یارون سے الگ ہوجاتا ہی ایسے ہی حملے بد اُسپر واقع ہوتے ہین الحاصل یہ عیادت اسی ملت کیواسطے ہی اور اِس ملت سے سیکڑون محبتین پیدا ہوتی ہین یہ ملت محبتون سے عاملہ ہی الخلاف شرح بحر بعلوم بین از وسیط کی جگہ اسی لکھا ہی اور محبت کو نخست

رجوع طرف قصۂ مریض اور عیادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے

قولہ چون عیادت رفت پیغمبر بدید ✦ آن صحابی را کہ در نزعی رسید ✦ چون شوی دور از حضور اولیا ✦ در حقیقت گشتہ دور از خدا ✦ چون نتیجہ ہجر ہمراہان غم ست ✦ کے فراق روے شاہان زان کمست ✦ سایۂ شاہان طلب ہر دم شتاب ✦ تا شوی زان سایہ بہتر زا فتاب ✦ رو بخسپ اندر پناہ مقبلی ✦ بو کہ آزادت کند صاحبدلی ✦ گر سفر داری بدین نیت برو ✦ ور حضر باشد ازین غافل مشو ✦ فاختہ سان روز و شب کو کو کو ✦ گنج پنہانی ز درویشی مجو ✦ در بدر میگرد و میرو کو بکو ✦ جستجو کن جستجو کن جستجو ✦ تا توانی زاولیا رو بر متاب ✦ جہد کن واللہ اعلم بالصواب ✦ المعنی جب پیغمبر اُس صحابی کی عیادت کو گئے دیکھا کہ وہ حالت نزع کو پہونچا ہی آیندہ مقولات اُسکے جسوقت کہ تو حضور اولیا سے دور ہو تو یہ جان لے کہ درحقیقت مین خدا سے دور ہوگیا جو دنیا کے ہمراہی ہین انکی جدائی نتیجہ بخش غم کی ہی پھر شاہون کی صورت کا فراق اِس سے کیا کم ہی تو ہر دم سایہ شاہون کا جو بادشاہ معنوی ہین ڈھونڈھ اور اُسی کی جستجو مین دوڑ دوڑ پھر تا اُنکے سایہ سے تو بہتر آفتاب سے ہوجائے جا اور کسی مقبل مقبول کی پناہ مین سو امید ہی کہ کوئی صاحبدل تجکو آزاد کردے اور نجات یافتہ اگر سفر کو جاے تب بھی یہ نیت رکھ اور جو حضر مین ہی تب بھی اِس جستجو سے غافل مت ہو فاختہ کیطرح رات دن اُسکی طلب مین کو کو کہا کر تو فقیری مین طالب گنج پنہانی کا مست ہو در بدر اور کو بکو پھر اور جا اور ڈھونڈھ غرض جستجو کر پھر کتنا ہون جستجو کر جہانتک ممکن ہی اولیا سے مُنھ مت پھیر اور کوشش کر آگے اللہ خوب جانتا ہی

جانا بایزید بسطامی کا کعبہ کو اور راہ مین ایک بزرگ کی خدمت مین پہونچنا اور کہنا بزرگ کا کہ کعبہ مین ہون میرا طواف کر

قولہ سوے کہ شیخ امت بایزید ✦ از برائے حج و عمرہ میدوید ✦ او بہر شہرے کہ رفتی از نخست ✦ مرغزیان را بکردی بار جست ✦ گرد میگشتی کہ اندر شہر کیست ✦ کہ برارکان بصیرت تمکی ست ✦ گفت حق اندر سفر ہر جا روی ✦ باید اول طالب مردی شوی ✦ قصد گنجے کن کہ این سود و زیان ✦ در تبع آید تو آنرا فرع دان ✦ ہر کہ کار و قصد گندم باشدش ✦

کاو خود اندر تبع می آیدش ✤ کو بکارے برنیاید گندمی ✤ مردمی جو مردمی جو مردمی ✤ قصد کعبہ کن چو وقت حج بود ✤ چونکہ رفتی کم دیدہ شود ✤ قصد در معراج دید دوست بود ✤ در تبع عرش و ملائک ہم نمود ✤ سید الاعمال بالنیات گفت ✤ نیت خیرت بسے گلہا شگفت ✤ نیت مومن بود بہ از عمل ✤ اینچنین فرمود سلطان ازل ✤ المعنی عمرہ ایک قسم حاجیون کی عبادت کہ احرام باندھ کے مکہ سے موضع تنعیم کو کہ تین کوس پر ہے جاتے ہین اور وہان چند نفل ادا کرکے پھر مکہ کو آتے ہین اور طواف کعبہ کا کرتے ہین تمتع کہتے ہین کہ حضرت بایزید جو شیخ امت کے تھے حج و عمرہ کیواسطے گئے جس شہر مین جاتے تھے پہلے عزیزون اہل والون کی جستجو کرتے پھرتے تھے کہ شہر مین ایسا کون ہے جو ارکان بصیرت کا تمتع ہے یعنے اِس کعبہ کے جو ارکان ہین شامی یمانی عراقی حجر اسودیہ ارباب بصارت کیواسطے ہین اور جو اصحاب بصیرت ہین اُنکے چار ارکان شریعت طریقت حقیقت معرفت ہین سو اِس چار بالش کا تکیہ لگانیوالا کون ہے حق تعالی نے فرمایا ہے کہ جہان کہین سفر کو جاکے تو چاہیے کہ اول طالب کسی مرد کامل مرد ان خدا سے ہو تو قصد گنج کا کرکہ وہی مرد خدا ہے اور رہے سود و زیان یہ اُسکے تابع ہین اور اُسکے فرع خود بخود ہو رہینگے ظاہر ہے جو کوئی کھیت بوتا ہے اُسکا قصد گیہون کا ہوتا ہے بھوسہ اُسکے پیچھے ویسے ہی ملجاتا ہے کہ کام آتا ہے اگر تو کاہ بوئیگا گندم حاصل نہین ہونگے بس مرد کو ڈھونڈھنا چاہیے مرد کو پھر کہتا ہون مرد کو جب وقت حج کا ہو تو قصد کعبہ کا کر جب بقصد کعبہ جائیگا تو مکہ کو بھی دیکھ لیگا دیکھ تو معراج بہن قصد دیدار دوست کا تھا اُسکی پیروی مین عرش و ملائک بھی دیکھے حضرت سید عالم نے فرمایا ہے الاعمال بالنیات کہ نیت خیر کی بدولت بہت گل کھلتے ہین نیت مومن کی عمل سے بہتر ہوتی ہے یہ بھی سلطان ازل نے فرمایا ہے چنانچہ حدیث یہ ہے نیت المومن خیر من عملہ و عمل المنافق خیر من نیتہ و کل یعمل علی نیتہ فاذا عمل المومن علانا رئی قلبہ و رئیتہ نیت مومن کی اُسکے عمل سے بہتر ہے کیونکہ نیت اُسکی واسطے خدا کے ہے اور عمل منافق کا اُسکی نیت سے بہتر ہے اسلیے کہ عمل تو بظاہر دکھانے کو اچھا کرتا ہے لیکن باطن مین گندہ بھرا ہے اور جو کوئی مومن یا منافق عمل کرتا ہے اپنی نیت پر عمل کرتا ہے پس جب مومن کوئی عمل کرتا ہے روشن ہوتا ہے اُسکے دل مین نور اُسکی نیت کا بخلاف شرح بحر العلوم مین سلطان دول لکھا ہے مین نے دول کے بجاے ازل لکھا جو مناسب آنحضرت کے ہے بخلاف دول

حکایت پیر و مرید

قولہ خانۂ تو ساخت روزے تو مرید ✤ پیر آمد خانہ او را بدید ✤ گفت شیخ آن تو مرید خویش را ✤ امتحان کرد آن نکو اندیش را ✤ رو زن از بہر چہ کردی ای رفیق ✤ گفت تا نور اندر آید از طریق ✤ گفت آن فرعست این باید نیاز ✤ تا ازان روشنی بانگ نماز ✤ نور خود اندر تبع می آیدت ✤ نیت آن ساکن کہ آن می بایدت ✤ بایزید اندر سفر جستی بسے ✤ تا بیابد حضر وقت خود کسے ✤ دید پیرے ابقدے ہمچون بلال ✤ بود در وے فرد گفتار رجال ✤ دید نا بینا و دل چون آفتاب ✤

همچو پیلے دیده هندستان بخواب ✦ چشم بسته خفته بنید صد طرب ✦ چون گشاید آن نه بیند این عجب ✦ پس عجب در خواب روشن میشود ✦ دل درون خواب روزن میشود ✦ وانکه بیدارست دیند خواب خوش ✦ عارف ست او خاک او در دیده کش ✦ بایزید او را چو از اقطاب یافت ✦ مسکنت نمود و در خدمت شتافت ✦ پیش او نشست دمی پرسید حال ✦ یافتش درویش دهم صاحب عیال ✦ گفت عزم تو کجا ای بایزید ✦ رخت غربت را کجا خواهی کشید ✦ گفت قصد کعبه دارم از یگه ✦ گفت هین با خود چه داری زاد ره ✦ گفت دارم از درم نقره دویست ✦ نک بسته سخت بر گوشه ردی ست ✦ المعنی هندستان بخواب دیدن پیل ایسا ہی جیسے پیل راہندستان یا دادن مستی وشوش ہین لانا پیل کا مکسنت بالفتح حالت خواری کی ظاہر کرنا ہین بالکسر انیک دلکم تنیہ وزجر دویست بضم اول ویاے معروف خاص اسم دو صد ردی امالہ دادہ ایک شخ مریدنے ایک دن اپنا گھر بنایا پیر آئے اور اسکا گھر دیکھا شیخ نے اس اپنے مرید سے پوچھا اور اس نیک اندیش کا امتحان کیا کہ ای رفیق یہ روزن تونے سیمین کیون رکھا ہی کہا تا کہ کسی راہ سے آئے کہا تو ترقی ہو اسکے لیے بنانا چاہیے تو یہ قصد کر کہ اس راہ سے بانگ نماز سنے جو مراد دے نماز سے ہو کہ اسکی پیروی ہین نور خدا آئیگا تبکو نسبت اسکی کرنا چاہیے جو تجکو چاہیے ہی شعر بعد ہین سنینگا ہی طرف ذکر بایزید کے کہ بایزید سفر ہین برس سو تھے تھے تا کسی ایسے کہ پاکون پڑھنے وقت کا خفر ہو ایک بوڑھے کو کہ مثل ہلال کے خمیدہ قامت تھا اور نزدیک مزدن کی آسین موجود تھی دیکھا دیدے نا بینا تھے مگر دل ایسا روشن جیسے آفتاب دست او پر جوش ایسا کہ گویا پیل ہندوستان بخواب دیدہ آنکھین بند اور غصہ سیکڑون طرب دیکھنے والون کو عجب یہ کہ جب آنکھین کھولے تو یہ طرفہ نہ دیکھے جیسے خواب ہین بڑے بڑے عجب روشن ہوتے ہین اور دل خواب ہین ایک روزن ہوجاتا ہی جو کچھ چاہتا ہی اور خواب خوش دیکھتا ہی وہ عارف ہی یہ عارف کا حصہ ہی تو اسکی خاک کو کھون ہین لگا کر بہتا آب فراست ہین نہ بایزید سنے یہ اسکو تلقین سے یا اجز و زاری جتائی اور اسکی خدمت ہین دوڑے اسکے سامنے بیٹھے حال پوچھا اور اسکو درویش یا اور صاحب عیال بھی اسنے کہا ای بایزید کہان کا عزم ہی اور رخت سفر کہان لیجائیگا اسنے بھی وہی کعبہ کا رکھا ہون کہا تیرے پاس زاد راہ کیا ہی کہا دو سو درم نقرہ کے میرے پاس ہین دیکھ لے میری چادر کے گوشہ مین خوب مضبوط بندھے ہوے ہین قولہ گفت طوفی کن بگرد من ہفت بار ✦ وین نکو تر از طواف حج شمار ✦ وان دہما پیش من بنہ ایزاد ✦ وانکہ حج کردی دحاصل شد مراد ✦ عمرہ کردی عمر بانی یافتی ✦ صاف گشتی بر صفا بشتافتی ✦ حق آن حقیکر جانت دیدہ است ✦ کہ مرا بر بیت خود برگزیدہ است ✦ کعبہ ہر چند یکے خانہ بتست ✦ خلقت من نیز خانہ نوتست ✦ تا نکردی آن خانہ را در دے نرفت ✦ واندرین خانہ بجز آن حی نرفت ✦ چون مرا دیدی خدا را دیدہ ✦ گر دو کعبہ صدق بر گردیدہ ✦ خدمت من طاعت حضرت ست ✦ پنبہ ای کہ از من جدا ست ✦ چشم نیکو باز کن در من نگر ✦ تا نہ بینی نور حق اندر بشر ✦ کعبہ را یکبار بتے گفت یا رب ✦

گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار ✤ بایزید اکعبہ را در یافتی ✤ صد بہار و غزو صد فر یافتی ✤ بایزید آن نکتہا را ہوش داشت ✤ ہمچو زرین حلقہ اش در گوش داشت ✤ آمد ازوی بایزید اندر مزید ✤ منتہی در منتہی آخر رسید ✤ المعنی پیر نے کہا کہ سات بار میرا طواف کرلے اور اسکو طواف حج سے بہتر جان لے اور دم اپنے اے جوا در میرے سامنے رکھدے بس سمجھ لے کہ مین نے حج کرلیا اور مراد حاصل ہوگئی تجکو عمر باقی حاصل ہوئی ہی یہی تیرا عمرہ ہی اور جو تو صاف ہوگیا ہی تیرا کوہ صفا پر دوڑنا ہی قسم ہی اُس حق کی جسنے تیری جان پر نظر ڈالی ہی کہ اُسنے مجکو اپنے بیت پر برگزیدہ کیا ہی کعبہ اگرچہ اُسکے احسان ذکوئی کا گھر ہی مگر میری خلقت بھی اُسکے بھید کا گھر ہی جتنک کعبہ کے گرد نہین پھرتا ہی اُسکے اندر نہین جاتا اُسکو داخل کہتے ہین اور میرا یہ دہ گھر ہی سو اُس حی و قیوم کے اُسکے اندر کوئی نہین گیا تو نے مجکو دیکھا گویا خدا کو دیکھا اور کعبہ صدق کا طواف کیا چنانچہ حدیث قدسی ہی الانسان سری و انا سرہ الانسان سری انا سرہ یعنی انسان میرا بھید ہی مین اُسکا بھید ہون میری خدمت طاعت و حمد خدا کی ہی ہرگز مت خیال کرنا کہ حق مجھ سے جدا ہی جیسا کہ حدیث قدسی ہی لا یسعنی ارضی و لا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن نہین سما سکتی ہی مجکو زمین میری نہ آسمان لیکن سما لیتا ہی مجکو دل میرے بندہ مومن کا اچھی طرح آنکھین کھول کے مجکو دیکھ تو بشر ہین نور حق کا پائے کعبہ کو اللہ تعالی نے ایکدفعہ یعنی کہا ہی یعنی ان تحج یعنی لطائفین اور مجکو ستر دفعہ یا عبدی کہا ہی اے بایزید تو نے کعبہ کو پالیا سیکڑون بہار اور عزت و فر تجکو حاصل ہوئے بایزید نے یہ سب نکتے اپنے ہوش مین رکھے اور مثل زرین حلقہ کے زیب گوش کیے اُس پیر سے بایزید کو بڑی مزید ہوئی کہ منتہی در منتہی کی بلندی کے آخر پہونچے

جاننا پیغمبر کا کہ سبب رنجوری اُس شخص کا گستاخی سے تھا

قولہ چون پیمبر دید آن بیمار را ✤ خوش نوازش کرد یار غار را ✤ زنده شد چون او پیمبر را بدید ✤ گویی آن دم مرده آفرید ✤ گفت بیماری مرا این نجت داد ✤ کامد این سلطان برمن با مداد ✤ تا مرا صحت رسید و عافیت ✤ از تق و دم این شه بے حاشیت ✤ ای نجسته رنج بیماری و تب ✤ ای مبارک درد و بیداری شب ✤ نک مراد پیری از لطف و کرم ✤ حق چنین رنجوریے داد و ستم ✤ در دلشتم داد تا من ہم زخواب ✤ بر جہم ہر نیم شب لابد شتاب ✤ تا شبیم حلقہ شب چون گاومیش ✤ در دہانجیب حق از لطف خویش ✤ زین شکستن رحم شاہان جوش کرد ✤ دوزخ از تہدید شان خاموش کرد ✤ رنج گنج آمد کہ رحمتہا در وست ✤ مغز تازہ شد چو نجز اشید پوست ✤ ای برادر موضع تاریک و سرد ✤ صبر کردن بر غم و سختی در وہ ✤ چشمہ حیوان و جام ہستیست ✤ کان بلندیہا ہمہ در پستیست ✤ آن بہاران مضمرست اندر خزان ✤ گنج زر ہاست این خزان مگریزان ✤ ہمرہ غم باش و با دلشت بساز ✤ می طلب در مرگ خود عمر دراز ✤ انچہ گوید نفس تو کانجا بدست ✤ گوش او چون کار دہندہ آمدست ✤ تو خلافش کن کہ از پیغمبران ✤ اینچنین آمد وصیت در جہان ✤ گوش در کار رہا واجب شود ✤ تا پشیمانی در آخر کم بود ✤ المعنی جب پیغمبر نے اُس بیمار کو دیکھا اور اُس یار غار پر بڑی نوازش فرمائی

اُسنے جو پیغمبر کو دیکھا زندہ ہوگیا ایسا کہ گویا اسی وقت اُسکو پیدا کیا ہی کہا یہ بخت مجکو بدولت بیماری کے ملا کہ ایسے سلطان صبح ہی میرے پاس آئے تو مجکو صحت و عافیت حاصل ہوئی ایسے بادشاہ کے آنے سے جو بے خدمتگار و بے شاگرد پیشہ کے ہین آہ رنج اور بیماری و تپ تو کیسی مبارک ہی اور آہ مبارک درد و بیداری شب اِس پیری ہین دیکھ تو حق تعالی نے اپنے لطف و کرم سے ایسی رنجوری و بیماری دی مجکو درد پشت کا دیا تو مین بھی آدھی رات کو خواب سے درد کے مارے ضرور و شتاب اُٹھون اور بھینس کیطرح تمام رات نہ سوؤن اسلیے مجکو حق تعالے نے درد دیے اسواسطے کہ شکستن سے بادشاہون کا رحم جوش مین آیا ہی جنکی تہدید سے دوزخ بھی بجھ گیا ہی رنج کو گنج اسی سبب سے کہا ہی کہ آہین تحتین مین دیکھ تو پوست دور ہو جاتا ہی تو مغز تازہ ملتا ہی جیسے خزان مین پت جھاڑ کے بعد تازہ برگ و بار و گل و غنچہ آہی بھائی جو موضع تاریک و سرد ہین اور غم اور سستی و درد کے اُنپر صبر کرنا شاکی نہوا چشمۂ حیوان جام ہستی کے پیتا ہین کسواسطے کہ ایسی علو و بلندیان انھین پستیون مین ہین آور یہ بہار اسی خزان مین چھپی ہی تو اسکو خزان مت جان یہ خزان بہار ہی اِس سے مت بھاگ تو ہمیشہ غم کا ساتھی بن اور وحشت سے موافقت رکھ اور اپنی مرگ ہی مین عمر دراز ڈھونڈھتا وہ اسی مین عمر جاودانی ہی نفس تیرا جس موقع کو بد بتائے تو اُسکی ہر گز مت سُن اُسکی ضد ہمیشہ ہر بات مین کر اور ہمیشہ خلاف ہی اُسکے عمل مین تاکہ جہان مین پیغمبرون سے یہی وصیت چلی آتی ہی تو جانتا ہی کہ مشورت سب کامون مین واجب ہی کہ آخر مین پشیمانی نہین ہوتی قولہ سیعہا کردہ بسیار انبیا ٭ تا کہ گردان شد بر این سنگ آسیا ٭ نفس منجواہد کہ تا ویران کند ٭ خلق را گمراہ و سرگردان کند ٭ گفت امت مشورت با کہ کنیم ٭ انبیا گفتند با عقل سلیم ٭ گفت اگر کودک در آید یا زنے ٭ کو ندارد عقل در اے روشنی ٭ گفت با او مشورت کن انچہ گفت ٭ تو خلاف آن کن و در راہ افت ٭ نفس خود را زن شناس از زن بتر ٭ زانکہ زن جزو ست و نفست کل شر ٭ مشورت با نفس خود گر میکنی ٭ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی ٭ گر نماز و روزہ میفرماید ت ٭ نفس مکار ست مکری زائدت ٭ مشورت با نفس خود اندر فعال ٭ ہر چہ گوید عکس آن باشد کمال ٭ بر بنائے بادی و استیزاد ٭ روبر یاری بگیر آمیزاد ٭ عقل قوت گیرد از عقل دگر ٭ پیشہ گر کامل شود از پیشہ گر ٭ من ز مکر نفس دیدم چیزہا ٭ کو ببرد از سحر خود تمیزہا ٭ دعدہا بدہد ترا تازہ بدست ٭ کو ہزاران بار آنہا را شکست ٭ عمر اگر صد سال خود مہلت دہد ٭ اوت ہر روزے بہانہ نو نہد ٭ گرم گوید وعدہاے سرورا ٭ جاودہ مردے بہ بندد مر ورا ٭ المعنی اے پسر بکسر ہمہ امام بڑی بڑی کوششین انبیا نے فرمائی ہین تب یہ سنگ آسیا جو نفس ہی اُنکی کوشش کے موافق پھرا ہی نفس چاہتا ہی کہ تجکو ویران کرے اور مخلوق کو گمراہ و سرگردان بنائے امت نے پوچھا کہ ہم مشورہ کسکے ساتھ کرین انبیا نے کہا اپنی عقل سے جو تمھاری امام و پیشوا ہی کہا اگر لڑکا یا کوئی عورت آجائے کہ اُنکو تو عقل و رائے روشن سے بہرہ نہین ہی کہا مشورہ تو اُنسے بھی کرلیکن یہ جو کچھ کہین اُنکے خلاف کی راہ مین چل اُنکی راہ مین مت پڑ ایسے ہی تو اپنے نفس کو بھی زن جان بلکہ زن سے بتر اس واسطے کہ زن جزو ہی اور نفس کل

شر تو اپنے نفس سے جو مشورت کرتا ہی وہ ناچیز جو کچھ کہے اُسکے خلاف کر اگر نماز و روزہ کے واسطے تجھ سے کہے تو جانیو کہ یہ مکار ہی کوئی مکر پیدا کریگا جملہ فعلون مین اپنے اگر نفس سے مشورت کرے تو کمال اُسکا یہی ہی کہ جو کچھ وہ کہے اُسکے برعکس کر اور یہ نفس ایسی غالب شی ہی کہ نہ تو اِس سے برآئیگا نہ اِسکی لڑائی سے پس بہتر یہ ہی کہ کسی یار کے پاس جاوے اُسکی آمیزش اختیار کر ظاہر ہی کہ ایک عقل سے دوسری عقل کو قوت ہوتی ہی جیسے ایک پیشے والے سے دوسرا پیشہ والا کامل ہوتا ہی مین نے کہ نفس سے ایسی ایسی چیزین دیکھی ہین کہ وہ اپنی سحر کاری سے نیک و بد مین تمیز ہی نہین ہونے دیتا تازے تازے وعدے بجھ سے کرے اور اُنھین کو ہزارون بار توڑے یہ ایسا بہانون والا ہی کہ اگر تیری عمر تجکو سو برس مہلت دے تو وہ تجکو روزمرہ نئے ہی بہانے دیگا وعدے اِسکے سب سر دین لیکن تجھ سے کیسے گرما گرم کریگا اور ایسے جادو جنسے مرد کی مردی باندھ دے اکثر جادوگر مردی باندھ دیتے ہین جیسے چشم بندی اور زبان بندی بس جیسے مردی باندھ دینے سے آدمی نامرد ہوجاتا ہی عورت کے کام کا نہین رہتا یہ بھی کیسا ہی مرد مردانہ راہ خدا کا ہو اُسکو عاجز کردیتا ہی کوئی مرد انکی اُسکی نہین چلنے دیتا قولہ ای ضیاء الحق حسام الدین بیا ✤ کہ نہ رویدبے تو از شورہ گیا ✤ از فلک آید نخچہ شاید روید ✤ از نفرین دل آزردہ ✤ این قضا را ہم قضا داند علاج ✤ عقل خلقان در قضا لنگست و کاج ✤ از دہا گشت ست آن مار سیاہ ✤ آنکہ کرمی بود افتادہ براہ ✤ از دہا و مار اندر دست تو ✤ شد عصا ای جان موسیٰ مست تو ✤ حکم خدا لا تخف داد ت خدا ✤ تا بدست ت از دہا گردد عصا ✤ مین بدیہ فنا ای بادشاہ ✤ صبح تو بکشاز شبہاے سیاہ ✤ دوزخی افروخت بر دے دم فسون ✤ ای دم تو از دم دریا فزون ✤ بحر مکاریست و نبودہ کفے ✤ دوزخست از مکر نبود تفے ✤ زان نماید مختصر در چشم تو ✤ تا زبون بینی و جند چشم تو ✤ ہمچنانکہ لشکری انبوہ بود ✤ مر پیمبر را بچشم اندک نمود ✤ تا بر ایشان زود پیمبر بخیط ✤ در فزون دیدی ازان کردی خند ✤ آن عنایت بود فضل ایزدی ✤ احمد اورا نہ تو بدل بیشدی ✤ کم نمود او را د اصحاب ورا ✤ آن جہاد ظاہر و باطن خدا ✤ تا میسر کرد بسرے رابدو ✤ تا زعسری او نگردانید رو ✤ کم نمودن مر درا پیروز بود ✤ کہ حشش یار و طریق آموز بود ✤ و انکہ حق پشتش نباشد در ظفر ✤ وا ے اگر گربہ اش نماید شیر نر ✤ وا ے گر صد رایکے بیند ز دور ✤ تا بچالش اندر آید از غرور ✤ زان نماید ذو الفقارے حربۂ ✤ زان نماید شیر نر چون گربۂ ✤ تا دلیر اندر فتد احمق بجنگ ✤ و اندر آرد شان بدین حیلت بہ چنگ ✤ المعنی کاج اعوج المعنی کاش کہ کلمہ تمنا و افسوس کا ہی وسیلے بسری بالضم و الف مقصورہ آسانی اور علی ہذا عسری تنگی آب مولانا رح مخاطب بضیاء الحق حسام الدین مین شعر بشکایت نفس کہ ای ضیاء الحق حسام الدین تو آگہ بے تیرے تجھ شورہ زمین مین گیاہ نہین جم سکتی یعنے تجھ سے کچھ نہین ہوسکتا فلک سے تو ایک پردہ لٹکا ہوا ہی کچھ معلوم نہین ہوتا کہ اس پردے کی آڑ سے کیا ظہور کریگا اور کون سے دل آزردہ کے حق مین کیا کام نفرین بننا ہی کسواسطے کہ یہ مکر نفس کے بھی قضا سے ہین اور قضا کے علاج قضا ہی جانے مخلوق کی عقل قضا مین کج و افسوس ہی آپ وہ مار سیاہ جو ایک کپڑے کے مثل راہ پر پڑا رہتا تھا اژدہا ہوگیا تو وہ ہوا ای جان

موسی تجھیر مست کہ مار و اژدہا تیرے ہاتھ مین عصا ہوگئے اور خدا نے تجکو حکم خذ ہا ولا تخف سنعیدہا سیرتہا الاولی اٹھاے او ڈرے مت ابھی ہم اسکو اگلی سیرت پر لوٹائے دیتے ہین یعنے اژدہاے پھر عصا کر دینگے کہ تیرے ہاتھ مین بھی اژدہا عصا ہوتا ہے تب موسی اب اے بادشاہ ید بیضا یعنے کرامت اپنی ظاہر کر اس اندھیری راتون کر نفسانی مین سے صبح نئی ظاہر کر ایک دوزخ بھرا ہوا ہے اسپر منتر پھونک اسلیئے کہ تیرا دم دریا سے زیادہ ہے یہ ایک دریا مکار ہے کہ آپکو جھاگ جیسا دکھاتا ہے اور ایک دوزخ مکر کا ہے کہ ایک تف ظاہر کیے ہوے ہے اس سبب سے آپ کو تیری آنکھ مین مختصر دکھایا ہے تو اسکو حقیر سمجھے اور غصہ تیرا جنبش مین آیا جیسے کہ ایک لشکر انبوہ تھا اور تیمیر کی آنکھ مین تھوڑا معلوم ہوا تو جنبش ہوکے تیمر نے حملہ کیا اگر زیادہ دیکھتے تو اس پر نہ پڑتے پس یہ تو اوپر عنایت فضل ایزدی کی تھی اور کہا کہ اے اگر تم اس بہت لشکر کو قلیل دکھاتے تو تو مدد نہ ہوتا جیسا کہ اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلاً ولو اراکھم کثیرا لفشلتم ولتنازعتم فی الامر ولکن اللہ سلم انہ علیم بذات الصدور یعنے جس وقت کہ دکھایا تجھے اللہ نے حالت نوم مین ان کافرون کو سو ہوتے ہوے مین تھے قلیل اور اگر وہ تجھے تیری آنکھ کو کثیر ہراینہ پریشان ہوتے تم اور جھگڑا کرتے تم اوسکے معاملہ مین لیکن اللہ تعالی نے سلامت رکھا ہر شر کی جو کہ چاہتے تھے اور اللہ تعالی سینے کے بھیدون سے خبردار ہے سو ہوتا ہے مین کہ اول سبب سے کہ آنحضرت اور اسکے اصحاب اس لشکر کون کو دیکھ کے بدل اللہ جانے ہوے تھے پس اللہ نے دکھایا اور جہاد ظاہر کر جہاد باکفار اور باطن کر جہاد با النفس ہر اپنے حصل کر دیا چنانچہ فرمایا اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا یعنے قلیل کر دیا تجھے اللہ نے اور اگر ان کو دکھاتا تجھے کثیر تو ضعیف ہوجاتے تم اور جھگڑا کرتے تم اوسکے جیسا تم نے ذکر کیا اور قلیل کیا تمکو انکی آنکھون مین تا جاری کرے اللہ ایک امر کو جو پہلے سے مقرر کیا ہوا ہے جو ہونیوالا ہے یعنے حصل در آسمان و زمین اور اس شے سے جو عمری ہے یعنی سختی و تنگی اس سے خبردار ہے پس یہ تم دیکھتا ہے کہ تیمر مین برکت تھا یہ تو حق تعالی انکا یار و مددگار اور طریق آموز تھا اور حق تعالی فتح و نظفر مین پشت و پناہ ہوا یہ افسوس ہے اوپر جسکو تیمر زبانی معلوم ہوا اور واسے اوپر جو سو کو دور سے ایک دیکھے تو ضرور کی بات اسپر قیاس کرے اور دوا لفقاری حربہ عمل مین لائے اس سبب سے کہ سو کو ایک اور شیر نر کو گربہ دکھاتا ہے اسی سے واسطے کہ مین آسکے حملہ نہ کرنے لگے اور دلیرانہ آئین گھسے اور اس حیلہ سے دشمنون کے چنگل مین پھنسے انتہا شد شرح بحر العلوم مین کے بہت دکھائے متن مین لکھا ہے اور اسکی شرح کی عبارت سے بہت معلوم ہوتا ہے دوسری دانست مین گو دونون کلام ہون یعنی اول کے تو کچھ عجب نہین کہ نسبت کج کے سبب لشکر کے قلیل ہو قتال قولہ تا چہ باشد خویش باشد آمدہ ۔ آن فلیوان جانب لشکر ۔ گاہ برگے مینماید تا تو زود بہ پندگنی او را برانی اندیشہ بود یا ایمن کہ آن لشکر کوہ ہیبت کندہ است ۔ زو جہان گریان و او در خندہ است ۔ مینماید تا بہ کعب این آب جو ۔ صد چو عج عج بحر غرق شد آن ہ ۔ مینماید موج خوش تل مشک ۔ مینماید نعرہ دریا خاک خشک ۔ خشک دید آن بحر را فرعون کور ۔

تا در در اندازد مستی و شور ✤ چون در آمد در تگ دریا فتاد ✤ زانکه چشمش زاصل نابینا فتاد ✤ دیده بینا از لقای حق شود
حق کجا هم زهر احمق شود ✤ قند بیند خود شود زهر قتول ✤ راه بیند خود بود آن بانگ غول ✤ ای فلاک در فتنهٔ آخر زمان
تیز میگردی بده آخر امان ✤ خنجر تیز تو اندر قصد ما ✤ نیش زهر آلودهٔ در فصد ما ✤ ای فلک از رحم حق آمور رحیم ✤
بر دل موران مزن چون مار زخم ✤ حق آنکه چرخهٔ چرخ ترا ✤ کرد گردان برفراز این سرا ✤ که دگرگون گردی و رحمت
کنی ✤ پیش ازان کز تیغ مارا برکنی ✤ المعنی فلیوان بیهوه و احمق یلف بالضم منه بند کرکے بزور ہوا نکالنا کعب
بالفتح ہندی نخنه قتول بفتح مبالغه قاتل موافق اسی کے کہ دشمنون کے پنجہ مین پھنسے فرماتے ہین کہ تا وہ احمق بیہودہ
اپنے پانون آپ آتشکدہ کیطرف کہ وہی نفس ہی آئے تجکو کاہ برگ بناکے آپکو دکھاتا ہی تو تو جلدی یلف کرکے
اپنے وجود سے نکالدے اور کچھ مشکل نجانے لیکن تو خبردار ہو کہ اس کاہ نے بڑے بڑے پہاڑ اکھیڑے ہین اور تمام
جہان اسکا رونا رو تا ہی اور یہ ٹھٹھے مارتا ہی اس آبجو کو اپنے تخنون تک دکھاتا ہی اور عوج بن عنق جیسے سیکڑون اسکے
غرق کیے ہوے ہین کہتے ہین یہ عوج ایک شخص طویل القامت تھا طوفان نوح کا اسکی کمر تک تھا حضرت موسی
نے عصا اسکے ٹخنے پر مارا تھا اسکے صدمہ سے گر کے مرا یہ وہ مکار ہی کہ اسکی موج خون تو وہ مشک کا معلوم ہوتی
ہی اور یہ قعر دریا کو خشک دکھاتا ہی جس قعر دریا کو فرعون اندھے نے خشک دیکھا اور مستی و شور سے گھوڑا اسمین
ہانک دیا جب اسمین گھسا تو تک دریا مین پڑ گیا اس سبب سے کہ آنکھین اسکی اصل سے اندھی تھین آنکھین تو روشن
اللہ کے دیدار سے ہوتی ہین اور حق احمقون کا ہمراز نہین ہوتا دیکھنے والا تو مثلاً بظاہر قند دیکھتا ہی اور وہ بڑا زہر
قاتل ہوتا ہی اور دیکھنے والا راہ دیکھتا ہی اور وہ آواز غول کی ہوتی ہی آب فلک کیطرف مخاطب ہین بنظر اسکے اسباب
ہونیکے اور اوپر بھی کہا ہی از فلک آویختہ الخ یعنے ای فلک وہ فتنہ جو آخر زمانہ کا مشہور ہی تو ابھی اسمین تیز پھر رہا ہی آخر
کچھ تو امان دے خنجر تیرا ہمارے خون پر تیز ہی اور نیش زہر آلودہ ہماری فصد کو موجود ای فلک خدا تعالی رحم والا ہی
جسنے تجکو پیدا کیا تو اسی کے رحم سے رحم سیکھ ہم مور ضعیف ہین ہمارے دل پر سانپ کا سا زخم مت مار تجکو قسم اسکی
جسنے تیرے چرخهٔ چرخ کو اس فانی سرا دنیا کے سر پر پھرایا ہی کہ اب اپنی گردش کو بدل دے اور مجھ پر رحمت کر قبل اس
سے کہ ہماری جڑ کو کھودے الخلاف شرح بحر العلوم مین مستی و زور لکھا مین زور کی جگہ شور اچھا جانتا ہون اسواسطے
کہ محل زور کا نہین ہی ای فلک در فتنه اس شعر کے دونون مصرعون کے آخر آخر زمان لکھا ہی مین جانتا ہون مصرعه
آخر مین امان ہی قوله حق آنکه دانگی کردی نخست ✤ تا نهال مازخاک و آب رست ✤ حق آن شه که ترا صاف آفرید
کرد چندان مشغله در تو پدید ✤ آنچنان معمور و باقی داشتت ✤ تا که دهرے از ازل پنداشتت ✤ شکر داستیم
آغاز ترا ✤ انبیا گفتند آن راز ترا ✤ آدمی داند که خانه حادث ست ✤ عنکبوتے نے که در وے عابث ست ✤
پشه کے داند کہ این باغ از کیست ✤ گو بهاران زاد و مرگش در دیست ✤ کرم کاندر چوب زاید سست حال ✤ کے بداند

چوب را وقت نہال ❊ در بداند گرم از ما میتش ❊ عقل باشد گرم باشد صورتش ❊ عقل خود را مینماید رنگہا ❊ چون پری در دست زان فرسنگہا ❊ از ملک بالاست چہ جای پری ❊ تو مگس پری بہ پستی میپری ❊ گرچہ عقلت سوے بالا می پرد ❊ مرغ تقلیدت بہ پستی میچرد ❊ علم تقلیدی وبال جان ماست ❊ عاریہ ہست دنا شستہ کان ماست ❊ زین خرد جاہل ہمی باید شدن ❊ دست در دیوانگی باید زدن ❊ ہر چہ بینی سود خود زان میگریز ❊ زہر نوش و آبجیوان را بر بریز ❊ ہر کہ بستاید ترا دشنام دہ ❊ سود و سرمایہ بمفلس وام دہ ❊ ایمنی بگذار و جاے خوف باش ❊ بگذر از ناموس و رسوا باش فاش ❊ آزمودم عقل دور اندیش را ❊ بعد ازین دیوانہ سازم خویش را ❊ المعنی پھر کہتے ہین قسم تجکو اُس دایہ پن کی جو ابتدا سے تو نے ہماری کی ہی یعنے جب سے نہال ہمارے وجود کا خاک و آب سے جما ہی اور قسم تجکو اُس شاہ کی جس نے تجکو ایسا صاف پیدا کیا اور اسقدر مشغلین تجھ مین ظاہر کین اور ایسا معمور و باقی تجکو رکھا کہ فرقہ دہری نے تجکو ازل سے جانا کہ جو بے ابتدا ہی یعنے موجد تیرا کبھی کو سمجھا مگر شکر کہ ہمنے تیرے آغاز کو جانا کہ ہمسے انبیا نے تیرا راز بیان کیا جو آدمی ہین وہ جانتے ہین کہ یہ خانہ حادث ہی اسی نو پیدا اور اُسکا موجد و مبدع حق تعالی ہی اور جو آدمی نہین ایک ناچیز عنکبوت ہی کہ مراد دہری سے ہی وہ اسمین فعل عبث کر رہا ہی بتاتا ہی کہ ازلی ہی پشہ باغ کو کیا جانے کہ یہ کیسے ہی اسلیے کہ وہ بہار مین پیدا ہوا اور مرگ بھی اسکی اسی مین ہی لکھی جب سست حال ہو جاتی ہی یعنے گھن جاتی ہی تو اسمین کیڑا پیدا ہو جاتا ہی وہ اُسکے زمان نہال و ترو تازگی کو کیا جانے اور جو وہ کیڑا اُسکی ماہیت کو جانے تو وہ عقل ہی بصورت کرم کے عقل آپ کو رنگ برنگ ظاہر کرتی ہی لیکن اُس رنگ سے پری کیطرح کوسون دور ہوتی ہی رنگ اور ہی ذات عقل اور ہلکہ پری کیا چیز ہی عقل فرشتہ سے بھی بالا ہی لیکن تو مگس پرہی جو پستی مین اُڑتا ہی بسبب حرص کے جو مگس کو ہوتی ہی اگرچہ عقل تیری بالا سیر ہی لیکن مرغ تقلید تیری کا پستی مین چرتا ہی یہ علم تقلیدی ہماری جان کا وبال ہی عاریت ہی ہماری کان کا جما ہوا اور بیٹھا ہوا نہین ہی ہم تو کہتے ہین ایسی خرد سے جاہل ہونا چاہیے اور دیوانگی سے تمسک کرنا بہتر ہی جو بات اپنے فائدہ کی سمجھے اُس سے بھاگتا رہ زہر پی نے آبجیوان کو پھینکدے جو کوئی تیری تعریف کرے تو اُسکو گالی دے اور جو کچھ سود و سرمایہ تیرے پاس ہی مفلس کو قرض دیدے امن کی جگہون کو چھوڑ دے خوف کی جگہون مین رہا کر ننگ و ناموس سے الگ ہو اور برملا رسوا بن مین نے عقل دور اندیش کو خوب آزما دیکھا اب آیندہ مین آپ کو دیوانہ بناؤنگا بخلاف شرح بحر العلوم مین کان ماست کو گان بکاف عجمی لکھا ہی

عذر کرنا دلقک کا سید سے کہ تو نے فاحشہ سے کیون نکاح کیا

دلقک گفت با دلقک سید اجل ❊ فجبہ را خواستی تو از تجمل ❊ با من این را بازمی بایست گفت ❊ تا مت میکردم چنین کار زشت گفت نہ مشورہ صلاح خواستم ❊ فجبہ گشتند و زغم من کاستم ❊ خواستم این فجبہ را با معرفت ❊

تا بہ بینیم چون شود در عاقبت ✤ عقل را ہم آزمودم من بسے ✤ زین سپس جویم جنان را مرشدے ✤ المعنی شرح بحر العلوم مین لکھا ہی دلقک شخص زندہ پوش دسید اجل سردار بزرگ یا دلقک نام مسخرۂ شاہ ترند جسکا نام سید اجل تھا جنان بفتح دل و بکسر جنت سید اجل نے ایک رات دلقک سے کہا کہ تو نے جلدی کرکے ایک قحبہ کو کرلیا تجھے مجھ سے کہنا چاہیے تھا تو مین تجکو کسی مشورہ سے جفت کر دیتا کہا مین نے تو مشورہ لین سب قحبہ ہوگئین اور مین غم سے گھلا اب مین نے اس قحبہ کو پہچان کے کیا ہی دیکھون اسکا انجام کیا ہوتا ہی اب مقولہ مولانا کا ہی کہ مین نے بھی عقل کو بہت آزمایا چنانچہ اوپر بھی فرمایا ہی آزمودم عقل الخ اب بعد اسکے دلکو مرشد ڈھونڈھونگا

حیلہ سے گفتگو مین لانا شیخ بہلول کو ایک سائل کا جنھون نے آپکو دیوانہ ظاہر کر رکھا تھا

قولہ آن یکے میگفت خواہم عاقلے ✤ مشورت آرم باو در مشکلے ✤ آن یکے گفتش کہ اندر شہر ما ✤ نیست عاقل غیر آن مجنون نما ✤ برزنی گشتہ سوارہ نک فلان ✤ میدواند در میان کو دکان ✤ گوے میبازد بر ذران و شبان ✤ در جہان گنج نہان جان جہان ✤ صاحب رایست و آتش پارۂ ✤ آسمان قدرست و اختر بارۂ ✤ فراد کردیبان را جان شدست ✤ او درین دیوانگی پنہان شدست ✤ لیک ہر دیوانہ را جان نشمری ✤ سرمنہ گو سالہ را چون سامری ✤ چون ولی آشکارا با تو گفت ✤ صد ہزاران غیب و اسرار نہفت ✤ مر ترا آن فہم و آن دانش نبود ✤ واندانستی تو سر گین راز عود ✤ از جنون خود را و ے چون پردہ ساخت ✤ مرد را ہی کو دکی خواہی شناخت ✤ گر ترا باز ست آن دیدۂ یقین ✤ زیر ہر سنگے یکے سر نہنگ بین ✤ پیش آن چشمیکہ باز و ہبرست ✤ ہر گلیمے را کلیمے دربرست ✤ مرد لی را ہر دلی شہرہ کند ✤ ہر کرا او خواست با بہرہ کند ✤ کس نداند از خرد او را شناخت ✤ چونکہ او مر خویش را دیوانہ ساخت ✤ چون بدزد و وزد بینا رخت کور ✤ ہیچ یابد زر در او در عبور ✤ کو نشناسد کہ زر او کہ بود ✤ گرچہ خود بر وے زند زر عنود ✤ چون گزد سگ گور صاحب زندہ را ✤ کے شناسد آن سگے درندہ را ✤ المعنی بارہ بیاے موحدہ اسپ گردبی بہ رائے مشدد فرشتۂ مقرب سادات الملائکہ عبور مطلق گذرنا کسی راہ سے عنود برخلاف کام کرنیوالا در صورت فتح عین کے اسم فاعل اور در صورت ضمہ مصدر ایک شخص کہتا تھا کہ مین ایک عاقل کا طالب ہون کہ ہر مشکل مین اُس سے مشورت کیا کرون ایک نے کہا ہمارے اِس شہر مین سوا اُسکے جس نے آپکو دیوانہ بنا رکھا ہی کوئی نہین ہی اور وہ یہ فلان شخص ہی سوار ہی جو ترکون مین ہی کا گھوڑا دوڑا رہا ہی اور رات دن انمین گیند کھیلتا ہی اور جہان مین مثل گنج کے چھپا ہی اور جان جہان ہی گویا جہان اِس سے قائم ہی یہ صاحب رائے ہی اور آگ کا ٹکڑا اور آسمان قدر اور اختر بارہ یعنے سبع سیارے اِسکے اسپ رہوار اُسکی خوبی و زیبائی کروبیون کی جان ہوئی ہی اور وہ اِس دیوانگی مین چھپا ہوا ہی آپ مقولات مولانا کے ہین کہ ہر دیوانے کو جان کروبیون کی مت جان گوسالہ کے سامنے سامری کیطرح سرمت رکھ جبکہ کسی نے ظاہر تجھسے لاکھون غیب و اسرار پوشیدہ کے سو اسطے ایسی سمجھ اور دانش تجکو کہان تھی کہ تو گوبر اور عود کو پہچانتا اور

اُسمین تمیز کرتا جب ولی نے اپنے اوپر جنون کا پردہ ڈال لیا تو اہی اندھے تو اُسکو کب پہچان سکیگا اگر تیرے دیدے یقین کے کھلے ہین تو ہر سنگ کے نیچے ایک سر ہنگ دیکھیگا یعنے سردار لشکر کیسواسطے کہ ہنگ بمعنی لشکر کے ہی اور سر بمعنی سردار ایسے ہی جو آنکھ کہ کشادہ اور رہبر ہی وہ ہر کمل کی بغل مین ایک کلیم سمجھتا ہی جو لقب حضرت موسیٰ کا تھا ہر ولی کو ولی مشہور کرتا ہی کہ وہ جسکو چاہتا ہی باہرہ کرتا ہی اُسکو عقل سے کوئی نہین پہچان سکتا اسلیے کہ اُسنے تو اُنکو دیوانہ بنا رکھا ہی اگر کوئی دزد بینا اسباب کسی اندھے کا چرائے تو اندھا بھلا دزد کو کسی رہگذر مین کچھ نہین جان سکیگا اندھا کیا جانے کہ چور اُسکا کون تھا اگرچہ چور خود اسی پر حملہ کرے ایسے ہی جب کسی اندھے فقیر کو کتا کاٹے تو اندھا اُس کُتے درندہ کو کیا پہچانے گا **الخلاف** شرح بحر العلوم مین دو شعر جو مین نے اِس حکایت کے اول مین لکھے ہین حکایت صدر مین شامل کیے ہین اور بعد سرخی کے اِس شعر سے برنے گشتہ سوارہ الخ مصدر کیا ہی کہ ٹھیک نہین معلوم ہوتا مجکو تو قابل تصدیر وہی معلوم ہوے اسواسطے صدر اِس حکایت مین نقل کیے

حملہ کرنا سگ کا اندھے فقیر پر

قولہ یک سگے در کوے برکورے گدا ✦ حملہ ے آورد چون شیر وغا ✦ سگ کند آہنگ درویشان بخشم ✦ در کشندہ خانک درویشان بخشم ✦ کور عاجز شد زبیم بانگ سگ ✦ اندر آمد کور در تعظیم سگ ✦ کاہی امیر صید واہی صید شکار ✦ دست دست تست از من دست دار ✦ کز ضرورت دم سگ را آن حکیم ✦ کرد تعظیم و لقب دادش ادیم ✦ گفت ادیم از ضرورت اہی اسد ✦ از تو من لاغر شکارے کی رسد ✦ گو بمیگیر ندیارانت بدشت ✦ کو بمیگیری تو در کوچہ بگشت ✦ گو بجو ئید یارانت بصید ✦ کو بمیجوئی تو در کوچہ بکید ✦ آن سگ عالم شکار گور کرد ✦ وین سگ بے مایہ قصد کور کرد ✦ علم چون آموخت سگ رست از ضلال ✦ میکند در بیشہ ہا صید حلال ✦ سگ چو عالم گشت شد چالاک ذہنہ ✦ سگ چو عارف گشت شد اصحاب کہف ✦ سگ شناسا شد کہ میر صید کیست ✦ ایخدا آن نور اشناسند چیست ✦ کو نشناسند از بخشمی ست ✦ بلکہ از جہل ست و از پر خشمی ست ✦ نیست خود بے چشم تر کو راز زمین ✦ این زمین از فضل او شد خصم بین ✦ نور موسی دید و موسی را نواخت ✦ خسف قارون کرد و قارون را گداخت ✦ جف کرد اندر ہلاک ہر دغے ✦ نعم کرد از حق کہ یا ارض ابلعے ✦ آب و خاک و باد نار باشرر ✦ بیخبر با ما و باحق باخبر ✦ بالعکس آن زغیر حق خبیر ✦ بیخبر از حق با چندین نذیر ✦ لاجرم اشقفن منہا جملہ شان ✦ کند شد زآمیز جوان جملہ شان ✦ المعنی زمف بالفتح سبک ہونا و وڑنا خسف بالفتح زمین مین گھسنا جف بالفتح زلزلہ اور سخت ہلنا زمین کا فرماتے ہین کہ ایک کتا ایک گلی مین ایک اندھے فقیر پر ایسے حملے کرتا تھا جیسے شیر لڑائی مین شور و غوغا کے ساتھ کرتا ہی کتے تو اکثر غصہ سے قصد درویشون کا کرتے ہین اگرچہ اہ انکی خاک کو آنکھون مین لگائے جب یہ اندھا اِس کتے کی آواز سے عاجز ہوا تو اب اُسکی تعظیم و بڑائی کرنے لگا کہ اہی امیر شکار کے یعنے شکار کرنیکے اور شکار کے شکار اہی عاشق شکار کے غلبہ از ظفر تیرے ہی دست قوت مین ہی تو جیتا مین ہون مجکو جانے دے

اور ضرورت کی وجہ سے اُس حکیم نے اُس کتے کے دم کی بُرائیان کین اور اُسکا لقب ادیم کیا آدم کی قید یا بین لحاظ کہ کتے کی دم ٹیڑھی مشہور ہی شاید سیدھی ہو جائے اور اسنے بنظر ضرورت اُسکو اسد بھی کہا کہ اے اسد مجھ جیسے قوی تو انا کو مجھ جیسا شکار لاغر کب زیبا ہی تیرے یار تو جنگل مین گورخر پکڑتے ہین اور تو گلیون مین اندھونکو پھرتے ہوے پکڑتا ہی تیرے یار تو شکار مین گورخر ڈھونڈھتے ہین تو دا پیچ سے گلیون مین اندھونکو ڈھونڈھتا ہی ایک تو وہ کتہ عالم ہی جو شکار گورکا کرتا ہی اور ایک یہ کتہ بیمایہ ہی جو قصد اندھے کا کرتا ہی عالم اس سبب سے کہا کہ وہ شکار مارکے کھاتے نہین ہین مالک کے پاس لے آتے ہین اور اُنکا شکار مرا ہوا بھی حلال ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی مکلبین تعلمونہن یہ کتے تعلیم کردہ ہوتے ہین علم ایسی چیز ہی جب کتا سیکھ لیتا ہی تو وہ مگرماہی سے چھوٹ جاتا ہی اور جنگلون مین شکار حلال کرتا ہی کتا جو عالم ہو جاتا ہی تو چالاک دشتبانہ ہوتا ہی اور جو عارف ہوتا ہی اصحاب کہف سے ہوتا ہی کتا شناسا ہوا کہ میرا میر صید کون ہی جو اسی کے پاس شکار لاتا ہی مولانا رح فرماتے ہین اندھا وہ نور شناسندہ کیا ہی اندھا جو اس نور کو نہین پہچانتا یہ بے چشمی سے نہین ہی بلکہ جہل و بدبختی سے ہی اندھا زمین سے زیادہ تو بے چشم نہین ہی کہ یہ زمین اُسکے فضل سے خصم بین ہوئی دیکھو اسنے نور موسی کا دیکھا موسی کو نوازا اور قارون کو نگل لیا اور گلا دیا اور ہر دغی یعنے ولد الزنا جو مراد جاہلون سے ہی اُنکے ہلاک مین رجف کیا سخت جنبش کرکے اُنکو تمام کیا اور ندایا ارض ابلعی ماءک اے زمین نگل لے اپنے پانی کو کیسے سن لی اور سمجھ لی چارون عنصر آب خاک باد و نار یا شعر رہمسے تو بیخبر ہین اور حق سے خوب خبر ہین اور افسوس ہم اسکے برعکس غیر حق سے خوب خبردار اور با وصف اتنے ڈرانے والون کے حق کی کچھ خبر نہین آور جو عناصر اربعہ اور آسمان و زمین اور پہاڑون غرض ان سب نے جب دیکھا کہ جو خدا سے بیخبر ہو وہ مخلوق سے باخبر ہی لاجرم یہ سب ڈر گئے اور اُنکا حملہ حیوان مین آمیزش کرنے سے کند و سست ہو گیا الخلاف شرح بحر العلوم مین فضل او شد کو فضل شد اور ہلاک کو ہلال با چندین کو ما چندین لاجرم اشفقن منہا اس شعر کے دونون مصرعون مین جملہ شان کہ قافیہ نہین ہوتا بلکہ ایک جگہ جملہ شان ہی ٹھیک نہین لکھا اور جو آیہ کریمہ انا عرضنا الامانۃ ظلوما جہولا تک پوری لکھدی ہی میرے نزدیک محض بیفائدہ مولانا رح کا صرف یہان اُنکے ڈر جانے سے مقصود ہی جسکا بیان اشعار لاحق مین ہی نہ وہ ڈرنا جو مقصود ابرا دآیت سے دفتر اول مین گذرا فراسابق لاحق کو ربط تو دین پھر کہین قولہ گفت بیزاریم جملہ زین حیات ✤ کہ بود با خلق حی باحق موات ✤ چون بماند از خلق ماند او یتیم ✤ انس حق را قلب میباید سلیم ✤ چون زکورے زد زدد کاہ ✤ میکند آنکور عیمانا نہ ✤ تا نگوید خند و اراکان منم ✤ کز تو وزدیدم کہ وزد پر فنم ✤ کی شناسد کور وزد خویش را ✤ چون ندارد نور چشم و آن ضیا ✤ چون بگوید ہم بگیر اور اتو سخت ✤ تا بگوید او علامتہاے زخت ✤ بس جہاد اکبر آید عمر وزد ✤ تا بہ گوید کہ چہ برد آن زمن بمزد ✤ او لا ذزدیدہ کحل دیدہ ات ✤ چون ستانی باز یابی تبصرت ✤ کالہ حکمت کہ گم کردہ دست ✤ پیش اہل دل یقین آن حاصل ست ✤ کہ رہ دل باجان و باسمع و بصر ✤ می نماند زد شیطان را اثر ✤ زاہل دل جواز جماد اثر ا بجو ✤

که جماد آمد خلائق پیش او ٭ باز میگردیم سوے راز جو ٭ تا شود هم مشورت با راز گو ٭ مشورت جوینده آمد نزد او ٭ کاے اب کودک شده رازے بگو ٭ گفت روزین حلقه کین دربار نیست ٭ باز گرد امروز روز راز نیست ٭ گر مکان راره بدی در لامکان ٭ هیچ شیخان بودے من بردکان ٭ المعنی عصر بالفتح افشردن ورمانه تبصره بالفتح بینا کرنا و مراد از عینک نیز عمیا بالضم زن نابینا و پوشیدگی وچیز پوشیده بتائید صدر فرماتے هین که زمین وغیره سب نے کہا که هم اس حیات سے جو حیوان کو دی گئی سب بیزار هین نهین چاهتے که مخلوق کے ساتھ هم زنده هون اور حق کے ساتھ مرده کسواسطے جو مخلوق سے جدا هوا وه یتیم هوا یعنے فرد و مجرد بس ایسے هی قلب کو انس حق کا حاصل هوتا هی اسلیے که وه قلب سلیم هی کوئی روک مخلوق کا اسمین نهین اگر کسی اندهے کا چور اسباب چرائے تو وه چھپے چھپے نالہ کرتا هی جب تک چور اُس سے نه کہے که جسنے تیرا اسباب چرایا هی وه مین هی چور مرفن هون تو کو رانپے چور کو کب پهچانیگا کسواسطے که نور و روشنی چشم کی رکھتا هی نهین هی اور جب دزد آپ کو بتادے تو تو اسکو خوب مضبوط پکڑلے چھوٹنے نه پائے تا وه علامتین تیرے اسباب کی بتائے بس دبانا اور پچھڑنا دزد کا یهی جهاد اکبر هی تو وه زن بزد که یه نفرین هی حق مین دزد کے بیان کرے که کیا کیا شی تیری لیگیا چنانچه یه بیان هی که اول تو تیری آنکھون کا سرمه چرایا اب جو تو اُس سے چھین لیگا پھر بینائی وعینک تجکو ملجائیگی اور اسباب حکمت سے جو تو نے کھویا هی وه تیرا دل هی که اهل دل کے نزدیک یقیناً یهی حاصل هی یعنے جو کچھ هی دل هی اسلیے که جو اندها دل کا هی باوجود جان اور سمع وبصر کے دزد شیطان سے کچھ اثر نهین پاتا بس تجکو لازم هی که تو اسکے اثر اهل دل سے ڈهونڈھ سوا اهل دل کے سب جماد هین بس جماد سے مت ڈهونڈھ اهل دل کے نزدیک سب جماد هین اب فرماتے هین که هم پھر اُسی راز جو کیطرف جو مشوره کے واسطے راز گو کا طالب تھا اور عاقل کو ڈهونڈھتا تھا رجوع کرتے هین تا وه راز گو سے هم مشورت هو القصه وه مشورت جوینده بهلول کے پاس آیا که اهی تو لڑکون کا جو باپ بنا هی کچھ بھید اپنا که جا اِس حلقه سے بچھر یه دروازه کھلا نهین هی ٹوٹ جایه دن بھید کهنے کا نهین هی تو جانتا هی لامکان مین دخل مکان کو نهین هی که خود هی لامکان هی اگر دخل هوتا تو مین بھی اور شیخون کی طرح کسی دکان پر بیٹھا هوتا بالخلاف شرح بحر العلوم مین زرد دزد و دزد چون نمارد بے دال لکھا هی

بلانا محتسب کا ایک مست کو زندان مین اور جواب اُسکا

قوله محتسب در نیم شب جائے رسید ٭ در بن دیوار مردے خفته دید ٭ گفت هی مستی چه خوردستی بگو ٭ گفت ازان خوردم که هست اندر سبو ٭ گفت آخر در سبو واگو که چیست ٭ گفت ازان که خورده ام گفت آن خفیست ٭ گفت انچه خورده آن چیست آن ٭ گفت آن کاندر سبو مخفی ست آن ٭ دیر می شد این سوال و این جواب ٭ ماند چون خر محتسب اندر خلاب ٭ گفت او را محتسب هین آه کن ٭ مست هو هو کرد هنگام سخن ٭ گفت گفتم آه کن هو میکنی ٭

گفت من شادم تو از غم منحنی ✤ آه از درد و غم بید ادیست ✤ ہوے ہوے بیکسان از شادیست ✤ محتسب گفت این ندانم خیر خیر ✤ معرفت مترش بگذر زین ستیز ✤ گفت رو من از کجا تو از کجا ✤ گفت مستی خیز تا زندان بیا ✤ گفت مست ہی محتسب بگذار درد ✤ از برہنہ کی توان بردن گرد ✤ گر مرا خود قوت رفتن بدی ✤ خانۂ خود رفتمی دین کی شدی ✤ من اگر با عقل با امکانے ✤ ہمچو شیخان بر سر دکانے ✤ گر مرا رائے و تدبیرے بدے ✤ ہمچو شیخان جاہ و توقیرے بدے ✤ ہم مرا زنبیل دریوزہ بدے ✤ ہم نذورات ہمہ روزہ بدے ✤ المعنی گر وہن و مجاز اً قیۂ نذورات جمع نذر طعام فاتحہ روح بزرگان اور روزہ اور صدقہ منت کا ایک محتسب آدھی رات کو ایک جگہ پہونچا اور ایک دیوار کی جڑ مین ایک شخص کو سوتا پایا کہا ای مست بتا تو نے کیا کھایا ہی کہا مین نے وہ کھایا ہی جو اس گھڑے مین ہی کہا بتا آخر گھڑے مین کیا ہی کہا وہی ہی جسمین سے مین نے کھایا ہی کہا وہ چھپا ہی تو نے جسمین سے کھایا ہی اسکو بتا وہ کیا ہی کہا وہی ہی جو گھڑے مین مخفی ہی بس یہی سوال و جواب دیر تک ہوتے رہے آخر محتسب گدھے کیطرح کیچڑ مین اندھ رہا محتسب نے اس سے کہا کہ ہان آہ کر اور وہ باتین کرنے مین ہوہو کرتا تھا محتسب نے کہا مین کہتا ہون آہ کر تو ہو ہو کرتا ہی کہا مین خوش ہون تو غم سے منحنی ہی تجھ پر بوجھ غم کا لدا ہی آہ تو وہ کرتا ہی جسکو درد و غم کسی بیداد کا پہونچتا ہی اور شرابیونکی ہو ہو فرط شادی سے ہوتی ہی محتسب نے کہا مین اسکو کچھ نہین جانتا اٹھ بہت سی معرفت مت گڑھے اور یہ جھگڑا چھوڑ کہا چل جا مین کہان تو کہان کہا تو مست ہی اٹھ اور زندان تک میرے ساتھ آ مست نے کہا ای محتسب مجکو چھوڑ اور تو جا تنگے سے کوئی گروکب لیجا سکتا ہی اسکے پاس کیا ہی جو گرو ادا کرے اگر مجکو خود قوت چلنے کی ہوتی تو اپنے گھر نہ چلا جاتا اور یہ معاملہ کیون ہوتا اب بہلول کہتے ہین کہ مین بھی اگر بنی عقل و امکان مین ہوتا تو جیسے اور شیخ دکان لگائے بیٹھے ہین کسی دکان پر نہوتا اگر مجکو رای اور تدبیر ہوتی تو مثل شیخون کے میرا بھی مرتبہ اور جاہ نہوتا میرے پاس بھی زنبیل گدائی کی ہوتی اور گدائی کرتا اور نذر و نیاز ین لوگون کی ہر روزہ میرے پاس آئین الخلاف شرح بحر العلوم مین دور مشد بجاے دیر مشد کے لکھا ہی

دوسری بار گفتگو مین لانا سائل کا اس بزرگ کو تا حال معلوم ہوے

قولہ گفت آن طالب کہ آخر یک نفس ✤ ای سوارہ برتر از این سوران فرس ✤ راند سوے اوکہ ہان زو تر بگو ✤ کاسپ من بس تو سن ست و تند خو ✤ تا لگد بر تو نکو بد دور باش ✤ از چہ میپرسی بیان کن خواجہ فاش ✤ او بجال راز دل گفتن ندید ✤ روبرون سو گرد در لاغش کشید ✤ گفت میخواہم درین کو چہ زنی ✤ کیست لائق از براے چون منی ✤ گفت سہ گونہ زنند اندر جہان ✤ آن دو یک و این یکے گنج روان ✤ آن یکے را چون بخواہی کل تراست ✤ دین دگر نیمے ترا نیمے جداست ✤ وان سوم ہیچ اوترا نبود بدان ✤ این شنیدی دور شو رفتم روان ✤ تا ترا این سہم نپراند لگد ✤ کہ بیفتی بر نخیزی تا ابد ✤ شیخ راند اندر میان کو دکان ✤ بانگ زد بار دگر او را جوان ✤ کہ بیا آخر بگو تفصیلون ✤ این زنان سہ نوع گفتی بر گزین ✤ راند سوے

او د گفتش بگر خاص ٭ گل ترا باشد زغم یابی خلاص ٭ و انکه بیحے ہست تو بیوہ بود ٭ و انکہ ہیچ ست آن عیال با ولد ٭
چون زشوے اولش کو دک بود ٭ مہر و کلی خاطرش آنسو دود ٭ دور شو تا اسپ نیند ازد لگد ٭ سم اسپ تو سنم بر تو رسد ٭
ہاے ہوئے کرد شیخ و باز ماند ٭ کو دکان را باز سوے خویش خواند ٭ الملعنی اُس طالب نے شیخ سے کہا کہ اے سوار نی کے ایک
دم کے واسطے تو اپنا گھوڑا ادھر کو ہانک بس گھوڑا اُسکی طرف ہانکا کہ خبردار ہو جلدی کہ کیا کہتا ہی کسواسطے کہ گھوڑا میرا
شرارسرکش ہی اور تند خو ایسا نو تیرے لات مار بیٹھے دور ہی رہ مجھ سے کیا پوچھتا ہی انچہ اجہ اُسکو ظاہر بیان کر اُسے مجال را
دل کھنے کی نہ دیکھی مُنہ اُس سے اور طرف کر لیا اور اُسکو ہنر ل مین ڈال دیا طالب نے کہا کہ اس کو چہ دنیا مین ایک عورت
کیا چاہتا ہون تو اب مجھ جیسے کے لائق کونسی ہی کہا جہان مین تین قسم کی عورتین ہین اُنمین دو تو نرخ ہین اور ایک
گنج روان ہی بس اس ایک کو اگر کر لیگا تو تیرے واسطے یہ ایک کل ہی اور دوسری آدھی تیری ہی اور آدھی تجھ سے جدا ہی
اور تیسری ہیچ ہی وہ تیری نہین ہوگی اسکو خوب جان لے بس یہ تو نے سن لیا اور مولے مین اب چلتا ہون تا گھوڑا
میرا نچھر لات نہ جھاڑ دے کہ تو گر پڑے اور ابد تک نہ اُٹھے یہ کہکے ٹرکون مین نی کے گھوڑے کو ہانک دیا اِس جوان
نے دوبارہ پھر پکارا کہ آ اور آخر اسکی تفسیر بھی تو کہ یہ جو تین قسم کی عورتین تو نے کہین ہین اُنمین سے چھانٹ بھی تو دے
پھر اُسکی طرف گھوڑا ہانکا اور کہا بکر خاص تو تیرے واسطے کل ہی کہ تو غم سے نجات پائیگا اور شادی سے ہمکنار ہوگا اور
وہ جو نصفی ہی وہ نو بیوہ ہی اور وہ جو ہیچ ہی وہ عیال والی اور با ولد ہی جب پہلے خاوند سے اُسکے ساتھ بچہ ہی تو اُسکی
محبت اور بالکل خیال اُسکا اُسی کے طرف ہوگا اور یہ اشعار مطابق اِس حدیث کے ہین النساء ثلاثۃ واحدۃ لک
و واحدۃ علیک و واحدۃ لک و علیک ما اللتی لک فہی المرأۃ البکر فقلبہا وجہا لک و اما اللتی فہی المتزوجۃ ذات ولد
یا کل مالک و یکی علے الزوج الاول و اما اللتی لک و علیک فالمتزوجۃ التی لا ولد لہا فان کنت لہا خیرا من الاول فہی
لک و الا فعلیک ترجمہ عورتین تین قسم ہین ایک تو تیرے واسطے ہی اور ایک وبال ہی اور ایک تیرے واسطے بھی ہی
اور تیرے لیے وبال بھی لیکن وہ عورت جو تیرے واسطے ہی وہ ہی کہ اُسکا دل اور اُسکی محبت تیرے لیے ہی
اور وہ عورت جو خاوند کر چکی ہی اور اولاد والی ہی تیرا مال کھاتی ہی اور پہلے کے لیے روتی ہی اور وہ جو خاوند کر چکی ہی اور اولاد
ہی بس اگر تو اُسکے واسطے پہلے سے اچھا ہی تو وہ تیرے واسطے ہی نہین تو تیرے واسطے وبال ہی اب تو الگ ہو جا تو میرا
گھوڑا لات نہ پھینگے اور میرے تو سن کا سُم تجھے نہ پہونچے یہ کہکے شیخ نے ہاے ہو مچادی اور لڑکون نے اپنے پاس بلا لیا
یہ شخص پھر رہگیا الخلاف شرح بحر العلوم مین زدبرد نشو کرد لکھا ہی میری سمجھ مین رو بردن سو ہی قولہ باز بانگش
کرد سائل کہ بیا ٭ یک سوالم ماند اے شاہ کیا ٭ باز راند این سو بگو زو ترچہ بود ٭ کہ زمیدان آن بچہ گویم ربود ٭ گفت
اے شہ باچنین علم و ادب ٭ انچہ شد ست انچہ فعل ست اے عجب ٭ تو ورائے عقل کلی در بیان ٭ آفتابے در خمے
چون نہان ٭ گفت این او باش را سے میزنند ٭ تا درین شہر خودم قاضی کنند ٭ دفع میگویم مرا گویندنے ٭ نیست چون

تو عالمے صاحب فنے + باوجود تو حرام ست وجیہ + کہ کم از تو در قضا گوید حدیث + در شریعت نیست دستورے
کہ ما + کمتر از توشہ نگیریم و پیشوا + زین ضرورت گنج ویرانہ شدم + زین گردہ از عجز بیگانہ شدم + ظاہر اشوریدہ و شید اشدم
لیک در باطن ہمانم کہ بدم + عقل من گنج ست و من ویرانہ ام + گنج اگر پیدا کنم دیوانہ ام + او ست دیوانہ کہ دیوانہ
نشد + این عسس را دید و در خانہ نشد + دانش من جوہر آمد نے عرض + این بہانے نیست بہر ہر غرض + المعنی
پھر سائل نے انکو پکارا کہ اے شاہ شاہون کے ایک سوال میرا اور رہا ہے اسکے سن تو پھر انھون نے اس طرف
کو گھوڑا ہانکا اور کہا کیا سوال ہے جلدی کہہ کہ میدان سے وہ ترکا میرا گیند لیگیا کہا اے شاہ با دھنا ایسے علم و ادب
کے ایسے دیوانہ کیون ہنگے ہو یہ کیا فعل ہے بڑا تعجب ہوتا ہے تم تو عقل کل کی حد سے بھی اُدھر ہو علم و بیان مین اور
تم تو ایک آفتاب ہو پھر جنون مین کیون چھپے ہو کہا یہ اوباش مردم فرومایہ دنیا کے مجویز کرتے ہین کہ مجکو قاضی اپنے
شہر کا کرین مین اس بات کو نا لتا ہون وہ کہتے ہین تجھ سا عالم دو فنون کوئی نہین ہے تیرے ہوتے حرام زادخوش
ہے کہ اور کوئی قاضی ہو کسواسطے کہ مثل تیرے قضا مین کوئی حدیث نہ کہ سکیگا شریعت سے ہمکو اجازت ہی نہین ہے
کہ ہم تجھسے کمتر کو بیٹھے جو تجھ سے کم ہے اسکو اپنا پیشوا و شاہ بنائین اس ضرورت سے گنج ہو کے مین ویرانہ ہوا ہون اور
اس گروہ سے عاجز ہو کے بیگانہ بنا ہون بظاہر شوریدہ اور شید ا ہون لیکن باطن مین جو ہون وہ ہون میری عقل
گنج ہے مین ویرانہ ہون اگر گنج اپنا ظاہر کرون تو دیوانہ ہون وہی دیوانہ ہے جو دیوانہ نہوا اور اس عسس کو دیکھا اور
سمجھ مین نہ گھس گیا عسس مراد انھین لوگون سے جو بیجبر انکو قاضی بنانا چاہتے تھے میرا علم ایک جوہر قائم ہے درعرض
قائم بغیر کہ ہر غرض و طمع کی قیمت مین اسکو دیدون الخلاف شرح بحر العلوم مین گنج و ویرانہ کی جگہ دیوانہ لکھا
ہے خوشہ کان قدیم نستان شکرم + ہم زمن میرید و من میخورم + علم تقلیدی و تعلیم ست آن + کز نفور مستمع وارد فغان + چون پے دانش نہ بہر روشنی ست + ہمچو طالب علم دنیاے دنی ست + طالب علم ست بہر عام و
خاص + نے کہ تا یابد ازین عالم خلاص + ہمچو موشی ہر طرف سوراخ کرد + چونکہ نورش راند از در گشت سرد +
چونکہ سوے دشت و نورش رہ نبود + ہمدران ظلمات جہدے می نمود + گر خدا نش پرورد او باخرد + بر بداز موشی
وچون مرغان پرد + ور نجوید پر بماند زیر خاک + تا امید از رفتن راہ سماک + علم گفتاری کہ آن ہیجان بود + عاشق
روے خریداران بود + گرچہ باشد زفت بحث این علم زفت + چون خریدارش نباشد مرد و رفت + مشتری من خدا
ومرا + میکشد بالا کہ اللہ اشتراء + خوبہاے من جمال ذوالجلال + خوبہاے خود خورم کسب حلال + این خریداران
مفلس را بہل + چہ خریداری کند یکمشت گل + گل مخر گل را مخور گل را مجو + زانکہ گل خوارست دائم زرد رو + دل بنہ
تا دانما باشی جوان + از تجلی چہرہ ات چون ارغوان + المعنی آپ مقولات مولانا رح کے معلوم ہوتے ہین کہ مین بھی قندی
کان اور شکر کا نستان ہون کہ یہ قند و نیشکر بھی سے جمتا ہے اور مین ہی کھاتا ہون یعنے مجھی سے یہ قند علم کا پیدا ہوتا ہے

اور کبھی مین سما جاتا ہی نہ علم تقلیدی و تعلیمی کہ مستمع کے نفرت کرنے سے فریاد و فغان کرے کہ مجکو کوئی سنتا نہین جو کہ یہ علم تقلیدی واسطے حصول عقل کے ہی نہ واسطے روشنی دل کے لہذا یہ خود ایسا ہی جیسے طالبعلم دنیاے دنی کا کہ وہ طالبعلم کا واسطے عام و خاص کے ہی کہ انمین قدر پاوے نہ اس نظر سے کہ اس عالم سے خلاص پا جاوے پھر خاص و عام کیسے مثل اُس موش کے کہ اُسنے ہر طرف سوراخ کیے یعنے وہ طالبعلم ایسا ہی جیسے موش حریص تاکہ ہر طرف سے روزی اُسمین لیجاوے اور نور الٰہی کا راہنما ہوا ہی اُسکے در پر گذر نہین لہذا اُس سے سرد دل و ناامید ہی بس جبکہ اُسکو دشت و نور کی طرف راہ نہین دی ہی تو اس ظلمات ہی مین کوشش کر رہا ہی جیسے موش اندھیرے سوراخ مین گھسا رہتا ہی اگر اُسکو خدا تعالی پردے تو وہ باخرد تو ہی ہی البتہ موش پن سے چھوٹ جاوے اور مثل مرغ کے اڑنے لگے اور اگر وہ پرون کا طالب و متلاشی نہوا تو خاک ہی کے نیچے چوہے کی طرح اندھیرے سوراخ مین رہیگا اور وہ آسمان پر پہونچنے سے ناامید ہی جو علم و کلام کہ وہ بیجان ہی اور نور یعنی سے خالی وہ خریداروں کی صورت کو تکتا ہی نبظر طمع و تحسین کے اگرچہ علم بھی مضبوط ہی اور بحث و حجت بھی مضبوط مگر جب کوئی خریدار اُسکا نہو جہان واضع اُسکا مر بس وہ بھی گیا گذرا ہوا میرے علم کا مشتری خدا تعالی ہی اور مجکو عالم بالا کو لیجانیوالا ہی اور کہتا ہی کہ اللہ تیرا خریدار ہی جیسا کہ فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ بیشک اللہ خرید کرتا ہی ایمان والون سے اُنکی جانین اور اُنکے مال اس بدلہ مین کہ اُنکے لیے جنت ہی بس جب وہ ہماری جانون کا خریدار ہی تو جمال اُس ذوالجلال کا ہمارا خونبہا ہی اور ہم اپنا خونبہا کھائین تو یہ حلال کمائی ہی تو ان خریداروں مفلس کو جو اہل دنیا ہین چھوڑ یہ ایک مشت گل بیچارے کیا خریداری کرینگے تو گل کی خریداری مت کر نہ گل کھانہ گل کا طالب ہو اس سبب سے کہ گل خوار ہمیشہ زرد رو ہوتا ہی تو دل کا خریدار ہو تو ہمیشہ جوان رہے اور تجلی نور سے تیرا چہرہ سرخ مثل ارغوان کے رہے قولہ طالب دل باش تا باشی چو دل ✤ تا شوی شاد ان و خندان ہمچو گل ✤ دل نباشد آنکہ مطلوب گل ست ✤ این سخن را روے بر صاحبدل ست ✤ یارب این بخشش نہ حد کار ماست ✤ لطف تو لطف خفی را خود سزاست ✤ دست گیر از دست ما رانجر ✤ پردہ ما بر در و پردہ ما مدر ✤ باز خر ما را ازین نفس پلید ✤ کار وش تا استخوان ما رسید ✤ از چو ما بیچارگان این نبد سخت ✤ کہ کشاید جز تو ای سلطان بخت ✤ ایچنین قفل گران را ای ودود ✤ کہ تواند جز کہ فضل تو کشود ✤ ما ز خود سوے تو گردانیم سر ✤ چون تو ئی از ما بما نزدیک تر ✤ باچنین نزدیکی و دریم دور ✤ در چنین تاریکیے بفرست نور ✤ این دعا ہم بخشش تو تعلیم تست ✤ ورنہ در گلخن گلستان از چہ رست ✤ در میان خون در و دہ فہم و عقل ✤ جز ز اکرام تو نتو انگرد نقل ✤ از دو پارہ پیہ آن نور روان ✤ موج نورش سر و د تا آسمان ✤ گوشت پارہ کہ زبان آمد از و ✤ میرود سیلاب حکمت ہمچو جو ✤ سوے سوراخی کہ ناموش گوشہاست ✤ تا بباغ جان میوہ اش ہوشہاست ✤ شاہ راہ باغ جانہا شرع او ست ✤ باغ و بستانہاے عالم فرع او ست ✤ اصل سرچشمہ خوشی آنست آن ✤ زود تجرے تخمہا الانہار خوان ✤ قصۂ رنجور

گویا مصطفےٰ ۔ زانکہ لطف حق ندارد منتہی ۔ شکر نعمت چون کنی چون شکر تو ۔ نعمت تازہ بود ز احسان او ۔ عجز تو از شکر شکر آمد تمام ۔ فہم کن در یاب قدم الکلام ۔ المعنی کار دباستخوان رسیدن تنگ آنا اور قریب ہلاک ہونا تو طالب دل کا ہوتا مثل مل کے سرخرو اور پر کیف و سرور رہے اور برنگ گل شادان اور خندان ہوئے یہ دل جو مطلوب گل کا یعنے تن خاکی کا ہی دل نہین ہی اور اس بات کا رخ صاحب دل کیطرف ہی وہی سمجھتا ہی کہ یہ پارہ گوشت دل نہین ہی آپ دعا کرتے ہین کہ اے پروردگار ایسا دل تیری بخشش سے نصیب ہوتا ہی ہمارے کسب و سعی سے باہر ہی یہ تیرے لطف کا کام ہی اور تیرے ہی لطف خفی کے لائق ہماری دستگیری کر اور ہمکو ہمسے یعنے خودی سے چھڑا دے تو اپنا پردہ تو اٹھا دے تا تیرے نور کی تجلی دیکھین اور ہمارا پردہ مت پھاڑ تا ہمارے عیب ڈھکے رہین اور چھڑا دے ہمکو اس نفس پلید کی قید سے جسکی چھری ہماری ہڈیون تک پہونچی ہی اے قریب ہلاکت کردیا ہی ہم جیسے بیچارون بے بسون سے اسکی قید سخت تیرے سوا اے سلطان ہمارے بخت کے کہ جیسا تو نے چاہا ویسا مقرر کیا کون دور کرسکتا ہی ایسے قفل سخت کی کشود اے و دود سوا تیرے اور کون کرسکتا ہی تیرے ہی فضل سے ہوسکتی ہی ہمکو ایسی توفیق دے کہ آپ سے رو گردان ہوکے تیری طرف سر گھومائین جب تو ہمسے ہمارے ساتھ نزدیک تر ہی جیسا کہ فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید ہم نزدیک تر ہین انسان سے اسکی رگ گردن سے کہ جسکو شاہ رگ کہتے ہین اور رگ جان اور حیف کہ ایسی نزدیکی کے ساتھ بھی ہم دور ہی دور ہین بس تو اس اندھیرے مین ہمارے لیے نور بھیج آپ فرماتے ہین کہ یہ دعا جو ہم تجھ سے کر رہے ہین یہ بھی تیری بخشش و تعلیم ہی ورنہ ہمارا دردون تو سیاہ و تاریک مثل گلخن کے ہی پھر اس گلخن سے ایسا گلستان کب جم سکتا ہی یہ تیری عطا ہی جو ہمارے خون درودہ سے کہ دونون نجس ہین ایسی پاکیزہ شے عقل و فہم جیسے دل دماغ کیطرف نقل کرتا ہی اور دو ٹکڑون سے چربی کے کہ مراد سفیدی چشم سے ہی وہ نور جاری کرتا ہی جسکی موج آسمان تک جاتی ہی کہ وہ نظر ہی ایک پارہ گوشت جس سے زبان ہی کیسے سیلاب حکمت کے مثل دریا کے جاری ہوتے ہین اور وہ سوراخ جنکا نام کان ہی انکی طرف سے باغ جان تک کیسے میوے ہوش کے پہونچتے ہین اور جان کے باغون کی شاہراہ اپنا شروع کیا ہی کہ اس راہ سے جان کے اسرار پاتا ہی کہ سارے باغ و بستان جہان کے باغ جان کی فرع ہین اور اسی کے واسطے اور وہ جو اصل چشمہ خوشی کی ہی یعنے جنت وہ اسکی ملکیت جیسا کہ فرمایا جنات عدن تجری من تحتہا الانہار جنت عدن کہ بہتی ہین اسکے نیچے نہرین اسکو بڑھ لے اب پھر گریز ہی حرف قصہ صحابی رنجور اور آنحضرت کے جسکی عیادت کو گئے تھے لہذا فرمایا کہ قصہ رنجور مصطفےٰ کا جو رہگیا ہی اسکو کہ اسواسطے کہ حق تعالی کے لطف کی کچھ انتہا نہین کہان تک کہیگا تو اسکی نعمت کا شکر کیسے ادا کرسکیگا اسواسطے کہ توفیق شکر کی بھی ایک نعمت ہی اسکا شکر بھی واجب اور علی ہذا ہر شکر کا شکر جو بیحد و غایت ہی بطور تسلسل کے بس تو ہر شکر کے شکر سے پورا پورا عاجز ہوگا بس خوب سمجھ لے اور خوب اس بات کو ادراک کرے مین نے تو اپنے کلام کو تمام کیا

نصیحت کرنا رسول مقبول کا بیمار کو اور دعا سکھانا

قولہ گفت پیغمبر مر آن بیمار را ✤ چون عبادت کرد بیمار زار را ✤ کہ گر نوعے دعائے کردۂ ✤ از خجالت زہر بائے کردۂ ✤ یاد آور چہ دعاے گفتہ ✤ چون ز کرد نفس بے آشفتہ ✤ گفت یادم نیست الا ہمتے ✤ دار یا من یادم آید ساعتے ✤ از حضور نور بخش مصطفا ✤ پیش خاطر آمد او را آن دعا ✤ ہمت پیغمبر روشنکدہ ✤ پیش خاطر آمدش آن گم شدہ ✤ تا فت آن روزن کہ از دل تا دلست ✤ روشنی کو فرق حق و باطلست ✤ گفت اینک یادم آمد اے رسول ✤ آن دعا کہ گفتہ بودم از فضول ✤ چون گرفتار گنہ بے آدم ✤ ہمچو غرقہ دست و پاے میزدم ✤ بر گنہ باب کشایش میزند ✤ غرقہ دست اندر حشائش میزند ✤ از تو تہدید و عیدی میرسید ✤ مجرمان را از عذابات شدید ✤ مضطرب سرگشتم و چارہ نبود ✤ بند محکم بود و قفل ناکشود ✤ نے مقام صبر و نے راہ گریز ✤ نے امید توبہ نے جائے ستیز ✤ نے بغیر حق تعالی یار من ✤ ہمچنین دشوار آمد کار من ✤ ہمچو ہاروت و چو ماروت از حزن ✤ آہ میکردم کہ اے خلاق من ✤ از خطر ہاروت و ماروت آشکار ✤ چاہ بابل را نمودند اختیار ✤ تا عذاب آخرت انجا کشند ✤ گر نژندند و عاقل و ساحر و شند ✤ نیک کس زندہ و بجاے خویش بود ✤ سہل تر باشد ز آتش رنج دود ✤ المعنی وعید و عدہ بد در باب شر و بدی آرند رنج و کبیر دل سرنگون و پست و خوار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیمار سے کہا جو وقت کہ اُسکے یا مذار کی عیادت کو گئے کہ شاید کسی قسم کی تو نے کوئی دعا کی ہو اُسکی خجالت سے زہر بنا یا ہو یعنے اپنے ایمان جو قبلی چیز کھانے کی قسم کو کہتے ہین مثل شوربا وغیرہ کے زہر ملا یا ہو تو یاد کر اپنے نفس کے مکر سے پریشان ہو کے کیا دعا تو نے کی ہو کہا مجکو تو یاد نہین ہو مگر آپ اپنی ہمت ایکدم کو میرے ساتھ رکھین تا اُسکی برکت سے مجھے یاد ہو جائے بس اُسکے حضور نور بخش سے وہ دعا اُسکے پیش آگئی اور یاد ہو گئی ہمت پیغمبر سے کہ ایک روشن کدہ تھی وہ گمی ہوئی بات اُسکے سامنے آگئی اور اُس روزن نے جو ایک دل سے دوسرے دل کو ہی وہ روشنی حق و باطل کی فرق ہی چمکائے فرق بجاے فارق کے مثل زید عدل کے ہی کہا اے رسول مقبول اب مجکو یاد ہو گئی وہ دعا جو مین نے از راہ فضول کی تھی جب مین کسی گناہ مین گرفتار ہوتا تھا تو ڈوبتے کیطرح ہاتھ پانون مارتا تھا معمول ہی کہ ہر گناہ و دروازہ کشایش کا بجاتا ہی تو کشود سامنے آئے جیسے ڈوبتا گھاس پکڑتا ہی تا ڈوبنے سے بچ جائے اور تم سے دھمکیان وعید کی پہونچتی تھین کہ مجرمون کے لیے ایسے عذابات شدید ہین مین مضطرب ہوتا تھا اور کچھ بن نہین آتا تھا قید ہی زنجیر وغیرہ سخت محکم تھی اور قفل ایسا کہ کھل نہ سکے نہ ٹھکانا صبر کا نہ راہ بھاگنے کی نہ امید توبہ کی نہ جگہ جھگڑنے کی نہ سوا حق تعالی کے کوئی مددگار ایسا یہ کام مجھپر دشوار ہوا تھا بس مین ہاروت ماروت کیطرح کمال غم سے آہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے پیدا کرنیوالے ان عذابات شدید کے خطرون سے ہاروت ماروت نے چاہ بابل اختیار کیا تا عذاب آخرت کا یہین اُٹھالین اگرچہ خوار و نگونسار اور غافل اور ساحر وش ہین اُنھون نے اچھا کیا اور بڑے موقع کی بات کی کسواسطے کہ آگ کے عذاب سے دعوئین

کا عذاب سہل ہو جیسا کہ مشہور ہو کہ تمام دنیا کا دھوان انکے دماغ میں بھرتا ہو اور ناک کی راہ سے نکلتا ہو انخلاف تہدید و وعید میں واو عطف کا بھی شرح بحر العلوم میں لکھا ہو اور نژند کو بزند

ذکر دشواری عذاب آخرت اور اسکی سختی

قولہ حذ مدار و صف رنج آنجہان ✤ سہل باشد رنج دنیا پیش آن ✤ ای خنک آن کو جہادے میکند ✤ بر بدن زجری و وادے میکند ✤ تا زرنج آنجہانی وارہد ✤ بر خود این رنج عبادت می نہد ✤ من ہمی گفتم کہ یارب آن عذاب ✤ ہم درین عالم بران بر من شتاب ✤ تا دران عالم فراغت باشدم ✤ درچنین در خواستا دم میزدم ✤ اینچنین بجوے پیدا م شد ✤ جان من از رنج بے آرام شد ✤ ماندہ ام از ذکر و از اوراد خود ✤ بیخبر گشتم ز خویش و نیک و بد ✤ گر نمیدیدم کنون من ردے تو ✤ ای حجستہ دای مبارک بوے تو ✤ بیشم از دست من بیکبارگی ✤ کردیم شاہانہ تو غمخوارگی ✤ گفت ہی ہی این دعا دیگر مکن ✤ بر مکن تو خویش را از رنج و بن ✤ تو چہ طاقت داری ای مور سقیم ✤ کہ نہد بر تو چنان کوہ عظیم ✤ گفت تو بہ کردم ای سلطان کہ من ✤ از سر جلدی نہ لافم این سخن ✤ اینچنان نیستم و تو موسی را ✤ از گنہ در تیہ ماندہ مبتلا ✤ سالہا میریدیم و در اخیر ✤ همچنان در منزل دل سیر ✤ المعنی زجر بالفتح باز رکھنا ہی بالفتح کلمہ زجر و تنبیہ کا ہی یعنے اُس جہان کے رنج کا اگر وصف کردن تو اُسکی حد نہیں ہی اِس جہان کا رنج یعنے دنیا کا اُسکے سامنے بہت سہل ہی ای کیسا خوش اور خنک وہ شخص ہی جو جہاد کرتا ہی اور اپنے بدن پر زجر و داد کرتا ہی یعنے ضیات سے باز رکھتا ہی کہ یہی اُسکے حق میں عطا و بخشش ہی تا رنج اُس جہان سے چھوٹ جائے یہاں کے رنج عبادت اُٹھانے سے چنانچہ میں کہا کرتا تھا کہ یارب وہ عذاب جو آخرت کا ہی اِسی جہان میں شتاب مجھ پر جاری کردے تو اُس جہان میں مجکو فراغت ہو ایسی درخواست میں میں نے جب سے دم مارا انجام کار یہ رنجوری مجکو پیدا ہوئی اور میری جان اِس بیماری سے بے آرام ہوئی اب میں ذکر اوراد جو معمول تھا سب سے رہگیا اور آپ سے اور ہر نیک و بد سے بیخبر ہو گیا اگر آپ کی صورت خجستہ نہ دیکھتا اور بوے مبارک نہ پاتا تو میں بالکل اپنے ہاتھ سے جا چکا تھا آپ نے میری شاہانہ غمخوارگی فرمائی آپ نے فرمایا خبردار ایسی دعا پھر مت کرا پنے آپکو جرم بلیا دسے مت اگھیر ای مور سقیم تو ایسی طاقت کہاں رکھتا ہی کہ ایسا کوہ عظیم وہ تجھ پر رکھے اور تو اُسکا متحمل ہو جاے کہا ای سلطان دین میں نے توبہ کی کہ اب جلدی ایسی بات کی شیخی نہیں مارونگا کہ دنیا کا عذاب اُٹھا لونگا یہ جہان گویا تیہ بنی اسرائیل کا ہی اور ہم ہمارے موسے ہم اپنے ہی گناہ سے اِس تیہ میں مبتلا ہیں جیسے بنی اسرائیل کہ برسوں اُس تیہ میں چلتے رہے اور اخیر اُسی تیہ میں اسیر رہے باہر نہ نکل سکے چالیس برس اُنپر اسی حیرانی و سرگردانی میں گذرے انخلاف شرح بحر العلوم میں اوپر کی حکایت کو ای خلاق من پر ختم کرکے سرخی لکھی ہی ذکر دشواری عذاب آخرت انتہی میری دانست میں ای خلاق من ندا و منادی ہیں جب تک جواب ندا کا نہوے پوری بات نہیں ہو سکتی پھر سرخی جو علامت فصل کلام سابق کی ہی کیسے درست ہوگی علاوہ اِسکے سرخی میں لکھا ہی ذکر دشواری عذاب آخرت یہ بات

بھی پوری پوری حکایت لاحق مین نہین صرف اِس شعر حذف دارد وصف الخ مین کچھ ہر باتی بیان اُنھین صحابی کا ہی بلکہ عذاب دنیا اگر بجاے آخرت کے سرخی مین ہوتا تو شاید بہتر تھا کیونکہ اُن صحابی نے دعا عذاب دنیا کی مانگی تھی اور آنحضرت نے بتا کید اِس دعا سے اُنکو منع کیا الغرض میرے نزدیک تو بدون سرخی درمیان کے بالتمام سب ایک حکایت ہوتی مگر کیا کرون مین لکھ چکا تھا ورنہ ہرگز یہ سرخی نہ لکھتا کما ہوا ظاہر

ذکر قوم موسیٰ علیہ السلام کا پشیمانی اُن کی

قولہ قوم موسی راہ می پیمودہ اند ✤ آخر اندر گام اول بودہ اند ✤ نار میگفتند پیدا و نہان ✤ جملہ مرد و زن و پیر و جوان ✤ گر دل موسی زما راضی بدے ✤ تیہ را ما ✤ در گر پیدا شدی ✤ در بکل بیزار بودی او زما ✤ کے رسیدی من و سلوے از سما ✤ کے ز سنگے چشمہا جوشان شدی ✤ در چہاپان تا امان جان شدی ✤ بل بجاے خوان خود آتش آمدی ✤ اندریں منزل لعب بر ما زدی ✤ چون دو دل شد موسی اندر کار ما ✤ گاہ خصم ما ست گاہے یار ما ✤ خشمش آتش میزند در خرمن ما ✤ حلم او رو میکند تیر بلا ✤ کے بود کہ حلم گردد خشم نیز ✤ نیست این نادر ز لطفت ایعزیز ✤ مدح حاضر وحشت ست از بہر این ✤ نام موسی میبرم قاصد چنین ✤ ورنہ موسی کے روا دارد کہ من ✤ پیش تو نام او برم از بیخ تن ✤ عہد ما بشکست صد بار و ہزار ✤ عہد تو چون کوہ ثابت برقرار ✤ عہد ما کاہ و بہر بادے زبون ✤ عہد تو کوہ ذر صد کہ ہم فزون ✤ حق آن قدرت کہ بر تکوین ما ✤ رحمتے کن ای تو میر کونہا ✤ خویش را دیدیم در سوائی خویش ✤ امتحان ما مکن اے شاہ بیش ✤ تا فضیحتہاے دیگر را نہان ✤ کردہ باشی ای کریم مستعان ✤ بیحدے تو در کمال و در جمال ✤ در کژی ما بیحدیم و در ضلال ✤ المعنی وہی صحابی اب ذکر قوم موسی کا کرتے ہین تمثیلاً کہ قوم موسی کے بہت اِس راہ مین سرگردان رہے اور آخر پہلے ہی قدم مین ہوتے تھے یعنے جہان سے جاتے تھے پھر کے وہین ہوتے تھے اِس تیہ سے باہر نہین نکل پاتے تھے بس آپس مین ظاہر اور پوشیدہ کہتے تھے سارے مرد و زن اور پیر و جوان کہ موسی ہم سے ناراض ہین اگر اُنکا دل ہم سے راضی ہوتا تو اِس تیہ کی کوئی دوسری راہ پیدا ہوتی اور مختصر ذکر اسکا یہ کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی کی زبانی بنی اسرائیل کو ارض مقدس یعنے زمین شام مین داخل ہونے کا حکم دیا اُنھون نے انکار کیا کہ اُسمین جبارى رہتے ہین ہم نہین جائینگے تم اور تمھارا رب دونون لڑے جاؤ اور جباریون سے لڑو ہم یہین بیٹھے ہین چنانچہ اذہب انت وربک فقاتلا انا ہہنا قاعدون اِس آیۂ کریمہ کا یہی ترجمہ ہے خطاب آیا انہا محرمۃ علیہم اربعین سنۃ یتیہون فی الارض فلا تاس علے القوم الفاسقین بیشک وہ زمین حرام کی گئی اُنپر چالیس برس کو کہ بھٹکے بھٹکے پھرینگے زمین مین بس تو ان بدکارون پر افسوس مت کر یہی تیہ بنی اسرائیل کا تھا اور قوم جباری بڑے زبردست لوگ تھے چنانچہ اُنھین مین کا عوج بن عوق تھا القصہ پھر کہتے تھے کہ اگر موسی بالکل ہم سے بیزار ہوتے تو من و سلوی ہم کو آسمان سے کب ملتا جیسا کہ نزلنا علیہم المن والسلوے اُتارا ہم نے اُنپر

من اور سلوی فرآن مجید مین ہی یا پتھر سے ہمارے واسطے کب چشمے اُبلتے اِس جنگل بے آب مین تو حاتین ہماری بچین جیسا
کہ فرمایا واذا استسقی موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا بلکہ خوان کی جگہ خود آگ آتی اور
اس مکان وگھرون مین پتین ہم پر مانی خوان مراد اُسی من وسلوے سے ہی اب جو موسی ہمارے معاملہ مین دول ہوئے
ہین کہ کبھی ہمارے دشمن ہین کبھی ہمارے یار اُس سبب سے خشم تو اُنکا ہمارا رحمت سو ہو رہا ہی اور حلم انکا ہماری بلا کو
ٹال رہا ہی کبھی خدا ایسا بھی کرے کہ یہ غصہ بھی حلم ہو جائے اور یہ بات تیرے لطف سے ای غالب بر ترحم بدیع بعید نہین ہی
یہ مصرعہ نیست این نادر ز لطفت الخ اور اشعار آیندہ پھر مقولات اُنھین صحابی کے ہین نسبت آنحضرت کے کہ مدح حاضر کی و
ہی بغیے روبرو کسی کے تعریف کرنا ممنوع ہی اسواسطے مین نام موسی کا لے رہا ہون اور مقصود میرا ایسا ہی کہ اگر موسی ہوتے
تو وہ خود کب روادار رکھتے کہ مین آپکے سامنے اُنکا نام لیتا یہان سے مناجات اُنھین صحابی کی ہی درگاہ حق مین چنانچہ
کہتے ہین کہ ہمارے عہد تو یکے ہوے سیکڑون اور ہزارون بار ٹوٹے لیکن تیرا عہد جو بندہ پروری کا ہی وہ مثل کوہ کے
ثابت و برقرار ہی ہمارا عہد ایک تنکا گھاس کا جسکو ہر ہوا جا کر دے تیرا عہد کوہ بلکہ سیکڑون کوہ سے زیادہ تجکو قسم اُس اپنے
قدرت کی ہماری خلقت پر رحمت کر اسلیے کہ ای خداوند تو ہی سردار جملہ عالم کون کا ہی مین نے اپنے آپکو بھی دیکھا اور اپنی
رسوائی کو بھی اب ای بادشاہ اس سے زیادہ ہماری آزمائش مت کر اور جو ہماری فضیحت کی باتین ہین اُنکو ای کریم
مستعان چھپا ہی رہنے دے تو تو اپنی خوبی وکمال مین بیچ ہی اور ہم اپنی کجی وگمراہی مین بیچ ہین الخلاف شرح بحر العلوم
مین راہ گر کے آگے آن لکھا ہی اور بکل بکاف عربی کو بگل بکاف عجمی اور تکوین دکون کو تلوین دلون قولہ بیحدے خوش نگمار
ای کریم ✤ برکڑے بیحد مشتے لئیم ✤ بین کہ از تقطیع یا کتابت ماند ✤ مصر بودیم دیکے دیوار ماند ✤ البقیہ البقیہ ای خدیو ✤ تا نگردد
شاد کلی جان دیو ✤ بہر انی بہر آن لطف نخست ✤ کہ تو کردی گمرہان را باز جست ✤ چون نمودی قدرت بنمای رحم ✤ اے
نہادہ رحمہا در شحم ولحم ✤ این دعا گر خشم افزاید ترا ✤ تو دعا تعلیم فرما مر مرا ✤ آنچنان کآدم بیفتاد از بہشت ✤ رحمتش دادی کہ
رست از دیو زشت ✤ دیو کہ بود کو ز آدم بگذرد ✤ بر چنین لطفے از و بازی برد ✤ در حقیقت نفع آدم شد ہمہ ✤ لعنت حاسد شد
آن دمدمہ ✤ بازی دید و دو صد بازی ندید ✤ بس ستون خانہ خود را برید ✤ آتشے زد شب بکشت دیگران ✤ باد سوے
کشت او کرد ش روان ✤ چشم بندی بود لعنت دیو را ✤ تا زیان خصم دید آن ریو را ✤ خود زیان جان او شد دیو او ✤ گوی آدم
بود دیو دیو او ✤ لعنت آن باشد کہ ژرفش کند ✤ حاسد و خود بین و پر کینش کند ✤ تا بداند بد سرانکو بد کند ✤ بیگمان باز آید
و بروے زند ✤ جملہ فرزین بند با بیند بعکس ✤ مات بروے گردد و نقصان و نکس ✤ زانکہ گرداو ہیچ بیند خویش را ✤ مہلک و
ناسور بیند ریش را ✤ در دخیر و نیچنین دیدن در دان ✤ در دادر از ہجاب روبرون ✤ تا نگیرد مادران را در دزہ ✤ طفل در زادن
نیاید ہیچ رہ ✤ این امانت در دل وجان حاملہ ست ✤ این نصیحتہا مثال قابلہ ست ✤ قابلہ چہ کند چو زن را در دنیست ✤
در دباید در دکودک را رہیست ✤ آنکہ او بیدر د باشد ہنر نیست ✤ زانکہ بیدر دی نا الحق گفتنست ✤ آن نا بموقت گفتن لعنت ست ✤

وین انا در وقت گفتن رحمتست ✤ آن انا منصور رحمت شد یقین ✤ وان انا فرعون لعنت شد مبین ✤ المعنی یقطع بماس آرائش
وپیرائش حجبت بالفتح ڈھنا شب بفتح آگ بھڑکانا وجنگ چشم بند افسون چشم بندی نمس بالفتح سرگون اوندھا کرنا قابلہ دائی
اور پر جو کہا ہی کہ تو جمال وکمال مین بیحد ہی اور ہم کجی وضلال مین موافق اُسکے وہی صحابی کہتے ہین کہ تو اپنی بیحدی کو ہی کریم ہم
جیسے مشت بلغیم کی کجی بیحد پر تعین کر دیکھ تو کہ ہماری آرائش وپیرائش کے بماس سے کہ وہ عمر جوانی ہی ایک تارہ رہ گیا ہی
جو پیری ہی ہم ایک مصرعہ یعنے اہل مصر کے آباد وعمورہ سب اجڑکے ایک دیوار باقی رہگئی ہی لہذا ہی خدیو ہم البقیہ البقیہ
کرتے ہین یعنے جو کچھ ہمسے جاتا رہا وہ تو کیا اُسکا تو ہمکو حال ہی لیکن جو باقی رہا ہی کہ وہ بھی زمان پیری ہی بھی ہمکو بلحاظ جیسے سعدی
نے کہا ہی شعر ایکہ بیجا رفت در خوابی ✤ مگر این نیچرز فرد یابی ✤ تو جان شیطان کی کلی شاذ نہونے پائے اب تک جو ہوگئی وہ
ہوگئی آیندہ تو پھر کچھ نہ رہجائے اور یہ رعایت ہماری ہمارے واسطے مت کر بلکہ اپنے لطف نخستین کا پاس ولحاظ کر کہ تو ہی
بمقتضاے لطف گزشتہ ہمکو جستجو کرکے القطہ فرمایا ہی اُسی لطف کو واسطہ کرتا ہون تو نے اپنی قدرت تو ظاہر کی کہ ہم کو
جیسا کیا اور رحم وکرم سے بنایا مگر رحم بھی ہم پر کرکے تو نے لحم وشحم مین بھی رحم رکھا ہی یعنے ترے ترحم لوگ بھی پیدا کیے ہین
اگر یہ دعا میری تیرے نزدیک مرضی ہی اور تیرے غصہ کو بڑھائے تو تو کوئی دعا مجکو تعلیم کر کہ اُسکے موافق متدعی ہون جیسے
آدم جب بہشت سے نکالے گئے اور تیرا عتاب ہوا تو ہی نے اُنکو جو دعا یعنے دعا سکھائی تو وہ دیو نرشت کی خرابی
سے چھوٹ گئے جیسا کہ قرآن مین ہی فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ پس سکھائے آدم کو اُسکے رب نے
کلمات جنکے ساتھ توسل سے رب کی طرف رجوع کی پس دیو کیا چیز ہی کہ وہ آدم سے ڈر جائے اور جیسا پہلا لطف تیرا ہم
دیو اُس سے بازی لیجائے اور جیت جائے شیطان نے جتنے کر دھرے کیے بحقیقت آدم کے حق مین سب نفع ہوے
اور اس حاسد کے حق مین لعنت بنے اُسکی تو ایک ہی بازی تھی اُسی کو اسنے دیکھا اور سیکڑون بازیان جو تقدیر کی
تھین وہ اُسکو نہ سوجھین پس ستون اپنے گھر کے کاٹ کے اپنا گھر ڈھا دیا یعنے رات کو اور دن کے کھیت مین
آگ لگائی ہوا نے اُس آگ کو اسی کے کھیت کیطرف روان کیا کہ آپنی آگ مین آپ جلا لعنت اسپر ہونیوالی تھی وہ
اس دیو کی چشم بند ہوگئی اس سبب سے اسنے اپنے تئین نقصان دشمن کا سمجھا دشمن مراد آدم سے جنکی بدولت مردود ہوا اُسکا
کرہ یہ خود زیان اُسکی جان کا ہوا گویا آدم اس دیو کے دیو کو لعنت اُسی کو کھینچگے جو خدا تعالی کسی کو کہتا ہی اور جاے
اور خود مین اور پرکین کر دے یہی علامتین لعنت کی ہین بلکہ خود لعنت تو جو کوئی عہد اور بدی کرتا ہی جان لے کہ
بیشک وہ بدی تو نہی ہی اور وہ بدی اُسکی اُسی پر پڑتی ہی جتنے قرین بند کرتا ہی اور مضبوط مضبوط تدبیرین اُن کے
برعکس دیکھتا ہی اُسی پر رات ہوتا ہی اور وہی نقصان ونگونساری پاتا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر وہ آپکو ہیچ وناچیز سمجھے
تو اس سمجھنے سے وہ اپنے زخم کو مہلک ونا سور جانتا ہی کہ خود بینی اُسکو ہیچ سمجھنے نہین دیتی لابد اس قسم کے سمجھنے سے
اُسکے درون مین درد اُٹھتا ہی بس وہی درد اُسکو حجاب درونی سے باہر لیاتا ہی جو کچھ خود بینی اور کینہ سے درون مین

ہوتا ہی جیسے ظاہر ہی کہ بچون کی ماؤن کو جبتک درد زہ نہین ہوتا بچہ کو پیدا ہونے کی کوئی راہ نہین ملتی بس وہ امانت جو معرفت الٰہی ہی جان و دل تو روز میثاق سے اُسکے حاملہ ہین اور یہ نصیحتین مثل قابلہ کے اب درد ہونا چاہیے جسکا باعث عشق ہی ورنہ جبتک درد عورت کے نہو تو قابلہ کیا کرسکتی ہی درد ہونا چاہیے کہ درد ہی بچہ کے واسطے راہ ہی یعنے اسی سے اظہار معرفت کا ہوتا ہی اور جو کہ بیدرد ہی اہ بے عشق وہ رہزن ہی اور بے وقت انا الحق کہتا ہی اور یہ بے وقت انا کہنا ہی لعنت ہی اور یہی انا ہی کہ وقت پر کنار رحمت ہی اسی کو خیال کرو کہ منصور کا انا یقیناً رحمت ہوا اور فرعون کا انا خاصل الخاص لعنت الخلاف شرح بحر العلوم مین مایکتار کو بالیتار اور گم رہان را باز جست نہایت بگرا ہوا مرمرا کو مہترا اور لطفے کو نطفے لعنت آن باشد کو نیست لکھا ہی قولہ لاجرم ہر مرغ بے ہنگام را + سر بریدن واجب ست اعلام را + سر بریدن چیست کشتن نفس را + در جہاد و ترک گفتن لمس را + آنچنانکہ نیش کژدم برکنی + تا کہ یابد از کشتن ایمنی + برکنی دندان پر زہر بے زیان + تا رہد مار از بلاے سنگسار + ہیچ نکشد مار را جز نفس پیر + دامن آن نفس کش را سخت گیر + چون بگیری سخت آن توفیق ہوست + در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست + بار میت اور میت راست دان + ہر چہ دار د جان بود از جان جان + دستگیرندہ و یست و بردبار + دمبدم آدم از و امیدوار + نیست غم گر دیر بے او ماندہ + دیر گیرد سخت گیرش خواندہ + دیر گیر د سخت گیرد رحمتش + یکدمت غائب ندارد حضرتش + در تو خواہی شرح این وصل و ولا + از سر اندیشہ مبخوان و الضحا + در تو گوئی این بیہا از و یست + لیک آن نقصان فضل او کیست + المعنی لمس بالفتح حاجت یعنے جو انا یوقت کہتا ہی اُسکا سر کاٹنا چاہیے کیونکہ اسطے جو مرغ بیوقت بولتا ہی اُسکا سر کاٹنا واجب ہی تاکہ سب خبردار ہو جائین اور کوئی بیوقت نہ بولے اور یہ سر کاٹنا کیا ہی نفس کا ارنا جہاد و ریاضت مین اور حاجت کا ترک کرنا جیسے بچھو کا ڈنک جو توڑ ڈالا جائے تو وہ مارے جانے سے بچ جاتا ہی اور جب دندان پُر زہر مار کے اکھیڑ ڈالتے ہین تو وہ بلاے سنگساری سے چھوٹ جاتا ہی اور اس مار نفس کو سوا سے سایۂ پیر کے کوئی نہین مار سکتا تو اس نفس کش کا دامن خوب مضبوط پکڑ اور جب تو دامن اُسکا مضبوط پکڑے تو جان لے کہ یہ جانب ہو یعنی خدا تعالے سے ہی کسواسطے جو قوت کہ تجھ مین آئی اُسی کی کشش سے ہی تو آیت کریمہ مارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمیٰ نہین تیر پھینکا تو نے جسوقت کہ پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا اُسکو سچ جان پس جو کچھ تیری جان پر دار د ہو اُسے جان جان سے جان وہی دستگیرندہ ہی اور وہی بردبار کہ ہر وقت آدمی اُس سے امیدوار ہی اور اسکا غم مت کر اگر اُسکی دستگیری مین دیر ہوئی تو جانتا ہی کہ وہ دیر گیر ہی جیسے کہ اللہ الرحمن اور سخت گیر بھی ہی کہ پھر اُسکو چھوڑتا بھی نہین وہ دیر مین تو پکڑتا ہی مگر رحمت اُسکی ہر سخت گیر کہ ایک دم تجکو اُسکی درگاہ سے غائب نہین ہونے دیگی اور اگر تو اس وصل و قرب کی شرح چاہتا ہی تو اچھے سوچ و فکر کے ساتھ سورۂ والضحیٰ کو پڑھ کہ بعد ایرا قسم کیسی تسلی و تسکین فرمائی ہی اور مختصر یہ اس کا یہ ہی کہ آن حضرت نے ایک سائل سے نوعے استکراہ کیا تھا وحی آنا بند ہوگئی کفار نہایت خوش تھے

کہ اب محمد کو محمد کے خدا نے چھوڑ دیا بعد چندے یہ سورہ نازل ہوئی اور بعد قسم کے فرمایا ما ودعک ربک وما قلی وللاخرۃ خیر لک من الاولی ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نہین چھوڑ دیا تجکو تیرے رب نے نہ دشمن جانا اور ضرور آخرۃ تیرے واسطے بہت بہتر ہی اولی سے اور جلدی عطا کریگا تجکو پروردگار تیرا سو تو راضی ہوگا کہ یہ سب وعدے امت کے حق مین بھی ہین اور اگر تو کہے کہ جو برائیان ہم سے ہوتی ہین یہ بھی اُسی سے ہین لیکن یہ کہنا تیرا نقصان کنندہ اُسکے فضل کا کب ہی **الخلاف**

شرح بحر العلوم مین سر برین واجب کو واجب سا اور اعلام را کو صرف اعلا اور ہو کو یو اور سر قوت کو بر قوت اور ہر چہ دارد کو ہر چہ دارد آدم کو آدم کرد پرہیز او ماند کو گرد پرہیز او ماند دیر گیر کو دیر گیرد وصل دولا کو مولا لکھا ہی کما ہو الظاہر

یہ مثال ہی بیان معنی تو من باقدر خیرہ وشرہ مین یعنے ایمان لائے ہم اُسکے اندازۂ خیر و شر پر

قولہ آن بدی را دان کمال ادست ہم ۔ من مثالے گویمت اے محتشم ۔ کردنقاشے دو گونہ نقشہا ۔ نقشہاے صاف و نقش بیصفا ۔ نقش یوسف کرد خوش سرشت ۔ نقش ابلیسان وعفریتان بزشت ۔ ہر دو گونہ نقش زاستادی ادست ۔ زشتی از نیست آن زادی ادست ۔ تا کمال دانش پیدا شود ۔ منکر اُستادیش رسوا شود ۔ ور نماند زشت کردن ناقص است ۔ زین سبب خلاق گبر و مخلص ست ۔ پس ازین دو کفر و ایمان شاہد اند ۔ بر خدا زیشان ہر دو ساجد اند ۔ لیک مومن دان کہ طوعاً ساجد است ۔ نہ آنکہ جویاے رضا و قاصد ست ۔ ہست گر چہ گبر ہم یزدان پرست ۔ لیک قصد او مراد دیگر ست ۔ قلعۂ سلطان عمارت میکند ۔ لیک دعوی امارت میکند ۔ گشتہ باغی تا کہ ملک او را بود ۔ عاقبت خود قلعہ سلطانی شود ۔ مومن آن قلعہ برائے پادشاہ ۔ میکند معمور نے از بہر جاہ ۔ زشت گوید اے شنہ زشت آفرین ۔ قادرے بر خوب و بر زشت ہمین ۔ خوب گوید اے شہ حسن و بہا ۔ پاک گردانیدیم از عیبہا ۔ حمد لک والشکر لک یا ذوالمنن ۔ حاضرے و ناظرے بر حال من ۔ حاصل آنکہ او سر انچہ خواست کرد ۔ خوب را و زشت را چون خار و ورد ۔ اوست بر سر پادشاہی پادشاہ ۔ کار ساز یفعل اللہ مایشاء ۔ المعنی ہمین بفتح سست وضعیف و خوار اور پر جو کہا ہی نقصان اُسکے فضل کا کب ہی اُسی کے موافق فرمایا کہ اُس بدی کو بھی یہ حال کہ اُسی کا کمال ہی مین اے محتشم اسپر تجھ سے ایک مثال کہون کہ مثلاً ایک نقاش نے دو قسم کے نقش بنائے باصفا بھی اور بیصفا بھی جیسے نقش یوسف کا ایسا بنایا کہ گویا خوش سرشت اور ابلیسون اور عفریتون کا بدصورتی کے ساتھ بنایا دونون قسم کے نقش اُسی کی استادی سے ہین پس زشت مین جو زشتی ہی وہ زشت کی نہین ہی پیدائشی ہی اُسکو ایسا ہی پیدا کیا تو کمال اُسکی دانش کا ظاہر ہوا اور منکر اُسکی استادی کا رسوا ہوا سو اسطے جو کہ زشت کو نہ بنا سکے وہ ناقص ہی اسی سبب سے وہ خلاق گبر و مخلص کا ہوا ناقص اُسکے کمال مین نہ رہے پس ان دونون یعنے گبر و مخلص سے کفر و ایمان شاہد ہین اور دونون اُسکی خدا وندی کے ساجد لیکن فرق ہی کہ مومن بطوع و رغبت ساجد ہی جو اُسپر واجب ہی وہ بھی بجا لاتا ہی اور جو واجب نہین وہ بھی بجا لاتا ہی اسواسطے کہ وہ اُسکا رضا جو ہی اور قاصد رضا جوئی کا اگرچہ گبر بھی یزدان پرست ہی لیکن اُس کے قصد کی مراد اور ہی مثلاً ایک شخص نے ایک قلعہ بادشاہ کے لیئے تو بنایا لیکن دعوے

اپنی حکومت کا رکھا اور باغی ہوگیا تا یہ قلعہ میری ملک ہوجائے اور انجام کار وہ قلعہ سلطان کا ہو جاتا ہی اور یہ خاسر رہجاتا ہی کہ اسکا زعم و مراد عبادت غیر حق کی ہی چنانچہ بروز جزا کہینگے فعلوا عنادا شہدا علی انفسہم انہم کانوا کافرین یعنی جن معبودون کی ہم عبادت کرتے تھے وہ ہم سے گم گئے اور خود گواہی دینگے اپنے نفسون پر کہ بیشک وہ کافر تھے اور مومن اُس قلعہ کو خاص واسطے بادشاہ کے معمور کرتا ہی نہ اِس نیت سے کہ مجکو جاہ و مرتبہ حاصل ہو آب جسکو زشت پید ا کیا ہی وہ بھی کہتا ہی کہ اے بادشاہ زشت آفرین تو دونون پر قادر ہی خوب پر بھی اور زشت ذلیل خوار پر دونون تیرے بنائے ہین اور جو خوب ہی وہ بھی کہتا ہی کہ اے بادشاہ حسن و جمال کے تونے مجکو جلوے عیبون سے پاک کر دیا تجھی کو حمد و شکر سزاوار ہی اے احسان والے کہ تو میرے حال پر حاضر و ناظر ہی یہ مقولہ مولانا رح کا معلوم ہوتا ہی کہ مین اگر خوب ہون یا زشت ہر حال مین تیرا شکر گزار و ثنا خوان ہون تو حاضر ناظر ہی میرا حال تجھ پر بخوبی ظاہر ہی آپ فرماتے ہین کہ حاصل اس تقریر سے یہ ہی کہ جیسا اُسنے چاہا ویسا کیا خوب و زشت دونون کو کسی کو گل کر دیا کسی کو خار بنا دیا وہ سب پادشاہ ہون پر بادشاہ ہی اور یفعل اللہ ما یشاء کا کارساز الخلاف شرح بحر العلوم مین آن بدی را دان کو بدی داون اور ازین دو کو ازین روا و ہست گرچہ کوہائے ازبہر کوہے ازبہر کہا ہی

دعا و توبہ سکھانا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس بیمار کو

قولہ گفت پیغمبر آن بیمار را ✤ این بگو و سہل کن دشوار را ✤ آنشافی دار دنیا ناحسن ✤ آنشافی دار عقبا ناحسن ✤ راہ را بر ما چو بستان کن لطیف ✤ مقصد ما باش ہم تو ای شریف ✤ مومنان در حشر گویند ای ملک ✤ نے کہ دوزخ بود راہ ما شرک ✤ مومن و کافر بران یا بد گزار ✤ ما ندیدیم اندرین رہ دد و مار ✤ نک بہشت دبار گاہ ایمنی ✤ بس کجا بود آن گذر گاہ دنی ✤ بس ملک گوید کہ آن روضہ خضر ✤ کان فلان جاویدہ اید اندر گذر ✤ دوزخ آن بود دسیاستگاہ سخت ✤ بر شما شد باغ و بستان درخت ✤ چون شما این نفس دوزخ خوے را ✤ آتشے و کبر فتنہ جوے را ✤ جہد ہا کردید تا شد پُر صفا ✤ نار را کشتید از بہر خدا ✤ آتش شہوت کہ شعلہ میزدی ✤ سبزۂ تقوی شدی نو بدی ✤ آتش خشم از شما ہم حلم شد ✤ ظلمت جہل از شما ہم علم شد ✤ آتش حرص از شما ایثار شد ✤ وان حسد چون خار بد گلزار شد ✤ چون شما این جملہ آتشہاے خویش ✤ بہر ما کشتید تا شد نوش نیش ✤ نفس نار ی را چو باغی ساختید ✤ اندرو تخم وفا انداختید ✤ بلبلان ذکر و تسبیح اندرو ✤ خوش سرایان در چمن ہر طرف جو ✤ داعی حق را اجابت کردہ اید ✤ وز جحیم نفس آب آوردہ اید ✤ دوزخ مانیز در حق شما ✤ سبزہ گشت و گلشن و برگ و نوا ✤ چیست احسان را سکافات ای پسر ✤ لطف و احسان و ثواب معتبر ✤ نے شما گویید ما قربانیم ✤ پیش اوصاف تقا ما خانیم ✤ ما اگر قلاش اگر دیوانہ ایم ✤ دست آن ساقی دآن پیمانہ ایم ✤ بر خط و فرمان او سرے نہیم ✤ جان شیرین را گرو کان میدہیم ✤ تا خیال دوست در اسرار ما ست ✤ چاکری و جانسپاری کار ماست ✤ ہر کجا شمع بلا افروختند ✤ صد ہزاران جان عاشق سوختند ✤ عاشقانے کز درون خانہ اند ✤ شمع روے یار را پروانہ اند

المعنی قلاش بے نام ونشنگ ومرد بے خیر ولوند حضرت پیغمبر نے اُس صحابی بیمار سے فرمایا کہ تو یون کہہ اور دشوار کو اپنے واسطے سہل کرلے کہ اے رب ہمارے لاتو ہمارے واسطے دار دنیا مین خوبی وبہتری اور لاتو ہمارے واسطے دار عقبیٰ مین خوبی وبہتری کہ مقتبس ہی آیۂ کریمہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور کہ ہماری راہ کو ہم پر مثل بستان کے اے لطیف کردے اور تو ہی ہمارا مقصد بن جا اے شریف آیندہ معقولات مولانا رح کے ہین کہ مومن حشر مین کہینگے کہ اے بادشاہ ذوالجلال کیا یہ نہین تھا کہ پل صراط ایک راہ مشترک ہی دوزخ کے ساتھ جسپر ہو کے مومن وکافر دونون گذرینگے مگر ہمنے اِس راہ مین نہ دھوان دیکھا نہ آگ دیکھی یہ راہ تو ایک بہشت وبارگاہ ایمنی کی ہی بس وہ راہ ناچیز کہان ہی بس بادشاہ دونون جہان کا فرمائیگا کہ وہ روضۂ سبز کہ فلان جگہ جو راہ مین تمنے دیکھا ہی وہی دوزخ تھا اور وہی سیاست سخت کی جگہ ہی کہ تم پردہ باغ وبستان اور درخت ہوگیا جیساکہ قرآنمجید مین ہی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیہا جثیا اور نہین ہی کوئی تم مین سے مگر یہ کہ وارد ہونا دوزخ پر بہشت کو یہ تیرے پروردگار پر لازم ہی اور ایسے ہی حکم جاری کیا گیا ہی بعد اِس ورود کے نجات دینگے ہم اُن لوگون کو جو پرہیزگار ہین اور چھوڑدینگے ظالمون کو اُس آگ مین اُنہیں گرکندہ جب تمنے اس نفس دوزخ خو آتشی کبر فتنہ جو کو کوشش کرکے پرصفا کیا اور اُسکی آگ واسطے خدا کے بجھائی تمھاری آگ شہوت کی جب شعلہ زن ہوتی تھی تو وہ تمھارے تقوی سے سبزہ اور نور ہدایت ہوجاتی تھی اور تمھارے غصہ کی آگ بھی تمسے حلم ہوگئی اور اندیشہ جہل کی تم سے علم ہوگئی آتش حرص کی جو کسی کو کچھ دینا نہین چاہتی تھی وہ ایثار ہوگئی کہ اپنی حاجت برادر کی حاجت مقدم کرتی تھی اور حسد جو مثل خار کے تھا گلزار ہوگیا جب تمنے ہمارے واسطے اپنی ان جملہ آتشون کو بجھایا تو اِس سبب سے نیش تمھارے لیے نوش ہوگئے نفس ناری کو تمنے ایک باغ بنا دیا اور اُسمین تخم ہماری مہر ووفا کا بویا کہ اِس باغ مین بلبلین ذکر وتسبیح کی نہرون کے کنارے کہ وہ اشک روان ہین خوش سرائیان کرتی رہین جو کوئی داعی حق یعنے پیغمبر تمھارے پاس آیا تمنے بخوشی اُسکی اجابت کی اور جہنم نفس سے پانی نکالا یعنے ایسا اس دوزخ کو سرد کیا کہ بجاے نار آتش کے چاہ آب بنا دیا اِس سبب سے ہمارا دوزخ بھی تمھارے حق مین سبزہ اور گلشن بابرگ ونوا ہوگیا آپ فرماتے ہین اے پسر تونے دیکھا احسان کا بدلا سوائے لطف واحسان اور ثواب معتبر کے اور کیا ہی کہ وہان یہ موجود ہی تم اپنی زبان سے مت کہو کہ ہم قربانی ہین اے عاشق اور اُسکے اوصاف بقا کے سامنے فانی بلکہ یہ کہو کہ ہم اگرچہ لوند وبے خبر محض ہین یاد یوانہ ہین مگر مست اُسی ساقی اور اُسی پیمانہ کے ہین جو ہمکو پلا دیا ہی آسی کے خط فرمان پر سر رکھے ہین اے مطیع ومنقاد ہین وہ ایک کان ہی ہم اپنی جان شیرین کو اُس کان کے گرد مین دیے ہوے ہین جب سے خیال دوست کا ہمارے اسرار مین سما یا ہی طاعت وخدمت اور جانسپاری یہ ہمارا کام ہی اسواسطے کہ خاصہ عشاق کا یہی ہی کہ جہان کہین شمع بلا کی روشن ہوتی ہی پروانہ وار لاکھون عاشقون کی جانین اُسپر جلی ہین چو عاشق کہ درون خانہ یعنے دل مے بین وہ صورت یار کے چو رنگ شمع نے

روشن ہی پروانہ ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین باغی بیاے وحدت کو یاغی اور ساخیدہ انداخیدہ کو ساختہ انداختہ لکھا ہی قولہ ایدل آنجارو کہ بانور وشبنند ۔ و بلا ہا مرتراچون گلشن اند ۔ درمیان جان ترا جا میکنند ۔ تاترا پر بادہ چون جامے کنند ۔ درمیان جان ایشان خانہ گیر ۔ در فلک خانہ کن ای بدر منیر ۔ چون عطارد دفتر دل واکنند ۔ تاکہ برتو سرہا پیدا کنند ۔ پیش خویشان باش چون آوارہ ۔ برمہ کامل زن ازمہ پارہ ۔ جزورا از کل خود پر نیز چیست ۔ با مخالف اینہمہ آمیز چیست ۔ جنس راہین نوع گشتہ دردوش ۔ عینہا ہین گشتہ عین از پرتوش ۔ تاچون عشوہ خری اے پر خرد ۔ از دروغ وعشوہ کی یابی مدد ۔ چاپلوس ولفظ شیرین دفریب ۔ یستانی مے نہی چون زن بجیب ۔ مرترا دشنام سیلے شہان ۔ بہتر آید از ثناے گمرہان ۔ صفع شاہان خور مخور شہد خسان ۔ تاکسے گردی زاقبال کسان ۔ زانکہ زایشان خلعت ودولت رسد ۔ در پناہ روح جان گردد جسد ۔ المعنی صفع بالفتح سیلے زدن اور جوذکر عاشقون کا تھا بتا اسکے فرماتے ہین کہ ای دل تو آن لوگون مین چل جو بظاہر شب ہین اور بحقیقت نور اور کیسی ہی بلاؤن مین ہون مگر تیرے لیے گلشن ہین ای شگفتہ وشگفتہ رو اپنی جان مین تیری جگہ کرین تو تجکو جام کیطرح شراب عشق سے بھرین وبھی انکی جان کے اندر گھر پکڑ اور ای بدر منیر تیری جگہ فلک پر ہی پس فلک پر گھر بنا جو انکی جان ہی کہ یہ عطارد کے مثل جو منشی فلک ہی تیرے دفتر دل کھولین اور بجھ پر اسرار ظاہر کرین آپنے خویش واقربا کے سامنے مثل آفتاب کے رہ اور اگر تو مہ پارہ ہی تو کسی ماہ کامل کے سامنے اسکو پیش کر تا یہ پارہ کامل ہوجاے تو جس کل کا جز ہی اس کل سے تیرے جز کو پرہیز کیون ہی اس سے آمیزش کیون نہین کرتا اور مخالف سے آمیزش کرنے کا کیا سبب ہی جو غیر اسکے ہین کچھ تو جنس اپنی وضع مین کیسی نوع ہو ہی ہی جنس مراد نور ذات مطلق سے نوع عبارت مخلوق سے کہ اہی جنس کے تحت مین ہین اور جو اعیان تھے وہ اسکے پرتو سے ہین اعیان سے مراد مظاہر ہے یعنے مظاہر عین ذات بن رہے ہین پھر تو مخالف کیطرف کیون رجوع ہی اپنے کل اور جنس کیطرف کیون نہین رجوع ہوتا اور کیا سبب ہی کہ مثل عورت کے عشوہ خر تو ہو رہا ہی جو ادنی دھوکہ مین آجاتی ہی تو کیسا پر خرد ہی ان عشودن اور دروغ سے کب مدد تجکو ملیگی آن لوگونکی چاپلوسی اور فریب ودلیسی باتین خریدتا ہی اور عورت کیطرح جیب مین بھرتا ہی تیرے حق مین تو دشنام وسیلی شاہون کی ان گمراہون کی ثنا وصفت سے بہت بہتر ہی بس تو سیلی شاہون کی کھا اور شہد ان ناچیزون کا مت کھا کسواسطے کہ جنکو کس کہتے ہین وہ بھی لوگ ہین بس انکے اقبال سے تو بھی کس ہوجائیگا ای انسان اس سبب سے کہ ان لوگون سے وہ خلعت ودولت پائیگا کہ تیری روح کے پناہ مین جسم تیرا جو ثقیل وکثیف ہی جان کیطرح لطیف وشریف ہوجائیگا اور جان کا تو کچھ کہنا ہی نہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بجاے نوروشبنند کے باتو روشنند جا میکنند کی جگہ جان میکنند کہ قافیہ نہین ہوتا واکنند کی جگہ واکنند کہ مطابق ایشان سے نہین ہوتا پرہیز چیست کے بجاے نیست عینہا کی جگہ عینہا یا خبیث شاہان خور کو خود لکھا ہی قولہ ہر کجا بینی برہنہ مینوا ۔ وان کہ او برگ نیستہ ازاو ستا ۔ تاچنان گردد کہ مینواہد بس

آمدل کور بد بیجا صلش ✤ گر چنان گشتی کہ اُستا خواستی ✤ خویش را دخویش را آراستی ✤ ہر کہ از استاگریزد در جہان ✤ او زدولت میگریزد این بدان ✤ پیشہ آموختی در کسب تن ✤ چنگ اندر پیشہ دینی بزن ✤ در جہان پوشیدہ گشتی دغنی ✤ چون برون آئی ازانجا چون غنی ✤ پیشہ آموز کاندر آخرت ✤ اندر آید دخل وکسب مغفرت ✤ آنجہان شہریست پر بازار وکسب ✤ نانہ پندداری کہ کسب اینجاست حسب ✤ حق تعالی گفت این کسب جہان ✤ پیش آن کسب ست لعب کودکان ✤ ہمچو آن طفلے کہ بر طفلے تند ✤ شکل صحبت کن مساسے میکند ✤ آن مساس طفل چہ بود بازیے ✤ با جماع رستمی وغازیے ✤ کودکان سازند در بازی دکان ✤ سود نبود جز کہ تعطیل زمان ✤ شب شود در خانہ آید گرسنہ ✤ کو دکان رفتہ بماندہ یک تنہ ✤ اینجہان بازی گست و مرگ شب ✤ باز گردی کیسہ خالی پر تعب ✤ سوے خانہ گور تنہا ماندہ ✤ با فغان واحسرتا برخواندہ ✤ کسب دین عشق ست وجذب اندرون ✤ قابلیت نور حق دان اے حدون ✤ کسب فانی خواہدت این نفس خس ✤ چند کسب خس کنی بگذار بس ✤ نفس خس گر جویدت کسب شریف ✤ حیلہ دکرے بود آن را ردیف ✤ المعنی اے پسر تے جو ترغیب اُستاد کی فرما رہے ہین بتاید اُسی کے کہتے ہین کہ جہان کہین برہنہ اور ننگو کو دیکھے یعنے خوار و مفلس کو جان لے کہ یہ اپنے اُستاد سے بھاگا ہوا ہی خلاف اُستاد کے ہر کس و اسطے کہ اُستاد ہر فن اور ہر پیشہ کا رہبر ہوتا ہی اور بھاگتا اِس سبب سے ہی کہ اُسکا دل کوربد بیجا صل ہی تو اپنے طور پر ہونا چاہتا ہی اور اُستاد مانع ہوتا ہی اور اگر تو ایسا ہوا کہ تونے اُستاد کو ڈھونڈھا اور اُسکا طالب ہوا تو جان لے کہ آپ کو بھی اور خویش و اقربا کو بھی سنبھال لیا اور جو جہان مین اُستاد سے بھاگتا ہی وہ دولت سے بھاگتا ہی اِسکو خوب جانئے تونے جملہ پیشے کسب تن کے سیکھے یعنے تن کی خاطر اُنکو چھوڑا اور جو دینی پیشے ہین اُن مین ہاتھ ڈال اور تمسک کر اِس جہان مین تو تو چھیا رہا کہ مرد ہی حالانکہ ہی نامرد اِس سبب سے کہ طالب دنیا کو مخنث کہا ہی پھر جب یہان سے نکلیگا تو شل غنی کے کیسے نکلیگا جو بھرا پرا ہو بس وہ پیشہ سیکھ کہ آخرت مین جس سے آمدنی دکمائی مغفرت کی حاصل ہو تو جانتا ہی کہ یہی جہان اور یہی شہر ہی نہین وہ جہان بھی ایک شہر پر بازار وکسب ہی خبردار اِسی جہان پر بس و کفایت مت کر خود حق تعالے نے فرمایا ہی کہ اِس جہان کا کسب اُس جہان کے کسب کے سامنے لڑکونکا کھیل ہی کما جا رفی القرآن ماہذہ الحیوۃ الدنیا الا لہو ولعب وان الدار الآخرۃ لہی الحیوان لو کانوا یعلمون نہین ہی حیات دنیا کی مگر لہو و بازی اور بیشک دار آخرت وہی زندہ ہی کہ اُسمین جو کچھ ہی وہی زندہ ہی اگر تم ایسے ہوتے کہ اِسکو جانتے جیسے کوئی لڑکا کسی لڑکے سے متوجہ ہوئے اور جیسے صحبت کرنے والے مساس کرتے ہین ایسے ہی وہ بھی کرے بس وہ مساس طفل کا کیا ہوگا ایک کھیل ہی تو ہوگا مقابلہ مین کسی رستم و غازی کے جماع کے یا جیسے لڑکے کھیل کی دکان لگاتے ہین اور بیفائدہ اپنے وقت کو بیکاری مین کھوتے ہین جب رات ہوئی بھوکے اپنے گھر کو آئے اور سب لڑکے اپنے گھرون کو گئے یہ تنہا اکیلا رہگیا آپ فرماتے ہین یہ جہان تو بازیگاہ ہی اور

مرگ شب ہی اور تو یہان سے کیسہ خالی پر تعب اُس جہان کو لوٹا اور تنہا خانۂ گور مین رہیگا اب کوئی ٹرکا تیرا ساتھی نہین ہی
بس اب تو فریاد و حسرتاہ کی کرتا ہی اور تضییع اوقات پر حسرت کھاتا ہی اصل کسب دین کی عشق ہی اور جذب درونی کہ جسمین
قابلیت نور حق کی ہی تو ای سرکش اس سے برگشتہ کیون ہو رہا ہی یہ نفس ناچیز تیرا ہمیشہ اُس کسب کا خواہان رہتا ہی جو
فانی ہی تو اس ناچیز کا کسب کب تک کریگا بس اسکو چھوڑ دے برتقدیر اگر یہ نفس ناچیز کسی کسب شریف کا طالب ہو
تو ضرور ہی کہ کوئی حیلہ اور مکر اُسکے پیچھے لگا ہوگا جیسے سوار کے پیچھے کوئی ردیف اُسکا

بیدار کرنا ابلیس کا حضرت معاویہ کو کہ وقت نماز کا جاتا ہی

قولہ در خبر آمد کہ ان معاویہ ☼ خفتہ بد در قصر و یک زاویہ ☼ قصر را از اندرون در بستہ بود ☼ کز زیارتہای مردم جستہ بود ☼
ناگہان مردے ہرا پیدا کرد ☼ چشم چون بکشاد پنہان گشت مرد ☼ گفت اندر قصر کس راہ نبود ☼ کیست کین گستاخی
وجرأت نمود ☼ گرد برگشت و طلب کرد آنزمان ☼ تا بیابد زان نہان گشتہ نشان ☼ وز پس در اویکے را دید کو ☼ در پس
پردہ نہان بیکدرو ☼ گفت ہی تو کیستی نام تو چیست ☼ گفت نامم فاش ابلیس شقی ست ☼ گفت بیدارم چرا کردی
بجد ☼ راست گو با من مگو بر عکس و ضد ☼ گفت ہنگام نماز آخر رسید ☼ سوے مسجد زود بیا بد دوید ☼ عجلوا الطاعات
قبل الفوت گفت ☼ مصطفے چون در وحدت را بسفت ☼ گفت نے نے این غرض نبود ترا ☼ کہ بخیرے رہنما باشی
مرا ☼ زرد پنہان رہ کند در مسکنم ☼ گویدم کہ یا سبانی میکنم ☼ من کجا با ور نمایم زر درا ☼ زرد کے داند ثواب و مزد را ☼
خاصہ زردی چو تو قطاع الطریق ☼ از چہ روگشتی چنین بر من شفیق ☼ المعنی قطاع الطریق راہ مار حدیث مین آیا ہی
کہ معاویہ اپنے قصر کے ایک گوشہ مین سوتے تھے اور قصر کا دروازہ اندر سے بند تھا کسواسطے کہ لوگون کی ملاقات
سے اُسوقت علیحدہ ہو گئے تھے ناگہان ایک شخص نے اُنکو جگایا انھون نے جو آنکھ کھولی تو وہ شخص چھپ گیا
کہا اس قصر مین تو کسی کا دخل تھا نہ راہ تھی یہ کون تھا جس نے ایسی گستاخی وجرأت کی اُسی وقت یہ اُٹھ کے
قصر کے آس پاس پھرے اور جستجو کی تاکہ پنہان گشتہ کا کچھ پتہ لگے دیکھا تو دروازہ کے پیچھے ایک شخص ہی پردہ
مین منہ چھپائے ہوے پوچھا تو کون ہی اور تیرا نام کیا ہی کہا نام میرا مشہور ابلیس شقی ہی کہا تو نے مجکو ایسا بیخبر
ہو کے کیون جگایا سچ سچ بتا برخلاف اور ضد اسکے کچھ مت کہ کہا نماز کا وقت اخیر ہوا جاتا تھا تمکو مسجد کیطرف جلد
جانا چاہیے اور حدیث شریف ہی جلدی کرو عبادتون مین کہ فوت نہونے پائین حضرت مصطفے نے ایسے ہی موقع وحدت
کے پردے ہین کہا نہین نہین ہرگز تیری یہ غرض نہین ہی کہ تو میرا خیر کی جانب رہنما ہوئے یہ وہ مثل ہی کہ کوئی چور
میرے گھر مین چھپ کے گھس آئے اور مجھ سے کہے کہ مین نگہبانی کرتا ہون مین چور سے اس بات کا کب یقین
کرونگا اسلیے کہ چور تو اب و مزدوری کو کیا جانتا ہی اور خاص تجھ سا چور راہ مار پھر اسکی کیا وجہ جو مجھ پر
ایسا شفیق ہوا

دوسری بار جواب دینا ابلیس کا حضرت معاویہ کو

قولہ گفت ما اول فرشتہ بودہ ایم ٭ راہ طاعت را بجان پیمودہ ایم ٭ سالکان راہ را محرم بدم ٭ ساکنان عرش را ہمدم بدم ٭ پیشۂ اول کجا ازدل رود ٭ مہر اول کے ز دل زائل شود ٭ در سفر گر روم مینی یا ختن ٭ از دل تو کے رود حب الوطن ٭ ما ہم از مستانہ این می بودہ ایم ٭ عاشقان درگہ وے بودہ ایم ٭ ناف ما پر مہر او بریدہ اند ٭ عشق او در جان ما کاریدہ اند ٭ روز نیکو دیدہ ایم از روزگار ٭ آب رحمت خوردہ ایم از جویبار ٭ نے کہ ما را ست فضلش کاشت ست ٭ از عدم ما را نہ او برداشت ست ٭ ای بسا کز وے نوازش دیدہ ایم ٭ در گلستان رضا گردیدہ ایم ٭ بر سر ما دست رحمت می نہاد ٭ چشمہاے لطف بر ما میگشاد ٭ وقت طفلی ام کہ بودم شیر جو ٭ گاہوارہ ام کہ جنبانید او ٭ از کہ خوردم شیر غیر از شیر او ٭ کہ مرا پرورد جز تدبیر او ٭ خوے کان با شیر رفت اندر وجود ٭ کے تواں اورا ز مردم دا کشود ٭ گر عتابے کرد دریاے کرم ٭ بستہ کے گردند دریاے کرم ٭ المعنی ابلیس نے بجواب حضرت معاویہؓ کے کہا کہ مین بھی تو پہلے فرشتہ تھا اور جان ودل سے راہ اطاعت مین چلتا تھا جو راہ خدا کی چلنے والے تھے انکا محرم راز تھا اور ساکنان عرش کا ہمدم پھر کوئی پیشۂ اول بھی اپنا بھولتا ہی پہلی الفت دل سے کہین مٹتی ہی تم سفر مین جاؤ چاہے روم دیکھو چاہے ختن لیکن وطن کی محبت دل سے کبھی دور نہین ہوگی ہم بھی اُسکی شراب عشق سے کبھی مست ہوے ہین اور عاشق اُسکی درگاہ کے تھے ہم تو وہ عاشق ہین کہ ناف ہماری اُسی کی محبت پر کاٹی ہی یعنے زمان تولد سے عاشق ہین اور عشق اُسکا قضا و قدر نے ہماری جان مین بویا ہی ہمارا بھی اِس زمانہ مین کوئی دن اچھا ہوا ہی اور ہمنے بھی اُسکی جوبار رحمت کا پانی پیا ہی کیا ہمکو اُسکے دست فضل نے نہین بویا ہی کیا ہمکو اُسنے خواب عدم سے نہین اُٹھایا ہی آہ فلان بڑی نوازشین اُس سے ہمنے دیکھی ہین اور اُسکی خوشنودی کے بانع مین بہت سیرین کی ہین ہمارے سر پر بھی وہ رحمت کا ہاتھ رکھتا تھا اور چشمے لطف کے ہم پر بہاتا تھا وقت طفلی کے مین کس سے شیر جو ہوا گہوارہ میرا اُسنے بلایا کہ کسی اور نے اُسکے شیر کے سوا اور کس سے مین نے شیر کھایا اور کس نے اُسکی تدبیر کے سوا مجکو پالا پس جو خو زمان شیر خوارگی سے وجود مین رچ گئی وہ آدمی سے کیسے دور ہو سکتی اگر دریاے کرم نے اُسکے کچھ عتاب کیا ہی تو بتا تو دروازے کرم کے کب بند کر دیے ہین قولہ اصل نقدش لطف و داد و بخشش ست ٭ قہر بر دے چون عیار ے بر عش ست ٭ از براے لطف عالم را بساخت ٭ ذرہ ہا را آفتاب او نواخت ٭ فرقت از قہرش اگر ابستن ست ٭ بہر قد رد وصل او دانستن ست ٭ مید ہد جانرا فراقش گو شمال ٭ تا بداند قدر ایام وصال ٭ گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است ٭ قصد من از خلق احسان بودہ ست ٭ تا فزید تا زمن سودے کنند ٭ تا ز شہدم دست آودے کنند ٭ نے براے آنکہ من سودے کنم ٭ وز برہنہ من قباے برکنم ٭ چند روزے کہ زیشم رانده است ٭ چشم من بر روے خویش ماندہ است ٭ کز چنان روے چنین قہراے عجب ٭ ہر کسے مشغول گشتہ در سبب ٭ من سبب را نگرم کو حادث ست ٭ زانکہ حادث حادثے را باعث ست ٭ لطف سابق

را نظارہ میکنم ✤ وانچہ او حادث دو پارہ میکنم ✤ ترک سجدہ از حسد گیرم کہ بود ✤ این حسد از عشق خیزد بر جحود ✤ این حسد از دوستی خیزد یقین ✤ کہ شود با دوست غیرے ہمنشین ✤ ہست شرط دوستی غیرت بری ✤ ہمچو شرط عطسہ گفتن دیرزی ✤ چونکہ بر لطعش جز این بازی نبود ✤ گفت بازی کن چہ دانم در فزود ✤ آن یکے بازی کہ با آن باختم ✤ خویشتن را در بلا انداختم ✤ در بلا ہم میچشم لذات او ✤ ات او یم ات او یم ات او ✤ چون رہاند خویشتن را ای سرہ ✤ ہیچ کس در دشش جہت از شش مرہ ✤ جز دشش از کل شش چون وارہد ✤ خاصہ کہ ہیچون مر او را کج نہد ✤ ہر کہ در دشش او در رون آتشست ✤ اوش برہاند کہ خلاق شش ست ✤ خود اگر کفر ست اگر ایمان او ✤ دست باف حضرتست و آن او ✤ المعنی نقد مجاز اول وذات جحود نفہمتین دیدہ ودانستہ انکار کرنا نطع بالفتح بساط یہ اشعار بھی تحت جواب ابلیس ہین ہین کہتا ہی کہ اصل ذات پاک اسکی لطف وداد وبخشش ہی اور جو کچھ قہر ہوتا ہی وہ بانگی اور جانچ پرکھ غش کی ہوتی ہی کہ دیکھون کھرا ہی یا کھوٹا اسنے تو جہان کو پیدا ہی اسواسطے کیا ہی کہ اسپر اپنا لطف کردن اور تمامی ذرات جہان پر اس آفتاب کی نوازش ومہربانی ہی جس سے چمک رہے ہین اگرچہ اسکے قہر سے فرقت حاملہ ہی کہ قہر سے فراق پیدا ہوتا ہی تو وہ اس غرض سے ہی کہ قدر وصل کی جانے نہ خاص قہر اسی واسطے جان کو فراق سے کوشمال کرتا ہی تا قدر ایام وصال کی جانے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ میرا قصد خلقت مخلوق سے اظہار اپنے احسان کا ہی کہ اپنے احسان کردن ہین نے مخلوق کو اسی واسطے پیدا کیا ہی کہ مجھ سے فائدہ اٹھائین اور میرے شہد سے دست آلودہ کرین یعنی شہد لطف سے خوب بہرہ ور ہون نہ اسواسطے کہ مین انسے فائدہ اٹھاؤن اور ان ننگون کی قبا اتارون چند روز کو مجھے اپنے سامنے سے نکال دیا ہی مگر آنکھین میری اپنی صورت پر نگارکھی ہین مین اسی کی صورت خوب کو تکتا ہون کہ کیسی صورت سے ایسا قہر تعجب ہی کبھی ضرور مہربان ہوگا اب اسمین ہر کوئی مشغول سبب مین ہی کہ آدم کو سجدہ نہ کیا اس سبب سے راندہ گیا مین سبب کو نہین دیکھتا کس واسطے کہ سبب حادث ہی یعنے ایک نئی بات اور حادث حادث ہین کا باعث ہوتا ہی نہ وہ کہ اسکی ذات قدیم ہی مین تو اسکے اسی لطف سابق کو تک رہا ہون اور حادث کے دو ٹکڑے کرتا ہون تو مانا کہ آدم کو سجدہ مین نے حسد سے نہین کیا تو یہ حسد بھی عشق ہی سے پیدا ہوتا ہی کہ جان بوجھ کے انکار کرتا ہی تم اس بات کو خوب یقین کرلو کہ حسد دوستی سے پیدا ہوتا ہی وہ نہین چاہتا یعنے عاشق کہ میرے دوست کا کوئی غیر مصاحب بنے اور ہمنشین ہوئے دوستی مین یہ بات شرط ہی کہ غیر کی غیرت کرے جیسے چھینک کے ساتھ یہ دعا شرط ہی کہ دیرزی کہے یعنے سننے والا چھینکنے والے سے کہے زندہ باش جیسے حضرت آدم کے قالب مین جو روح داخل ہوئی تو ان کو چھینک آئی حکم ہوا الحمد للہ کہ یعنے اس حیات کا شکر بجالا اور الحمد للہ کے جواب مین یرحمک اللہ آیا کہ رحمت کرے اللہ تجھ پر آب مین کیا کردن کہ اسکی بساط پر تو سوائے اس بازی کے کچھ نہ تھا یعنے اسکی تقدیر تو یون ہی تھی کہ مین سجدہ نکردن اور نکالا جاؤن مجھ سے اسنے ایک بازی کے واسطے کہا مین اپنا منصوبہ اپنی بازی مین کیسے تقدیر پر پر چڑھا سکتا تھا

ایک ہی بازی مین مین ہار گیا اور آپکو مین نے بلا مین ڈال لیا لیکن پھر بھی اس بلا مین مین نہ تین اُسکی باتا ہون کہ اُسکا مات کیا ہوا ہون کسی غیر کا تو نہین تکرار واسطے تاکید مبالغہ کے ہی آی شخص کہرے اور کامل بتا تو اِس شش جہت مین شش شدہ ہونے سے کوئی کیسے آپکو بچا سکتا ہی جو کوئی کہ جزو شش کا ہی اور اُسکا کل بھی شش و شش در شش سے کیونکر چھوٹے اور خاص وہ کہ جسکو خود یچون نیچ کرے اُسمین چون وچرا کی کیا مجال جو اِس شش مین ہی گو با آتش مین ہی بس وہی چھڑائے جو خلاق اِس شش کا ہی خو و کفر و ایمان کا یہ حال ہی کہ دونون اُسی درگاہ کے دست باف اور اُسی کی ملک دآن ہین چاہے جسکو کافر کرے چاہے جسکو ایمان بخشے الخلاف شرح بحر العلوم مین عیارے کو عیارے و زبرہمنہ کو دربرہمنہ اور خویش کو خویش دوبارہ کو دوبارہ بری کو بری با آن کو بآن از تشدرہ کو در تشدرہ لکھا ہی

پھر تقریر حضرت معاویہ کی اور مکر ابلیس کا اُنکے ساتھ

قولہ گفت امیر او را کہ اینہا راست ست ✤ لیک بخش تو از نہا کاست ست ✤ صد ہزاران چون منے رارہ زدی ✤ خرقہ کردی در خزانہ آمدی ✤ آتشے از تو بسوزم چارہ نیست ✤ کیست کز دست تو جامہ اش پارہ نیست ✤ طبعت ای آتش چو سوزاننده ایست ✤ تا نسوزانی تو چیزے چارہ نیست ✤ لعنت این باش کہ سوزانت کند ✤ او ستاد جملہ ذرو انت کند ✤ باخد الگفتی شنیدی رو برو ✤ من کہ باشم پیش مکرت ای عدو ✤ معرفتہاے تو چون بانگ صفیر ✤ بانگ مرغان بہت اما مرغ گیر ✤ صد ہزاران مرغ را او رہ زدست ✤ مرغ غرہ کا شنائے آمدست ✤ در ہوا چون بشنود بانگ صفیر ✤ از ہوا آید شود اینجا اسیر ✤ قوم نوح از مکر تو در نوحہ اند ✤ دل کباب و سینہ شرحہ شرحہ اند ✤ عاد را تو باد دادی در جہان ✤ او فگندی در عذاب و اندہان ✤ از تو بود این سنگسار قوم لوط ✤ در سیہ آبہ ز تو خورد ند غوط ✤ مغز نمرود از تو آمد ریختہ ✤ ای ہزاران فتنہا انگیختہ ✤ عقل فرعون ذکی فیلسوف ✤ کو گشت از تو نیا بید او وقوف ✤ بولہب ہم از تو نا اہلی شدہ ✤ بوالحکم ہم از تو بوجہلی شدہ ✤ ای بسا شطرنج بہر یادرا ✤ مات کردہ صد ہزار اُستادرا ✤ ای ز فرزین بندہاے مشکلت ✤ سوختہ جانہا سیہ گشتہ دلت ✤ بحر مکری تو و خلقان قطرہ ✤ تو چو کوہے دین مسلمان ذرہ ✤ کہ رہد از مکر تو ای مختصم ✤ غرق طوفانیم الامن عصم ✤ بس ستارہ سعد از تو محترق ✤ بس ستارہ جمع از تو مفترق ✤ بس مسلمان کز تو دین در باختہ ✤ سرنگون تا تعرد و رخ تاختہ ✤ بس چو لعبم از تو نومید آمدہ ✤ بس چو بر صیصا از تو کافر شدہ ✤ المعنی آنہ بان بالفتح و دل مضموم عگلین مختصم خصومت کنندہ امیر معاویہ نے اُسکی باتین سُنکے کہا جو کچھ یہ تو نے کہا سب سچ ہی لیکن تیرا حصہ ان باتون سے گھٹا ہوا ہی تو نے مجھ جیسے لاکھون کی راہ ماری اور نقب لگایا اور اُنکے خزانہ دل کو جو رایا تو اک ہی مین مجھ سے کیسے بچون سو جلنے کے اور کیا چارہ ہی وہ کون ہی جنسے تیرے ہاتھ سے کپڑے نہین پھاڑے تیری طبیعت ای آتش جلانے والی ہی تو جبتک کسی کو نہ جلالے تجکو خود چارہ نہین ہی کہ اپنی طبیعت سے مجبور ہی مجھ پر جو خدا نے لعنت کی ہی اُس سے مقصود یہی ہی کہ تجکو جلائے اور سب چورون کا جو امرحق کے چرانے والے ہین

آنکا استاد بنائے تو خدا کے سامنے تو چوکا ہی نہین اُس سے گفتگو کی اور جو کچھ جواب وہان سے ہوا کہ فاخرج انک رجیم نکل جا تو مردود ہی سُنا پھر مین اے دشمن تیرے آگے کیا چیز ہون اور یہ باتین معرفت کی جو تو کر رہا ہی یہ صفیر صیاد کی ہی کہ آواز تو مرغون کی سی ہی لیکن ہی مرغ گیر کہ صیاد نے لاکھون مرغون کی اس آواز سے راہ ماری ہی مرغ تو اس دھوکہ مین کہ کوئی آشنا آیا ہی اور وہ ہوا مین آواز صفیر کی سنکے اُترتا ہی اور یہان آکے اسیر ہوجاتا ہی یہ تیری معرفت ہی جو بیان کر رہا ہی نوح کی قوم تیرے ہی مکر سے بیان کر کرکے نوحہ کرتی ہین دل اُنکے کباب ہین اور سینے ٹکڑے ٹکڑے عاد کو تو ہی نے جہان مین سے ہوا کو دیدیا اور اُنکو عذاب واندوہ مین ڈالا تیرے ہی سبب سے قوم لوط سنگسار ہوئی اور سیہ آبہ مین غوطے کھائے بیغہ ظلمت دوزخ مین پڑی سیہ آبہ جاے سیاہ کسواسطے کہ آبہ بمعنی جگہ کے ہی جیسے گرم آبہ حمام دسرد آبہ تہ خانہ کہ ایام گرما مین جہان رہتے ہین نمرود کا تو ہی نے بہایا اے ابلیس تو وہ شخص ہی کہ ہزار دن فتنے تجھ سے پیدا ہوے ہین فرعون جیسے ذکی دانا کی عقل تو ہی نے اندھی کردی کہ اُسکو وتوف نہوا اور دعوی خدائی کا کیا ابوجہب تیرے ہی سبب سے نااہل ہوا ورنہ پیغمبر خدا کا حقیقی چچا تھا ایسے ہی بوالحکم کہ لقب ابوجہل کا تھا تو ہی نے ابوالحکم سے بوجہل بنایا بوالحکم کے معنی باپ پنچون کا کہ سارے عرب اِسکو بوالحکم کہتے تھے انکار رسالت سے بوجہل ہوا اے ابلیس اِس شطرنج دنیا پر اپنی یادگاری کے واسطے لاکھون کھلاڑیون کو تونے مات دیے ہین وہ فرزین بند تیرے مشکل ہوتے ہین کہ جلسے اوردن کی جانین سوختہ ہوئین اور تیرا دل سیاہ ہوا اے سخت تو دریا مگرکا ہی اور ساری مخلوق ایک قطرہ تو ایک پہاڑ اور یہ مسلمان ایک ذرہ اے خصومت کرنیوالے تیرے مکر سے کون بچ سکتا ہی تیرا مگر ایک طوفان ہی بس طوفان سے وہی بچے جسکو خدا بچائے جیسا کہ کہا ہی لاعاصم الیوم من امر اللہ الا من رحم کوئی بچانے والا نہین ہی آج حکم خدا سے مگر وہ شخص جسپر اللہ رحم کرے اور ہمتو تیرے طوفان مین ڈبوئے ہوے ہین بہت خوش نصیب تا سعد تجھ سے محترق اور سوختہ ہوے ہین اور بہت ستارے جمع پریشان ہوے ہین بہت مسلمانون نے تجھ سے دین کھویا ہی اور اوندھے منھ قعر دوزخ کو گئے ہین بہت بلعم باعور جیسے تیرے باعث رحمت خدا سے مایوس ہوے ہین اور بہت برصیصا جیسے کافر ہوے ہین برصیصا ایک عابد تھا شریعت حضرت عیسی پر کہ شیطان کے بہکانے سے زنا کیا اور کافر ہوا بلعم باعور کا بیان اوپر گذرا **الخلاف شرح بحر العلوم** مین بجاے کاست سنکاشت ہے اور مسلمان کی جگہ اسلیم

پھر جواب ابلیس کا حضرت معاویہ کو اور چھپانا مکر کا

قولہ گفت ابلیس کشا این عقدہ را ✤ من محکم قلب را و نقد را ✤ امتحان شیر و کلہم کردحق ✤ امتحان نقد و قلبم کرد حق ✤ قلب را من کے سیہ رو کردہ ام ✤ صیر فیم قیمت او کردہ ام ✤ نیکوان را رہنمائی میکنم ✤ مہربان را پیشوائی میکنم ✤ صالحان را متقد او امنم ✤ طالحان را نیز یاری میکنم ✤ این علفہا می نہم از بہر چیست ✤ تا پدید آید کہ حیوان خبیث کیست ✤ سگ چو از آہو نزاید بیگمی ✤ در سگے دآہوے دارد شکے ✤ تو گیاہ و استخوان پیش بریز ✤ تا کدامی سو کند او گام تیز ✤

گر بسوے استخوان آید سکست ٭ ور گیا جوید نقین آمور گست ٭ تہ و بطے جفت شد با یکدگر ٭ زاد ازین ہر دو جہان خیر و شر ٭ تو گیاہ و استخوان را عرضہ کن ٭ قوت نفس و قوت جانزا عرضہ کن ٭ گر غذاے نفس جویا تبرست ٭ ور غذاے روح خواہد سرورست ٭ گر کند او خدمت تن ہست خر ٭ ور رود در بحر جان یابد گہر ٭ گرچہ این ہر دو مختلف خیر و شرند ٭ لیک این ہر دو یک کار اند زند ٭ زیرا طاعات عرضہ میکنند ٭ دشمنان شہوات عرضہ میکنند ٭ المعنی ابلیس نے بجواب حضرت معاویہؓ کے کہا کہ میرے افعال مین جو تمنے بیان کیے ایک عقدہ ہی یعنے پیچیدہ بات تم اسکو دریافت کرو اور وہ یہ کہ مین مخلوق کی کسوٹی ہون تا کھوٹا کھرا ظاہر ہو جائے حق تعالی نے مجکو شیر و کلب اور نقد و قلب کے امتحان کیواسطے بنایا ہی تا ظاہر ہو جائے کہ شیر کون ہی کلب کون اور نقد کون ہی اور قلب کون مین نے قلب کو جانچ کے وقت کب سیہ رو کر دیا مین تو پرکھیا ہون جب اسکو جانچ پر کھا در اصل کھوٹا تھا خود سیہ رو ہو گیا مین نے اسکی قیمت البتہ ظاہر کر دی مین کیا کرتا ہون جو تیک ہین اور انمین استعداد نیکی کی ہی انکا رہنما ہون خوب جانتا ہون کہ استعداد پر میرا بہکانا پیش نہین جائیگا ناچار رہنمائی کرتا ہون جیسے مجکو جگایا ہان جو بدی مین اور بدی کی استعداد رکھتے ہین انکا پیشوا ہون وہ میرے پیچھے ہو لیتے ہین صالحون کا مقتدا اور امام ہون اور جو بدکار ہین خود بدی کے ڈوبے ہوے خیر انکی بھی مدد کرتا ہون اسواسطے کہ لفظ نیز محتوی بضعف ہی اسلیے کہ وہ تو خود بدی مین غرق ہو رہے ہین مگر یہ دانہ چارا مکر و فریب کا رکھتا سب کے سامنے ہون تا معلوم کرون کہ یہ حیوان کس جنس سے ہی مثلاً سگ اور آہو سے بچہ پیدا ہوئے اور اسکے سگ ہونے اور آہو ہونے مین شک ہی کہ سگ ہی یا آہو ہی تو گیاہ اور استخوان دونون اسکے آگے ڈال اور دیکھ کہ وہ کدھر جھپٹتا ہی اگر استخوان کیطرف آئے گھتا ہی اور جو گھاس ڈھونڈھے آہو رگ ہی خدا تعالے کے قہر و لطف دونون باہم جفت ہین اور یہ جہان جو خیر و شر سے بھرا ہی انھین سے پیدا ہوا آب تو گیاہ اور استخوان جو قوت سگ نفس اور قوت جان نفیس کا ہی انکے سامنے رکھ اگر غذاے نفس کی ڈھونڈھے جان لے کہ یہ ابتر ہی اور جو غذاے روح کی چاہے سمجھ لے کہ سردار ہی اگر وہ خدمتگار تن کا اے تن پرور ہی تو گدھا ہی اور اگر جان کے دریا مین گھسا جو ریاضت و نفس کشی ہی تو گوہر یابندہ ہی اگرچہ یہ دونون مختلف و خیر و شر ہین لیکن ہین دونون ایک ہی کام مین کہ خیر و شر بھی اسی کے پیدا کیے ہوے تھے اتنا فرق ہی کہ انیا طاعات خدا کے سامنے پیش کرینگے کا نر شہوات نفسانیہ عرض کرینگے **الخلاف** شرح بحر العلوم مین شیر و کلیم کو کلیم اور نقد و قلیم کو قلیم بچکی کو بچلکی لکھا ہی قولہ نیک راچون بدکنم نیردان نیم ٭ و اعیم من خاق الیشان نیم ٭ خوب رامن زشت سازم رب نیم ٭ زشت رو خوب را آئینہ ام ٭ سوخت ہندو آئنہ از دود را ٭ کاین سیہ رو مینماید مرورا ٭ گفت آئینہ گناہ ست از من نبود ٭ جرم آنرا نہ کہ آئینہ زود ٭ امر اغمار کرد دور است گو ٭ تا نگویم زشت کو خوب کو ٭ من گواہم بر گزارندان کجا زاہل زندان میستم یزدان گواست ٭ ہر کجا بینم درخت میوہ دار ٭ تربتہا میکنم من دایہ وار ٭ ہر کجا بینم درخت تلخ و خشک میبرم من بیشا سم پشک و مشک ٭ خشک گوید باغبان را کای فتی ٭ مر مرا چہ میبری سر نخیطا ٭ باغبان گوید خموش او زشتخو ٭

پس بناشد خشکی تو جزم تو ۔ خشک گوید راستم من کژنیم ۔ تو چرا ہیچم میری ہیچ ۔ باغبان گوید اگر مسعود نے ۔ کاشکے
کژ بودی و تر بودے ۔ جاذب آبجیاتی گشتہ ۔ اندر آب زندگی آغشتہ ۔ تخم تو بد بودہ است واصل تو ۔ بادرخت خوش
نشاید وصل تو ۔ شاخ تلخ ار باخوشی وصلت کند ۔ آنخوشی اندر نہادش بر زند ۔ گر ترا بیدار کردم بہر دین ۔ خوی اصل
من ہمین ست و ہمین ۔ المعنی تائید صدریہ بھی اقوال ابلیس کے ہین کہ مین یزدان تو نہین ہون جو نیک کو بد
کردون مین تو داعی خلق کا ہون یعنے اپنی طرف بلانے والا خالق خلق کا تو نہین مین رب تو نہین ہون جو خوبصورت
کو بدصورت کردون مین تو زشت و خوب دونون کا آئینہ ہون اپنی ہی اپنی صورت مجھ مین دیکھتے ہین اور محکو الزام
کرتے ہین جیسے ایک ہندو سیہ فام نے آئینہ مصفا و مجلا جلا دیا کہ تو ہی محکو میری صورت سیہ رنگ دکھاتا ہی آئینہ
نے کہا کہ میرا گناہ کچھ نہ تھا اسکا گناہ ہی جسنے محکو مصفا کیا اُسنے محکو چغلخور اور رست گو بنا دیا اس سبب سے مین زشت
و خوب کو بتاتا ہون مین تو ہر کسی کے عمل کا گواہ ہون اور گواہ کو کسی نے بھی زندان کیا ہی گواہ پر زندان کہان ہی
اسکو کیا الزام جو زندانی ہو بس مین اہل زندان سے نہین ہون یعنے ملزم خدا اسکا گواہ ہی مین جہان درخت میوہ دار
دیکھتا ہون دایہ کیطرح اسکی بڑی پرورش کرتا ہون اور جہان درخت تلخ و خشک دیکھتا ہون اسکو کاٹ ڈالتا ہون
اسلیے کہ گوہر اور خشک کو خوب پہچانتا ہون جیسے باغبان سے درخت خشک کہتا ہی کہ اے جوان میری کیا خطا ہی جو تو میرا
بے خطا سر کاٹتا ہی باغبان کہتا ہی کہ اے درشتخو چپ کیا یہ خشکی تیرا جرم نہین ہی پھر خشک کہتا ہی کہ مین رست ہون کج تو نہین
جیسے درخت خشک سیدھا رہجاتا ہی اور درخت تر شاخ و برگ کے بوجھ سے خمیدہ ہوتا ہی پھر باوصف بے کجی کے میری
چڑکیون کاٹتا ہی باغبان کہتا ہی تو مسعود نہین ہی اچھا جب تھا کہ تر ہوتا چاہیے تیرا معا کیون نہوتا تو نے بھی تو آبحیات کبھنچا جذب
کیا ہی اور اب زندگی مین بھرا رہا ہی پھر کیون خشک ہوا مگر اس سبب سے کہ تیرا تخم بد تھا اور تیری اصل بری اب تیرا درخت
خوش کے ساتھ وصل نہین چاہیے معمول ہی کہ کڑوی شاخ اگر کسی شاخ خوش سے وصل پالیتی ہی تو اُس خوش کی خوشی و
خوبی اُس تلخ کی ذات مین بھی پھل خوبی کا دیتی ہی بس اگر مین نے تمکو دین کیواسطے بیدار کیا تو کیا عجب میری اصل
خو بھی تو یہی ہی تمکو ابہمین کی بحث سے فرید مبالغہ الخلاف شرح بحر العلوم مین اژدود کو اژدر اور مرور کو مرور لکھا ہی

سختی کرنا حضرت معاویہؓ کا ابلیس سے

قولہ گفت امیر ای راہزن حجت مگو ۔ مرترا رہ نیست درمن رہ مجو ۔ رہزنے تو من غریب تاجرم ۔ ہر لباسانی کہ آری کے خرم
گر درخت من مگیر از کافری ۔ تو نہ رخت کسے رامشتری ۔ مشتری نبود کسے را راہزن ۔ ور نماید مشتری لک مست و فن
تا کہ دارد این حسود اندر کمد ۔ ای خدا فریاد ما را زین عدو ۔ گر یکے فضل و کرم در من دمد ۔ برد خواہد این عدو از من ندد
المعنی بعد جواب ابلیس کے امیر معاویہؓ نے یہ سختی اُس سے کہا کہ اے راہزن بہت حجت مت کر تجکو میری ذات مین
راہ نہین ہی نہ تو اپنی راہ مجھ مین ڈھونڈھو یعنے مین تیری باتون مین آنے والا نہین ہون تو رہزن ہین غریب مسافر

سود اگر تو جو بساس کہ مراد بناوٹ اور فریب سے ہی میرے سامنے لائیگا میں اُسکو کب خریدونگا اور نا دونگا جیسے راہزن ہر قسم کے دھوکے دیتے ہین یا بیہ فروش دیگر ہم بھی بنجاتے ہین تو میرے اسباب کے گرد کافری کی راہ سے مت پھرو کسی کے اسباب کا خریدار نہین ہی راہزن کسی کے خریدار نہین ہوتے ہین تو راہزن ہی یا فعل جو خریدار بنا ہی یہ تیرا مکر و فن ہی مین نہین جانتا ہون کہ یہ حامد اپنے گدھے میرے لیے کیا بھرکے لایا ہی آیا خوش آب یا زہر آب اور مطلب سکا کیا ہی اے خدا تو دانا بینا ہی مین اس دشمن کی کجی سے فریاد کرتا ہون مجکو بچا ورنہ اگر ایک فصل اپنے فسون کی اسنے اور میرے اوپر پھونکی تو یہ دشمن ضرور میرا ندیکھے سے اُتار لیجائیگا

فریاد کرنا امیر معاویہ کا حق تعالی سے اور مدد چاہنا مکر ابلیس پر

قولہ این حدیث ہمچو دوست ای الہ ✤ رحم کن در نہ گلیم شد سیاہ ✤ من بحجت بر نیایم با بلیس ✤ کو ست فتنہ ہر شریف و خسیس ✤ آدمی چون علم الاسما بگ ست ✤ با بگ چون برتی این سگ بے تگ ست ✤ از بہشت انداختش بر روی خاک چون سمک در شست او شد از سماک ✤ تو خدا انا ظلمنا میزدی ✤ نیست دشمن فسونش را حدی ✤ اندران ہر حدیث او شربست ✤ صد ہزاران سحر در وے مضمرست ✤ مردی مردان بند و در نفس ✤ در زن و در مرد افزود ہوس ✤ ای بلیس خلق سوز فتنہ جو ✤ پر رحیم بیدار کردی راستگو ✤ زانکہ حجت بر نیاید با منی ✤ ہین غرض را در میان نہ بے فنی ✤ المغنی بگ بفتح دکاف فارسی غوک امیر معاویہ خدا تعالی سے فریاد کرتے ہین کہ ای معبود اسکی باتین ایسی ہین جیسے دود سیاہ جسمین کچھ معلوم نہین ہوتا تو مجھ پر رحم کر ورنہ مجکو خرابی کا سامنا ہی مین اس ابلیس سے حجت مین بر نہین آتا کہ وہ فتنہ ہر شریف و خسیس کا ہی وہ آدم جنکو تو نے نام شیا کے سکھائے اسکے سامنے مثل بگ یعنے غوک کے تھے کم رفتار آخر اسکی باتون مین آگئے اور اسکی چال جون برتی کے آگے بے تگ ہی ہو گئے چل نہ سکے یہ وہ سگ تیز تگ ہی اور اُنکو اسنے اپنی باتون سے بہشت سے خاک پر ڈالا اور مچھلی کیطرح اسکے کانٹے مین سمک سے اگر پھنسے کہ تو خدا انا ظلمنا کرتے رہے جیسا کہ قرآن مین ہی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ای رب ہمارے ہمنے اپنے نفس پر ظلم کیا اگر تو بخش دیگا اور نہ ترحم کریگا تو ہمکو تو ہم زیان کارون سے ہو جائینگے بس اسکے مکر و فسون کی کچھ حد نہین ہی اسکی ہر بات کی ملکیت شری اور لاکھون سحر اُسمین چھپے ہوے دم بھر مین یہ مردی مردون کی بند کرتا ہی کسی کی مردی اس سے پیش نہین جاتی اور مرد و زن سب مین آتش ہوس کی بھڑکاتا ہی بس ای ابلیس خلق سوز فتنہ جو حجت چھوڑ اور سچ بتا کہ تو نے مجکو کس سبب سے جگایا وہ بات کہ اسواسطے کہ مجھ سا آدمی بھلا حجت مین تجھ سے کب ہر آئیگا خبردار اپنی غرض بیان کر اور کوئی فن فریب مت کر

الخلاف شرح بحر العلوم مین بگ کو بک لکھا ہی

پھر تقریر ابلیس کی ابلیس خود امیر معاویہ کے ساتھ

قولہ گفت ہر مردیکہ باشد بدگمان ✤ نشنود در است را بصد گمان ✤ ہر دروغی کو خیال اندیش شد ✤ چون دلش

آری خیالش بیش شد ✤ چون سخن در وے رود علت شود ✤ تیغ غازی ذر درآلت شود ✤ پس جواب او سکوت است و سکون ✤ هست با ابله سخن گفتن جنون ✤ تو ز حق ترس و ازو جو قطع نفس ✤ که تو از شر تش بانرستی بکس ✤ تو ز من باحق چه مانی ای سلیم ✤ رو ینال از شر این نفس لئیم ✤ تو خوری حلوا ترا دنبل شود ✤ تب بگیرد طبع تو مختل شود ✤ بیگته لعنت لعنی ابلیس را ✤ چون نه بینی از خود این تلبیس را ✤ لیست از ابلیس ازتست ای غوی ✤ که چو دیو سوے دنبه میروی ✤ چونکه در سبزه به بینی دنبه را ✤ دام باشد این ندانی ره بها ✤ زان ندانی کت ردانش در کرد ✤ دنبه چشم غفلت کور کرد ✤ جبک الاشیا یعمی ویصم ✤ نفسک السوء جست الاتخصم ✤ تو گنه بر من منه کز کر تبین ✤ من نه بینم زان دام از حرص و کین ✤ حرص و کینست از طبائع مختلف ✤ مر مرا کے چار فطرت مکتنف ✤ من بدی کردم پشیمانم هنوز ✤ انتظارم تا شیم آید بروز ✤ هم امیدی میزدم با درد و سوز ✤ تا مگر کاین دو سے مهم گردد تمور ✤ متهم گشتم میان خلق من ✤ فعل خود بر من نهد هر مرد و زن ✤ گرگ بیچاره اگر چه گرسنه است ✤ متهم باشد که او در طنطنه است ✤ از ضعیفی چون نتاند راه رفت ✤ خلق گوید تخمه است از لوت زفت ✤ المعنی غازی هندی ٹٹ نحوی بفتح گراهی حب بفتح حیله گر دمکار و فریب دنیا مکتنف بالضم پناه چونده دیکسو شونده ذکر بفتح نام ماه ماگهر نمور بفتح ماه ساون طنطنه آواز بربط و عود و کرد فر تخمه بدهضمی طعام لوت بوا و بجول اقسام طعام لذیذ پھر ابلیس نے بجواب امیر معاویہ کے کہا کہ تم جو مجھ سے اصل غرض پوچھتے ہو میری کوئی بات نہیں سنتے یہ نتیجہ تمھاری بدگمانی کا ہی قاعدہ ہی جو شخص کسی سے بدگمان ہوتا ہی وہ اُسکے سچ کو بھی سیکڑون گمان سے سنتا ہی یعنے سیکڑون گمان آسمین پیدا کرتا ہی اور جسکا باطن خیال اندیش ہوا اُسکے سامنے اگر کسی بات کے ثبوت پر دلیل لاؤ تو دلیل سے اور اُسکے خیال ہی بڑھتے ہین کوئی بات اُس سے کہو وہ علت ہو جاتی ہی اُسکے خیال کی جیسے نٹ کی تلوار چوڑے کے چوری کو جائے تو اُسکی چوری کے لیے مددگار ہو جاتی ہی اور صاحب خانہ کے ترس و خوف کے لیے علت ہوتی ہی گو چوبین ہو پس جواب ایسے شخص کا سکوت و سکون ہی جیسے احمق سے بات کرنا جنون تم تو حق سے ڈرو اور اُسی سے قطع نفس کا ڈھونڈھو جو اصل دشمن ہی کہ اُسی کے شر سے تمہین پھنسے ہوے ہو تم میری میرے سامنے کیا شکایت و فریاد کرتے ہو ای سلیم جاؤ اپنے نفس لئیم کے شر سے فریاد کرو تم تو نفس کی خواہش کے موافق شیرینیان کھاتے ہو پھر دنبل کیسے نہون اور کیسے تپ نگھرے اور طبع مختل نہو ابلیس نے تو تمھارا کچھ گناہ نہین کیا اُسکو بیگناہ لعنت کر رہے ہو اور جو گناہ کر رہا ہی اُس سے خبر نہین نہ آپ سے کہ یہ سب تلبیس اپنے ہی مین

اسنے کھودی ہی اور اُس دنبہ کی رغبت نے تیری عقل کی آنکھین اندھی کردی ہین اسلیے کہ محبت اشیا کی تجکو اندھا بہرا کردیتی ہی اور نفس تیرا ہی بد اور مکار و حیلہ گر ہی اور سے خصومت مت کر آہی کج تو مجھ پر گناہ مت رکھ اور کج بین مت ہو مین بد اور حرص و کینہ سب سے بیزار ہون یہ بھی جانتا ہی کہ حرص و کینہ طبائع مختلف سے پیدا ہوتا ہی جیسے تیری طبیعت چار عنصر متضاد سے ہی مین کب ان چار ضد کی پناہ مین ہون جو مجھ مین کینہ حرص ہو مین نے جو بدی کی اب تک اپنی بدی پر پشیمان ہون اور منتظر کہ کب میری یہ شب تاریک مصیبت کی دن ہوگی اور اسکی بھی امید اپنے درد و سوز کے ساتھ رکھتا ہون کہ یہ دن ہ میرا کبھی تو تنور ہوگا یعنے بالفعل جو میرے ساتھ نہایت سرد مہری ہی کبھی تو گرم مہری ہوگی تمام خلق مجھ پر تہمت افعال بد کی لگاتی ہی سارے مرد و زن برائی اپنی میرے اوپر رکھتے ہین بھیڑیا بیچارہ اگرچہ بھوکا ہو اسپر یہی تہمت ہوگی کہ اپنے کروفر مین ہی وہ تو مارے ضعف بھوک کے چل نہین سکتا مخلوق کہتی ہی کہ موٹے موٹے تھے گوشت کے کھائے ہین اسکی بدہضمی سے نہین چل سکتا **الخلاف شرح بحر العلوم** مین نشنود نون نفی لکھا ہی میری دانست مین بشنود بباے موحدہ ہی اور دنبل کو دنبل

پھر الحاح و مبالغہ کرنا امیر معاویہؓ کا ابلیس سے اور جواب اُنکا

قولہ گفت غیرے راستست نرہانیدت ✤ دادسوے راستی میخواندت ✤ راست گو تا وارہی از چنگ من ✤ مکر نشناسد عیار جنگ من ✤ گفت چون دانی دروغ و راست را ✤ ای خیال اندیش بر اندیشہا ✤ گفت پیغمبر نشانے دادہ است ✤ قلب و نیکو را محک نہادہ است ✤ گفتہ است الکذب ریب فی القلوب ✤ باز الصدق طمانین و طرب ✤ دل نیارامد ز گفتار دروغ ✤ آب روغن ہیچ نفروزد فروغ ✤ در حدیث راست آرام دلست ✤ ریسمانہا دانہ دام دلست ✤ دل اگر رنجور باشد بد رہان ✤ کو نداند چاشنی این و آن ✤ چون بود از رنج علت دل سلیم ✤ طبع صدق و کذب را باشد علیم ✤ حرص آدم چون سوے گندم فزود ✤ از دل آدم سلیمی را ربود ✤ بس دروغ و عشوہ ات را گوش کرد ✤ غرہ گشت و زہر قاتل نوش کرد ✤ کژدم از گندم ندانست آن نفس ✤ میبر د تمییز از اہل ہوس ✤ خلق مست آرزو و ہوا ✤ زان پذیرند دستان ترا ✤ ہر کہ خود را از ہوا خود باز کرد ✤ گوش خود را آشنا ے راز کرد ✤ ہمچنانکہ در حکایت گفتہ اند ✤ بشنو آنرا تا کشاید بشہ بند ✤ المعنی حضرت معاویہ نے کہا سب باتین تیری فضول ہین تجکو سواے سچ کے کوئی بات رہائی ندیگی تیری داد تجکو راستی کیطرف بلاتی ہی کہ اگر رہائی کا طالب ہی تو ادھر کو آ بس سچ کہدے تو میرے چنگل سے چھوٹے تیرے مکر سے نجا میری لڑائی کا ہرگز نہ دبے گا ابلیس نے کہا تم یہ کیسے جانوگے کہ مین نے سچ کہا یا جھوٹ کہا تم تو خیال اندیش اور پر خیال ہو رہے ہو یہ خیال کب ماننے دینگے امیر معاویہ نے کہا کہ ہمکو پیغمبر نے جھوٹ سچ پہچاننے کا ایک نشان بتا دیا ہی اور کھوٹے کھرے کی ایک کسوٹی ہمارے لیے مقرر کردی ہی جس سے ہم پہچان سکتے ہین اور وہ یہ ہی کہ فرمایا الکذب ریب القلوب والصدق طمانین و طرب یعنے کذب شک دلون کا ہی اور صدق تسلی و خوشی دلونکی ہی مطلب

یہ کہ کذب دلکو شک مین ڈالتا ہی اور صدق تسلی اور خوش کردیتا ہی جھوٹی باتون سے دل آرام نہین پاتا اور ٹھہرتا نہین جیسے تیل پانی ملا ہوا روشنی نہین چمکاتا سچی بات پر دل ٹھہر جاتا ہی دلکو دام مین لانے کیواسطے راستی دانہ ہی جیسے دل اگر رنجور ہوگا تو منھ کا مزہ ضرور بگڑ جائیگا کسواسطے کہ وہ اپنی رنجوری سے کسی چیز کا مزہ ہی نہین جانتا بس جب دلکو رنج وعلت سے کوئی روک نہین سلیم ہی تو بطبیعت صدق وکذب کو خوب جان لیگی حضرت آدم کی حرص جب گندم کیطرف بڑھی تو اس حرص ہی کی علت تو اُنکے قلب مین پیدا ہوئی جسنے سلیمی کو اُنکے دل سے نکال دیا اور جب سلیمی اُن کے دل سے نکلگئی تیرے جھوٹ وفریب کو سُن لیا اور دھوکہ کھا کے زہر قاتل پی لیا اُسوقت یہ نجانا کہ یہ گندم ہی گندم نہین ہی کسواسطے کہ ہوس اہل ہوس سے تمیز کو کھو دیتی ہی ایسے ہی تمام مخلوق حرص وہوا مین مست ہی اسی سبب سے تیرے حیلون فریب کو مان رہی ہی اور جسنے آپکو ہوا سے جدا کیا اُسکے کان راز واسرار سے آشنا ہوے جیسا کہ ایک نقل مین لوگون نے کہا ہی تو اُسکو سُن تو تیرے بند بستہ کشودیا ئے یعنے جس بات مین تو مقید ہی وہ کھل جائے

شکایت قاضی کی آفت منصب قضا سے اور جواب نائب کا

قولہ قاضیی بشنا ند او میگریست ۔ گفت نائب قاضیا گریہ ز چیست ۔ این نہ وقت گریہ و فریاد تست ۔ وقت شادی مبارکباد تست ۔ گفت آہ چون حکم راند بیدلی ۔ درمیان آن دو عالم جاہلی ۔ آن دو خصم از واقعہ خود واقفند ۔ قاضیے مسکین چہ داند زین دوبند ۔ جاہلست وغافلست از حال شان ۔ چون رود خون شان و مال شان ۔ گفت خصمان عالمست وعلتے ۔ جاہلی تو لیک شمع ملتی ۔ زانکہ تو علت نداری درمیان ۔ وان فراغت ہست نور دیدگان ۔ وان دو عالم را غرض شان کور کرد ۔ علم شانرا علت اندر گور کرد ۔ جہل را بعلتی عالم کند ۔ علم را علت ندارد ہا برکند ۔ تا تو رشوت نستدی بیفندہ ۔ چون طمع کردی ضریر و بندہ ۔ از ہوا من خوے خود واکردہ ام ۔ لقمہا ے شبہتی کم خوردہ ام ۔ چاشنی گیر دلم شد بانر وغ ۔ ہست راو اند حقیقت از دروغ ۔ یعنی ایک شخص کو مسند قضا پر بٹھایا اور وہ روتا تھا اُسکے نائب نے کہا کہ روتا کیون ہی کیا سبب ہی یہ وقت تو گریہ وفریاد کا نہین ہی خوشی ومبارکباد کا ہی کہ خدا نے تجکو قاضی کیا کہا آہ کیسے حکم اپنا جاری کرے وہ بیدل کہ درمیان دو عالم کے یہ جاہل ہی یعنے وہ جو دونون مخاصم مین اپنے واقعہ سے خوب واقف وعالم ہین قاضی غریب اِن دونون کے داؤ کو کیا جانے کہ کون داؤ کر رہا ہی یہ تو اُنکے حال سے جاہل وغافل ہی پھر اُنکے خون یا مال مین کیسے کھسے اور دخل دے کہ یہی دونون معاملے سخت قاضی کے متعلق ہوتے ہین نائب نے کہا کہ فی الحقیقت وہ دونون مخاصم اگرچہ عالم ہین لیکن علتی بھی ہین اپنی اپنی غرض کے بیمار اور تو جاہل ہی لیکن شمع ملت کا ہی یعنے دین کا تیرے آگے وہ چھپ نہین سکتے اس سبب سے کہ تو ان دونون مین بعلت ہی اور یہ فراغت بعلتی کی تیری آنکھون کی نور ہی اور وہ جو دونون عالم ہین اُنکو غرض نے اندھا کردیا ہی اور اُنکے علم کو اُنکی علت غرضی نے گور مین کردیا اب عالم نہین ہین جاہل سے بدتر ہین کسواسطے جہل کو بعلتی عالم کردیتی ہی اور علم کو علت دونون آنکھ پھوڑ دیتی ہی تو بیشک رشوت

نہین لیگا بینندہ رہیگا جسوقت طمع کریگا اندھا اور بندہ ہر کسی کا ہو جائیگا مجھی کو دیکھ کہ مین نے اپنی عادت کو حرص و ہوا سے الگ کر لیا ہی تمعے خواہش نفس کے نہین کھاتا ہون میرا دل چاشنی گیر راست دروغ کا ہی کہ اپنے فروغ سے راست دروغ کو معلوم کر لیتا ہی

اقرار مین لانا معاویہؓ کا ابلیس کو

قولہ ای سگ ملعون جواب من بگو ✤ راست پیش او دروغے را مجو ✤ تو چرا بیدار کردی مرمرا ✤ دشمن بیدار بہ از تو ای دغا ✤ ہمچو خشخاشے ہمہ خواب آوری ✤ ہمچو خمرے عقل و دانش ببری ✤ چار میخت کردہ ام من راست گو ✤ راست را دانم تو حیلتہا مجو ✤ من زہر کس آن طمع دارم کہ او ✤ صاحب آن باشد اندر طبع و خو ✤ من ز سرکہ می نجویم شکری ✤ ور نہ خلت می بجویم لشکری ✤ ہمچو گبران می نجویم آرتے ✤ کو بود حق یا زحق او آیتے ✤ من ز سرگین مے نجویم بوے مشک ✤ من در آب جو نجویم خشت خشک ✤ من نجویم پاسبانی را زدزد ✤ کار ناکردہ نجویم ہیچ مزد ✤ من ز شیطان می نجویم کوست غیر ✤ کہ مرا بیدار گرداند بخیر ✤ المعنی امیر معاویہ نے کہا ای سگ ملعون میری بات کا جواب دے راست راست پیش کر دروغ کو مت ٹٹولنا پھرے تو نے مجکو کیون جگایا اسکا مجکو جواب دے تو تو دشمن بیداری کا ہی جاگنون کو سلا دینے والا ای ہمہ تن دغا پھر تو نے مجکو کیون جگایا تو تو خشخاش کیطرح بالکل خواب آور ہی اور مثل شراب کے عقل و دانش کا کھونے والا آب مین نے تجکو چار میخ کیا ہی اور چوبخا باندھا ہی سچ بتا مین سچ کو خوب جانتا ہون تو جھوٹ مت ڈھونڈھے مین ہر شخص سے یہ امید رکھتا ہون کہ مین جسکو جس عادت و طبیعت کا جان لون وہ اسی عادت و طبیعت والا ہوگا فرق نہین پڑیگا مین ایسا نادان نہین کہ سرکہ سے شکر ڈھونڈھون یا محنت سے سپہگری یا گبرون کی طرح کسی بت مین اس بات کا طالب ہون کہ یہ حق ہی یا حق کی کوئی آیت و نشانی ہی مین گوبر مین بو مشک کی نہین ڈھونڈھتا نہ نہر کے پانی مین سوکھی اینٹ ٹٹولتا ہون نہ مین چور سے چوکیداری کا طالب نہ بے محنت مزدوری کا خواہان پھر مین شیطان سے کہ وہ غیر ہی کیسے اس بات کو ڈھونڈھون کہ وہ مجھے کسی خیر کے واسطے بیدار کرے

سچ کہدینا ابلیس کا اپنا بھید حضرت معاویہؓ سے

قولہ گفت بسیار آن بلیس از غدر و مکر ✤ میرا زو نشنید و کرد استیز و صبر ✤ از بن دندان بگفتش بہر آن ✤ کردمت بیدار میدان ایفلان ✤ تا رسی اندر جماعت در نماز ✤ از پے پیغمبر دولت فراز ✤ گر نماز از دست رفتی مرترا ✤ این جہان تاریک گشتی بے ضیا ✤ از عیین و در در رفتی اشکہا ✤ از دو چشم تو مثال مشکہا ✤ آن عیین در دریودی صد نماز ✤ کو نماز و کو فروغ آن نیاز ✤ ذوق دار دہر کسے برطاعتے ✤ لاجرم نشکیبد از دے ساعتے ✤ المعنی صبر بالفتح معروف نیز دوائے تلخ ہندی ایلوا آرین دندان گفتن نہایت منت خوشامد سے کہنا عیین ضعف راے الغرض ابلیس نے

بہت ہی مکر و فریب کیے امیر نے اُس سے کچھ نہ سنی اور تلخی و تغیر سے پیش آئے تب اُسنے دانت کچرا کے بڑی خوشامد سے کہا کہ اے فلان مین نے تمکو اسواسطے جگایا کہ تم جماعت مین نماز کیواسطے جاؤ اور پیغمبر کے پیچھے نماز ادا کرو اور جو تمھاری نماز جاتی رہتی تھی تو مارے غم کے یہ جہان تم پر اندھیرو تاریک ہوجاتا تھا اِس ضعف رائے و دردسے تم ایسے اشک دونون آنکھون سے بہانے تھے جیسے پانی مشک سے بہتا ہی تو وہ غبین و دردبرابر سو نماز کے ہوتا تھا پھر کہتا ہی کہان نماز اور کہان فروع اُس نیاز کا کہ کچھ نسبت ہی نہین ہی یہ جو ہر شخص طاعت کا ذوق رکھتا ہی اور اُس سے مزہ پاتا ہی بے اُسکے اُسکو ایک ساعت چین نہین پڑتا

فضیلت حسرت کھانے اُس شخص کی فوت ہونے نماز جماعت سے

قولہ آن یکے میرفت در مسجد درون ✤ مردم از مسجد ہمی آمد برون ✤ گشت پرسان کہ جماعت راچہ بود ✤ کز مسجد مے برون آیند زود ✤ آن یکے گفتش کہ پیغمبر نماز ✤ با جماعت کرد و فارغ شدند راز ✤ تو کجا در میروی ایمرد خام ✤ چونکہ پیغمبر بداد است السلام ✤ گفت آہ و در دازان آمد برون ✤ آہ او میداد از دل بوے خون ✤ آن یکے از جمع گفت این آہ را ✤ تو بمن دہ وان نماز من ترا ✤ گفت دادم آہ بگرفتم نماز ✤ او ستد آن آہ را با صد نیاز ✤ با نیاز و با تضرع باز گشت ✤ باز بود و در پی شہباز گشت ✤ شب بخواب اندر بگفتش ہاتفے ✤ کہ خریدے آبجوان و شفی ✤ حرمت این اختیار و این دخول ✤ شد نماز جملہ خلقان قبول ✤ المعنی شفی بکسر ہمزہ شفا صحت و تندرستی بعد مرض یہ اشعار ابلیس کیطرف سے ہین چنانچہ بیان کیا کہ ایک شخص مسجد مین بیٹھتا تھا اور لوگ مسجد سے نکلتے تھے اُسنے پوچھا کہ جماعت کی کیا کیفیت ہی تو جو سب جلدی مسجد سے نکل آئے ایک نے کہا کہ پیغمبر نے نماز جماعت کے ساتھ کرلی اور اپنے راز و نیاز سے فارغ ہوگئے تو اے مرد خام اب کہان جاتا ہی پیغمبر نے تو السلام ختم نماز کا کہدیا اُسنے سنکے آہ کی اور اُس آہ سے درد ظاہر ہوا کہ وہ آہ اُسکے دل سے بوخون کی دیتی تھی اُس جماعت سے ایک نے کہا کہ یہ آہ تو مجکو دے اور میری نماز تو لے اُسنے کہا کہ مین نے آہ دی اور نمازلی اُسنے اُس آہ کو سیکڑون آرزو سے لیا اور نہایت عجز و تضرع کے ساتھ اُس آہ کے اثر سے دوبارہ تو تھا ہی یعنے شکار کا طالب اب شاہباز کے پیچھے ہوگیا کہ وہ عشق ہی جسکا شکار معرفت رات کو خواب مین اُس سے ایک ہاتف نے کہا کہ عجب آبجوان اور شفا تو نے خریدی کہ زندگانی جاودانی تو نے پائی اور جملہ امراض نہانی سے نجات حاصل کی اِس اختیار اور اِس دخول کے طفیل سے ساری مخلوق کی نماز قبول ہوگئی

تتمہ اقرار ابلیس کا امیر معاویہؓ کے ساتھ بابت مکر و فریب خود

قولہ پس عزازیلش بگفت اے میزناد ✤ مکر خود اندر میان باید نہاد ✤ گر نمازت فوت میشد آنزمان ✤ میزدی اندر دل آہ و فغان ✤ آن تاسف آن فغان و آن نیاز ✤ در گذشتی از ردصد کرد نماز ✤ من ترا بیدار کردم از نہیب ✤ تا نسوزد ترا آہ عجیب ✤ تا ترا آہے نباشد مرترا ✤ تا بدان راہے نباشد مرترا ✤ من حسودم از حسد کردم چنین ✤ من عدوم

کار من مکرست و کین ✦ المعنی بعد مثال صدر کے عزازیل نے کہا کہ اے امیر جو امر واب اپنا کرتم سے کہدینا چاہیے کہ اگر تمہاری نوت ہوجاتی تھی تو تم درود سے ازبس آہ وفغان کرتے تھے وہ افسوس وعجز تمہارا اور فغان سیکڑوں نماز وذکر سے بڑھ جاتا تھا مین نے تمکو اسی خوف سے تا آہ شرم وندامت کی تمکو سوز درد مین نہ لائے اور تم آہ نکرنے پاؤ اور اُس آہ کیطرف تمہاری راہ ہی نہو جسکا یا مین تو حاسد ہون دیکھکر جلتا ہون مین نے حسد سے ایسا کیا تا اُس فائدۂ عظیم سے محروم رہو اور مین دشمن ہون بس دشمن کا کام سواے مکر وکینہ کے کیا ہے

تصدیق کرنا امیر معاویہؓ کا قول ابلیس کو

قولہ گفت اکنون راست گفتی صادقے ✦ از تو این آید تو این را لائقے ✦ عنکبوتے تو مگس داری شکار ✦ من نیم اے سگ مگس زحمت مسار ✦ باز اسپیدم شکارم شہ کند ✦ عنکبوتے کے بگرد من تند ✦ کار تو اینست اے زرد لعین ✦ سوے دوغ آری مگس را زانگبین ✦ رو مگس میگیر تا نانی بلا ✦ سوی روغن زن مگس ہا را صلا ✦ در نخوانی تو بسوی انگبین ✦ ہم در روغ و دوغ باشد آن یقین ✦ تو مرا بیدار کردی خواب بود ✦ تو نمودی کشتیم گرداب بود ✦ تو درین خیرم ازان میخواندی ✦ تا ز خیر بہترم میراندی ✦ المعنی یعنی امیر معاویہ نے شیطان کا جواب سنکے کہا کہ البتہ اب تو نے سچ کہا اور اپنے قول مین صادق ہی یہ باتین تجھ سے ہونیکی ہین اور تو انکے لائق ہی لیکن یہ سمجھ لے کہ تو عنکبوت ہی تیرا شکار مکھی ہی مگر اے سگ مین مکھی نہین ہون تو مجکو اب زحمت مت دے مین باز سپید ہون کہ جسکو بادشاہ شکار کرتا ہی عنکبوت میرے گرد کب پر سکتی ہی اے جو لعین تیرا یہ کام ہی کہ تو مکھی کو شہد شیرین کے پاس سے دوغ ترش کیطرف لاتا ہی یعنی اعلیٰ سے ادنیٰ کیجانب جا خبردار جبتک مجھ سے ہوسکے مکھیان پکڑ کر اور مکھیونکو دوغ کیطرف بلا یا کر اور اگر شہد کیطرف بلائے تو بھی یقیناً دوغ ودروغ ہی ہوگا تو نے مجکو جگایا وہ جگانا تیرا عین خواب تھا تو نے مجکو کشتی دکھائی وہ خاص بھنور تھا تو اس خیر مین مجکو اسی سبب سے بلاتا تھا کہ اس سے جو بہتر خیر تھی اُس سے مجکو مانگتا تھا

بھاگ جانا چور کا صاحب خانہ کے ہاتھ سے بسبب آواز دوسرے شخص کے

قولہ این بدان ماند کہ شخصے دزد دید ✦ در شاق اندر پے او میدوید ✦ چون دو سہ میدان دویدہ از پیش ✦ نادر افگند از تعب اندر خیش ✦ اندران حملہ کہ نزدیک آمدش ✦ تا بدو اندر جہد در بایدش ✦ دزد دیگر بانگ کردش کہ بیا ✦ تا بہ بینی این علامات بلا ✦ زود باش و باز گرد ایمرد کار ✦ تا بہ بینی حال اینجا زار زار ✦ چون شنید این مرد گشت اندیشناک ✦ گفت با خود کشتہ گیر این جامہ چاک ✦ گفت باشد کانطرف دردے بود ✦ گر نہ گردم زود او بر من دود ✦ بر زن و فرزند من دستے زند ✦ کشتن این دزد سودم کے کند ✦ این مسلمان از کرم منجو اندم ✦ گر نگردم زود پیش آیندم ✦ بر امید شفقت آن نیک خواہ ✦ دزد را بگذاشت باز آمد براہ ✦ گفت اے یار نکو احوال چیست ✦ این فغان و بانگ تو از دست کیست ✦ گفت اینک بین نشان پاے دزد ✦ اینطرف رفتست و زن بگرد ✦ نک نشان پاے دزد قلتبان ✦ در پے او رو بدین نقش و نشان ✦ گفت اے ابلہ چہ میگوئی مرا ✦ من گرفتہ بودم آخر دزد را ✦ دزد را از بانگ تو بگذاشتم ✦

من تو خرا آدمی پندا شتم ✤ این چه زار است وچه سرزه ای فلان ✤ من حقیقت یافتم چه بود نشان ✤ گفت من از حق
نشانت میدہم ✤ این نشانست از حقیقت آگہم ✤ گفت طاری تو یا تو ابلہی ✤ بلکہ تو زردی از بخال آگہی چشم خود را
میکشیدم کش کشان ✤ تو رہا نیدی مرا کاینک نشان ✤ تو جہت گومن بر ونم از جہات ✤ رد وصال آیات گو یا بینات ✤
صنع بیند مرد محجوب از صفات ✤ در صفات آنست کو گم کردہ ذات ✤ وا صلان چون غرق ذات ای پسر ✤ کے کند اندر
صفات او نظر ✤ چونکہ اندر قعر جو باشد بسرت ✤ کے بر نگ آب افتد منظرت ✤ در برنگ آب بازآئی ز قعر ✤ پس بلا سے
بت دہی دادی تو شعر ✤ طاعت عامہ گناہ خاصگان ✤ وصلت عامہ حجاب خاص دان ✤ گر وزیری را کند شہ محتسب
شہ عدو او بود نبود عجب ✤ المعنی امیر معاویہ کہتے ہین کہ یہ وہ مثل ہوئی کہ ایک شخص نے اپنے گھر مین چور دیکھا اُسکے
پیچھے دوڑا جب وہ مین میدان اُسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ محنت و مشقت سے تھکا کے اُسکو پسینے مین ڈال دیا
اور جسوقت یہ حملہ کرسکے اُسکے نزدیک پہونچا ایسا کہ چھوٹے اور کودکے اُسکو پکڑے دوسرے چور نے اِسکو پکارا کہ لوٹ
اور یہان جو علامات بلا کے ہین اُنکو دیکھ پھر کہا ای مرد کار جلدی کر اور لوٹ تو یہان کا حال دیکھے کیسا زار و نزار ہی
جب اِس مرد نے سنا اندیشناک ہوا اور کہا کہ اب اِس جامہ کو اپنے اوپر چاک شدہ جان یعنے کوئی ایسی آفت ہی
کہ ضرور تجکو جامہ چاک کرنا پڑے اور کہا کہ شاید اُدھر کوئی چور ہو جو نہین لوٹتا ہون تو وہ مجھ پر دوڑ لگا اور میرے
زن و فرزند پر ہاتھ ماریگا پھر اِس چور کا مارنا میرے کس کام آئیگا یہ کوئی مسلمان اپنی مہربانی سے مجکو بلاتا ہی اگر مین
جلدی نہین لوٹتا ہون تو پشیمان ہونگا بس اُس نیکخواہ کی امید شقت پر چور کو اُسنے چھوڑا اور گھر کی راہ لی اور آگر پوچھا
گیا ای یارنیک بتا تو حال کیا ہی اور یہ ہانک و فریاد تیری کس سبب سے ہی کہا یہ دیکھ چور کے پانون کے نشان بنے ہین
زن زن بمزدکہ یہ گالی ہی ادھر کو گیا ہی اور یہ دیکھ نشان پانون زرد دبوٹ کے انھین نقش و نشان کے پیچھے تو جا
اُسنے کہا کہ ای احمق یہ کیا مجھ سے کہتا ہی اور نقش و نشان بتاتا ہی مین نے تو چور کو پکڑ ہی لیا تھا تیری آواز سے چھوڑ دیا
مین نے تجھ گدھے کو آدمی جانا ای فلان تو یہ کیا بکتا ہی اور بیہودگی کر رہا ہی مین نے تو خود اصل کو پا لیا تھا تو نشان کیا
بتاتا ہی نشان کیا چیز ہین کہا مین تجکو سچا پتہ بتاتا ہون یہی نشان ہین مین حقیقت سے خوب واقف ہون کہا تو چور
ہی یا احمق ہی بلکہ خاص چور تو ہی ہی کہ اِس حال سے آگاہ ہی مین اپنے دشمن کو اچھی طرح پکڑ کے کھینچ لاتا تو نے اُس کو
مجھ سے چھوڑا دیا اور اب کہتا ہی کہ یہ اُسکے نشان پانون کے ہین تو مجکو جہت اور طرف بتا رہا ہی اور مین جہات سے
باہر ہون ظاہر ہی کہ جو واصل مین ہی اُسکو آیات بینات سے کیا غرض مین تو اُسکے ساتھ ہی تھا مین اِس نقش نشانون
کو کیا کرون گو کیسے ہی ظاہر ہون آیندہ مقولات مولانا کے معلوم ہوتے ہین چنانچہ فرمایا کہ ایسے ہی جو لوگ کہ محجوب
ہین اور ظاہر ہین وہ تو اُسکی صفات سے کہ ہر صفت کے ساتھ ظاہر ہو رہا ہی اُسکی صنع کو جو بنزلہ نشان کے ہی
دیکھتے ہین اور جس نے اپنی ذات کو گم کیا اور نیست ہوا وہ مقام صفات کو پہونچا جسکو مرتبہ وحدت اور عالم جبروت

کہتے ہین اور جو واصل ہین وہ اُسکی ذات مین غرق ہین کہ اُسکو مرتبۂ لاہوت کہتے ہین مرتبۂ اسما جو مرتبۂ ملکوت ہی اور مرتبۂ صفات جو جبروت ہی یہان کچھ نہین رہتا فنافی اللہ ہوجاتا ہی اب وہ صفات کیطرف نظر نہین کرتا جیسے جب تیر اسر قعر جوکے اندر ہوجائیگا تو تیری آنکھ رنگ آب پر جو اُسکے صفات سے ہی کب پڑیگی اور جو قعر حوض کے رنگ آب کیطرف تو لوٹے تو ایسا ہی کہ شعر کے بدلے مین جو ایک ریشمین سیاہ نفیس کپڑا ہوتا ہی پلاس یعنے ٹاٹ یا گزی وغیرہ ناچیز کپڑا لے لیا آب یہ مقام ہی کہ عام کی طاعت خاصون کے گناہ اور عام کا وصل خاصون کا حجاب ہی جیسا کہ کہا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین نیکیان نیکون کی گناہ مقربون کے ہین کسواسطے کہ یہ مقام طاعت کا نہین ہی جب وصل ہوگیا تو طاعت کسکی کرے اور یہ ایسا ہی کہ کسی وزیر کو بادشاہ وزارت سے معزول کرکے محتسب کردے تو کچھ تعجب نہین جو سمجھا جائے کہ بادشاہ اُسکا دشمن ہی

حکایت ایک وزیر کی کہ بادشاہ نے وزارت سے موقوف کرکے محتسب کیا تھا

قولہ ہم گناہے کردہ باشد آن وزیر ۔ بے سبب نبود تغیر ناگزیر ۔ وانکہ اول محتسب خود بود را ۔ نخت دروزی آن بدست از ابتدا ۔ لیک آن اول وزیر شہ بدست ۔ محتسب کردن سبب فعل بدست ۔ چون تراشہ زاستانہ پیش خواند ۔ باز سوے آستانہ باز راند ۔ تو یقین میدان کہ جرمی کردہ ۔ جبر را از جہل پیش آوردہ ۔ کہ مرا روزی و قسمت این بدست ۔ پس چرا دے بودت این دولت بدست ۔ قسمت خود خود بریدی تو ز جہل ۔ قسمت خود را فزاید مرد اہل ۔ المعنی فرماتے ہین کہ وزارت سے جو معزول کرکے بادشاہ نے اُسکو محتسب کیا ضرور کوئی گناہ اُسنے کیا ہوگا کسواسطے کہ بے سبب کوئی تغیر ناگزیر نہین ہوتی گناہ کے بدولت تغیر ضرور پڑتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اول سے وہ محتسب تھا یعنی ابتدا مین اُسکی بخت و روزی یہی تھی کہ وہ محتسب ہو اصل مقدر یون تھا لیکن ہوا وہ پہلے وزیر بادشاہ کا یہ اُسکے کسی عمل نیک کا نتیجہ تھا پھر جب اُسنے کوئی عمل بد کیا تو اُسکے سبب سے وزارت سے محتسب کیطرف جو اصل مقدر تھا تغیر کیا گیا ورنہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم بیشک اللہ نہین بدلتا ہی اُس بات کو جو کسی قوم کو حاصل ہی جبتک وہ نہ بدلین اُس بات کو جو اُنکی ذاتون مین ہی کسواسطے کہ جب مجکو بادشاہ نے آستانہ سے اپنے پاس بلا لیا اور اور مقرب کیا اور پھر مجکو نکالکے آستانہ پر بھیجدیا تو یقیناً جان لے کہ میرا کوئی گناہ ہی اور مین اپنی جہل و نادانی سے جبر کو پیش کرتا ہون کہ تقدیر سے چارہ نہین ہی میری قسمت و روزی یون ہی تھی ہم کہتے ہین کل تیری قسمت و روزی کہان گئی تھی جو تیرے قبضہ مین دولت تھی آج قسمت کو پکڑتا ہی تو نے اپنی قسمت کو اپنی نادانی سے خود قطع کیا اور کھویا تیری نااہلی ہی جو اہل ہین وہ اپنی قسمت کو بڑھاتے ہین جیسا کہ فرمایا ہی لئن شکرتم لازیدنکم الخلاف شرح بحر العلوم مین کہ مرا کو گر مرا لکھا ہی

قصہ منافقون کا اور مسجد ضرار بنانا اور بھیجنا قاصد کا

قولہ یک مثال دیگر اندر کژروی ✤ شاید اوازنقل قرآن مثنوی ✤ اینچنین کژبازی در جفت وطاق ✤ بانی می باختند اہل نفاق ✤ کز برائے غزو دین احمدی ✤ مسجدی سازیم دبود آن مزدی ✤ اینچنین کژبازیی میباختند ✤ مسجدی جز مسجد او ساختند ✤ فرش وسقف وقبلہ اش آراستند ✤ لیک تفریق جماعت خواستند ✤ نزد پیغمبر بلابہ آمدند ✤ ہمچو اشتر پیش او زانو زدند ✤ کای رسول حق برائے محسنی ✤ سوئے آن مسجد قدم رنجہ کنی ✤ تا مبارک گردد از اقدام تو ✤ تا قیامت تازہ باد انام تو ✤ مسجد روز گلست و روز ابر ✤ مسجدے دوز ضرورت وقت صبر ✤ تا غریبے یابد آنجا خیر وجا ✤ تا فراوان گردد اینجا دست ہا ✤ تا شعار دین شود بسیار و پر ✤ زانکہ باباران شود خوش کار ہر ✤ مسجد و اصحاب مسجد را نواز ✤ تو مسی با شب دمے با ما بساز ✤ ساعتے آنجا کہ تشریف دہ ✤ تزکیہ ما کن زتا تعریف دہ ✤ تا شود دشب از جمالت جملہ روز ✤ ای جمالت آفتاب جانفروز ✤ المعنی فرماتے ہین یہ مثال کژروی کی تو تونے سُنی اب اِس کژروی کے معاملہ مین ایک مثال اور قرآن سے نقل کردون اُسکو سننا چاہیے کہ ایسے ہی کژبازی جفت وطاق کی اہل نفاق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کھیلتے تھے جفت وطاق بدینوجہ کہ ظاہر تو آنکا آنحضرت سے جفت تھا اور باطن مین محض فرد وطاق یعنے جدا کس لیے کہ منافق دور دار اور دو دل ہوتے ہی ہین چنانچہ ظاہر یہ قصد کیا کہ ایک مسجد واسطے عزت دین احمدی کے بنائین کہ بحقیقت وہ مزدی تھے اور یہ حسب تجویز وحکم ابو عامر منافق کے بنائی گئی اور یہ ابو عامر جنگ اُحد مین آپ سے بہت لڑا تھا اور پس پا ہو کے روم بھاگ گیا تھا یہ منافق ایسی کژبازی کھیلتے تھے کہ ایک مسجد سوائے مسجد نبوی کے بنائی تمام فرش اور چھت اور قبلہ اُسکا درست کیا لیکن نیت یہ کہ اُنکی جماعت مین تفرقہ پڑجائے اب لابہ یعنے تملق وچاپلوسی کرتے آنحضرت کے پاس آئے اور اونٹ کیطرح دونزانو مودب بیٹھے اور کہا ای رسول حق اپنی محسنی کے قدم سے جیسے کہ محسن ہو اُس مسجد کیطرف قدم رنجہ فرمائیے تا تمھارے قدمون کی برکت سے وہ مبارک ہو خدا تمھارے نام کو قیامت تک تازہ رکھے مسجد کیا ایک روز گل ہی اور روز ابر اے پر بہار و با سایہ اور مسجد کیا صبر کے وقت مین روز ضرورت ہی اِس طور پر کہ کوئی مسافر بھوکا پیاسا صبر کا مارا وہان جائے تو خیر پائے اور جگہ رہنے کی ملے آپکی برکت سے میرے واسطے اِس خدمت مین افزونی وفراوانی ہو اور شعار دین اذان واقامت خوب اچھی طرح ہو کسواسطے کہ جو کام یارون کے ساتھ ہوتا ہی کیسا ہی تلخ ہو خوش آتا ہی آپ مسجد اور اصحاب مسجد پر نوازش کرین آپ ماہ ہین و شب ایکدم ہمارے ساتھ بھی موافقت فرمائیے ذرا دیر کو وہان تشریف لیجیے اور ہمارا تزکیہ فرمائیے یعنے باطن کو پاک کرکے ہمکو اپنے نفس کی معرفت عطا فرمائیے جیسا آپ نے فرمایا ہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اور شب ہماری آپ کے جمال سے بالکل روز ہو جائے کسواسطے اللہ تعالی نے آپکا حال ایک آفتاب جانفروز کیا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین بانی کو باطنی اور مسجدی روز کل اور روز ضرورت دونون مین یا نہین لکھی کہ ضرور تھی قولہ اے دریغا کان سخن از

دل بدی ۞ تا مراد آن نفر حاصل شدی ۞ لفظ کا بدیل وجان بزبان ۞ ہمچو سبزہ تون بود ای دوستان ۞ ہم زدورش
بنگر واندر گذر ۞ خوردن بود انشاید ای پسر ۞ سوے لطف جیوفایان ہین مرد ۞ کان پل ویران بود نیکو شنود ۞ گر قدم را
جاہلے بروے زند ۞ جشکند پل وان قدم را بشکند ۞ ہر کجا لشکر شکسته میشود ۞ از دو سه سست و مخنث می بود ۞ در صف
آید با سلاح و مرد وار ۞ دل برو نهند که اینک یار غار ۞ رو بگرداند چو بیند زخم را ۞ رفتن او بشکند پشت ترا ۞ این درازدست
فراوان میشود ۞ انچه مقصود ست پنهان میشود ۞ چاپلوسی دفسون نها خواندند ۞ نزل و دستان سوے حضرت راندند ۞
آن رسول مهربان رحم کیش ۞ جز تبسم جز بلے نادر دمیش ۞ شکر ہاے آنجماعت یاد کرد ۞ در اجابت قاصدان را شاد
کرد ۞ المعنی تون ہندی مگو را آپ مقولات مولانا رح کے ہین کہ ہاے افسوس یہ بات انکی منافقانہ تھی کاش دل
سے ہوتی تو ضرور انکی مراد حاصل ہوتی اسواسطے کہ جو لفظ بدیل وجان زبان پر آتا ہی وہ ایسا ہی جیسے گھوڑے پر کا سوار
کہ اسکو دور ہی سے دیکھ اور چلا جا اسلیے کہ وہ بوہی اور بوکا کھانا ہی پسر نہین چاہیے تو جیوفایون کے لطف پر مت جا
کہ یہ ایک ویران پل ہی جسپر لوگ نہین نکلتے اگر کوئی جاہل قدم رکھدے تو وہ بھی ٹوٹے اور اسکا پانون بھی توڑے
جہان کہین لشکر شکست خوردہ ہوتا ہی دو تین آدمیون سے سست و مخنث ہوجاتا ہی وہ ہتھیار باندھکے صف جنگ
مین گو مردانہ وار آئے تو اسپر دل نہادمت ہو کہ یہ یار غار ہی جسوقت زخم دیکھیگا فوراً منھ پھیر دیگا اور بھاگ کے تیری
پیٹھ توڑ دیگا آب گریز ہی فرماتے ہین کہ یہ بات طول طویل اور بہت بڑھی جاتی ہی اور جو مقصود تھا وہ چھپا جاتا ہی غرض
ان لوگون نے بڑی چاپلوسی اور فسون ظاہر کیے اور تحفے اور کہانیان آپکے سامنے گذرانین یہانتک کہ ان رسول خدا
مہربان رحم کیش نے سوائے تبسم اور بلے لفظ ایجاب کے اُنسے کچھ نہین کہا جیساکہ قرآن مجید مین ہی حریص علیکم بالمومنین
رؤف رحیم الغرض آپ نے اُنکے نزل کی شکر گزاری کی اور اجابت التماس سے قاصدون کا دل شاد کیا الخلاف
شرح بحر العلوم مین بنگر صیغہ امر کو بنگرد بصیغہ مضارع لکھا ہی

خود جانا اور فریفتہ کرنا منافقون کا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تا مسجد ضرار کو لے جانین

قولہ ے نمودی مگر ایشانرا باد ۞ یک بیک زانسان کہ اندر شیر بود ۞ موے را ناوید میکردان لطیف ۞ شیر را شاباش
میگفت آن ظریف ۞ صد ہزاران مگر و موے دمدمہ ۞ چشم خوابانید آدم زانہمہ ۞ راست می فرمود آن بحر کرم ۞ من شمارا
از شما مشفق ترم ۞ من نشسته بر کنار آتشے ۞ با فروغ و شعلۂ بس ناخوشے ۞ ہمچو پروانہ شما آنسو دوان ۞ ہر دو دست
من شده پروانه دان ۞ چون برآنشده نادر دان گردد رسول ۞ غیرت حق بانگ زد شنو زغول ۞ کان جیشان مکر و
حیلت کرده اند ۞ جمله مقلوب ست انچه آورده اند ۞ قصد ایشان جز سیه روئی نبود ۞ خیر دین کے جست ترسا و یہود ۞
مسجدی بر جسر دوزخ ساختند ۞ باخدا نر دغل میباختند ۞ قصد شان تفریق اصحاب رسول ۞ فضل حق را کے
شناسد ہر فضول ۞ تا جہودے را ز شام اینجا کشند ۞ کہ بوعظ او جہودان سر خوشند ۞ المعنی جوان مین سے مکر کی

بات کہتا تھا ایک ایک کو جتا دیتے تھے ایسے جیسے شیر مین بال بال کو بسبب خلق عظیم کے نادیدہ کر دیتے تھے کہ گویا دیکھا ہی
نہین اور شیر کو شاباش کہتے تھے عجب دانا و عقیل تھے لاکھون مکر اور بال اُنکے فریبون کے تھے مگر انھون نے اپنی
آنکھین اُن سب سے اسوقت میچ لی تھین اور حسب عادت راست باتین وہ بکرم اُنسے کرتے تھے کہ مین تمھارا تم سے
زیادہ مشفق ہون جیسا کہ حدیث شریف مین ہی انا اولی بالمومنین من انفسہم ان توفی من المومنین فترک دینا فعلی قضاءہ
ومن ترک الا فلورثاتہ مین مومنون کے حق مین بہت بہتر ہون اُنکی ذاتون سے اگر مرجائے کوئی مومن اور ترک دین
سے کوئی امر اُسکے ذمہ ہو اُسکی قضا میرے ذمہ ہی اور جو مال چھوڑ جائے وہ اُسکے وارثون کے واسطے ہی تین ایک
آتش عظیم کے کنارہ پر بیٹھا ہون کہ وہ ایک نہایت بھڑکی ہوئی اور باشعلہ اور ناخوش ہی تم پروانہ کیطرح اُسی آگ کی
طرف دوڑتے ہو مین بیرے دونون ہاتھ پروانہ ران ہوگئے ہین جیسا کہ حدیث مین ہی مثلی کمثل رجل استوقد نارا فجاذا
اضاءت ما حولہا جعل الفراش وہذہ الدواب یقعن فیہا وجعل ینجزہن فیغلبنہن فیہا فانا آخذ بحجزکم عن النار وانتم تقحمون مثال
میری مثل اُس شخص کے ہی کہ روشن کی اُسنے آگ پس جب روشن کیا آگ نے اپنے آس پاس کو تو دیکھا پروانون اور
کیڑون کو ایسا کہ وہ آگ مین گرنے لگے جیسے کہ کیڑے پتنگون کی عادت ہی کہ آگ پر گرتے ہین اور آگ جلانے والا اُنکو
بند کرتا ہی کہ آگ مین نہ گرین اور حال یہ کہ وہ گرتے ہین پس ایسا ہی حال میرا ہی کہ مین پکڑتا ہون اور بند کرتا ہون آگ سے
اور تم آگ مین گرتے ہو بعد اسکے آنحضرت اِس بات پر آمادہ ہوے کہ اُسطرف کو روانہ ہون کہ غیرت حق نے آواز دی
کہ خبردار انکی بات مت سنو یہ بانگ غول ہی بہکانیوالی غیرت حق یہ کہ تا کفار نہ کہین کہ ہم نے خدا کے رسول کو دھوکا
دیا اِن خبیثون نے بالکل مکر و حیلہ کیا ہی اور جو کچھ تمھارے سامنے عرض کیا ہی سب مقلوب اور اُلٹا معاملہ ہی اُنکا
قصد سواے سیہ روئی کے نہین ہی بھلا دین کی بھلائی یہود و نصاری نے کب چاہی ہی یہ مسجد دوزخ کے پل پر
انھون نے بنائی ہی اور خدا سے نرد غا کھیلتے ہین اُنکا فضل ہی مطلب اُنکا یہ ہی کہ ایک جہودی کو شام سے بلا کے یہان لائین کہ اُسکے
وعظ مین یہودی مست ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین چشم خوابانیدم لکھا ہی کہ میم محض غلط ہی قولہ گفت پیغمبر
کہ آرے یک ماہ بر سر راہم و برغرم غزا ✦ زین سفر چون باز گردم ناگہان ✦ سوے آن مسجد روان گردم روان ✦
وقع شان گفت و ببوسے غرقہ تاخت ✦ با دغایان از دغا نرد ے بباخت ✦ چون بیامد از غزا باز آمدند ✦ طالب آن
وعدۂ ماضی شدند ✦ گفت خفش کاے پیمبر فاش کو ✦ غدر آور خشک باشد باش کو ✦ گفت اے قوم دغل خامش
کنید ✦ تا نگویم راز ہا تان تن زنید ✦ چون نشان چند از اسرار شان ✦ در بیان آورد بد شد کار شان ✦ قاصدان
زود باز گشتند آنزمان ✦ جاش بد جاش بد دم زنان ✦ ہر منافق مصحفے زیر بغل ✦ سوے پیغمبر بیاورد از دغل ✦
بہر سوگندان کہ ایمان جنتے ست ✦ زانکہ سوگندان کژ آنرا سنتے ست ✦ چون ندارد مرد کژ در دین وفا ✦ ہر زمانے

بشکند سوگند را راستان را حاجت سوگند نیست زانکه ایشان زاد و چشم روشنی ست ✤ نقض میثاق و عهود از همگیست ✤
حفظ ایمان و وفا کار تقیست ✤ گفت پیغمبر که سوگند شما ✤ راست گیرم یا که سوگند خدا ✤ باز سوگند مکرر خورد قوم ✤ مصحف اندر
دست و بر لب مهر صوم ✤ که بحق این کلام پاک راست ✤ که بنای مسجد از بهر خداست ✤ اندر ینجا هیچ مکر و کاز نیست ✤ قصد ما زان
صدق و ذکر و یاز نیست ✤ گفت پیغمبر که آواز خدا ✤ پیر سر دور گوش من همچون صدا ✤ مهر بر گوش شما نهاد حق ✤ تا نیاید از خدا نادر سبق ✤
تا نه صریح آواز حق بے آیدم ✤ هیچ صاف اندر دمیا لایدم ✤ همچنانکه موسی از سوے درخت ✤ بانگ حق بشنید کاے مسعود بخت ✤
از درخت انی انا الله می شنید ✤ با کلام انوار می آمد پدید ✤ چون ز نور وحی وا میماندند ✤ باز تو سوگند ها میخواندند ✤ چون خدا
سوگند را خوانده سپر ✤ کے نهد اسپر ز کف پیکار گر ✤ باز پیغمبر تبکذیب صریح ✤ قد کذبتم گفت با ایشان فصیح ✤ المعنی حضرت
رسول مقبول نے اُن لوگون سے آرے کہ کے کہا ہم اسوقت برسر راہ ہین اور ارادہ غزا کا رکھتے ہین جب اِس سفر سے ہم لوٹینگے
تو اُسوقت اُس مسجد کیطرف چلینگے تکرار روان کی تاکید ہی اُسوقت اُنکو ٹالنے کے غزا کیجانب متوجہ ہوے اور اِن دغا بازون کے
ساتھ نرد دغا کی کھیلی جب آپ غزا سے لوٹے تو یہ پھر آئے اور اُس وعدہ گذشتہ کے خواہان ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ
اے پیغمبر فاش و برملا اُنسے کہدے کسواسطے کہ غدر کرنیوالا خشک ہوتا ہی اے پیمبر دست تو ترش ہو کے کہدے باش ترکی
مین سرکہ کوکتے ہین اور اُسی وقت یہ آیہ نازل ہوئی والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا بین المومنین ارصادا لمن
حارب اللہ ورسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی واللہ یشہد انہم لکاذبون اور وہ لوگ جنھون نے بنا کیا مسجد ضرار کو کہ
اس مسجد کا نام ہی واسطے ضرر پہونچانے اور جدائی ڈالنے درمیان ایمان والون کے اور واسطے انتظار اُس شخص کے جو اللہ اور
اُسکے رسول سے لڑے کہ وہ ابو عامر ہی جو روم کو واسطے فوج کشی کفار کے چلا گیا ہی اور ضرور قسم کھائینگے یہ بانی مسجد کے کہ
ہمنے سوائے نیکی کے کوئی ارادہ نہین کیا ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ بیشک یہ سب کاذب ہین تب آنحضرت نے اُنسے کہا کہ ہی
قوم دغل و دغا باز چپ ہو جاؤ تو تمھارے بھید تمسے نہ کہدون لہذا بس کرو اور چند پتے اُنکے بھیدون کے بیان کیے پھر تو
اُنکا کام بگڑ گیا اور قاصد حاش للہ حاش للہ کہتے ہوے آپکے پاس سے لوٹ گئے حاش للہ کلمہ تنزیہ کا ہی کسی بات سے
آپکو پاک کرنا اب ہر منافق مصحف بغل مین و دغا و دغل کی راہ سے پیغمبر کے پاس لائے واسطے قسم کے اِس سبب سے
کہ قسم ایک سپر ہی اور جو کثر شعار ہین اُنکا طریقہ اور سنت اور جو کہ کژ آدمی دین مین دغا نہین رکھتا اِس سبب سے وہ
اپنی قسم کو توڑتا ہی اسطرح کہ اپنے دل مین تو جھوٹ بھرا ہی دوسرے سے بدگمان ہوتا ہی کہ میری یہ بات سچ نہین جانتا
ہوگا قسم کھاتا ہی پھر اِس قسم کو دوسری قسم سے توڑتا ہی اور علی ہذا ہر دم ایک قسم کو دوسری قسم سے توڑتا ہی اور جو راست
ہین اُنکو حاجت قسم کی نہین ہی کسواسطے کہ اُنکی دونون آنکھین ظاہر و باطن کی دین سے روشن ہین جانتے ہین کہ عہد و پیمان
کا توڑنا احمق کا کام ہی اور قسم اور وفا کی حفاظت کرنا متقی کی خو عادت جیسا کہ فرمایا ہی اذا حلفتم فاحفظوا ایمانکم جسوقت
کہ قسم کھائی تمنے حفاظت کرو قسم کی پھر آنحضرت نے فرمایا کہ مین تمھاری قسمون کو سچ مان لون یا خدا کی قسم کو جو کہتا ہی

واللہ یشہد انہم لکاذبون من بعد پھر اُن لوگون نے قسمین کھائین اس حال سے کہ مصحف ہاتھون مین لیے تھے اور روضہ کی محراب پر لگائے تھے اور کہتے تھے کہ اس کلام راست کی قسم ہے کہ مسجد ہمنے واسطے خدا کے بنائی ہے وہان کوئی مکر اور کوئی کام نہین اور ہمارا قصد بجز اسکے نہین کہ ذکر خدا کا صدق کے ساتھ ہو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کی آواز میرے کان مین مثل صدا کے برابر چلی آتی ہے زور زور سے کہ مین سنتا ہون تمھارے کانون پر حق تعالی نے مہر لگادی ہے تو اُسکی آواز کیطرف ہرگز نہ پائین پھر تم کیسے سنو دیکھو صریح آواز اُسکی مجکو چلی آتی ہے اور گاہے صاف میرے واسطے صاف کرتی ہے جیسے کہ موسی نے درخت طور کی جانب سے بانگ حق کی سنی کہ اے مسعود بخت اور درخت سے آواز انی انا اللہ کی سنتے تھے کہ اُس کلام سے نور ظاہر ہوتے تھے بس ہر گاہ نور وحی سے یہ منافق جدا تھے پھر از سر نو قسمین کھانے لگے اور یہ بھی ہے کہ خدا نے قسم کو سپر کیا ہے جیسا کہ فرمایا اتخذوا ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انہم ساء ما کانوا یعلمون پکڑا انھون نے اپنی قسمون کو سپر اور پھرتے اللہ کی راہ سے بیشک وہ بد ہے جو کچھ وہ کرتے ہین پھر تو لا کیسے سپر ہاتھ سے رکھدے آنحضرت نے صریح انکی تکذیب کرکے فرمایا قد کذبتم بآذار فصیح کہا کہ بیشک تم جھوٹے ہو

الخلاف شرح بحر العلوم مین کر دحیلہ بجاے کار کے لکھا ہے پھر قافیہ کیسے ہو گا

سوجیا ایک کا اصحاب سے کہ رسول خدا اُن لوگون کی ستاری کیون نہین کرتے

قولہ تا یکی یاری زیاران رسول ✦ در دلش انکار آمد زان نکول ✦ کاینچنین پیران باشیب و وقار ✦ میکند شان آن پیمبر شرمسار ✦ کو کرم کو ستر پوشی کو حیا ✦ صد ہزاران عیب پوشند انبیا ✦ باز در دل رد و استغفار کرد ✦ تا نگردد زاعتراض او رد زرد ✦ لیک آن نقش کجش از دل نرفت ✦ ضربہ از طبع بجا حاصل نرفت ✦ شومی یاری اصحاب نفاق ✦ کرد مومن را چو ایشان زشت و عاق ✦ باز میزاید کاے علام سر ✦ مر مرا بگذار و بر کفران مفر ✦ دل بدستم نیست ہمچون دیدہ چشم ✦ ورنہ دل را سوزنی ایندم زخشم ✦ اندرین اندیشہ خوابش در ربود ✦ مسجد ایشانش بر سر گین نمود ✦ سنگہا اندر حدث جاے تباہ ✦ بید بید از سنگہا و دود سیاہ ✦ دود حلقش شد و حلقش نجست ✦ از نہیب دود تلخ از خواب جست ✦ در زمان در رفت و میکاری بدست ✦ کای خدا اینہا نشان منکریست ✦ حلم بہتر از چنین فعلم ایخدا ✦ کہ کند از نور ایشانم جدا ✦ گر بکاوی کوشش اہل صفا ✦ تو بگوئی کند بود ہمچون پیاز ✦ ہر یکے از دیگرے بیمغز تر ✦ صادقان را یک ندیگر نغز تر ✦ صد مکر بستہ بکر آن القوم سست ✦ از نفاق و زرق و دین نادرست ✦ صد مکر آن قوم بستہ بر قبا ✦ بہر دیدم مسجد اہل قبا ✦ ہمچو آن اصحاب فیل اندر حبش ✦ کعبہ کردند حق آتش در زدش ✦ قصد کعبہ ساختند از انتقام ✦ حال شان چونشد فرو خوان از کلام ✦ مرسیہ رویان دین را خود چہ نیست الا حیلت و مکر و ستیز ✦ ہر صحابی دید زان مسجد عیان ✦ واقعہ تا شد یقین شان سر آن ✦ و آنوا باز گوئم یک بیک ✦ بس یقین گردد صفا بر اہل شک ✦ لیک میترسم نگشف راز شان ✦ ناز نینانند زیبد ناز شان ✦ شرع بے تقلید مے پذیرفتہ اند ✦ ہیچ آن نقد را بگرفتہ اند ✦ المعنی نکول نہ قسم کھانے سے رکنا ✦ بدلی عاق

سرکش باما ورید مضر بضم میم ضرر رسانندہ ظلم بالکسر آب بینی سطبر وغلیظ قبا بفتح جامہ دونہی وبضم ایک موضع ہے نزدیک مدینۂ منورہ کے کہ مسجد قبا اُس سے منسوب ہے جہیز امالہ جہاز اسباب شادی دختر مردہ فرماتے ہین کہ اسی اثنا مین کہ وہ منافق قسم کھا کھا کے بدل ہوے ایک بار کو یاران رسولخدا سے انکی قسمون کی بدولی سے انکار رسالت کا پیدا ہوا کہ ایسے لوگ بوڑھے باوقارون کو پیمبر شرمندہ کرتے ہین انکا کرم اور ستر پوشی وحیا کہان گئی انبیانے تو لاکھون عیب لوگون کے چھپائے ہین پھر معاً اس خیال کے ساتھ ہی استغفار کی تا ایسا نہو کہ اُنکے اس اعتراض سے جو دل مین گذرا ہی نمدد اور مردود ہوجاؤن ہرچند استغفار تو کی لیکن وہ نقش کج انکے دل سے مٹا نہین اور اُس برائی کا فر طبع بیحاصل سے نہ گیا ناگاہ اہل نفاق کی مدد کی نحوست نے اِس مومن کو مثل اُن منافقون کے بدسرکش ٹھہرادیا آپ تو یہ رونے تھے اور کہتے تھے کہ اے بھید جاننے والے مجکو چھوڑ دے اور معاف کردے اور کفران پر مغفرت رسان کو چھوڑ دے میرا دل میرے قابو مین نہین ہی جیسے دیدۂ چشم کی یعنے دل ودیدہ دونون میرے اختیار سے باہر ہین دل جو چاہتا ہی ویسا خیال کرتا ہی آنکھین جدھر چاہتی ہین اُدھر نظر کرتی ہین اگر دل میرے قابو مین ہوتا تو مین اُسکو پھونک دیتا ایسا غصہ اُسپر مجکو ہی اسی سوچ مین اُنکو نیند آگئی نیند مین مسجد منافقون کی اُنکو کو بر پر نظر آئی تھر اُسکی نجاست کی جگہ آلودہ اور خراب پائے اور تھرون سے دھوان سیاہ نکلتا تھا وہ دھوان اُنکے حلق مین بھی گھس گیا اور اُنکے حلق کو بگاڑ دیا آخر اُسکی ہیبت اور تلخی دود سے یہ چونک پڑے اسی وقت مسجد مین گر پڑے اور رو رو کے کہتے تھے کہ اے خدا یہ جو کچھ مین نے دیکھا سب علامتین منکری کی ہین اِنجا ایسے حلم سے خلم اچھا کہ تجھ سے بسبب انکے مجکو جدا کرے اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ اہل مجاز یعنے ظاہر والون کی کوشش دن کو اگر تو کریدے تو اُسکو تہ درتہ پیاز کیطرح بدبو اور گندہ ہی پائے گا ہر پرت اُسکا ایک دوسرے سے گندہ تر ہی ہوگا اور جو صادق ہین اُنکا ایک دوسرے سے نفوذ اور تر سیکڑون پلے اُس قوم نے اپنی قبا پر باندھے یعنے بڑی مستعدی اس کین کہ مسجد اہل قبا کی منہدم ہوجائے جیسا کہ مسجد اہل قبا کی نسبت فرمایا اخ ان تقوم فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین سزاوار یہ ہی کہ قائم ہو تو اُس مسجد موسس بالتقوی مین جو مسجد قبا ہی کہ اُسمین لوگ طہارت دوست ہین اور اللہ طہارت والون کو دوست رکھتا ہی اور مسجد ضرار کی نسبت فرمایا لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم الا ان تقطع قلوبہم واللہ علیم حکیم ہمیشہ تھی بنا اُنکے مسجد کی انکے مکر ونفاق پر انکے دل مین مکر یہ کہ شکستہ تھے دل انکے اور اللہ جاننے والا منافقون کے دلون کا ہی اور حکمت والا اور اسی آیت پر آنحضرت نے مسجد ضرار کو منہدم کرادیا جیسے اصحاب فیل نے حبشہ مین کعبہ بنایا اور اللہ تعالی نے اُسکو خراب کردیا انھون نے کعبہ کا قصد کیا اُنکا حال اسکے انتقام مین جو کچھ ہوا ہی کلام الٰہی سے معلوم کرکہ اسکا ذکر سورۂ الم ترکیف مین ہی جو لوگ سیہ رو ہین دین سے برگشتہ اُنکا سامان واسباب سواے حیلہ اور مکر وستیز کے کچھ نہین ہی آپ فرماتے ہین کہ جیسے صحابی مذکور نے نشان اُس مسجد کے خواب مین دیکھے ہر صحابی نے نشان اُس مسجد سے خواب

ہین ظاہر دیکھے تو انکو تعین شان سردارون یعنے پیغمبرون کا ہوا عظیما آنحضرت پر جمع کا اطلاق کیا ہی کہ جملہ صفات جملہ پیغمبرون کی آپکی ذات مین جمع تھین اگر انکی خواہین ایک ایک بیان کرون تو اہل شک پر یقین انکی صفا کا ہوجائے لیکن ہین انکار اظہار کرنے سے ڈرتا ہون اسلیے کہ وہ نازوالے لوگ ہین اور ہر قسم کا ناز انکو زیبا دوسرے سے کہنے کا نہین اندیشہ ناخوشی کا ہی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے شرع بے تقلید اختیار کیا ہی نہ کسی کی دیکھا دیکھی اور بیمحک کی نقد جو قرآن ہی اصل اصول شرع کی لے لیا ہی یعنے بیشک وہ بے حجت دین و شرع کو مانا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین جو ایشان کو چہ ایشان لکھا ہی قولہ حکمت قرآن چو ضالہ مومن ست ✦ ہر کسے در ضالہ خود مولفست ✦ اشتری گم کردی و جستیش چست ✦ چون بیابی چون ندانی کان تست ✦ ضالہ چہ بود ناقہ کم کردہ ✦ از کف بگرختہ در بیابان مردہ ✦ کاروان در بار کردن آمدہ ✦ اشتری نو از میانہ گم شدہ ✦ میدوی انبسو و آنسو خشک لب ✦ کاروان شد دور تر زدیک شب ✦ رخت ماندہ در زمین در راہ خوف ✦ تو بے اشتر روان گشتہ بطوف ✦ کاہ مسلمانان کہ دید ست اشتری ✦ جستہ بیرون بامداد از آخری ✦ ہر کہ بر گوید نشان از اشترم ✦ شرد گانی میدہم چندین درم ✦ باز مجوئی نشان از ہر کسے ✦ ژرف بیند مینگند زین ہر خسے ✦ کاشترے دیدیم بیرفت از یطرف ✦ اشترے سرخے بسوے این علف ✦ آن یکے گوید بریدہ گوش او ✦ وان دگر گوید خطش منقوش بود ✦ آن یکے گوید شتر یکچشم بود ✦ وان دگر گوید ز سر بے پشم بود ✦ از برائے شرد گانے صد نشان ✦ از گزافہ ہر محسے کردہ بیان ✦ ای دل این اسرار را در گوش کن ✦ قسم تو گر ہست زین خوش نوش کن ✦ ہمچنانکہ ہر کسے در معرفت ✦ میکند موصوف غیبی را صفت ✦ المعنی طوف بالفتح اس پاس کسی چیز کے پھرنا و مطلق سیر و گشت شرد گا بکاف فارسی وہ چیز و نقد جو شرد یدہ رسان کو دین پھر صفت صحابہ مین فرماتے ہین کہ قرآن ایک حکمت ہی اور حکمت ضالہ مومن یعنے بھگانے والی مومن کی جیسے کہ حدیث ہی الحکمۃ ضالۃ المومن یہ صحابہ اسی ضالہ مین صاحب ایمان و ایقان ہین انکا ایسا حال ہی کہ مثلاً تیرا اونٹ گم گیا اور تونے فوراً اسکی جستجو کی جب پالیا تو کیسے نہ جانیگا کہ یہ میری ملک ہی ایسے ہی اگر کسی حکم مین انکو تردد ہو اجو کہ اہل کشف و شہود مین جسوقت سوچا اور تامل کیا صفاے باطن سے معلوم ہوگیا کہ یہ حکم ٹھیک ہمارے ہی واسطے ہی اب فرماتے ہین اس ضالہ کی مثال ایسی ہی جیسے ایک ناقہ گم کردہ کہ تیرے ہاتھ سے چھوٹ کے ایک پردہ مین چلا گیا اب اہل قافلہ تو اپنے بوجھ لادنے لگے اور تیرا اونٹ اٹھین مین سے گما ہوا ہی تو ادھر ادھر خشک لب دوڑتا پھرتا ہی اسی حال مین قافلہ تو دور نکلگیا اور رات تیرے سر پر آگئی تو اپنا اسباب زمین پر چھوڑ کے راہ پر خوف مین اونٹ کے پیچھے گھومتا پھرتا ہی کہ ای مسلمانو کسی نے میرا اونٹ دیکھا ہی کہ صبح نہان سے چھوٹ کے کسی طرف چلا گیا ہی جو کوئی پتہ میرے اونٹ کا بتائے تو اس خبر خوش کے صلہ مین اتنے درم دونگا پھر تو نشان ہر کسی سے ڈھونڈھتا ہی اور ایسے ویسے ناچیز لوگ تجکو مسخرہ بناتے ہین اور کہتے ہین کہ ہان ایک اونٹ ہم نے دیکھا تو تھا کہ اس طرف کو جاتا تھا سرخ رنگ تھا گھاس کی طرف جاتا تھا کوئی کہتا ہی

کہ اُسکا کان کٹا ہوا تھا کوئی کہتا ہی کہ اُسکی بھول منقش تھی کوئی کہتا ہی کہ وہ اونٹ کانا تھا دوسرا کہتا ہی کہ سر بے پشم تھا یعنے گنجا ایسے ہی اُس صلہ مژدہ رسانی کے واسطے بیہودگی سے ناچیز لوگ سیکڑون پنے بتاتے ہین آپ فرماتے ہین ایدل یہ اسرار جو مین نے بیان کیے اُنکو سُن اگر تیر احصہ ہی تو اسی مین سے اچھا اچھا نوش کر اور شرح اسکی آیندہ بھی بیان فرمائی ہی یہ ایسا حال ہی جیسے ہر کوئی معرفت مین اپنے موصوف غیبی کی جو خدا تعالی ہی اپنے اپنے طور پر صفت کرتا ہی

متردد ہونا مذاہب مختلفہ مین اور نکلنا اور مخلص پانا

قولہ فلسفی از نوع دیگر ترجیح کرد ✦ باطنے مرگفت اورا رجح کرد ✦ واندگر در ہر رد طعنہ میزند ✦ واندگر از زرق جانے میکند ✦ ہر یکے بین رہ نشانہا زان دہند ✦ تا گمان آید کہ ایشان زان رہند ✦ این حقیقت دان نخفتہ ابن ہمہ ✦ نے بباطل گمرہانند این رمہ ✦ زانکہ بے حق باطلے ناید پدید ✦ قلب را بلہ بوے زر خرید ✦ گر نبودی در جہان نقد روان ✦ قلبہا را خرج کردن کے توان ✦ تا نباشد راست کے باشد دروغ ✦ آندروغ از راست میگیرد فروغ ✦ بر امید راست کژ را مینمند ✦ زہر در قندے رود آنگہ خورند ✦ گر نباشد گندم محبوب نوش ✦ چہ برد گندم نماے جو فروش ✦ پس گمو کاین جملہ تنہا باطلند ✦ باطلان بر بوے حق دام دلند ✦ پس گمو جملہ خیالست و ضلال ✦ بے حقیقت نیست در عالم خیال ✦ خوشب قدر ست در شبہا نہان ✦ تا کند جان ہر شبے را امتحان ✦ نے ہمہ شبہا بود قدر ایجوان ✦ نے ہمہ شبہا بود خالی ازان ✦ در میان دلق یوشان یک فقیر ✦ امتحان کن وانکہ حق ست آن بگیر ✦ مومن کیس ممیز کو کتا ✦ باز واند پادشا را از گدا ✦ گر نہ معجوبات باشد در جہان ✦ تاجران باشند جملہ ابلہان ✦ پس بود کار شناسی سخت سہل ✦ چونکہ قلبی نیست چہ تا اہل اہل ✦ در ہمہ عیب ست دانش سود نیست ✦ چون ہمہ چو بست اینجا عود نیست ✦ آنکہ گوید جملہ حق است حقیقست ✦ واکہ گوید جملہ باطل او شقیست ✦ تاجران انبیا کردند سود ✦ تاجران رنگ و بو کو رو کبود ✦ بنماید مارت اندر چشم مال ✦ ہر دو چشم خویش را نیکو بمال ✦ منکر اند غبطہ این بیع و سود ✦ بنگر اندر خر فرعون و ثمود ✦ المعنی وہ جو اوپر کہا ہی کہ ہر کوئی موصوف غیبی کی اپنے طور پر صفت کرتا ہی موافق اُسکے فرماتے ہین کہ فلسفی اور طرح سے بیان کرتے ہین ایک بحث کرنیوالے نے اُسپر رجح کرکے رد کیا دوسرا ان دونون پر طعن کرتا ہی ایک مکر و زرق مین جانکنی کرتا ہی اور ہر ایک اُسی موصوف غیبی کی راہ سے تہ دیتے ہین اِس سبب سے کہ تا گمان ہو کہ اُسی راہ کے چلنے والون سے ہین تو ہمنے اِس حقیقت کو یون جان کہ نہ تو یہ بالکل حق ہین نہ یہ گلہ بالکل باطل کے ساتھ گمراہی ہین اِس سبب سے حق بغیر باطل کے ظاہر نہین ہوتا کھوٹے کو احمق امید زر پر خریدتا ہی تو آخر وہ ہی تو طالب حق کا جیسے جہان مین اگر نقد رائج نہوتا تو قلب کو کون خرچ کرسکتا اُسی روان کے خیال سے قلب بھی چلتا ہی تو لہذا اگر راست نہو تو دروغ کیون ہو اسواسطے کہ دروغ کو راست ہی سے فروغ ہوتا ہی یون کہ راست ہی تصور کرکے مان لیتے ہین راست کی امید پر کژ کی خریداری کرتے ہین مثلاً زہر جب قند مین ملتا گھلتا ہی تب اُسکو کھا لیتے ہین اگر گندم جو ایک خوش محبوب ہی یہ نہوتین تو گندم نما

جو فروش کیا حاصل کرے بس ہرگز مت کہ کہ یہ جملہ مین باطل ہین باطل ہوے حق ہی پر دام دل ہو رہے ہین یعنے دونکو پھانسے ہوے ہین بس تو یہ مت کہ کہ یہ سب خیال و گمراہی ہین اسلیے کہ جو خیال عالم مین ہین بے اصل و بے حقیقت کوئی نہین ہین ہان حق ایسا ہی جیسے شب قدر کہ انھین راتون مین چھپی ہوئی ہی تو جان انسان کی ہر رات کا امتحان کرے کسواسطے کہ نہ ہر شب شب قدر ہوتی ہی اسی جوان نہ سب راتین اُس سے خالی ہوتی ہین ان گدڑی پوشون مین ایک فقیر کا امتحان کرکے جان لے کہ حق ہی بس اُسی کو اختیار کر مگر ایسا مومن دانا تمیز کرنے والا کہان ہی تا بادشاہ کو گداسے جان لے اگر معیوب چیز ہن جہان مین نہون تو سارے احمق تاجر ہو جائین اور اچھی بُری چیز کا پہچاننا جسکے تاجر مبصر ہوتے ہین سہل ہو جائے بس لائق نالائق ایک سے ہون کسواسطے کہ عیب تو ہی نہین اور اگر بالکل عیب ہی ہو تو دانش و عقل سے کیا فائدہ اسلیے کہ جب بالکل لکڑی ہی اور عود دنیا مین ہی ہی نہین تو دانش کس چیز کو پہچانے گی اور کیا کارآمد ہوگی پس جو شخص کہے کہ جملہ مذاہب حق ہین یہ اُسکی احمقی ہی اور جو کہے کہ جملہ باطل ہین یہ بھی اُسکی شقاوت ہی دیکھو جو لوگ تاجر انبیا کے ہوے سود مند ہوے فائدہ اُٹھایا اور جو تاجر رنگ دیو کے ہوے یعنے طمطراق ظاہری کے وہ کورے کورے ہوے بہت ایسے ہین جیسے مارگنج کہ وہ نجکو مال دکھاتے ہین مگر تو اپنی دونون آنکھون کو مل کے خوب نگاہ درست کرلے اور بغور اُس مارہی کو دیکھ نہ مال کو تو اس بیع و سود کے غبطہ کیطرف مت نظر کر کہ یہ مال مجکو ملجائے اور اُسکی آرزو کرے بلکہ فرعون و ثمود کے خسارہ کو دیکھ کیسے مال والے تھے اور کیسے خسارہ مین رہے الخلاف شرح بحر العلوم مین گندم نما جو فروش مین واو لکھی ہی اور خسہ کو خشہ

امتحان کرنا ہر چیز کا تا اُس سے ظاہر ہو وہ چیز جو اُسمین چھپی ہو

قولہ اندرین گردون مکر کن نظر ✤ زانکہ حق فرمود ثم ارجع بصر ✤ یک نظر قانع مشو زین سقف و در ✤ بارہا بنگر بین بل من فطور ✤ چونکہ گفتت کاندرین سقف نکو ✤ بارہا بنگر چو مرد عیب جو ✤ پس زمین تیرہ را فانی کہ چند ✤ دیدن و تمییز باشد درپسند ✤ تا بپالائیم صافان را ندرد ✤ چند باید عقل مارا رنج برد ✤ امتحانہاے زمستان و خزان ✤ تا بر تابستان بہار ہمچو جان ✤ بادہا و ابرہا و برقہا ✤ تا پدید آرد عوارض فرقہا ✤ تا برون آرد زمین خاک رنگ ✤ ہر چہ اندر جیب دارد لعل و سنگ ✤ ہر چہ زر دید ست اینخاک دژم ✤ از خزانہ حق و در یاے کرم ✤ شحنہ تقدیر گوید راست کو ✤ انچہ برد ے شرح دادہ مو بمو ✤ زرد یعنے خاک گوید ہیچ ہیچ ✤ شحنہ او را در کشد در پیچ پیچ ✤ شحنہ گاہش لطف گوید چون شکر ✤ گہ برآویزد کہ ہر چہ تیز تر تا میان قہر و لطف آن خفا ✤ ظاہر آید زاتش خوف و رجا ✤ آن بہاران لطف و شحنہ کبریاست ✤ وان خزان تہدید و تخویف خداست ✤ وان زمستان چار میخ معنوی ✤ تا تو اے دزد خفی ظاہر شوی ✤ پس مجاہد باز مانے بسط دل ✤ یکزمانے قبض در دو غش دغل ✤ زانکہ این آب و گلی کابدان ماست ✤ منکر و دزد ضیاے جانہاست ✤ حق تعالی گرم و سرد و رنج و درد ✤ بر تن مامی نہد اے شیر مرد ✤ خوف و جوع و نقص اموال و بدن ✤ جملہ بہر نقد جان ظاہر شدن ✤

این وعید و وعدہا انگیختست ✤ بہر این کہ نیک و بد آمیختست ✤ چونکہ حق و باطلے آمیختند ✤ نقد و قلب اندر چرمدان ریختند ✤ پس محک میباید ش بگزیدہ ✤ در حقائق امتحانہا دیدہ ✤ تا شود فارق ازین تزویرہا ✤ تا بود دستور این تدبیرہا شیرہ ای مادر موسی وما ✤ واندر آب افگن بیندیش از بلا ✤ ہر کہ در روز الست این شیر خورد ✤ ہیچ موسی شیر را نمیبرد ✤ گر تو برنمیر طفلک مولی ✤ این زمان یا ام موسی ارضعی ✤ تا بہ بیند طعم شیر مادرش ✤ تا فرو ناید بدایہ بدسرش ✤ خود چو برتو این حکایت روشن ست ✤ کہ غرض نہ این حکایت گفتن ست ✤ الملخص دژم افسردہ و اندوہگین غل بکسر کینہ و خیانت و کدورت چرمدان بفتح کیسہ موضع بروزن مومن حریص کیا گیا فرماتے ہین کہ اس گردون ہین بارہا نظر کر کسواسطے کہ خدا تعالی نے فرمایا ہی فارجع البصر ہل ترے من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر پس لوٹا بصر کو آسمان کیطرف آیا دیکھتا ہی تو اسمین شگاف و نقصان پھر لوٹا بصر کو بارہا کہ لوٹیگی بصر تیری طرف ہر دفعہ اس حال مین کہ خوار ہی غیب سے اور خسارہ والی ہی کہ تیری مرضی کے موافق شگاف و نقصان نہ پائیگی بلکہ نہایت محکم و استوار اور اس سقف نور کے ایک دفعہ دیکھنے پر قناعت مت کر بارہا دیکھ کہ کوئی اسمین فطور ہی جبکہ تجکو فرمایا کہ بارہا اس سقف نورانی کو دیکھ اور ایسا دیکھ جیسے کوئی مرد عیب جو دیکھتا ہی بڑی کوشش و فکر سے کہ کوئی عیب نکالون پھر یہ زمین تیرہ و تاریک ہی اسکے دیکھنے اور تمیز کرنے مین جانتا ہی کسقدر دید و تمیز ہو تو کفایت کرے تب ہم صاف چیزون کو گاد سے صاف کر پائین پھر اسکے لیے کتنی عقل چاہیے اور کتنے رنج اٹھانا چاہیں یعنے امتحان زمستان کے اور خزان کے اور گرمی گرما کی جسمین بہار ہیچو جان ہوتی ہی ای ہیچو جان زندگی بخش پھر ہوائین اور ابر و برق جو اس ایام مین ہوتی ہین انکا امتحان تا یہ عوارض اپنا فرق ظاہر کرین کہ یہ ہوائین اور ابر و برق بسواسطے ہوتی ہین کہ یہ زمین جو رنگ خاکی رکھتی ہی جو کچھ اسکے جیب مین ہی لعل یا سنگ اسکو ظاہر کرے اور جو کچھ اس خاک افسردہ نے جو مثل ٹھٹھرے ہوے کے پڑی ہی خزانۂ حق اور اسکے دریاے کرم سے چورایا ہی اسکو نکالے شحنہ تقدیر کا اسپر تعین ہوتا ہی اور کہتا ہی سچ بتا خزانہ حق سے تو کیا لیگئی ہی تو وہ اسکی شرح کر خاک جو چور ہی کہتی ہی مین نے کچھ نہین چورایا ہی شحنہ اسکو انیچ پینچ مین ڈالتا ہی کبھی اسپر ایسا لطف شیرین کرتا ہی جیسے شکر کبھی اسکو ٹکا کے بدتر سے بدتر بناتا ہی تو یہ اس قہر و لطف مین پڑکے وہ جو کچھ چورا کے چھپایا ہی آتش خوف و رجا سے ظاہر کردے آپہنچتے ہین کہ وہ لطف کیا ہی بہار ہی اور شحنہ کیا ہی اور خزان تمدید و تخویف یعنی ڈراوا دھمکانا خدا کا ہی اور زمستان چاہیے معنوی ای دعی تقدیب خدا تو تو ای چھپے چور ظاہر ہو جائے بس ایسا ہی حال مجاہد کا ہی کہ کسی وقت اسکو انبساط و کشود دل کی حاصل ہوتی ہی اور کسی وقت انقباض و درد اور آلودگی و کدورت ہوتی ہی اسواسطے کہ یہ بدن ہمارے جو آبہ و گلی ہین منکر اور چور ضیا جانون کے ہین اسی سبب سے حق تعالی گرم و سرد اور رنج و درد ای شیر مرد ہمارے تن پر رکھتا ہی اور وہ گرم و سرد مثل خوف اور بھوکھ اور نقصان مال و بدن کے ہین تا وہ نقد جان کا ذزدیدہ ظاہر ہو جاے چنانچہ فرمایا ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع

و نقص من الاموال والانفس والثمرات ضرور آزمائینگے ہم تمکو کسی چیز سے یعنے خوف اور بھوکھ اور نقصان مال اور ذاتون اور پھلون سے بس یہ وعید دو عدے جو پیدا کیے ہین اسواسطے کہ نیک و بد کو آمیختہ کیا ہی اور سرکاہ کہ حق و باطل کو آمیختہ کیا ہی اور نقد و قلب دونون کیسہ وجود مین رکھے ہین بس کوئی محک گزیدہ امتحانہا دیدہ درحقائق ضرور جانبیگے تو وہ فارق انکی تزویری مین ہوجائے اور ان تدبیرون کا دستور بنے آپ فرماتے ہین کہ جب موسیٰ پیدا ہوے حکم الٰہی انکی مان کو ہوا کہ دودھ اسکو پلاکے ایک صندوق مین رکھ اور پانی مین ڈالدے کسی بلا سے مت ڈر آمد جسنے روز الست مین یہ شیر یعنے تمیز و فرق کا پیا ہی وہ شیر کو تمیز کرتا ہی جیسے حضرت موسیٰ نے شیر کو پہچانا مختصر بیان اسکا یہ کہ جب انکو انکی مان نے دودھ پلاکے دریا مین تابوت اندکاڈالدیا فرعون نے انکو نکلوایا اور دائیان دودھ پلانے کو بلائین انھون نے کسی کا شیر نہ پیا جب انکی مان نے دودھ دیا تو اسکو پیا اور تمیز کرلیا اپنی مان کے شیر کو غیر کے شیر سے بس اگر تو طفل مولع بر تمیز ہی یعنے حریص کیا ہوا تمیز پر تو اسوقت مین تو بھی ایسا ہی جیسے حضرت موسیٰ کے لیے حکم ہوا یا ام موسیٰ ارضعی تا اپنی مان کے شیر کا مزہ دیکھے اور غیر کا جیسے موسیٰ پر جو خدا تعالیٰ نے شیر غیر کا حرام کیا تھا انھون نے نہین پیا اور دایہ بدکے شیر پر راضی نہین ہوے تو بھی ایسا ہی تمیز کرے آپ فرماتے ہین کہ تجھ پر خود یہ بات روشن ہی کہ حضرت موسیٰ کی حکایت بیان کرنے سے ہماری غرض نہین ہی تمثیلاً انکا ذکر آگیا الخلاف شرح بحر العلوم مین خود جو برتو کو تو برتو لکھا ہی

شرح فائدہ حکایت شتر جوینده کی

قولہ اشترے گم کردہ ای معتمد ۔ ہر کسے را شتر نشانے میدہد ۔ تو نمیدانی کہ آن اشتر کجاست ۔ لیک دانی کین نشانہا خطاست ۔ و انکہ اشتر گم نکرد او زمری ۔ ہیچو آن کم کردہ جو بہ اشتری ۔ کہ بے من ہم شتر گم کردہ ام ۔ ہر کہ یابد اجر تش آورد ام تا در اشتر با تو انبازی کند ۔ بہر طمع اشتر این بازی کند ۔ و نشان کژ نہ بنشاسد ز راست ۔ لیک گفت انتقلہ را عصاست ۔ ہر چہ دا گوئی خطا بود آن نشان ۔ در تقلید تو میگوید ہمان ۔ چون نشان راست گویند و شیعہ ۔ پس یقین گردد ترا لاریب فیہ ۔ آن شفاے جان رنجورت شود ۔ رنگ رو و صحت و زندرت شود ۔ چشم تو روشن شود پایت روان ۔ جسم تو جان گردد و جانت روان ۔ پس بگوئی راست گفتی ای امین ۔ آن نشانہا بلاغ آمد مبین ۔ فیہ آیات نقات بینات ۔ این براتے باشد و قدر و نجات ۔ این نشان چون دار گوئی پیش رو ۔ وقت آہنگ ست پیش آہنگ شو ۔ پیروی تو کنم ای راست گو ۔ بوے بردی اشترم بنما کہ کو ۔ آن کسے را کو نداند صاحب اشتری است ۔ و اندرین جست شتر جو مریست ۔ زین نشان راست نفزاید یقین ۔ جز ز عکس ناقہ جوے راستین ۔ بوے بر داز جد و گر میہاے او ۔ کہ گزافہ نیست این میہاے او ۔ اندرین اشتر بجو دش حق وے ۔ اشترے گم کردہ ست او ہم بلے ۔ طمع ناقہ غیر رو پوشش شدہ ۔ اینچہ زو گم شد فراموشش شدہ ۔ ہر کجا این میبود آن میبود ۔ از طمع ہمدم وفا نیشود ۔ کاذبے باصادقے چون شد روان ۔ آن دو غش راستی شد ناگہان ۔ اندران صحرا کہ آن اشتر شتافت ۔

اشتر خود نیز آنجا میرسید ❊ چون بدیدش یاد آورد آن خویش ❊ بے طمع شد زاشتر یاران خویش ❊ آن مقلد شد محقق چون بدید ❊ اشتر خود را که آنجا میرسید ❊ او طلبکار شتر آن لحظه گشت ❊ مے بجستش تا بدید او را بداشت ❊ بعد ازان تنہا روی آغاز کرد ❊ چشم سوے ناقۂ خود باز کرد ❊ گفت آن صادق مرا بگذاشتی ❊ تا با کنون پاس من میداشتی ❊ المعنی مرے بکسر نین دیاے مجہول کوشیدن و برابری کردن پیش آہنگ وہ شخص کہ قافلہ یا لشکر کے آگے آگے چلے نقات پاکیزگی تمثیلاً فرماتے ہین کہ اے معتمد مثلاً تیرا اونٹ گم ہوگیا اور ہر کوئی نجکو اونٹ کے پتے بتاتا ہی اور تو نہین جانتا کہ وہ اونٹ کہان ہی مگر یہ جانتا ہی کہ یہ پتے جو بتاتا ہی غلط ہین اور ایک وہ ہی کہ جسکا اونٹ نہین گیا ہی مگر اسکی برابری کرنے کو وہ بھی اونٹ ڈھونڈ رہا ہی اور کہتا ہی کہ میرا بھی اونٹ گم گیا ہی جو کوئی پائے اُسکو اُجرت دونگا یہ میرے پاس موجود ہی اور مطلب اس دوسرے کا یہ ہی کہ اونٹ مین شریک ہوجاؤن اس لالچ سے یہ بازی کرتا ہی یہ تو یہ بھی نہین پہچانتا کہ گر نشان کیا ہین اور درست کیا ہین جو تو کہتا ہی وہ مقلد بھی وہی کہتا ہی تیرا ہی قول اُسکا عصا ہی اسی کو وہ بھی ٹیکتا ہی یعنے جو کچھ تو کہتا ہی حالانکہ وہ نشان خطا ہی مگر تقلید وہ بھی وہی کہتا ہی اگر راست نشان بتائے اور ٹھیک ٹھیک شبیہ تو تجکو یقین ہوجائے ایسا کہ جسمین شک شبہہ نہ رہے لاریب فیہ ہوجائے بس وہ شفا تیری جان رنجور کی ہوجائے تیرے رنگ رو اور صحت و زور کو بڑھائے آنکھین تیری روشن ہون پانون تیرے چل نکلین جسم تیرا جان ہوجائے جان تیری روان ہوجائے اور تو کہے کہ ہان اے امین یہ تو نے سچ کہا یہ نشانیان بلاغ مبین ہین جیسا کہ فرمایا ہی وما علینا الا البلاغ المبین نہین ہی ہمارے ذمہ مگر پہونچا دینا ظاہر اسمین آئین پاکیزہ روشن ہین اور یہ اقتباس ہی فیہ آیات بینات مقام ابراہیم سے اور اسمین یعنے بیت اللہ مین آیات روشن ہین خصوص مقام ابراہیم کہ یہی حصہ اور برأت قدر و نجات کا ہی جب یہ نشان اُسنے تجکو بتائے تو تو اُس سے کہتا ہی کہ تو ہی پیش رو ہوا اور یہ وقت آہنگ و قصد کا ہی لہذا تو ہی پیش آہنگ بن مین تیری ہی پیروی کرونگا تو راستگو ہی ہوگا تو تو نے بتائی اب اونٹ میرا بتا کہ کہان ہی اب وہ شخص جو صاحب شتر نہین ہی مگر اس تلاش شتر مین اُسکو بھی کشش اور کوشش ہی اس نشان راست سے اُسکو تو جسکا شتر گم نہین ہوا ہی یقین بڑھیگا نہین سواے عکس اس ناقہ جوے رستین کے جو سچ مچ ناقہ کی جستجو مین ہی اب جو اس ناقہ جوے سچے نے اسکی کوشش و گریبان دیکھین تو اسکو بھی یہ بو حاصل ہوئی کہ ضرور اسکا بھی ناقہ گما ہی اور یہ میہاے اسکی بہودہ نہین ہی میرے اونٹ مین اسنے اپنا حق نہین جانا ہی بیشک اسنے بھی اپنا اونٹ کھویا ہی لہذا وہ طمع جسکو یہ اپنے ناقہ مین اُس غیر کی جانتا تھا وہ تو روپوش ہوگئی اور جو کچھ اُس سے گم ہوا فراموش اسکو ہوا لاجرم جہان یہ دوڑ کے جاتا ہی وہان وہ بھی جاتا ہی اور لالچ سے ہمدرد صاحب کا ہوتا ہی صاحب خواہ مخواہ یعنی خواہ صاحب اشتر آخر یہ کاذب تھا وہ صادق تھا جب صادق کی راہ مین یہ کاذب چلا تو خدا کی شان سے اسکا دروغ بھی راستی ہوگیا یونکہ جس جنگل مین کہ اُسکا اونٹ بھاگ کے گیا تھا اُسی جنگل مین اس مقلد نے بھی اپنا اونٹ پایا جب اُسنے دیکھا تو اپنی ملکیت کو یاد کیا کہ یہ میری ملکیت ہی اور اور یہ

اونٹوں سے بے طمع ہوگیا اور وہ جو مقلد تھا وہ بھی محقق ہوگیا جب اُسنے دیکھا کہ میرا اونٹ بھی یہیں چر رہا ہے اُسی دم وہ طلبگار اپنے شتر کا ہوگیا ڈھونڈھتا تھا اس سبب سے اشتر کو جنگل مین دیکھا اب اس مقلد نے جب اپنے شتر کو دیکھ لیا تو تنہا روی شروع کی اور اپنے ناقہ کیطرف آنکھین کھولدین اُس صادق نے اس سے کہا کہ تونے مجکو چھوڑ دیا اب تک تو تو پاس و خیال میرا رکھتا تھا اب کیا ہوا قولہ گفت تا اکنون فسوسے بود ام ٭ وز طمع در چاپلوسی بودہ ام ٭ این زمان ہمدرد تو گشتم کہ من ٭ در طلب از تو جد اگشتم بفن ٭ از تو می دزدیدمی وصف شتر ٭ جانمن دیدآن خود شد چشم پر ٭ تا نتابیدم بود م طالبش ٭ مس کنون مغلوب شد زر خالصش ٭ سیئاتم شد ہمہ طاعات شکر ٭ ہزل شد فانی وجد اثبات شکر ٭ سیئاتم چون دسیلت شد بحق ٭ پس مرن بر سیئاتم ہیچ دق ٭ مر ترا صدق تو طالب کردہ بود ٭ مر مرا جد و طلب صدقے نمود ٭ صدق تو آورد در چشمن ترا ٭ جستنم آورد در صدقے مرا ٭ تخم دولت در زمین میکاشتم ٭ سخرہ و بیکار می پنداشتم ٭ آن نبد بیکار کشتے بد درست ٭ ہر یکے دانہ کہ کشتم صد برست ٭ وز دسوے خانۂ شد زیر دست ٭ چون درآمد دید کان خانہ خود ست ٭ گرم باش ای سرد تا گرمی رسد ٭ یاور شتی سازنا نرمی رسد ٭ آن دو اشتر نیست آن یک اشتر ست ٭ تنگ آمد لفظ معنی بس پر ست ٭ لفظ در معنی ہمیشہ نارسان ٭ زان پیمبر گفت قد کل اللسان ٭ نطق استرلاب باشد در حساب ٭ چہ قدر داند زچرخ و آفتاب ٭ خاصہ چرخے کین فلک زان پرہ ایست ٭ آفتاب از آفتابش ذرہ ایست ٭ المعنی فسوس بازی و ظرافت و استہزا دق اعتراض و مواخذہ استرلاب ہندی گھڑی پرہ ہندی جھڑ فضل کی و برگ کاہ اُس صادق کے جواب مین اسنے کہا کہ مین اب تک فسوسی تھا اے مسخر و استہزا والا اور بسبب لالچ کے چاپلوسی کر رہا تھا اب مین تیرا ہمدرد ہوگیا تو تو اپنے درد مین صادق تھا مجھ مین درد نہ تھا طلب تھی مین طلب کی بدولت اپنے فن مین تجھ سے جدا ہوا کہ تو جو پر فن ہوا تو سزاوار ہی کہ تو صادق تھا میرا پر فن ہونا طلب سے تھا یہ جدا ہونا ترا بات ہی مین جو وصف شتر کے تجھ سے چوراتا تھا وہ میری جان نے اب دیکھ لیے اور میری ملک ہوگئے اور آنکھین میری اُنسے پھر گئین جب تک مین نے نہین پایا تھا مین طالب اُسکا تھا اب مس میرا اپنے زر خالص سے مغلوب ہوگیا اور شکر ہی کہ گناہ میرے طاعت ہوگئے اور ہزل میرے فنا ہوگئے کوشش میری اثبات ہوگئی مین اسکا شکر گزار ہون مین نکلا تھا بمقتضاے سیئات یعنے مکر و بازی کے وہ سیئات میرے وسیلہ حق کے ہوگئے بس میرے سیئات قابل اعتراض و مواخذہ کے نہ رہے جیسا کہ فرمایا ہی تا بون کی نسبت اولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات تا بب وہ لوگ ہین جنکے سیئات اللہ تعالی حسنات سے بدل دیگا بجکو تو تیرے صدق نے جوینده کیا تھا مجکو میرے جد و طلب نے صدق دکھایا تیرے صدق نے مجکو جستجو مین ڈالا میری جستجو سے مجکو صدق حاصل ہوا در حقیقت مین تخم دولت کا زمین مین بوتا تھا جسکو سخرہ و بیکار جانتا تھا وہ سخرہ و بیکار نہ تھی دولت تھی اور ایک کشت خوب بنا سنبھلا ہوا تھا کہ ایک دانہ پر میرے سو دانہ جمے جیسا کہ فرمایا ہی فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ ہر بالی مین سو دانے یہ وہ مثل ہوئی کہ چور ایک گھر کی طرف جو اُس کے ہاتھ کے

داؤد پر تھا چلا جب گھر مین گھستا تو وہ اپنا ہی گھر تھا آپ آگے مقولات مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ تو گرم ہوا ہی مستعد تو تجکو گرمی یعنے محبت وعشق حاصل ہو اور محبوب حقیقی کی گر مجوشی دیکھے اور سختی سے موافقت کر تو تری پائے وہ جو ہمنے اوپر دو واوٹ ٹھہرائے ہین وہ دونہین ہین ایک ہی ہی جو مراد عین الیقین سے ہی اب مین زیادہ کیسے بیان کرون کہ لفظ تنگ آگئے انمین سمائی نہ رہی کہ معنی بہت بھرے ہوے ہین لفظ معنی مین ہمیشہ نارسا ہین یعنے معنی ایسی چیز ہی کہ الفاظ مین نہین سماتے اسی سبب سے آنحضرت نے فرمایا ہی من عرف ربہ قعد کل لسانہ جسنے پہچانا اپنے رب کو بیشک گونگی ہوئی زبان اسکی اسواسطے کہ معرفت تعبیر الفاظ سے باہر ہی نطق انسان کی ایک ادنی شی ہی مثل گھڑی اوقات وساعات کے کہ آفتاب کو سوا گھڑیان بتا دینے کے اور کیا جانتے ہین اور اسکی ماہیت وصفت کما ہی سے کب واقف اور اسکے چرخ سے کیا ماہر نہ کہ وہ چرخ بلند معرفت کا کہ جسکا یہ فلک ایک برگ کاہ ہی یا جیسے قفل مین چھوٹی سی چھڑ ہوتی ہی اور اسکے آفتاب کے محاذی یہ آفتاب ایک ادنی ذرہ وہ کیسے نطق مین سما سکے

اس بیان مین کہ ہر نفس قبلہ مسجد ضرار کا ہی

قولہ چون پدید آمد کہ آن مسجد نبود ✦ خانہ حیلت بد و دام جہود ✦ پس نبی فرمود کانرا برکنند ✦ مطرحہ خاشاک وخاکستر کنند ✦ صاحب مسجد چو مسجد قلب بود ✦ دانہا بر دام ریزی نیست جود ✦ گوشت کاندر شست تو ماہی رباست ✦ آنچنان لقمہ نہ بخشش نے سخاست ✦ مسجد اہل قبا کان بد بجاد ✦ انچہ کفوا وند بر اہش نداد ✦ در جمادات انچنین حیفے نرفت ✦ زر دران تا کفوا میر آید تفت ✦ پس حقائق را کہ اصل اصلہا ست ✦ دانکہ آنجا فرقہا و فصلہا ست ✦ نے حیاتش چون حیات ابن بود ✦ نے مماتش چون ممات ابن بود ✦ گور را ہرگز چو گور ابدان ✦ خود چگویم حال فرق آنجمان ✦ بر محک زن کار خود ای مرد کار ✦ تا نسازی مسجد اہل ضرار ✦ پس بران مسجد کنان تسخر زدی ✦ چون نظر کردی تو خود زایشان بدی ✦ المعنی چیو یعنی یہود ہندی کنڈیہ جسمین چڑیار چڑیان پکڑکے ڈالتے ہین کفو بالضم ہم نسب وہمجنس تسخر استہزا یعنے جب ظاہر ہوا کہ وہ مسجد ضرار مسجد نہین ہی بلکہ حیلہ کا گھر ہی اور یہود کا دام لہذا آنحضرت نے حکم دیا کہ اسکو کھود ڈالو اور اسکو کنڈیہ خاک کو رہ کی کردو صاحب مسجد کا مثل مسجد کے کھوتا تھا اسنے یہ دانہ اپنے دام پر لوگون کے پھانسنے کو بکھیرا تھا تو یہ حسنات سے نہین ہوسکتا مثلاً تو اپنے کانٹے مین گوشت لگاکے مچھلی کو دے اور کانٹا تیر مچھلی کو لیجائے تو وہ لقمہ سخا وبخشش سے کب ہوگا دیکھو مسجد قبا کہ وہ جماد تھی اسنے ان غیر خبیثون کو اپنی طرف نہ آنے دیا جب تو انھون نے یہ دوسری مسجد بنائی کسی جمادات پر ایسا ظلم نہوا جیسا اس مسجد ضرار پر کہ اس ناکفو مین امیر سخی جوانمرد نے جو مراد آنحضرت سے ہی آگ دلوادی اور پھونک دیا اب مقولات مولانا رح کے ہین کہ جب یہ حال ہی کہ جماد پر بھی ظلم روا رکھا گیا تو تو جملہ اشیا کی حقیقتون کو جو اصل اصلون کی ہی جان کہ وہان بڑے بڑے فرق اور فصل ہین بہت ایسے ہین کہ نہ حیات انکی مثل حیات کے ہوتی ہی نہ ممات مثل انکی ممات کے اسکی گور کو ہرگز مثل گور کے

مت جان اسلیے کہ مین فرق حال اُس جہان کا کیا بیان کرون ہوتا ہی کچھ سمجھتے ہین کچھ جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہی القبر روضۃ من ریاض الجنۃ وحفرۃ من حفرات النیران قبر ایک باغ ہی باغون جنت سے اور وہی قبر ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون سے بس لازم ہی ایمردکار کہ اپنے کامون کو محک پر جانچتا لگاتا رہے ایسا نہو کہ تو بھی کہین مسجد اہل ضرار کی سی بنائے تو نے اُس مسجد کے کھودنے والون پر بہت استہزا و تمسخر کیا ہی اور جب اپنی طرف نظر کی تو اُنکو اُن سے بدتر پایا

حکایت اُن چار ہندستانی کی کہ آپس مین لڑتے تھے اور اپنے عیب سے بیخبر تھے

قولہ چار ہندو در یکی مسجد شدند ٭ ہر طاعت راکع وساجد شدند ٭ ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد ٭ در نماز آمد بمسکینے و درد ٭ موذن آمد زان یکے لفظے بجست ٭ کاے موذن بانگ کردی وقت ہست ٭ گفت آن ہندوے دیگر از نیاز ٭ ہی سخن گفتی دباطل شد نماز ٭ آن سوم گفت آن دوم را کاے عمو ٭ چہ زنی طعنہ باو خود را بگو ٭ آنچہ ارم گفت حمد اللہ کہ من ٭ در نیفتادم بچہ چون این سہ تن ٭ بس نماز ہر چہاران شد تباہ ٭ عیب گویا بیشتر گم کردہ راہ ٭ اے خنک جانی کہ عیب خویش دید ٭ ہر کہ عیبے دید آن بر خود خرید ٭ زانکہ نیمے از عیبستان بدست ٭ واندگر نیمش زعیبستان بدست ٭ چونکہ ہر سر مر ترا دہ ریش ہست ٭ مرہمت بر خویش باید کار بست ٭ عیب کردن ریش را دارو ے او ست ٭ چون شکست گشت جاے ارحمو است ٭ گر ہمان عیبت بود ایمن مباش ٭ بوکہ آن عیب از تو گردد نیز فاش ٭ لاتخافوا از خدا نشنیدۂ ٭ پس چہ خود را ایمن و خوش دیدۂ ٭ سالہا ابلیس نیکو نام زیست ٭ گشت رسوا ہین کہ او را نام چیست ٭ در جہان معروف بد علیاے او ٭ گشت معروف بعکس اے واے او ٭ تا نہ بینی ریش تو اے خوش ذقن ٭ بر دگر سادہ نرنج طعنہ مزن ٭ این نگر کہ مبتلا شد جان او ٭ در چہے افتاد تا شد پند تو ٭ تو نیفتادی کہ باشی پند او ٭ زہر او نوشید تو خور قند او ٭ المعنی ہندو منسوب بہند و او اِسمین نسبت کا ہی اور یہ نسبت مخصوص بہ ذوی العقول ہی چار ہندستانی ایک مسجد مین گئے اور نماز کیواسطے رکوع و سجود مین مشغول ہوے ہر ایک نے ایک نیت پر تکبیر کی پھنے باہم جماعت کی اور بڑی مسکینی و درد کے ساتھ نماز مین داخل ہوے جب موذن آیا تو چارون سے ایک نے ایک بات پوچھی کہ اے موذن تو نے بانگ نماز کی کیا وقت بانگ نماز کا ہی تو دوسرے ہندو نے نماز ہی مین کہا کہ افسوس تو نے بات کہی تیری نماز باطل ہوئی پھر تیسرے نے دوسرے سے کہا کہ اے اندھے اُسپر طعنہ کرتا ہی اپنی تو کہ تو نے بات نہین کی چوتھے نے کہا کہ شکر خدا کا کہ مین ان تینون کیطرح کنون مین نہین گرا بس چار ون کی نماز خراب ہوئی کسواسطے کہ جو دوسرے کا عیب کہتے ہین اکثر گمراہ ہوتے ہین آپ معقولات مولانا رح کے ہین کہ کیسی خوش اور کیسی ٹھنڈی وہ جان ہی جسنے عیب اپنا دیکھا اور جسمین عیب دیکھا اُس عیب کو اپنی ذات مین خریدا کہ یہ عیب مجھ مین بھی ہی یا نہین اُس سبب سے کہ جسمین عیب ہی اُسکا ایک حصہ تو عیبستان سے ہی جو نفس ہی

اور ایک حصہ غیبستان سے جو جان ہی پس معیوب ہونا ہر کسی کا ثابت ہی پھر جب تو اپنے سر پر دس ریش جو مراد کثرت عیب سے ہی دیکھتا ہی تو تجکو اپنے ریش پر مرہم عمل مین لانا چاہیئے بس ایسے ہی ہر کسی مین جو عیب ہی اُسکے حق مین ریش ہی اور ریش کا عیب کرنا کیا یہ وہ اُسکی ہی نہین وہ تو اُس ریش مین خود شکستہ اور دردمند ہو رہا ہی تو تو اُسکا عیب کیون کرتا ہی بلکہ جگہ رحم کی ہی کہ وہ مجبور ہی اب تو اپنے آپ کو دیکھ کہ مجھ مین تو وہ عیب نہین ہی اگر ہی تو دُر شاید تیرا بھی وہ عیب تجھ سے ظاہر ہو کیسلیے کہ تو نے بھی خدا سے لاتخافوا نہین سُن لیا ہی پھر کیسے تو نے اُسکو اچھا اور بخشت سمجھ لیا بلکہ خانون آیا ہی لاتخافوا کے معنی مت ڈرو اور خانون کے ڈر تو مجھ سے دیکھو برسون ابلیس نیک نام جیا کہ معلم الملکوت کہلاتا تھا پھر کیسا رسوا ہوا اور اب دیکھو اُسکا کیا نام ہی جہان مین اُسکا علو و بلندی مشہور تھی پھر اُسکی شہرت و معروفی بالعکس ہوئی وے اُسکے حال پر تو بھی جبتک ایمن ہو جائے معروفی مت ڈھونڈھ پہلے خوف سے کہ یہ خوف دم واپسین تک لگا ہوا ہی پاک ہوئے پھر امن کا طالب ہو مثلاً جبتک اہی خوش ذقن تیرے داڑھی نہ جمے دوسرے سادہ رُخ پر طعنہ مت کر تو اُسکے حال سے اِس بات کو دیکھ کہ اِسکی جان تو اِس حال مین مبتلا ہوئی کہ کنوین مین گرا تو تیرے لیے پند ہو گیا اور تو اِس کنوین سے بیگانہ تو اُسکے لیے پند بنتا بس اُسنے زہر کھایا تو کھایا تو اُسکا قند کھا جو عبرت گیری اور پند پذیری اُسکے حال سے ہی بخلاف شرح بحر العلوم مین دونون مصرعون مین غیبستان لکھا ہی پھر قافیہ کہان مرہمت کو مرحمت پند کو بند

قصد کرنا غزنکا خون مین ایک شخص کے تو دوسرا ڈرے

قولہ آن غزان ترک خونریز آمدند ✦ بہر یغما در یکے دہ در شدند ✦ دو کس از اعیان آن دہ یافتند ✦ در ہلاک آن یکے بشتافتند ✦ دست بستندش کہ قربانش کنند ✦ گفت ای شاہان و ارکان بلند ✦ قصد خون من چہ رو میکنید ✦ از چہ آخر شہ خون منید ✦ چیست حکمت چہ غرض زین کشتنم ✦ چونکہ من درویشم و عریان تنم ✦ گفت تا ہیبت درین یارت زنند ✦ تا بر سد او وز رہید اکنند ✦ گفت آخر او رمن مسکین ترست ✦ گفت قاصد گرہ است اور اندرست ✦ گفت چون دہم ست ماہر دو یکیم ✦ در مقام احتمال دور شکیم ✦ خود در ابکشید اول ای شہان ✦ تا بترسم من دہم زر را نشان ✦ پس کریمان الٰہی بین کہ ما ✦ آمدیم آخر زمان در انتہا ✦ آخرین قرنہا پیش از قرون ✦ در حدیثست آخرون السابقون ✦ تا ہلاک قوم نوح و قوم ہود ✦ عارض رحمت بجان نامود ✦ گشت اینہا را کہ تا بر سیم زود ✦ در خود این برعکس کردی وای تو ✦ المعنی غزا بضم نام قوم ترکان ترک قوم غز کہ خونریز ہین لوٹ کے واسطے ایک گانون مین گھسے اور اُس گانون سے دو آدمی جو سردار تھے پکڑے اور دونون سے ایک کے مارڈالنے پر مستعد ہوے اُس کے ہاتھ باندھے تا قربانی کرین اُسنے کہا کہ اے شاہو اور اے سردارو بلند میرے خون کا قصد کس سبب سے کرتے ہو آخر کوئی بات بھی جس سے میرے خون کے پیاسے ہوے ہو اُس پر مارڈالنے سے

کیا تمھاری غرض ہی اور کیا حکمت ہی اسلیے کہ مین ایک ننگا فقیر ہون کہا اسواسطے کہ تیرے یار کو مصیبت ہو اور ڈر کے مارے زر ظاہر کردے کہا وہ تو مجھ سے بھی زیادہ تر مسکین ہی اُس قاصد نے جو خونریزی پر آمادہ تھا کہا تو بہکا ہوا ہی اُسکے پاس زر ہی کہا جب تیرا بھی وہم ہی تو ہم دونون ایک ہین اور دونون مقام احتمال و شک مین اب اسی شاہو پہلے اُسکو مار ڈالو تو مین ڈر جاؤن اور زر بتا دون اب آگے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اب تو اس کریم کے کرمون کو غور کر کہ ہمکو آخر زمانہ کی انتہا مین پیدا کیا یعنے اور صدیون کی آخر صدیون مین جنکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نحن الآخرون السابقون یعنے ہم آخر زمانہ مین اور انبیا کی امتون کے بعد اور ثواب و درجات مین سب سے سابق تا ہلاک قوم نوح و قوم عاد کو اُسکے بخشی رحمت نے ہمکو دکھا دیا اور عبرت پذیر کر دیا اور انکو مارا تا ہم ڈرین اور جو برعکس اسکے کرتا تو تیرے حال پر مقام دارے اور افسوس کا تھا عارض بخشی جو جائزہ فوج کا کرتا ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین قاصد گرہ است کو کردہ است لکھا ہی اور عارض یعنی زخسارہ کہ یہان یہ معنی ہرگز چسپان نہین حالانکہ لغت مین بخشی کے معنی موجود اور مناسب محل کے ہین

بیان حال خود پرستون اور ناشکرون کا بعمت وجود انبیا و اولیا سے

قولہ ہر کہ زایشان گفت از عیب و گناہ ✦ ذر دل چون سنگ ازجان سیاہ ✦ ذر سبک داری دفر مانہاے او ✦ ذر فراغت از غم فرداے او ✦ ذر ہوس ذر عشق این دنیاے دون ✦ چون زنان مر نفس را بودن زبون ✦ وآن نفور از گفتہاے ناصحان ✦ دان رمیدن از لقاے صالحان ✦ با دل وباہل دل دیوانگی ✦ باشہان تذویر در دہ شانگی ✦ سیر چشمان را گداپنداشتن ✦ ذر حسد شان خفیہ دشمن داشتن ✦ گر پذیر خیر تو گوئے گداست ✦ ور نہ گوئی ذرق و مکر ست و دغاست ✦ گر در آمیزد تو گوئی طامعست ✦ ور نگوئی در تکبر لائعست ✦ گر تحمل کرد گوئی عاجز ست ✦ ذر عیوب آمد تو گوئی گر پر ست ✦ یا منافق دار غدر آری کہ من ✦ ماندہ ام در نفقہ فرزند ذن ✦ نے مرا پروائے سر خاریدن ست ✦ نے مرا پروائے دین ورزیدن ست ✦ ای فلان ما را بہمت یاد دار ✦ تا شویم از اولیا پایان کار ✦ این سخن ہم نے ز درد سوز گفت ✦ خواجہ تا بہ ہر زہ گفت و باز خفت ✦ ہیچ چارہ نیست از قوت عیال ✦ از بن دندان کنم کسب حلال ✦ چہ حلال ایکشتہ از اہل ضلال ✦ غیر خون تو کمی ہیثم حلال ✦ از خدایت چارہ است از قوت نے ✦ چارہ است از دین و از طاغوت نے ✦ المعنی طاغوت نام دیو و نام بت میری دانست مین یہ حکایت تتمہ حکایت صدر کا ہی اگر سرخی نہوتی تو بہتر تھا یعنی نوح و ہود اور سوا اُنکے جتنے لوگون سے کہا کہ تم مین یہ گناہ کی بات ہی اور یہ عیب ہی آور دل تمھارا سنگ سخت اور جان تمھاری سیاہ ہی آور ہمکو اور ہمارے حکمون کو خفیف و سبک جانتے ہو اور تمکو ذر اغم فردا کا نہین اس سے خوب بخبت ہو اور ہوس اور عشق دنیاے دون کی بہت ہی اور عورتون کی طرح نفس ناچیز کے دبے ہوے ہو اور صالحون کی صورت سے بھاگتے ہو ناصحون کی باتون سے نفرت کرتے ہو آپنے دل اور اہل دل کی نسبت دیوانے بنے ہو اور بادشاہون سے تمھارے کیسے مکر و زور ہین آور روبہ کا سا حال کہ مارے خوشامد کے لوٹ پوٹ ہوے جاتے ہو جو سیر چشم ہین

انکو گدا جانتے ہو اور انکو حسد سے خفیہ دشمن سمجھتے ہو اگر وہ کسی سے خیر قبول کرے تو کہو فقیہی نہین تو مکر و زرق و دغا بتاؤ جو وہ کسی سے ملت و آمیزش کرے تو کہو طامع ہی نہین تو کہتے ہو کہ تکبر کا فرمانبردار ہی متکبر ہی اگر تحمل کرے تو عاجز اسکو ٹھہراتے ہو اور اگر غیور بنے تو گریز بتاؤ یا منافق کیطرح اسکے سامنے عذر کرتے ہو کیا کرین ہم بال و پچون کے نفقہ مین ایسے مبتلا ہین کہ ہمکو سر کھجانے کی فرصت نہین نہ ہمکو دین کی باتین سیکھنے کی پرواہی اور کہین ای فلان تم ہمکو دعا مین یاد رکھو تا تمھاری دعا سے انجام کار ہم اولیا ہوئین اور یہ بات بھی کچھ درد و سوز سے نہین بلکہ ایسی کوئی سوتا بڑا اٹھا اور پھر سو گیا اور کہتا ہی مجکو قوت عیال سے کچھ چارہ نہین اور یہ بھی چاہتا ہون کہ حد درجہ مشقت کرون تا کسب حلال سے قوت حاصل ہوئے اب مولانا رح فرماتے ہین ای اہل ضلال کیسا قوت حلال ہین تو تیرے خون کے سوا کوئی بات تجھ مین حلال نہین دیکھتا خدا سے تیرا چارہ ہی ای تدبیر اور عافیت و تندرستی قوت سے نہین ہی اور تیرا چارہ دین سے ہی جد و جہاد سے نہین ہی جسنے تو مشغول ہی قولہ ایکہ صبرت نیست از دنیاے دون ✤ صبر چون داری ز نعم الماہدون ✤ ایکہ صبرت نیست از ناز نعیم ✤ صبر چون داری ز اللہ کریم ✤ ایکہ صبرت نیست از فرزند و زن ✤ صبر چون داری ز حی ذو المنن ✤ ایکہ میگوئی خدا بخشدمرا ✤ آنفریب غول میدان برتر آ ✤ کو خلیلے کو برون آمد ز غار ✤ گفت ہذا ربی بان کو کردگار ✤ من نخواہم در دو عالم ہنگریست ✤ تا ندانم این دو مجلس آن کیست ✤ بے تماشاے صفتہاے خدا ✤ گر خورم نان در گلو گیرد مرا ✤ چون کو ارد لقمہ بے دیدار او ✤ بے تماشائے گل و گلزار او ✤ جز بامید خدا زین آنجور ✤ کہ خورد یک لقمہ غیر گاو خر ✤ آنکہ کالانعام بدین ہم اضل ✤ گرچہ پر مکرست آن گندہ بغل ✤ مکر او سر زیر او سر زیر شد ✤ رزق گاہے بر دو روزش دیر شد ✤ فکر کاہش کند شد عقلش خرف ✤ عمر شد چیزے ندارد چون الف ✤ انچہ میگوید درین اندیشہ ام ✤ انہم از دستان این نفس ست ہم ✤ وانچہ میگوید غفورست و رحیم ✤ نیست آن جز حیلۂ نفس لئیم ✤ ای زغم مردہ کہ دست از نان تہی ست ✤ چون غفورست و رحیم این ترین چیست ✤ المغنی خرف بفتح اول و کسر را سخت بوڑھا جسکے حواس بگڑ گئے ہون یہ اشعار بھی تحت مقولات مولانا رح مین ہین فرماتے ہین ای فلان در حالیکہ تجکو اس دنیاے دون سے صبر نہین ہی ہر وقت اسی کی محبت مین آلودہ ہی پھر تعجب ہی کہ اسکے پیدا کرنیوالے سے جو نعم الماہدون ہی تجکو کیسے صبر ہی کہ اس سے خبر نہین ہوتا جیسا کہ کہا والارض فرشناہا فنعم الماہدون اور زمین بچھایا ہمنے اسکو پھر کیسے اچھے ہم بچھانیوالے ہین کہ جسپر تمامی حیوانات رہتے ہین کیسا بڑا ہمارا احسان ہی اور ای فلان جب تجکو ناز نعیم پر صبر نہین ہی ہر دم اسکی ترقی و زیادتی کا طالب تو اللہ کریم سے کیسے صبر کیے ہوے اسی کی طرف کیون نہین رجوع کرتا اور ای فلان ہر گاہ کہ تجکو فرزند و زن سے صبر نہین ہی ہمیشہ انکے نان و نفقہ کی فکر مین مبتلا ہی تو اس حی دائم صاحب من و عطا سے کیون نہین مانگتا کیسے اس سے صبر کیے ہوے ہی اور ای فلان یہ جو تو کہتا ہی کہ خدا مجکو بخشدیگا یہ سب فریب غول نفس کا جانے رہ بس اس سے الگ رہ اب فرماتے ہین ایسا خلیل کہان کہ غار سے نکلے اور اپنے

رب کی جستجو مین ہذا ربی کہے اور خبردار ہو کے مصنوعات سے اعراض کرے جیسا کہ خلیل نے چاند سورج ستارون کو ہذا ربی کہا اور پھر اعراض کر کے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین اور کہا کہ مین ان دونون جہان سے کسی کی طرف نہین دیکھونگا جبتک کہ نہ جان لونگا کہ یہ دونون مجلسین کسکی ملکیت مین ہین مالک انکا کون ہی اور جبتک تماشا صفات خدا کا نہ کرلونگا اگر روٹی کھاؤنگا تو میرے حلق مین اٹکیگی مجکو بے دیدار اسکے اور بے تماشا گل وگلزار اسکے کیسے لقمہ مہضم وگوارا ہوگا آب مولانا رح اپنی جانب سے فرماتے ہین کہ ہر شخص کو ایسے ہی طالب اپنے رب کا ہونا چاہیے اور جسنے سوائے ایسد خدا کے اس جہان پر لقمہ کھایا وہ بجز گا دخر کے اور کون ہی وہ ایسا ہی جیسے کہ آیت شریف مین فرمایا ہی اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا یعنے وہ لوگ مثل چارپایون کے ہین کہ کھاتے ہین اور پیتے ہین اور انجام کو نہین جانتے بلکہ چارپایون سے گمراہ ترکہ اُنسے مواخذہ نہین ہی اگرچہ وہ گندہ بغل بھی پر مکر ہی یعنے بظاہر مکر پھیلائے ہوے مگر اسکے مکر کا سر نیچا ہی اور خود اُسکا بھی مثل انعام کے سر نیچا یہانتک کہ ایسے ہی اُسنے زمانہ بسر کیا اور دن بھی اُسکا تمام کو پہونچا یعنے وقت موت کا آگیا فکر گاہ اُسکی جو دماغ ہی شست ہوگئی اور عقل پیر ہوکر اس عمر گذر گئی اور مثل الف کے پاس کچھ نہین نہ نقطہ نہ اعراب اور جو یہ کہتا ہی کہ مین بھی اس سوچ واندیشہ مین ہون کہ خالی ہاتھ و محض بے مایہ ہون یہ بھی اُسکے نفس کا مکر وحیلہ ہی اور یہ جو کہتا ہی کہ اللہ غفور ورحیم ہی بخش دیگا یہ بھی اسی نفس لئیم کا حیلہ ہی تو تو اس عم سے مراجاتا ہی کہ میرا ہاتھ روٹی سے خالی ہی پھر جب تو اُسکو غفور ورحیم جانتا ہی تو بتا یہ غم روٹی کا تجکو کیون ہی وہ خود دیگا بس بر قول تیلر باطل ہی

حکایت کرنا ایک بوڑھے کا طبیب کے سامنے اپنے رنجور سے اور جواب اُسکا

قولہ گفت پیرے مر طبیبے را کہ من + در زجر جرم از دماغ خویشتن + گفت از پیری ست آن ضعف دماغ + گفت در چشمم ظلمت ہست داغ + گفت از پیری ست ای شیخ قدیم + گفت پشتم دردمی آرد عظیم + گفت از پیری ست الشیخ نزار + گفت ہر چہ میخورم نبود گوار + گفت ضعف معدہ ہم از پیریست + گفت وقت دم مرادم گیریست + گفت آرے انقطاع دم بود + چون رسد پیری دو صد علت شود + گفت گم شد شہوتم یکبارگی + گفت از پیری ست این بیچارگی + گفت پایم سست شد از رہ بماند + گفت از پیری ست در گنجت نشاند + گفت پشتم چون کمانے شد دوتا + گفت از پیری ست این رنج و عنا + گفت تاریک ست چشمم ای حکیم + گفت از پیری ست ایمرد علیم + المعنی معنی ان اشعار کے دل مین آتا ہی کہ اکٹھے لکھون یعنے بوڑھے نے ایک طبیب کے سامنے اپنے عوارض بیان کیے کہ مین اپنے ضعف دماغ سے نہایت ناخوش وآزردہ ہون آنکھون مین میرے تاریکی ہوگئی ہی اور پشت مین میری بڑا درد رہتا ہی جو کچھ کھاتا ہون ہضم نہین ہوتا سانس لینے کے وقت میرا دم رکتا ہی شہوت میری یکبارگی بالکل جاتی رہی پاؤن سست ہوگئے چل نہین سکتا بیٹھ مثل کمان کے دوہری ہوگئی آنکھین تاریک ہوگئین روشنی جاتی رہی غرض یہ سب عرض

پورھے نے بیان کیے طبیب نے سب کے جواب مین یہی کہا کہ یہ سب باتین تیری پیری سے ہین کیا پیری وصد عیب
نہین کہا ہی قولہ گفت ای احمق بریں دردو دختی ٭ از طبیبے تو ہمین آموختی ٭ ای مدمغ عقلت این دانش نداد ٭ کہ خدا
ہر دردرا درمان نہاد ٭ تو خر احمق نراندک مایگے ٭ برزمین ماندی زکوتہ پایگے ٭ بس طبیش گفت کای عمر توشست ٭
این غضب دین خشم ہم از پیریست ٭ چون ہمہ اجزا و اعضا شد نحیف ٭ خویشتن داری وصبرت شد ضعیف ٭ برنتابد
دو سخن زان ہی کند ٭ تاب یک جرعہ ندارد تی کند ٭ جزکہ پیری کہ ازحق ست مست ٭ دردرون او حیات طیبست ٭
از برون پیرست در باطن صبی ٭ خود چہ چیزست آن ولی وآن نبی ٭ گرنہ پیدا ایند پیش نیک وبد ٭ چیست با ایشان
حسان را این حسد ٭ ورنمیدانندشان علم الیقین ٭ چیست این بغض وحیل سازی دلکین ٭ ورہمیدانند بعث و
رستخیز ٭ چون زنندی خویش برشمشیر تیز ٭ برتو میخندد بہ بین اورا چنان ٭ صد قیامت دردرونستش نہان ٭ دوزخ و
جنت ہمہ اجزاے اوست ٭ ہرچہ اندیشی توآن بالاے اوست ٭ ہرچہ اندیشی پذیراے فناست ٭ وانکہ در اندیشہ
نایدآنخداست ٭ پردراین خانہ گستاخی زچیست ٭ گرہمیدانند کاندرخانہ کیست ٭ اہلمان تعظیم مسجد میکنند ٭ درخفاے
اہل دل جد میکنند ٭ آن مجازست این حقیقت ایخران ٭ نیست مسجد جزدرون سروران ٭ مسجدے کو اندرون اولیاست
سجدہ کاہ جملہ است آنجا خداست ٭ تا دل مردخدا ناید بدرد ٭ ہیچ قومے راخدا رسوا نکرد ٭ قصہ جنگ انبیا می داشتند
چشم دیدندآنچہ می پنداشتند ٭ درتہ ہست اخلاق آن پیشینیان ٭ چون نیستی ہی کہ تو باشی ہمان ٭ عادت آن سپاسان
درتوست ٭ نایدت سہو بار دوا نرچہ درست ٭ آن نشانی ہا ہمہ چون درتوست ٭ چون توزین شانے کجا خواہی برست
المعنی آسے جواب پیر کا کہا ای احمق اسی پر تو نے حصر کیا ہی اور طبیبی سے بس یہی سیکھا ہی ای مدمغ تیری عقل نے تجکو
یہ نہین پڑھایا ہی کہ خدا تعالی نے ہر درد کا علاج رکھا ہی تو گدھا احمق تھوڑی پونجی والا زمین ہی پر رہا ایسے تیرے
پانون دراز کہان جو اوپر کو چلے تیرے مورو مگس کے سے پانون کو تاب یہ سنکے بھی طبیب نے کہا کہ تیری ساٹھ برس کی
عمر ہی اور یہ خشم وغضب یہ بھی پیری سے ہی جب تیرے جملہ اجزا اور اعضا نحیف ہوگئے تو تیری خویشتن داری یعنی احتیاط
وصبر بھی ضعیف ہوگئے اب وہ دونون دو باتین نہین اٹھا سکتے اور کہتے ہین خبردار اور کچھ مت کہیو اور جو ایک جرعہ
پی لیا ہی اُسکے تحمل کی تاب نہین رکھتے ہین کہ ایک بات کے عوض کتنی کہ رہا ہی اب معقولات مولانا رح کے ہین کہ سب
پیرون کا ایسا حال ہوجاتا ہی مگر سواے اُس پیر کے جو حق سے مست ہی اُسکے درون مین حیات طیب ہی جیسا کہ فرمایا ہی
من عمل صالحا من ذکر او انثی وہو مومن فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ جس کسی نے عمل صالح کیے خواہ مرد خواہ عورت اور حال یہ کہ مومن
ہی پس اُسکو ہم زندہ رکھتے ہین حیات طیبہ سے ظاہر مین وہ پیر ہی اور باطن مین لڑکا اور وہ پیر کون ہی ولی اور نبی تو
وہ کچھ پوشیدہ نہین ہین ہر نیک و بد پر ظاہر ہین اگر ظاہر نہین تو ان ناچیز حاسدون کو اُنسے حسد کیون ہی علم الیقین سے
اُنکو جانتے ہین اگر نجانین تو ایسا بغض وحیلہ سازی اور کینہ کیون کرین بعث ورستخیز کو صحیح نہین جانتے اگر صحیح جانین تو

ہرگز آپ کو شمشیر تیز پر نہ گرائین وہ تجلو دیکھ کر ہنستا ہی بلکہ وہی دلی دنبی اُسکے ہنسنے کو ایسا جان کہ اِس ہنسی کے اندر سیکڑون قیامتین چھپی ہین اُسکے تمام اجزاے جسمانی دوزخ بھی ہین اور جنت بھی دوزخی کے لیے وہ دوزخ ہی اور جنتی کے واسطے جنت غرض جو کچھ تو اُسکو سمجھے وہ اُس سے بڑھ کے ہی بس جو کچھ تو سوچے اور تیرے اندیشہ مین سماے وہ فانی ہی اور جو تیرے اندیشہ سے باہر ہو وہ خدا ہی اور اُسکو بالاے اندیشہ کہا بھی ہی پھر اِس گھر کے دروازے پر تیری گستاخی کس سبب سے ہی جب تو جانتا ہی کہ اِس گھر مین کوئی ہی اور وہ کون ہی احمق لوگ مسجد کی بہت تعظیم کرتے ہین اور اہل دل کا دل شانے مین بڑی جد وجہد یہ گدھے یہ نہین جانتے کہ مسجد تو خانۂ خدا مجازی ہی اور اہل دل کا دل خانۂ خدا حقیقی مسجد تو سواے دل سروردن کے اور ہی نہین وہ مسجد جو درون اولیا کا ہی وہی سجدہ گاہ سب کا ہی کہ اُسی کے اندر خدا ہی دیکھ لو جبتک کسی مرد خدا کا دل نہ دکھایا کسی قوم کو خدا نے رسوانہ کیا قصد ترائی کا انبیا سے رکھا اور پھر اپنی آنکھ سے دیکھ لیا جو کچھ گمان تھا کہ کہتے تھے انتم الا بشر مثلنا نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے پھر جب وقت ہوا تو دیکھ لیا کہ ہم اور ہین یہ اور ہین تجھ مین بھی عادتین اُن اگلے لوگون کی ہین بس تو کیون نہین ڈرتا کہ مبادا مین بھی ویسا ہی نہو جاؤن اسواسطے کہ بشریت تیری اُنکی یکسان ہی اگر وہ ناسپاس تھے تیری عادت بھی تو ناسپاسون مین شریک ہی کیا عجب جو بگڑ جاے غور تو کر ڈول کنوین سے ہمیشہ درست نہین نکلتا کبھی بگڑ بھی جاتا ہی بس جب اُنکی سی سب نشانیان تجھ مین موجود ہین تو تو انھین سے ہی پھر کیسے اُنسے چھوٹ گیا ہی اور الگ ہی

قصہ ایک لڑکے کا کہ اپنے باپ کے تابوت کے سامنے روتا تھا اور کلام جوحی کا

قولہ کودکے در پیش تابوت پدر ٭ زار مینالید و بر میکوفت سر ٭ کاے پدر آخر کجایت میبرند ٭ تا ترا در زیر خاکے بسپرند ٭ میبرندت خانۂ تنگ و زحیر ٭ نے در و قالین و نے فرش و حصیر ٭ نے چراغے در شب و نے روز نان ٭ نے دران بوے طعام و نے نشان ٭ نے درش معمور و نے سقف و نہ بام ٭ نے دران بہر ضیاے ہیچ جام ٭ نے دران از بہر مہمان آب و چاہ ٭ نے یکے ہمسایہ کو باشد پناہ ٭ جسم تو کہ بوسہ گاہ خلق بود ٭ چون شود در خانۂ کور و کبود ٭ خانۂ بے زینہار و جاے تنگ ٭ کاندران نے روے میماند نہ رنگ ٭ زین تسق اوصاف خانہ می شمرد ٭ وز دو دیدہ اشک خونین مے فشرد ٭ گفت جوحی باپدر اے ارجمند ٭ واصد این را خانۂ ما میبرند ٭ گفت جوحی را پدر بابلہ مشو ٭ گفت اے بابا نشانیہا شنو ٭ این نشانیہا کہ گفت او یک بیک ٭ خانۂ ما راست بے تزویر و شک ٭ نے حصیر و نے چراغ و نے طعام ٭ نے درش معمور و نے سقف و نہ بام ٭ زین نمط دارند ہر خود صد نشان ٭ یک بیک کے بینند آنرا طاغیان ٭ خانۂ آن دل کہ ماند بے ضیا ٭ از شعاع آفتاب کبریا ٭ تنگ و تاریک ست چون جان یہود ٭ بینوا از ذوق سلطان و دود ٭ نے دران دل تابد از خور آفتاب ٭ نے کشاد عرصہ و نے فتحباب ٭ گور خوشتر از چنین دل مرترا ٭ آخر از گور دل خود برترا ٭ زندۂ وزندہ زاد اے شوخ و شنگ ٭ دل نمیگیرد ترا زین گور تنگ ٭ یوسف و قتے و خور شید سما ٭ زین چہ وزندان برون آرد ترا ٭ یونست در بطن ماہی نغمہ شنید

تخلصش رانیست از تسبیح ۔ ✤ المعنی جام معروف وشیشہاے حمام جوحی بالضم وحاے حطی نام مسخرہ بدبالضم چارہ وعلاج
ایک لڑکا اپنے باپ کے تابوت کے سامنے زار زار روتا تھا اور سر پیٹتا تھا اور کہتا تھا کہ اے باپ تجکو یہ لوگ کہان لیے جاتے ہین
آخر یہان سے لیجاکر خاک کے نیچے رکھدینگے تجکو ایک خانۂ تنگ وناخوش مین لیے جاتے ہین جسمین نہ قالین ہی نہ فرش نہ چٹائی
نہ رات کو چراغ نہ روزن نہ بوطعام کی نہ اُسکا نشان نہ دروازہ اُسکا باد دربان وغیرہ سے نہ سقف نہ اٹاری نہ روشنی آنے کو
شیشے نہ اسمین مہمان کے لیے آب وچاہ نہ کوئی ہمسایہ جسکی وقت بوقت پناہ ہو یہ جسم تیرا جسکو مخلوق چومتی تھی اور عزیز و
کرم رکھتی تھی کیسے اُس خانۂ سیاہ وتاریک مین رہیگا وہ گھر بے پناہ وتنگ ہے جسمین نہ صورت رہیگی نہ رنگ صورت
اسیطرح اُس گھر کے اوصاف بیان کرتا تھا اور دونون آنکھون سے اشک خون کے نچوڑتا تھا یہ سنکے جوحی نے اپنے باپ سے
کہا کہ اے ارجمند والد اسکو ہمارے گھر لیے جاتے ہین باپ نے جوحی سے کہا احمق مت بن کہا اے باپ یہ سب نشانیان
مجھسے اپنے گھر کی سن لے یہ جملہ نشان جو اُسنے کہے ایک ایک ہمارے گھر کے ہین جسمین کچھ شک وشبہہ نہین نہ ہمارے
گھر مین چٹائی ہی نہ چراغ نہ طعام نہ دروازہ اُسکا معمور نہ سقف نہ بام آب آگے مقولات مولانا رح کے ہین کہ اسی قسم
کے سیکڑون نشان اپنے آپ مین رکھتے ہین لیکن جو حد سے گذرے ہوے ہین اُنکو کب سوجھتے ہین خانۂ اُس دل کا جو
بے ضیا ہی اور اُسمین شعاع آفتاب کبریا کی نہین وہ ایسا تنگ وتاریک ہی جیسے جان یہود کی اور مینو اذوق سلطان
ودود سے نہ اُس دل مین روشنی نور آفتاب کی ہی نہ میدان کشادہ نہ دروازہ کھلا ایسے دل سے تجکو گور اچھی پھر تو اُس
کو ردل سے کیون نہین نکلتا تو تو زندہ ہی اور زندہ زادا ور بڑا شوخ چلبلا پھر نیز اس گور تنگ مین دل نہین گھبراتا گورین
تو مردے پڑے رہتے ہین تو تو اپنے وقت کا یوسف ہی اور خورشید آسمان کا اِس چاہ وزندان سے نکل اور اپنی صورت دکھا
یونس تیرا بطن ماہی مین پک گیا اُسکی رہائی کا چارہ اور علاج سوا تسبیح کے نہین ہی بخلاف شرح بحرالعلوم مین جوحی لکھا ہی
مگر سرخی مین حاے مہملہ لکھدی ہی قولہ گرنبودی او مسبح بطن نون ✤ جبس وزندانش شدی تا یبعثون ✤ آن بتسبیح از تن
ماہی بجست ✤ چیست تسبیح آیت روز الست ✤ گر فراموشت شد تسبیح جان ✤ پشنو این تسبیحہاے ماہیان ✤ ہر کہ دید اندر
اللہ یست ✤ ہر کہ دیدہ بحر را او ماہیست ✤ اینجہان دریا وتن ماہی وروح ✤ یونس محجوب از نور صبوح ✤ گر مسبح باشد از
ماہی رہید ✤ ور نہ در روے ہضم گشت وناپدید ✤ ماہیان جان درین دریا پرند ✤ تو نمی بینی کہ کوری وشرند ✤ بر تو خود را
میزنند آن ماہیان ✤ چشم بگشا تا نہ بینی شان عیان ✤ ماہیان جملہ روح بے جسد ✤ نے در ایشان کبر و کین ونے حسد ✤
ماہیان را گر نمی بینی پدید ✤ گوش تو تسبیح شان آخر شنید ✤ صبر کردن جان تسبیحات تست ✤ صبر کن کانست تسبیح درست ✤
ہیچ تسبیحے ندارد آن درج ✤ صبر کن کہ صبر مفتاح الفرج ✤ صبر چون پول صراط آنسو بہشت ✤ ہست باہر خوب یک
لالاے زشت ✤ تا نزالا لا میگیری وصل نیست ✤ زانکہ لا لا راز شاہ فضل نیست ✤ تو چہ دانی ذوق صبر اے شیشہ دل ✤ خاصہ
صبر از بہر آن شوخ چگل ✤ مرد را ذوق از غزا و کرو فر ✤ مر مخنث را بود ذوق از ذکر ✤ جز ذکر نے دین او نے ذکر او ✤

سوے اسفل پرد او را فکر او ۔ گر برآید تا فلک از وے ترس ۔ گو بشوق سفل آموزید درس ۔ او بسوے سفل میراند فرس
گرچہ سوے علو جنباند جرس ۔ از علمہاے گدایان ترس چیست ۔ کان علمہا تخمۂ نان را رہیست ۔ این سخنہا را نکو در یاب
تو ۔ ور نمیدانی شنو از باب نو ۔ المعنی تبائید صدر فرماتے ہین اگر حضرت یونس بطن ماہی مین اُسکی تسبیح نہ کرتے جیسا کہ
قرآن مین ہی وذا النون اذ ذہب مغاضبا فظن ان لن نقدر فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین اور ذو النون کہ حضرت یونس ہین جسوقت کہ گیا غضب کرتا ہوا اپنی قوم پر پس گمان کیا کہ مین نے مقدر
نہین کیا اُنپر پس پکارا اندھیرے بطن ماہی مین یہ کہ نہین ہی کوئی معبود سوا تیرے اور تو پاک ہی اور مین اپنے اوپر ظلم
کرنے والون سے ہون اگر یہ تسبیح نہ کرتے تو بطن اُسکا اُنکے واسطے قیامت تک حبس و زندان ہو جاتا کما قال اللہ عزوجل
فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون اگر نہوتا وہ یونس تسبیح کرنے والون سے بیشک رہتا اُسکے بطن
مین روز قیامت تک وہ تسبیح ہی کی برکت سے ماہی کے جسم سے نکلے اور وہ تسبیح کیا ہی وہی آیت روز الست کی جو
اقرار اُسکی ربوبیت کا کر کے بلے کہا ہی یعنے ہر وقت بدل اُسکی طرف رجوع رہنا نہ زبانی سبحان اللہ کہنا اور اگر وہ تسبیح
جان کی کہ جان ہی اُسوقت تھی تجکو بھول گئی ہی تو ان ماہیون دریاے عرفان کی جو کاملین ہین تسبیح سُن کہ یہ خاص
وہی تسبیح ہی کہ سوا سطے کہ یہ لوگ اللہ والے ہین انھون نے اللہ کو دیکھا ہی پس اللہی ہین اور جس نے دریا کو دیکھا وہ
ماہی ہی اسلیے ہم اِنکو ماہی کہتے ہین آپ تو ایسا سمجھ کہ یہ جہان تو دریا ہی اور تن تیرا ماہی اور روح تیری یونس ہی
کہ وہ نور صبح سے محجوب ظلمت در ظلمت مین کہ ظلمت دریا و ظلمت تن ہی اگر روح مسیح ہوئی تو جان لے کہ اس ماہی سے
چھوٹ گئی ورنہ اسمین مضمر ہو کے ناپدید ہو گئی جو ماہیان کہ دریا جان کی ہین اس دریا مین بھری ہین مگر تو کیا جانے
کہ تو اندھا اور بدنصیب و سرگشتہ ہی وہ تجھے اپنے آپکو دکھاتی ہین تو آنکھین کھول تو ظاہر و عیان اُنکو دیکھے اور کیسی
مچھلیان کہ ہمہ تن روح اور جسد نہ انمین کبر نہ کینہ نہ حسد اگر تو ان ماہیون کو ظاہر نہین دیکھتا ہی تو کان تو تیرے آخر
اِنکی تسبیح سنتے ہین اور صبر اختیار کر کہ سوا سطے تیرے جملہ تسبیحون کی جان صبر ہی پس صبر کر کہ یہی تسبیح درست ہی کوئی تسبیح
ایسے درجے نہین رکھتی جیسے کہ درجے صبر کے ہین اسی واسطے صبر کو مفتاح الفرج کہا ہی یعنے کنجی کشود کی درج یفتحین جمع
درجہ کے ہی صبر ایسا ہی جیسا پل صراط جسکے اس پار بہشت ہی کس واسطے کہ ہر خوب کے ساتھ ایک لا یعنے تہ لاے
زشت کی لگی ہوئی ہی جیسے کہتے ہین گنج بیرنج نہین پس جب تک تو اس لا لاے زشت سے بھاگتا رہیگا واصل
نہوگا اسلیے کہ لا لاے شاہد جدا نہین ہی تو اے شیشۂ دل کہ نامرد کو کہتے ہین مزہ صبر کا کیا جانے اور خاص اُس
صبر کا مزہ جو اُس معشوق چنگل کی محبت و عشق مین عاشق پاتے ہین چنگل بکسر تین و کاف فارسی نام ایک شہر
حسن خیز ترکستان کا جو مرد ہین اُنکو مزہ غزا اور کرو فر مین ملتا ہی اور مخنث مزہ فکر سے پاتا ہی مخنث کا دین و ذکر
سواے ذکر کے کچھ نہین ہی اُسکی فکر ہی اُسکو اسفل کی طرف لے گئی ہی اگر وہ آسمان تک پہونچ جاے تب بھی

اُس سے مت ڈر کس واسطے کہ اُسنے اسفل ہی کا سبق سیکھا ہی وہ اپنا گھوڑا اسفل ہی کیطرف ہانکیگا اگرچہ کیسے ہی اونچے پر جاکے گھنٹہ بجائے علو بفتحتین و شدید واو بھی ہی اور بالضم و بالکسر بھی فقیرون کے نشانون سے کیا اور ملتا ہی کہ یہ نشان تو لقمہ نان کے مطیع ہین یعنے جہان روٹی کا ٹکڑہ ملتا ہی سرنگون ہو جاتے ہین آن باتون کو میری خوب غور و دریافت کر اور جو نہین جانتا ہی تو لے اِس نئے باب سے سُن لے جو حکایت آیندہ ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین خصم بجاے ہضم کے لکھا ہی جس کے معنی جیسا ن نہین ہوتے اور مضم بطن ماہی کے لیے مناسب ہی از باب نو کو از باب تو

ڈرنا ایک لڑکے کا ایک شخص صاحب جثہ سے اور تسلی کرنا اُس کا لڑکے کو

قولہ کنگ زفتی کودکی را یافت فرد ✤ زرد شد کودک بیم قصد مرد ✤ گفت ایمن باش ای زیبای من ✤ کہ تو خواہی بود بر بالای من ✤ من اگر ہولم مخنث دان مرا ✤ ہمچو اشتر بر نشین پیران مرا ✤ صورت مردان معنی ایمنین ✤ از برون دم درون دیو لعین ✤ زان دہل را رانمانی ای رفت چو عاد ✤ کہ برون آن ساج را میکوفت راد ✤ روبہی اشکار خود را یاد داد ✤ بہر طبلے ہمچو شاخ پر زباد ✤ چون ندید اندر دہل او فرہی ✤ گفت خوکے بہ ازین خیک تہی ✤ روبہان ترسند زآواز دہل ✤ عاقلش چندان زنند کہ لاتقل ✤ المعنی کنگ بکاف اول عربی مضموم و کاف دوم فارسی فربہ و قوی ہیکل خیک بالکسر مشک ساج معرب سال اور وہ لکڑی ہی کہ اُسکی کشتیان وغیرہ بناتے ہین و جوب آنوس ایک قوی جثہ موٹے نے ایک لڑکے کو تنہا پا پا کر اِسکے ڈر سے زرد ہو گیا کہ یہ میرا قصد کریگا کہا اے میرے زیبا پیارے مجھ سے ڈر مت کس واسطے کہ تو اوپر ہوگا مین نیچے مین اگرچہ ہولناک ہون لیکن مجکو مخنث جان تو اونٹ کی طرح مجھ پر سوار ہو اور مثل اونٹ کے مجکو چلا آپ معقولات مولانا رح کے ہین اور پہلا شعر متضمن باستفہام انکاری یعنے بھلا بتا تو صورت مردان معنی کی ایسی ہی ہوتی ہی کہ ظاہر مین تو آدم اور باطن مین دیو لعین تو اُس دہل سے مشابہ ہی اے موٹے مثل عاد کے کہ لوگ اِس قوم کے بڑے عظیم الجثہ ہوتے تھے کہ اُس ساج یعنے دہل کو جو موافق قیمۃ الشی باسم ما وتہ ساج فرمایا ہی ایک جانور کوٹتا تھا اور اُس سے آواز نکلتی تھی ایک روباہ نے اس طبل پُر از باد کو دیکھا اور بہت سا شور سنا اور موٹا دیکھا اپنا شکار چھوڑ کے اسکے پیچھے ہوئی جب اُس دہل مین فربہی نہ دیکھی خالی پایا کہا اس خیک خالی سے تو خوک اچھا روباہ تو دہل سے ڈرتی ہین اور عاقل اُسکو پیسا پیٹتے ہین کہ لاتقل ہو جاے یعنی کچھ کہہ ہی نہ سکے

قصہ ایک تیر انداز کا اور ڈرنا اُسکا ایک سوار سے کہ جنگل مین جاتا تھا

قولہ یک سوارے با سلاح پس مہیب ✤ بیشہ اندر بیشہ بر اسپے بجیب ✤ تیر اندازے بحکم اور ابدید ✤ پس ز خوف او کمان را در کشید ✤ تا زند تیرے سوارش بانگ زد ✤ من ضعیفم گرچہ زفستم جسد ✤ ہان و ہان منگر تو در زفتی من ✤ کہ کم در وقت جنگ از پیرزن ✤ گفت رو کہ نیک گفتی ورنہ نیش ✤ بر تو می اندختم از ترس خویش ✤

بس کسان را آن سلیح بستن بکشت ✤ ہیر جولیت چنان تیغے بمشت ✤ گر ہوشی تو سلاح رستمان ✤ رفت جانت
چون نباشی مردآن ✤ جان سپر کن تیغ بگذار ای پسر ✤ ہر کہ بیسر بود ازین شر بردسر ✤ آن سلاحت حیلہ و مکر تواست ✤
ہم ز تو زائید ہم جان تو خست ✤ چون نکردی ہیچ سودے زین حیل ✤ ترک حیلہ کن کہ پیش آید دول ✤
چون یکے لحظہ نخوردی بر زفن ✤ ترک فن گو می طلب رب المنن ✤ چون مبارک نیست بر تو این علوم ✤
خویشتن کوبے کن و بگذر ز شوم ✤ چون ملائک گو کہ لا علم لنا ✤ یا الٰہی غیر ما علمتنا ✤ یک حکایت بشنو اے
صاحب قبول ✤ در میان عقل جہل بوالفضول ✤ المعنی گول بکاف فارسی و دو مجہول احمق و ابلہ ایک سوار
باسلاح نہایت ڈرونا ایک جنگل مین ایک گھوڑے اصیل پر سوار جاتا تھا ایک تیر انداز حکمی نے اسکو دیکھا اور
خوف سے کمان کھینچی جب تک یہ تیر مارے سوار چلا اٹھا کہ مین نہایت ضعیف ہون، اگرچہ جسم میرا موٹا اور سخت
ہی خبردار خبردار تو میرے موٹاپے کو مت دیکھ کہ مین تو لڑائی مین ایک بڑھیا سے بھی کم ہون لہا جا اچھا ہوا
جو تو نے کہدیا ورنہ مین نیش جو مراد تیر سے ہی تجھیر اپنے خوف سے لگاتا اب مقولات مولانا رح کے ہین چنانچہ
فرمایا کہ بہت لوگون کو اُنکے ہتھیار بند ہونے نے مارا ہی پھر جب ایسی نامردی ہو تو تلوار ہاتھ مین کیون لے اگر
تو ہتھیار رستمون کے پہنے اور اگر مرد آن ہتھیارون کا نہین ہی تو جان لے کہ میری جان گئی ہر کوئی تیرا دشمن ہوگا
اور تو مردانگی کر نہین سکیگا کہ تجھ مین ہی نہین تو اپنی جان کو سپر بنا اور تلوار ترک کر اسلیے کہ جو بے سر بنا ہی وہ
اس شر سے سر بچالے گیا ہی آپ تصریح فرماتے ہین کہ ہتھیار کیا ہین یہ تیرا مکر و حیلہ ہی ہی کہ تجھ سے پیدا ہوا اور تیری ہی
جان کو گھائل کیا اور ہر گاہ کہ تو نے ان حیلون سے کچھ فائدہ نہ کمایا بلکہ ضرر پایا بس حیلون کو چھوڑ تو دولت تیرے
سامنے آئے جب تو نے ایک لحظہ بھی پھل اپنے فن سے نہ کھایا تو فن کو ترک کر اور رب ذوالمنن کا طالب ہو اس سے
سب کچھ پائیگا جب یہ علوم مکر و فن کے تجکو مبارک و سزاوار نہوے تو آپ کو احمق بنالے اور اس مکر و فن نحس سے
کنارہ کر اور جیسے فرشتون نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا ہم کچھ نہین جانتے مگر جو کچھ تو نے ہمکو سکھا دیا ہی ایسے ہی
تو بھی انجان و لاعلم بنجا آپ ایک حکایت اسی صاحب قبول اسی پر تجھ سے کہون جو عقل اور جہل بوالفضول کے
درمیان مین ہی بالخلاف شرح بحر العلوم مین برزفن کو پرزفن لکھا ہی

حکایت اُس اعرابی کی جس نے ریگ کون مین بھرا اور ملامت و پشیمند

قولہ یک عرابی بار کردہ اشترے ✤ در جوانی زفت از گندم پرے ✤ وان جوال دیگرش از ریگ پر ✤ ہر دو را او بار
کردہ بر شتر ✤ او نشستہ بر سر ہر دو جوال ✤ یک حدیث انداز کرد او را سوال ✤ از وطن پرسید و در دش بگفت ✤
وندران پرسش بسے در ہا بسفت ✤ بعد ازان گفتش کہ آن ہر دو جوال ✤ چیست آگندہ بگو مصدوق حال ✤
گفت اندر یک جوالم گندم ست ✤ در دگر ریگی کہ قوت مردم ست ✤ گفت تو چون بار کردی این مال ✤ گفت

تا تنها نماند آن جوال ✤ گفت نیمی گندمی آن تنگ را ✤ درد گر زیرا زپے فرهنگ را ✤ تا سبک گردد جوال دیگر شتر ✤ گفت شاباش ای حکیم زاهل حر ✤ اینچنین فکر دقیق رای خوب ✤ تو چنین عریان پیاده در لغوب ✤ رحمش آمد بر حکیم و عزم کرد ✤ که بر اشتر بر نشاند نیکمرد ✤ باز گفتش ای حکیم خوش سخن ✤ شمهٔ از حال خود هم شرح کن ✤ اینچنین عقل و کفایت کی تراست ✤ تو وزیری یا ستی بر گو راست ✤ گفت این هر دو نیم از عامه ام ✤ ننگ اندر حال و اندر جامه ام ✤ گفت اشتر چند داری چند گاو ✤ گفت نے این و نه آن مار اسکاو ✤ گفت رختت چیست بارے از دکان ✤ گفت مارا کو دکان کو مکان ✤ نے ز قوت و نے ز خوت و نے قماش ✤ نے مطاع و نیست مطبخ نیست آش ✤ گفت پس از نقد پرسم نقد چند ✤ که توئی تنها ردد محبوب پند ✤ کیمیاے زر عالم با تو است ✤ عقل و دانش را گهر تو پر تو است ✤ گنجها بنهاده باشی در مکان ✤ نیست عاقل تر ز تو کس در جهان ✤ گفت والله نیست با وجه العرب ✤ در همه ملکم وجوه قوت شب ✤ پا برهنه سر برهنه میدوم ✤ سر کوه نانے میدهد آنجا روم ✤ مر مرا زین حکمت و فضل و هنر ✤ نیست حاصل جز خیال دور دست ✤ المعنی اگرچه یه اشعار صاف هین لیکن معنی لغت ضروری کے لکھون مع مطالب ضروری کے بطور مختصر جوال بضم وہ چیز جس مین غله بھرین هندی گون ایک اعرابی نے اونٹ لادا ایک گون مضبوط مین اُسکے گیهون بھرے تھے دوسرے خالی مین اُسنے ریت بھرا اور دونون کو اونٹ پر لادا اور دونون کے سر پر آپ بیٹھا ایک حدیث انداز نے اس سے پوچھا حدیث انداز بات کرنے والا ادل اُسکا وطن پوچھکر اُسکو گفتگو مین لایا اور اُن باتون مین گویا موتی پروئے پھر کہا ان دونون جوال مین کیا بھرا ہی سچ سچ بتا کہا ایک مین گیهون ہین ایک مین ریت جو تو آدمی کا نہین ہی کہا تو نے ریت کیون بھرا کہا تو وہ ایک اکیلے نہ رہجاے کہا آدھے گیهون ایک کے دوسرے مین ڈال کہ عقل کی بات ہی تو گون بھی ہلکی ہوجاے اور اونٹ بھی کہا شاباش ای حکیم کہ تو آزاد لوگون سے ہی مگر افسوس یہ کہ تیری فکر دقیق اور راے خوب تو ایسی اور تو ایسا ننگا اور پیادہ محتاجی مین اعرابی کو اُسپر رحم آیا اور ارادہ کیا کہ اونٹ پر بٹھالون پھر اُس سے کہا کہ ای حکیم خوش سخن تو بھی کچھ اپنا حال بیان کر ایسی عقل و کفایت کہ تیرے ہوتے کسی کی حاجت نہین جو تجھ مین ہی بتا تو تو کوئی وزیر ہی یا بادشاہ ہی کہا نہ وزیر نہ بادشاہ ایک عام مخلوق میرے حال و لباس ہی کو دیکھ لے کہا تیرے کتنے اونٹ ہین اور کتنے گاؤ کہا اونٹ نہ گاؤ کیون کو ریدتا ہی کہا تیری دکان مین کتنا اسباب ہوگا کہا میری دکان ہی کہان اور مکان ہی کہان نہ میرے پاس قوت نہ رخت نہ اسباب نہ مین کسی کا مطاع نہ پادر چیخانہ نہ آش کہا اب نقد سے تیرے پوچھتا ہون نقد کس قدر ہی کہ تو تنہا پھرنے والا ہی اور محبوب بنیگی تیری چند سب کو محبوب ہوتی ہوگی ضرور تجکو دیتے ہونگے تیرے پاس تو سارے جہان کے زر کی کیمیا ہی تو عقل و دانش کے گوہر کا پرتو ہی تیرے تو خزانے مکانون مین رکھے ہونگے اسلیے کہ تجھ سا عاقل کوئی جہان مین نہوگا کہا والعداے وجہ العرب یعنے عرب کے کہیا میری ملک مین تو قوت ایک شب کا بھی نہین ہی مین تو ننگے پاؤن ننگے سر

دور تا ہون جہان کہین ایک روشنی کا بھی سہارا معلوم ہوتا ہی مجکو تو اس حکمت اور فضل و ہنر سے سوائے خیال اور
درد سر کے کچھ حاصل نہین **الخلاف** شرح بحر العلوم زہل حرکو اہل حرتو پر تو کو تو برتو لکھا ہی کہ دونون بمعنی ہین
قولہ پس عرب گفتش کہ روزہ دو از برم ٭ تا نیاید شومی تو بر سرم ٭ دور بر آن حکمت شومت زمن ٭ نطق تو شومست
بر اہل زمن ٭ یا تو آنسو رو من این سو میروم ٭ ور ترا رہ پیش من دیں شوم ٭ یک جوال گندم دو دیگر ریگ ٭ بہ بود
زین حیلہاے مردہ ریگ ٭ احمقے ام بس مبارک احمقے ست ٭ کہ دلم با برگ و جانم متقیست ٭ گر تو خواہی کت شداد
گم شود ٭ عہد کن تا از تو حکمت گم شود ٭ حکمتے کہ طبع آید ز خیال ٭ حکمتے بے فیض نور ذو الجلال ٭ حکمت دینا فزاید ظن و
شک ٭ حکمت دینی برد فوق فلک ٭ رو بہان زیرک آخر زمان ٭ بر فزود خویش بر پیشینیان ٭ حیلہ آموزان جگر ہا
سوختہ ٭ فعلہا و مکرہا آموختہ ٭ صبر و ایثار و سخاے نفس و جود ٭ باز داده کان بود اکسیر سود ٭ فکر آن باشد کہ بکشاید
رہے ٭ راہ آن باشد کہ پیش آید شے ٭ شاہ آن باشد کہ از خود وشہ بود ٭ نے بمخزنہا و گوہر شہ شود ٭ تا بیاید شاہی او
سرمدی ٭ ہیچ عزل ملک دین احمدی ٭ تا قیامت نیست شر عش را زوال ٭ گشتہ دور از ملک او عین الکمال ٭ المعنی مردہ
ریگ شی فرومایہ و ناچیز از مردہ و امانده عین الکمال نظر بد جو اچھی چیز کو ضرر پہونچاتی ہی اعرابی نے اس سے اسکی کیفیت
سنکے کہا کہ جلدی میرے پاس سے چلا جا ایسا نہو تیری نحوست مجھ پر پڑے تو اپنی حکمت شوم کو مجھ سے دور لیجا تیری
باتون کو زمانہ کے لوگ سمجھ جانتے ہین جب تو تیرا یہ حال ہی یا تو اُدھر کو جا ہین ادھر کو جاؤن اور جو تیری راہ
سامنے کو ہی ہین پیچھے جاتا ہون مجکو یہ ایک گندم اور ایک گون ریت تیری اس حکمت ناچیز سے بہت بہتر ہی میری
احمقی بڑی مبارک احمقی ہی کہ میرا دل با برگ اور جان میری پرہیزگار ہی اگر تو چاہتا ہی کہ میری بدنصیبی کم ہو جاے تو عہد
کرلے کہ یہ حکمت تجھ سے جاتی رہے جو حکمت کہ اپنے طبع اور خیال سے پیدا ہوتی ہی وہ ایک حکمت ہی جسمین فیض نور ذو الجلال
کا نہین ہوتا ہی حکمت دنیا سے ظن و شک بڑھتا ہی اور حکمت دینی آسمان پر لیجاتی ہی آپ جیسے روباہین مکار آخر زمانہ
کی ہین کہ اگلے لوگون پر آپ کو بڑھائے ہوے ہین حیلہ آموز جگر سوختہ فعل و فکر سیکھے ہوے صبر اور ایثار اور سخاے
نفس اور جود یہ سب انسے چھوٹے ہوے ایسے کہ گویا اُسکو اکسیر نے چھوا ہی اور ہر دم یہی فکر کہ ایسی راہ کھوے کہ کوئی
بادشاہ سامنے آئے جس سے نفع کلی پہونچے اور بحقیقت شاہ وہ ہی جو اپنی ذات سے شاہ ہو نہ یہ شاہ دنیا کے جو
مخزن و گوہر سے شاہ ہوتے ہین تا اُس شاہ کی شاہی سرمدی پائے جیسے عزت ملک دین احمدیؐ کی سرمدی ہی جسکی شرع
کو قیامت تک زوال نہین ہی اور انکی ملک کو ہر چند کہ از حد زیادہ ہی عین الکمال فر نہین پہونچا سکتی میری دانست مین
حکمتے کز طبع الخ سے یہانتک سب مقولات مولانا روم کے ہین شارح بحر العلوم نے اس نکایت مین ایک شعر کے معنی
نہین لکھے ہین ہی بھی آسان **الخلاف** شرح بحر العلوم مین بے فیض کو نے فیض اور بر فوق فلک کو بر فوق فلک جو
مصرعہ ناموزون ہوتا ہی اور بیاید کو بماند لکھا ہی

کرامات ابراہیم ادہم بر لب دریا

قولہ ہم زابراہیم ادہم آمدست ✤ کو زراہی بر لب بحرے شست ✤ دقی خود میدوخت آن سلطان جان ✤ یک امیرے آمد آنجا ناگہان ✤ آن امیراز بندگان شیخ بود ✤ شیخ رابشناخت سجدہ کرد زود ✤ خیرہ شد در شیخ واندر دقی او گشتہ دیگرگون زخلوت خلق او ✤ کو رہا کرد آنچنان ملک شگرف ✤ برگزید از فقر بس باریک حرف ✤ ترک کردہ ملک ہفت اقلیم را ✤ میزند بر دقی سوزن چون گدا ✤ ملک ہفت اقلیم ضائع میکند ✤ چون گدا بر دقی سوزن میزند ✤ شیخ واقف گشت از اندیشہ اش ✤ شیخ چون شیرست دلہا بیشہ اش ✤ چون رجا و خوف در دلہا روان ✤ نیست بر وے مخفی اسرار نہان ✤ دل نگہدارید ای بیجا صلان ✤ در حضور حضرت صاحبدلان ✤ پیش اہل تن ادب بر ظاہرست ✤ کہ خدا از نیشان نہان دساترست ✤ پیش اہل دل ادب بر باطنست ✤ زانکہ دل شان بر سرائر فاطنست ✤ تو بہ عکسے پیش کوران بہر جاہ ✤ باحضور آنی نشینی پادشاہ ✤ پیش بینایان کنی ترک ادب ✤ نار شہوت را زان گشتی حطب ✤ چون ندارے فطنت و نور ہدی ✤ بہر کوران روے را میزن جلا ✤ پیش بینایان حدث در روے مال ✤ نازمیکن و چنین باہین کنید یدہ حال ✤ شیخ سوزن زود در دریا فگند ✤ خواست سوزن را باواز بلند ✤ صد ہزاران ماہی الہی ✤ سوزن زر بر لب سر ہا بہ ✤ سر برآوردند از دریاے حق ✤ کہ بگیر ای شیخ سوزنہاے حق ✤ رو بدو کرد و بگفتش کاے امیر ✤ ملک دل بہ یا چنین ملک حقیر ✤ المعنی فاطن زیرک و دانا پادشاہ جاے چار پایان حدث نفسجتین یوضو ہونا ابراہیم نام بادشاہ بلخ کہ فقیر ہو گئے تھے اور ادہم انکے باپ کا نام ہی فرماتے ہین کہ ابراہیم ادہم کی اسطرح حکایت کی ہی کہ یہ کسی راہ سے آکر ایک دریا کنارے بیٹھے اور یہ سلطان جان اپنی گدڑی سیتے تھے ناگہان ایک امیر وہان آیا اور یہ امیر انھین کے بندون سے تھا اُسنے اُنکو پہچانا اور فوراً سجدہ کیا جو مراد عجز و ادب سے ہی اُنکو اور اُنکی گدڑی کو دیکھ کر حیران ہوا کس واسطے کہ خلوتون کی ریاضت سے انکا رنگ و صورت دونون بدلے ہوے تھے اور دل مین کہا کہ ایسا ملک عجیب و غریب انھون نے چھوڑ دیا اور فقر کا حرف باریک کیون اختیار کیا یہ ملک ہفت اقلیم کو چھوڑے ہوے گدڑی پر فقیرون کیطرح کیون سوزن لگا رہے ہین عجب حال ہی کہ ملک ہفت اقلیم کا چھوڑتے ہین اور فقیر کیطرح گدڑی سیتے ہین شیخ اسکے اس اندیشے سے واقف ہوے دوسرا مصرعہ اور مقولات آیندہ مولانا رح کے ہین فرماتے ہین کہ شیخ ایسا ہی جیسے شیر اور لوگون کے دل مثل جنگل کے جنمین شیر پھرتے ہی رہتے ہین یہ بھی مثل رجا و خوف کے جنکا گذرگاہ دل ہی کہ ہر وقت یہ دل مین گذرتے رہتے ہین انکا بھی گذر دلون مین رہتا ہی کوئی راز مخفی انسے چھپا نہین رہتا ہی اہل دنیا سے مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ اے بیجا صلو تم اپنے دل کو خیالات فاسدہ سے روکے رہو حضرات صاحبدلون کی حضور مین کس واسطے کہ اہل تن کے نزدیک تو ادب ظاہر پر ہی اسلیے کہ خدا تعالے انسے پوشیدہ اور چھپا ہی اور اہل دل کے سامنے ادب باطن پر ہی اس سبب سے کہ انکا دل جملہ

اسرار کا داناہی اور تیرا حال برعکس اسکے کہ ان کورون کے سامنے جاہ و رتبہ کے لالچ سے بڑے حضور و خلوص سے حاضر ہوتا ہی اور کمتر جگہ مین بیٹھتا ہی ہمارے ادب کے اور جو بینا لوگ ہین اُنکے سامنے ترک ادب کرتا ہی اسی سبب سے نار شہوت نفسانی کا ایندھن بنا ہی تجکو جو دانائی اور نور ہدایت کا نصیب نہین ہی اسی لیے تو اندھون کے دکھانے کو منھ دھو دھو کے خوب چہرہ کی جلا کرتا ہی اور جو بینا ہین اُنکے سامنے جائے تو حدث منھ پر لے ہوے اچھا ہی اب تو ایسے ہی گندہ حال پر ناز کرا کر پھر رجوع کیا طرف ذکر شیخ کے جو ابراہیم ادہم ہین کہ شیخ نے سوئی اپنی دریا مین ڈالدی اور باواز بلند طلب کی کہ سوئی ہماری لاؤ بس لاکھون مچھلیان خدا کی مخلوق سونے کی سوزنین لب پر لیے ہوے دریا سے سر نکالے ظاہر ہوئین کہ آی شیخ یہ سوزنین حق کی ہین لو موجود ہین شیخ اُس امیر کیطرف متوجہ ہوے کہ بتا ہی امیر ملک دل کا اچھا یا یہ حقیر ملک دنیا کا الخلاف شرح بحر العلوم مین قاطن لکھا ہی جو بمعنی مقیم شہر کے ہی اور مین قاطن کو اچھا جانتا ہون قولہ این نشان ظاہرست این ہیچ نیست ✦ باطنے جو و بظاہر بر بالیست سوے شہر از باغ شانے آورند ✦ باغ و بستانرا کجا آنجا برند ✦ خاصہ باغ کین فلک یکبرگ اوست ✦ بلکہ آن مغز ست دین عالم چو پوست ✦ برنمیداری سوے آن باغ گام ✦ بوے افزون جوے کن دفع زکام ✦ تاکہ آن بو جاذب جانت بود ✦ تاکہ آن نو نور چشمانت شود ✦ تاکہ آن بو سوے بستانت کشد ✦ و انماید مر ترا راہ رشد ✦ چشم نابینات راہ بینا کند ✦ سینہ ات را سینۂ سینا کند ✦ گفت یوسف ابن یعقوب نبی ✦ بہر بو القوا علے وجہ ابی ✦ بہر این بو گفت احمد در غطات ✦ دائما از قرۃ عینے فی الصلوات ✦ پنج حس با یکدگر پیوستہ اند ✦ زانکہ این ہر پنج ز اصلی رستہ اند ✦ قوت ہر یک قوت باقی شود ✦ باقی را ہر یکے ساقی شود ✦ دیدن دیدہ فزاید عشق را ✦ عشق اندر دل فزاید صدق را ✦ صدق بیداری ہر حس میشود ✦ حسہا را ذوق مونس میشود ✦ چون یکے حس در درون بگشادہ شد ✦ باقی حسہا ہم مبدل شوند ✦ المعنی سینا بکسر نام کوہ طور جہ تجلی حق تعالی کی ہوئی تھی غطات جمع غطا بمعنی پردہ و پوشش اب پھر منقولات مولانا رح کے ہین کہ یہ نشان جو شیخ نے دکھایا ایک ظاہر والی بات ہی تو اسپر مت ٹھہرو نقائم ہو تو باطن کا طالب ہو اور باطن کو دیکھ یہ تو ایسا ہی جیسے شہر سے باغ کو گئے اور کوئی شاخ گل باغ سے کھانے کے لیے شہر کو لے آئے اسواسطے کہ کل باغ کو تو وہان نہین لیجا سکتے اور خصوصاً وہ باغ وسیع و فسیح کہ فلک جسکا ایک تہہ ہی بلکہ مغزوہ ہی اور یہ جہان پوست تو اُس باغ کیطرف قدم ہی نہین اُٹھانا چاہیے یہ کہ بو جسقدر ہو سکے زیادہ ہی دُھونڈھ اور زکام کو بالکل دفع کر جو مانع نفوذ بو کا ہی تا دہ بو تیری جانکی جاذب ہو اور اُسکو بستان کیطرف کھینچے اور وہ بو تیری آنکھون کی نور بنے اور وہ بو تجکو بستان کیطرف کھینچ لیجائے اور تجکو راہ رشد و ہدایت کی بتائے اور تیری چشم نابینا کو بینا کردے اور سینہ کو تیرے سینۂ طور سینا کا بنادے اسی مورد تجلی الٰہی حضرت یوسف نے جو بیٹے حضرت یعقوب نبی کے تھے بو کے واسطے کہا تھا اذہبوا بقمیصی ہذا و القوہ علے وجہ ابی یات بصیرا لیجاؤ یہ میرا قمیص اور اسکو

میرے باپ کے منہ پر ڈالو پس ہو جائیگا بصیر پس اسکو جب حضرت یعقوب کے منہ پر ڈالا اسکی بو سے کیسی انکی آنکھین روشن ہوگئین اور اسیواسطے حضرت احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پردہ پردہ مین فرمایا ہے جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ کین مین نے اپنی آنکھین روشن نماز مین کہ وہ بھی بو آتی تھی اب فرماتے ہین کہ ہر شخص مین پنج حس پیدا کی ہین اور ایک دوسرے سے پیوستہ اسواسطے کہ پانچون ایک اصل سے سرشتہ ہین جو حکما کے نزدیک حس مشترک ہے کہ یہ قوت پیشانی مین ہے پس قوت ہر ایک کا باعث قوت باقی کا ہوتا ہے اور باقی کی ہر ایک ساتھی ہو جاتی ہے مثلاً آنکھون کے دیکھنے سے عشق بڑھتا ہے اور عشق دل مین صدق بڑھاتا ہے اور صدق جملہ حسون کو جگا دیتا ہے اور اور سب حسون کا مونس دوست ہو جاتا ہے اسواسطے کہ جہان ایک حس نے اپنے دردن سے بند کھول لیے باقیماندہ سب پھر بدلجاتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین بہر کو بحر اور بند کو پند لکھا ہے

آغاز منور ہونا حواس عارف کا نور غیب سے

قولہ چون یکے حس غیر محسوسات دید ✤ گشت غیبے بر ہمہ حسہا پدید ✤ چون ز جو جست از گلہ یک گوسپند ✤ پس بپائے جملہ زانسو بر جہند ✤ گو سپند ان حواست را بران ✤ و ز چرا از اخبث المرعی جران ✤ نادرا نجا سنبل و ریحان چرند ✤ تا بگلزار حقائق رہ برند ✤ ہر حست بغیر حسہا شود ✤ جملگی حسہا در ان جنت رود ✤ حسہا با حس تو گویند راز ✤ بے زبان و بے حقیقت ہمچو مجاز ✤ لیک ان حقیقت قابل تحویلہا ست ✤ و ین تو ہم مایہ تخیلہا ست ✤ آن حقیقت کان بود عین عیان ✤ ہیچ تاویلے نگنجد در میان ✤ چونکہ ہر حس تبدہ حس تو شد ✤ مر فلکہا را تبا شد از تو بد ✤ چونکہ دعوے میرود در ملک پست ✤ مغز آن کہ بود قشر آن اوست ✤ چون تنازع افتد اندر تنگ کاہ ✤ دانۂ آن کیست آنرا کن نگاہ ✤ پس فلک قشر ست نور روح مغز ✤ این پدید ست آن خفی زین رو بمغز ✤ جسم ظاہر روح مخفی آمدست ✤ جسم ہمچو آستین جان ہمچو دست ✤ باز عقل از روح مخفی تر بود ✤ حس سوے روح ازان رو تر رود ✤ جنبشے بینی بدانی زندہ ایست ✤ این ندانی کو ز عقل آگندہ ایست ✤ تا کہ جنبشہاے موزون سر کند ✤ جنبش مس را بدانش زر کند ✤ زان مناسب آمدن افعال وست ✤ فہم آید مر ترا گر عقل ہست ✤ روح وحی از عقل پنہان تر بود ✤ زانکہ او عینست او زان سر بود ✤ عقل احمد از کسے پنہان نشد ✤ روح دہیش مدرک ہر جان نشد ✤ روح دہے را مناسبہا ست نیز ✤ در نیابد عقل کان آمد عزیز ✤ گہ جنون بیند گہے حیران شود ✤ زانکہ موقوف ست تا او آن شود ✤ چون مناسبہاے احوال خضر ✤ عقل موسی بود در دیدش کدر ✤ نامناسب مینمود افعال او ✤ پیش موسی چون نبودش حال او ✤ عقل موسی چون شود در غیب بند ✤ عقل موشی چون بود وا ارجمند ✤ علم تقلیدی بود بہر فروخت ✤ چون نیابد مشتری بہر فروخت ✤ المعنی بتائید صدر فرماتے ہین کہ جہان ایک حس نے غیر محسوسات کو دیکھا جو باطنی کیفیتین ہین حس ظاہر سے علحدہ بس سب حسون پر غیب ظاہر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ سب کی طرف رجوع ہو جاتی ہین

جیسے ایک گلہ گوسپند دن کا ہی اور اُنکے سامنے کوئی نہر آجائے جسوقت ایک گوسپند اُس نہر کو کود جائیگی سب برابر کودتی چلی جائینگی پھر نہین رہینگی تو بھی اپنے حواس کے گوسپند دن کو ہانک اور وہ چراگاہ جو اِس چراگاہ ظاہر سے جسمین یہ چر رہی ہین جدا ہی اُسمین چرا جیسا کہ تنزیل مجید مین ہی والذی اخرج المرعی اور وہ اللہ ایسا ہی جس نے خارج کیا چراگاہ کو کہ وہان اُنکو سنبل و ریحان چرنے کو ملینگے اہی راز و اسرار نہ یہ گھاس ناچیز کہ جسکو اب چر رہی ہین ہی محسوسات لا یعنی اور گلزار حقیقت کی راہ ملجائیگی ہر حس تیری پیغمبر و رہنما اور حسون کی ہو جائیگی اور جملہ حسین اسی چراگاہ کو جو ایک جنت ہی چلی جائینگی اور جو حسین وہان پہونچی ہوئی ہین تیری حسون کی رازدار ہو جائینگی اپنے راز اُنسے کہینگی اور وہ راز ایسے نہین جو زبان سے کہے جائین یا حقیقۃً یا مجازاً اُسکو اسطے کہ یہ جو حقیقت مشہود ہی یہ ایک قابلہ ہی یعنے دایہ کہ بچہ اُسکو حوالے کیا بس اُسے وہ بحفاظت پالتی ہی ایسے ہی اُسکے حوالے جو باتین کردی ہین اُنکو کماحقہ جلاتی ہی اور اِسکے ساتھ دہم و تخیل بھی ملے ہین اور وہ حقیقت جو وہان کی ہی عین عیان ہی یعنے خود ذات اشیا کی پیش نظر پھر دیدۂ شی مین گنجایش تاویلون کی کہان ہی بس جملہ حسین تیری حس کی بندہ ہوگئین پھر فلک کیا چیز ہین اُنکی حسون کو بندہ نہونے سے کیا چارہ لابدی ہی کہ یہ بھی بندے ہون اب اشعار آیندہ دلیل ہین افلاک کے بندہ ہونے پر کہ مثلاً کسی قشر پر دعوی کیا جاتا ہی کہ یہ قشر ہماری ملک ہی اور قشر پوست دانہ اور درخت اور میوہ اور انسان غرض ہر شی کے پوست کو کہتے ہین تو بس ظاہر ہی جسکی ملک مغز ہوگا اُسی کی ملک پوست ہوگا جیسے کسی گھاس کے گٹھے پر جھگڑا پڑے تو تو اُسکے دانے پر نظر کر جسکا دانہ اسی کی گھاس بس فلک قشر ہی اور نور روح کا مغز ہی یہ یعنے فلک ظاہر ہی اور وہ اہی نور روح پوشیدہ اسوجہ مغز سے فلک بندے ہونگے جسم ہر شی کا ظاہر ہی اور روح مخفی جسم ایسا جیسے آستین اور روح اسمین جیسے آستین مین ہاتھ آپ فرماتے ہین کہ روح تو مخفی ہی لیکن عقل اِس سے زیادہ مخفی ہی اسی سبب سے حس روح کیطرف بہت جلدی جاتی ہی تو ایک جنبش روح مین دیکھتا ہی جانتا ہی کہ زندہ ہی مگر یہ نہین جانتا کہ وہ عقل سے بھری ہوئی ہی تو نے فقط زندہ سمجھ لیا اور چاہتی ہی کہ جنبشین سنجیدہ ظاہر کردن جنسے بمقتضاے علم کے مس کو زر کردن یعنے ناقص کو کامل تو اِس جنبش سے مناسب نا فعال دست کا سمجھ مین آتا ہی بس سمجھ لے اگر تجلو سمجھ ہی افعال دست ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ذکر جزسے ارادہ کل کا ہی اہی جمیع افعال آپ فرماتے ہین ایک روح وحی کی ہی کہ وہ عقل سے بھی پنہان تر ہی کس واسطے کہ وہ عین ذات ہی خاص اُسی ذات کے سرے سے ہی چنانچہ عقل تو آنحضرت کی کسی سے پوشیدہ نہ رہی مگر روح وحی کی کسی کے ادراک مین نہ آئی اُسکا مدرک کوئی نہ ہوا لیکن جیسے عقل کے مناسبات ہین اِس روح کے بھی ہین مگر عقل انکو نہین درک کرسکتی اسلیے کہ یہ نہایت عزیز و غالب ہین اُس مقام مین عقل کبھی دیوانی ہوتی ہی کبھی حیران ہوتی ہی کیونکہ یہ اس بات پر موقوف ہی کہ عقل بھی وہی ہو جائے تب درک کرسکے نہ حالت غیریت مین جیسے مناسبات

احوال خضر کہ عقل موسی کی اُنکی آنکھ مین گاد اور کدر تھی حضرت موسیٰ کو اُنکے افعال نامناسب معلوم ہوتے تھے
اِسی سبب سے کہ اُنکا حال ایسا نہ تھا جیسا خضر کا اور اُنکا حال سامنے موسیٰ کے نہ تھا جو مناسب جانتے کسواسطے
کہ جب عقل موسیٰ کی غیب مین مقید تھی اِس سے رہائی نہین پائی تو پھر اِرجمند بتا کہ کسی موش کی عقل کا کیا حال ہوگا
اُسکے سامنے جو رہائی یافتہ ہو آپ فرماتے ہین کہ علم تقلیدی واسطے فروغ دروشنی دنیا کے ہوتا ہی اُسکو خریدار
بیچنے کے لیے کیسے میسر ہو وہی فروغ دنیا کی اُسکے لیے ہی الخلاف شرح بحر العلوم مین جملگی کو جملہ لکھا ہی کہ موزون
نہین تنک کاہ کو گاہ بگاہ عجمی جنبشش کو جنبش کہ بدون اضافت موزون نہین اور اضافت محض بیکار اور
عینست کو عیبست ٹھیک نہین لکھا ہی قولہ مشتری علم تحقیقی حق ست ٭ دائما بازار او بارونق ست ٭
لب بہ بستہ مست در بیع و شری ٭ مشتری بیحد کہ اصلا اشترے ٭ درس آدم را فرشتہ مشتری ٭ محرم درسش
نہ دیو دنی پری ٭ آدم ابنیھم باسما درس گو ٭ شرح کن اسرار حق را مو بمو ٭ موش گفتم زانکہ در خاک ست جاش ٭
خاک باشد موش را جاے معاش ٭ راہما داند وے در زیر خاک ٭ ہر طرف او خاک را کردست چاک ٭ نفس موشے
نیست الا لقمہ چند ٭ قدر حاجت موش را حصے دہند ٭ زانکہ بے حاجت خداوند عزیز ٭ می نبخشد ہیچکس را ہیچ چیز ٭
گر نبودے حاجت عالم زمین ٭ نہ آفریدے ہیچ رب العالمین ٭ وین زمین مضطرب محتاج کوہ ٭ گر نبودے نا فریدے
پر شکوہ ٭ ور نبودے حاجت افلاک ہم ٭ ہفت گردون ناوریدے از عدم ٭ آفتاب و ماہ و این استارگان
جز بحاجت کے پدید آمد عیان ٭ پس کند ہستہا حاجت بود ٭ قدر حاجت مر ورا آلت بود ٭ پس بیفزا حاجت
ای محتاج زود ٭ تا بجوشد از کرم دریاے جود ٭ این گدایان ہر زہ و ہر مبتلا ٭ حاجت خود مینماید خلق را ٭ کوری و
تنگی و بیماری و درد ٭ تا ازین حاجت بجنبد رحم مرد ٭ ہیچ گویدنان دہید ای مردمان ٭ کہ مرا مالست و انبارست و
خوان ٭ چشم نہا دست حق در کور موش ٭ زانکہ بے چشمش چریدن ہست جوش ٭ میتواند زیست بیچشم و بصر ٭ فارغست
از چشم اندر خاک تر ٭ جز بدزدی او برون ناید ز خاک ٭ تا کند خالق ازان دزدیش پاک ٭ بعد ازان پر یابد و مرغے
شود ٭ چون ملایک جانب گردون رود ٭ ہر زمان در کل شان شکر خدا ٭ او برآرد ہیچو بلبل صد نوا ٭ کاے رہاندہ
مرا از وصف زشت ٭ ای کنندہ دوزخی را چون بہشت ٭ در یکے پیے نہی تو روشنی ٭ استخوانی را دہی سمع اے
غنی ٭ چہ تعلق آن معانی را بحسیم ٭ چہ تعلق فہم اشیارا باسم ٭ المعنی علم تقلیدی کا حال تو شعر صدر مین فرمایا اب
علم تحقیقی کی نسبت کہتے ہین کہ اِسکا مشتری خدا تعالی ہی اور ہمیشہ اسکا بازار بارونق ہی اِس جنس والے وہ
لوگ ہین کہ خاموش بیٹھے ہین اور جنس کی خرید و فروخت ہو رہی ہی اُسمین خوش ہین اور مشتری بیحد ہی کس واسطے
کہ اصلا خود خریدار ہی پھر حد کون کرے یہ تو تقلید والون کو ہی کہ کوئی خریدار پیدا ہوئے اور گران ارزان کے درپے ہون
آدم کے درس کے فرشتے مشتری ہوے جنکے درس سے نہ دیو محرم ہوے نہ پری چنانچہ شعر آیندہ مین ہی آدم تو انبئھم باسمائھم

درس کہنے والے اور اسرار حق کے موبمو شرح کرنیوالے جیساکہ فرمایا فقال یا آدم انبئہم باسمائہم یعنے اے آدم خبردار کرو
اُنکو جو فرشتے تھے اُنکے نام سے یعنے نام ہر اشیا سے مطلب یہ کہ اہل تحقیق تعلیم یافتہ خود اسی کے ہین جیسے حضرت آدم
تھے اور جو ہمنے موش کہا ہی یہ اِس سبب سے کہ موش کی جگہ خاک ہی اور اِسکی گذران خاک ہی مین ہی راہین تو جانتا
ہی لیکن خاک کے نیچے کہ ہر طرف سے خاک سوراخ سوراخ کرتا ہی نفس موش کا سوائے نقمہ دزدیدہ کے نہین ہی یہی
کھا کھاکے پلا ہی پس بقدر حاجت موش کو حس دی ہی اِسواسطے کہ بے حاجت خداوند عزیز نے کسی کو کوئی چیز نہین
دی ہی اگر جہان کو حاجت زمین کی نہ ہوتی تو رب العالمین زمین پیدا نہ کرتا اور جو زمین مضطرب محتاج
کوہ کی نہ ہوتی تو یہ کوہ پرشکوہ نہ پیدا ہوتے اور جو حاجت افلاک کی نہ ہوتی تو یہ ہفت گردون عدم سے وجود
مین نہ لاتا ایسے ہی ماہ و آفتاب و ستارے سواے حاجت کے کب ظاہر و عیان ہوے نہین جتنے یہ ہست ہین
سب کی کمند حاجت ہی وہی اِنکو کھینچ لائی ہی اور بقدر حاجت کے اِن سب کا بھی سامان و اسباب لاجرم جب
یہ حال دیکھتا ہی تو اے محتاج جلدی اپنی حاجت کو کیون نہین بڑھاتا کِس واسطے کہ وہ حسب حاجت دیتا ہی اگر
تیری حاجت بڑھی ہوئی دیکھیگا کیا بعید کہ بمقتضاے کرم دریا اُسکے جود کا جوش مین آئے اور تیری حاجت روا
کرے اور حاجت سے مقصود وہی تحقیق ہی اشعار آیندہ مین تقلید کی کیفیت ہی چنانچہ فرمایا اور یہ گدا یعنے تقلید والے
کہ ہر ایک بیہودہ اور مبتلاے حاجت ہین حاجت اپنی مخلوق کو جتاتے ہین کوری و تنگی و بیماری و درد سے تا ان
حاجتون سے لوگون کے دل مین رحم جنبش کرے کچھ بھی سواے اسکے کہ اے لوگو روٹی دو کوئی کہتا ہی کہ میرے
پاس مال ہی اور انبار و خوان اور خدا نے بقدر حاجت دے رکھا ہی انکا یہ حال ہی جیسے موش کو کہ خدا تعالے
نے اُس کے آنکھ نہین بنائی جانا کہ اسکو بیچشم ہی چرنے سے ذوق شوق ہی یہ بیچشم و بصر ہی زندگانی کر سکتی ہی یہ
خاک کے اندر رہنے والی ہی یہ چشم سے زیادہ تر فارغ ہی آب جو خاک سے نکلتی ہی تو دزدی کے واسطے نکلتی ہی سواے
دزدی کے نہین نکلتی تا خدا تعالے اُسکو دزدی سے پاک کردے بعد پاک ہونے کے پرپائے اور پرند ہو جائے
اور فرشتون کی طرح آسمان کی طرف جائے ہر وقت ہر حال مین بلبل کے مثل شکر خدا کا سیکڑون برگ و نوا
کے ساتھ بجا لائے اور کہے کہ اے اللہ تو نے مجکو وصف بد سے چھوڑایا تو ہی چھوڑانے والا ہی اور تو ہی دوزخ کو
بہشت کر دینے والا کسی پیہ مین تو روشنی رکھتا ہی اور کسی استخوان مین سمع یعنے انسان جو پیہ و استخوان
ہی اُس کو بصر و سمع بخشتا ہی ورنہ ان سمع و بصر کو جو عالی معالی سے ہین جسم کثیف دونی سے کیا تعلق جیسے
اشیا کا سمجھنا اُن کے اسم سے تعلق نہین رکھتا الخلاف شرح بحر العلوم مین درس آدم را کو در آدم را
اور انبئہم باسمائہم کو بری صورت سے اور قدر حاجت کے درمیان مین لفظ ہست زائد اور از عدم کو
آنعدم ہزرہ کو بر رہ کل شان کو کل شئی لکھا ہی مگر انبئہم باسمائہم تو شرح سے معلوم ہو سکتا ہی قولہ لفظ چون

وگرست ومعنی طائرست ٭ جسم چو درروح آب سائرست ٭ در روانی روے آب جوے فکر ٭ نیست بے خاشاک خوب زشت وکر ٭ اور وانست تو گوئی واقف ست ٭ اور وانست وتو گوئی خاکف ست ٭ گر نبودی سیر آبے جابجا چیست بر وے تو بتو خاشاکہا ٭ ہست آن خاشاک عورتہاے فکر ٭ تو بتو در میرسد اشکال بکر ٭ روے آب جوے فکر اندر روش ٭ نیست بے خاشاک محبوب وخوش ٭ قشر ہا بر روے این آب روان ٭ از ثمار باغ غیبے شد روان ٭ قشر ہا را مغز اندر باغ جو ٭ زانکہ آب از باغ مے آید بجو ٭ گر نہ بینی رفتن آب حیات ٭ بنگر اندر جوے این سیر نبات ٭ آب جو انبر ترآید در گذر ٭ زو کند قشر صور زودتر گذر ٭ چون بغایت تیز شد این جو روان ٭ غم نیاید در ضمیر عارفان ٭ چون بغایت ممتلی بود وشتاب ٭ پس بگنجد اندر و الاکہ آب ٭ المعنی وگر بفتح واو آشیانۂ مرغ وخش بفتح داو وکسر خا بمعنی زشت ممتلی پر وآکندہ تبائید صدر فرماتے ہین کہ لفظ تو ایسا ہی جیسے آشیانہ اور معنی ایسے جیسے طائر اور جسم ایسا جیسے نہر روح ایسی جیسے آب روان اور روانی مین روے آب جو پر فکر ایسی ہی جیسے اچھا برا کوڑا آشیانہ کا اور یہ آب سائر روح کا ہر وقت روان ہی اور تو جانتا ہی ٹھہرا ہوا ہی اور وہ روان ہی اور تو جانتا ہی گوشہ نشین ہی اگر یہ سیر آب کی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ ہوتی تو یہ تو بتو خاشاک اسپر کیون ہوتی یعنے روح اگر سائر نہ ہوتی واقف ہوتی تو یہ فکرین اچھی یا بری مثل خاشاک کے کیون ہوتین معمول ہی کہ آب روان پر خاشاک ہوتا ہی اس آب روان کا خاشاک یہی صورتین فکریہ ہین کہ نئی نئی پہونچتی ہین مثل بکر کے کہ کبھی اسکے چھوے چھیڑے نہین ہوتین بس یہ فکرین روے آب جو پر آتی ہین اور چلی جاتی ہین اس خاشاک بغیر روے آب نہین ہوتا چاہیے یہ محبوب وخوب ہون چاہے ناگوار وزشت اور وہ جو باغ غیبی ہی اسکے میوون کے قشر اس آب روان کے روپر آتے ہین اور دوڑے چلے جاتے ہین اور جو ان قشرون کے مغز ڈھونڈھے تو اسی باغ غیبی مین ڈھونڈھ اسواسطے کہ پانی اس نہر مین اسی باغ سے آتا ہی بس مغز کا پتا باغ مین لگیگا اگر تو اس آب حیات کی جسکو اوپر روح ٹھہرایا ہی روانگی نہین دیکھ سکتا ہی تو اس نہر مین سیر اس نبات ہی کی جسکو خاشاک کہا ہی دیکھ اور یہ جب ہی کہ پانی تھوڑا تھوڑا آوے اور جب اپنے گذر مین ڈھیرون آجائیگا تو اس سے قشر صورتون کی بہت جلدی گذر جائیگی اسی لیے جب یہ نہر نہایت تیزی سے روان ہوتی ہی تو عارفون کے دل مین کسی شی کا غم نہین ٹھہرتا سب بہا چلا جاتا ہی کیونکہ جب وہ خوب بھری ہوئی ہی اور شتاب رو تو اسمین سوائے پانی کے اور کی سمائی کیسے ہو بس کوئی چیز نہین ٹھہر سکتی

طعنہ کرنا ایک بیگانہ کا ایک شیخ پر اور جواب دینا اُن کے مرید کا

قولہ آن یکے یک شیخ را تہمت نہاد ٭ کو بدست ونیست در راہ رشاد ٭ شارب خمرست ورسالوس وخبیث ٭ مرمریدان را کجا باشد مغیث ٭ آن یکے گفتش ادب را ہوش دار ٭ خرد نبود این چنین ظن بر کبار ٭

دور از تو و دور از اوصاف او ✤ گر ز سیلے تیرہ گردد صاف او ✤ اینچنین بہتان منہ بر اہل حق ✤ کاین خیال تست برگردان ورق ✤ این مباشد در بود ایمرغ خاک ✤ بحر قلزم را ز مردار چہ باک ✤ نیست دون الثقلین در حوض خرد ✤ کش تواند قطرۂ از کار برد ✤ آتش ابراہیم را نبود زیان ✤ ہر کہ نمرود ست کو میترس ازان ✤ نفس نمرود ست و عقل و جان خلیل ✤ روح در عین ست و نفس آمد دلیل ✤ این دلیل راہ رہبر را بود ✤ کو بہر دم در بیابان گم شود ✤ و اصلان را نیست خود چشم و چراغ ✤ از دلیل و راہ شان باشد فراغ ✤ گر دلیلے گفت آمد وصال ✤ گفت بہر فہم اصحاب جدال ✤ بہر طفل نو پدر تے تے کند ✤ گرچہ عقلش ہندسہ گیتی کند ✤ کم نگردد فضل استاد از علو ✤ کز الف چیزے ندارد گوید او ✤ از پئے تعلیم آن بستہ دہن ✤ از زبان خود برون باید شدن ✤ در زبان و بیاید آمدن ✤ تا بیاموزد ز تو او علم و فن ✤ پس ہمہ طفلان چو طفلان وینند ✤ لازمست آن پیر را در وقت پند ✤ المعنی مغیث بضم ثم یاء درس کبار بکسر بزرگان ورق گردانیدن فعل عبث کرنا اور عیب اپنی بے علمی کا چھپانا قلتین بضم قاف ولام شد منفتوح دو خم بزرگ جنمین ایکہزار اور دو سو رطل عراقی پانی سمائے کہ اتنا پانی در خم مذہب امام شافعی مین استعمال سے نجس ہوجاتا ہی چشم و چراغ باعث بصارت و سرمایۂ روشنی فرماتے ہین کہ ایک شخص نے ایک شیخ کو تہمت لگائی کہ وہ بدآدمی ہی راہ ہدایت و رہنمائی پر نہین شارب الخمر ہی اور نہایت مکار و زبس پلید و بد ایسا شخص مریدون کا ہنگام ضرورت فریاد رس کب ہوسکتا ہی اسمین ایک شخص نے اُس سے کہا کہ اے بے ادب ادب کا ہوش رکھ یہ ظن بد بزرگون کے حق مین کرنا کچھ چھوٹی بات نہین ہی بہت بڑی برائی ہی اُس سے دور اور اُسکے اوصاف سے دور باتین نسبت اُسکی کرتا ہی تا آب صاف اُسکا تیرے اہلے سے تیرہ اور گدلا ہوجاے ایسا بہتان اہل حق پر مت لگا کہ یہ تیر اخیال ہی اُس سے ورق لوٹا دے اور بیعلم بنجا اول تو یہ بات ہی نہین اور بر تقدیر ہو بھی تو قلزم کو کسی مردار سے کیا ڈر کب وہ اُسکو نجس کرسکتا ہی کیا وہ قلزم قلتین دو حوض خرد سے علاوہ نہین ہی جو ایک قطرۂ نجاست سے بیکار ہوجاے دیکھ آگ ابراہیم کے لیے زیان نہین ہی مگر جو نمرود ہی اُسے کہ کہ ڈر تا رہ آب مقولات مولانا رحمہ کے ہین کہ نفس تیرا نمرود ہی اور عقل و جان خلیل روح عین ہین ہی اور نفس اُسکا دلیل عین ذات شیخ دلیل رہبر و راہنما اور یہ دلیل رہنما راہ اور رہبر کا ہوتا ہی کہ وہ ہر دم جنگل مین راہ بھول جاتا ہی مگر واصلون کیواسطے دلیل نہین ہی اسلیے کہ وہ سلوک سے نکلے ہوے ہین وصل ہوگئے البتہ انکا چشم چراغ ہی اور اگر کسی مرد وصال نے کہ جو وصل یافتہ ہی اسکو دلیل کہا ہی تو جھگڑالودن کے سمجھنے کو کہدیا ہی جیسے جسکا نیا بچہ ہوتا ہی تو باپ اُسکا کیسا اُسکے واسطے دائی تلاش کرتا ہی اور تلاشنا ہی چاہیے عقل اُسکی ایسی کیون نہو کہ تمام دنیا کا حساب کرے لیکن بچہ کی خاطر بچہ بنتا ہی اگر کوئی اُستاد کسی طفل کے سبب الف سے کوئی چیز کم کرکے کہے تو اُسکے علو سے کچھ گھٹ نہین جائیگا اسلیے کہ اُس طفل بستہ دہن کی تعلیم کے واسطے اُستاد کو اپنی زبان سے علیحدہ ہونا ضرور ہی اور اُسکی زبان مین آنا لابدی تا وہ علم و فن سیکھے بس جتنے لڑکے ہین سب ایسے ہین جیسے اُسکے

اپنے لڑکے لئے اوقت پند کے اُسکو اُنکی فہم کے موافق کہنا چاہیے یہ سب مثالین اور اشعار اُسی شعر پر ہین جو کسی واصل نے نفس کو دلیل کہا الخلاف شرح بحر العلوم مین آمد دلیل کو آمد و دلیل اور گزاف کو گراف لکھا ہی
قولہ آن مرید شیخ بد گوینده را ۔ آن یکفر و گمراہی آگنده را ۔ گفت تو خود را مزن بر تیغ تیز ۔ ہین ممکن باشاہ و باسلطان ستیز ۔ حوض با دریا اگر پہلو زند ۔ خویش را زیر ہستی بر کند ۔ نیست بحری کو کران دارد کہ تا ۔ تیرہ گردد او ز مردار شما ۔ بحر را حد ست و اندازہ بدان ۔ شیخ و نور شیخ را نبود کران ۔ پیش بحرے ہر چہ مردود ست لاست ۔ کل شئی غیر وجہ اللہ فناست ۔ کفر و ایمان نیست آنجائیکہ اوست ۔ زانکہ او مغز ست این دو رنگ و پوست ۔ این فناہا پردۂ آنوجہ گشت ۔ چون چراغے خفیہ اندر زیر طشت ۔ پس سر این تن حجاب آن سر ست ۔ پیش آن سر این سر تن کافر ست ۔ کیست کافر غافل از ایمان شیخ ۔ کیست مردہ بیخبر از جان شیخ ۔ جان بناشد جز خبر در آزمون ۔ ہر کرا افزون خبر جانش فزون ۔ جان ما از جان حیوان بیشتر ۔ از چہ زانرو کہ فزون دارد خبر ۔ پس فزون از جان ما جان ملک ۔ کو منزہ شد ز حس مشترک ۔ در ملک جان خدا وندان دل ۔ باشد افزون تو ز سیر اہل ۔ زان سبب آدم بود مسجود شان ۔ جان او افزون تر ست از بود شان ۔ ورنہ بہتر را سجود دون بری ۔ امر کردن ہیچ نبود در خوری ۔ کے پسند د عدل و لطف کردگار ۔ کہ کند سجدہ کند در پیش خار ۔ جان چو افزون شد گذشت از انتہا ۔ شد مطیعش جان جملہ چیزہا ۔ مرغ و ماہی و پری و آدمی ۔ زانکہ او بیش ست ایشان در کمی ۔ ماہیان سوزند گرد آتشش ۔ سوزنان را رشتہا تابع بوند ۔ المعنی ترجمہ بفتح میم مردود پھر رجوع فرمایا طرف حکایت مرید و شیخ کے کہ اُس مردود سے جو شیخ کو بُرا کہہ رہا تھا اور اُس کفر و گمراہی آگندہ سے کہا کہ وہ ننگی شمشیر ہی تو اُس شمشیر پر آپ کو مت ڈال اور وہ بادشاہ ہی اور سلطان ہی اُس سے لڑائی مت کر حوض اگر دریا کی برابری کرے تو جان لے کہ یہ اپنی ہستی کی جڑ کھودتا ہی اور ایسا بحر بھی نہین کہ جسکا کنارہ ہو بلکہ سمندر پھر تمھارے مردار سے کب گدلا ہو سکتا ہی بحر کو تو حد و اندازہ ہوتا ہی اسکو جان لے اور شیخ و نور شیخ کا تو کنارہ ہی نہین اور وہ جو بحر ہی تو ایسے بحر کے مقابل جو شی مردود ہی لاو نیست ہی اسواسطے کہ ہر شی سوائے ذات خدا کے فنا ہی جیسا کہ فرمایا کل شئی ہالک الا وجہہ جس جگہ اُسکی ذات ہی وہان نہ کفر ہی نہ ایمان اسلیے کہ وہ اصل و مغز ہی اور کفر و ایمان رنگ و پوست اور یہ اشیاء فانی و فنا ہین یہ سب اُس ذات کے پردے ہین انمین وہ چھپا ہی جیسے چراغ طشت کے نیچے چھپا ہوا بس سر اس تن کا حجاب اُس سر کا ہی اُس سر کے سامنے یہ سر کافر ہی آپ فرماتے ہین کافر کون ہی وہ جو ایمان شیخ سے غافل ہی اور مردہ کون ہی وہ جو جان شیخ سے بیخبر ہی کس واسطے امتحان مین ہی کہ جان وہی ہی جو خبر ہی بس جسکو زیادہ خبر ہی اُسکی جان بھی زیادہ ہی دیکھو ہماری جان حیوان کی جان سے زیادہ ہی اس کا ہی سبب تو ہی کہ ہماری جان اُسکی جان سے خبر مین زیادہ ہی اور ہماری جان سے زیادہ جان ملائک کی

کہ وہ جس مشترک سے جو خزانہ جمیع حواس کی ہی اور جملہ محسوسات اسمین جمع ہوتے ہین اور باعث انتشار اُس سے پاک ہی اور جو خداوند دل کے ہین اُنکی جان جان ملائک سے زیادہ ہی تو اس بات کو سنکے حیران مت ہو تحیر کو چھوڑ اور یہی سبب تھا کہ آدم ملائک کے مسجود ہوے کہ انکی جان اُنکی بود سے افزون تر تھی یعنے آدم کی ملائک سے ورنہ بہتر کو سجدہ ناچیز کا حکم کرنا کب لائق ومناسب ہی خدا تعالی کا عدل ولطف کب اِس بات کو پسند کریگا کہ کل سے کہے کانٹے کو سجدہ کر بس سمجھ لے جان جب افزون ہوئی اور حد سے گذر گئی تو سب چیزون کی جان اُسکی مطیع ہوجاتی ہی مرغ ہوجاے ماہی بری ہو خواہ آدمی اِس سبب سے کہ وہ بیش ہی اور یہ سب کمی مین ہین پھر یہ ہوتا ہی کہ مچھلیان سوزنگر اُسکی گدڑی کی ہوجاتی ہین اور جتنے رشتے ہین سب سوزن کے تابع ہوتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین فناست کو قنا اور سوزنان کو رزنان لکھا ہی

بقیہ قصہ ابراہیم ادہم کنارہ دریا کے اور اس امیر کا

قولہ چون نفاذ امر شیخ آن میرسید ۔ زاد ماہی شد بش وجدی پدید ۔ گفت آہ ماہی زپیران آگہست ۔ شہ شنے را کو بعید درگہست ۔ ماہیان از پیر آگہ ما بعید ۔ ماشقی زین دولت وایشان سعید ۔ سجدہ کرد ورفت گریان وخراب ۔ گشت دیوانہ زعشق فنجاب ۔ پس تو ای ناشستہ رو در چینی ۔ در نزاع ودر حسد با کینتی ۔ بادم شیرے تو بازی میکنی ۔ بر ملایک ترکتازی میکنی ۔ بدچہ میکوئی تو خیر محض را ۔ ہین تو رنع کم شمر آن خفض را ۔ بدچہ باشد مس محتاج جہان ۔ شیخ کہ بود کیمیاے بیکران ۔ مس اگر از کیمیا قابل نہ بد ۔ کیمیا از مس ہرگز کم نہ شد ۔ بدچہ باشد سرکش آتش عمل ۔ شیخ کہ بود عین دریاے ازل ۔ بدکہ باشد ظالم ظلمت فزا ۔ شیخ کہ بود عکس انوار خدا ۔ بدچہ باشد آتشے پر دود وسوز ۔ شیخ آب کوثرست اندر تموز ۔ دائم آتش را بتر ساند زآب ۔ آب کے ترسید ہرگز از التہاب ۔ در رخ مہ عیب بینی میکنی ۔ در بہشتے خار چینی میکنی ۔ گر بہشت اندر روی تو خار جو ۔ بیخ خار آنجا نیابی غیر تو ۔ مے بپوشی آفتابے در گلی ۔ رخنہ بینی زبد کالی ۔ آفتابے کو بتابد در جہان ۔ بر خفاشے کجا گردد نہان ۔ المعنی پھر ذکر ابراہیم ادہم کا ہی کہ جب اُس امیر نے اُنکا ایسا نفاذ حکم دیکھا تو مچھلیون کے اس طور پر آنے سے اُس پر حالت وجد طاری ہوا اور کہا آہ مچھلیان تو پیرون سے آگاہ ہین اور شہ ہی اُس شخص کو یعنے قابل نہایت نفرت وکراہت کے وہ شخص ہی جو بعید اِس درگاہ سے ہی شہ بالضم بمعنی نفرت وکراہت کے ہی مچھلیان پیر سے آگاہ اور ہم انسان ہو کے بعید ہم اس دولت سے بدنصیب رہین اور وہ خوش نصیب ہون بس اُس امیر نے سجدہ کیا اور روتا اور وجد سے مست چلا گیا اور عشق سے جس نے اِس پر دروازہ کھول دیا تھا دیوانہ ہوا آپ وہی مرید اُس شخص سے جو کسی شیخ کی مذمت کرتا تھا کہتا ہی کہ جب پیرون کا یہ حال ہی تو ای ناشستہ رو یعنے بجس دلقدری کس معاملہ مین پڑا ہی ذرا غور تو کر کسکے ساتھ نزاع

وحسد کرر ہا ہی تو دم شیر سے بازی کرتا ہی اور فرشتون پر ترکتازی کرتا ہی تو اُس شخص کو جو خیر محض ہی بُرا کیون کہتا ہی
خبردار تو اُسکو رفع جان اور خفض اُسکی نسبت مت شمار کر یعنے اُسکو عالی و پیشوا سمجھ نہ پست و پسر و بد کیا ہی
مس ہی جو محتاج بڑے بڑے لوگون کا ہی کہ اُسکو زر دین اور شیخ کیا ہی گویا کیمیا بے نہایت مس اگر کیمیا سے قابل
زر کا نہ ہوا تو کیا نعم کیمیا مس سے مس یون ہی ہو جاتی بد کیا ہی ایک سرکش آتش عمل اور شیخ کیا ہی ایک چشمہ
دریاے ازل کا یا خود ذات دریاے ازل بد کیا ہی ظالم ظلمت فزا شیخ کیا ہی عکس انوار خدا بد کیا ہی ایک
آگ پر دود و سوز شیخ آب کو شرمنور کا ہی یعنے سخت گرمی کا کہ ہمیشہ آگ کو پانی سے ڈراتا ہی اور پانی آگ کی شعلہ زنی
سے کب ڈرا تو چاند کے مُنھ مین عیب بینی کرتا ہی اور بہشت مین خار چینی کرتا ہی خار چین باڑھ جھانکڑون کی اگر
تو بہشت مین خار ڈھونڈھتا جائیگا تو سوا اپنے کوئی خار نہ پائیگا تو آفتاب کو کیچڑ مین چھپاتا ہی اور بدر کامل مین
عیب ڈھونڈھتا ہی وہ آفتاب جو جہان کو روشن کر رہا ہی وہ چمگادڑ کے سبب سے کب چھپ سکتا ہی
الخلاف شرح بحر العلوم مین بعید کو بعین لکھا ہی قولہ عیبها از ریبران عیب شد ✤ غیبها از رشک پیران
غیب شد ✤ بارے از دوری زخدمت یار باش ✤ در ندامت جان کن و در کار باش ✤ تا ازان راحت
نسیمی میرسد ✤ آب رحمت راچہ بندی از حسد ✤ گر تو دوری دور میبینیان تو دم ✤ حیث ما کنتم فولوا وجهکم ✤
چون خرے در گل فتد از گام تیز ✤ دمبدم جنبد براے غرم خیز ✤ جاے را هموار نکند بهر باش ✤ داند او که نیست
آنجاے معاش ✤ حس تو از حس خرکتر بدست ✤ که دل تو زان وحلها بر نجست ✤ در وحل تاویل رخصت میکنی ✤
چون نمی خواهی کزان دل برکنی ✤ کین روا باشد مرا من مضطرم ✤ حق نگیرد عاجزی را از کرم ✤ خود گر فتستی تو چون
گفتار کور ✤ این گر فتن را نه بینی از غرور ✤ مے بگویند اندران گفتار نیست ✤ از برون جوئید کاندر غار نیست ✤
نیست در سوراخ گفتار اے پسر ✤ رفت تازان او بسوے آنجور ✤ این همی گویند و بندش می نهند ✤ او
همی گوید زمن کے آگهند ✤ گر زمن آگاه بودے این عدو ✤ کے ندا کردی که آن گفتار گو ✤ تا که بر بندد و بر نوشد
گفت ✤ غافل آن گفتار از این ریشخند ✤ المعنی گفتار بالفتح هندی هونڈار حسب سیاق سباق کے فرماتے
ہین کہ پیر وہ لوگ ہین کہ جس کو اُنھون نے رد کیا وہ عیب ہو گیا سارے عیب اُنھین کے رد کیے ہوے
ہین اور غیب جس مین تمامی راز اسرار بھرے ہین اُنکے راز اسرار کے سنگ سے چھپ گیا اگر تو اُنکی خدمت
سے دور ہی تو بھلا بد گو تو مت ہو یار بن اور ندامت مین جانکنی کر اور کوئی کام تو بجا لا تو اس راہ مین ایک
ہوا خوش خوشبو تجکو پہونچتی رہے تو حسد کے مارے آب رحمت کو کیون بند کرے دیتا ہی اور محروم ہوتا ہی
اگر تو دور ہی تو کیا ہی دور ہی سے اپنے دم کو جنبش مین رکھ کیا یہ نہین سنا جس جگہ ہو پھیر و اپنے مُنھ
اُسکی طرف دیکھ تو گدھا جو اپنی تیز گامی سے کیچڑ مین گر پڑتا ہی تو کیسی دم بدم جنبشین اُٹھنے کے ارادہ مین

کرتا ہی کہین جگہ ہموار اپنے رہنے کے لیے نہین کرتا جانتا ہی کہ یہ جگہ میرے گذران کی نہین ہی جہان چاہتا ہی وہان پڑ رہتا ہی بس تیری حس گدھے کی حس سے بھی کمتر ہی کہ دل تیرا ان کیچڑ دن سے دنیا کی نہین کھود اندھا ہی کیچڑ مین پڑا ہی اسکو رخصت کے ساتھ تاویل کرتا ہی کہ ہم کو اجازت ہی اٹھنے کی نہ دی مراد یہ کہ مقدر یون ہی اور سارا حیلہ یہ ہی کہ خود اپنا دل اس سے نہین اکھیڑتا بتاتا تو یہ مجھ کو روا ہو جائے گا جوین کہون کہ مین مضطر مجبور ہون اللہ تعالے اپنے کرم سے کسی عاجز کے ساتھ مواخذہ نہین کرے گا اس کہنے سے کیسے بچ سکتا ہی تو نے تو گفتار کی طرح خود گرفتار کی ہی اور دھوکے کے سبب سے اپنے اختیار کو نہین دیکھتا مضطر بنا ہی اب ایسا حال ہی کہ مثلاً لوگ تو کہتے ہین کہ اس مین گفتار نہین ہی خارج مین ڈھونڈھو غار مین نہین ہی آسپر وہ سوراخ سے نکلکے کہین انجور کے واسطے چلا گیا بس یہ کہتے ہین اور پھندے لگاتے ہین اور وہ غار کے اندر کہ رہا ہی کہ یہ بیخبر مجھ سے آگاہ ہی کب ہین تو میرے دشمن مگر مجھ سے آگاہ نہین اگر آگاہ ہوتے تو یہ کیون کہتے کہ وہ گفتار کہان ہی تا اسکو باندھ کے باہر نکالین اس سبب سے وہ گفتار بھی انکا مسخرہ ہین دیکھ کے انسے غافل ہی

دعوی کرنا اس شخص کا کہ خدا مجھ سے گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہی اور جواب حضرت شعیبؑ کا

قولہ آن یکے میگفت در عہد شعیبؑ * کہ خدا از من بسے دید ست عیب * چند دید از من گناہ و جرمہا * و زکرم یزدان نمیگیرد مرا * حق تعالی گفت در گوش شعیب * در جواب او فصیح از راہ غیب * کہ بگفتی چند کردم من گناہ * و زکرم نگرفت بر جرم آلہ * عکس میگوئی و مقلوب اے سفیہ * اے رہا کردہ رہ و بگرفتہ تیہ * چند چندت گیرم و تو بیخبر * تا سلاسل ماندہ پا تا بسر * زنگ تو بر توت اے دیگ سیاہ * کردہ سیماے درونت را تباہ * بر دلت زنگار بر زنگار ہا * جمع شد تا کور شد زنہار ہا * گر زند آن دود بر دیگ نوی * اے اثر نماید ار باشد جوی * زانکہ ہر چیزے بضد پیدا شود * بر سفیدی آن سیہ رسوا شود * چون سیہ شد دیگ از تاثیر دود * بعد ازان بروے کہ چند دود زود * مرد آہنگر کہ او زنگی بود * دود دراباروش ہمرنگی بود * مرد رومی گر کند آہنگری * ریش ابلق گردد از دود آوری * بس بداند زود تاثیر گناہ * پس بنالد زار زار و گوید کاہ آلہ * چون کند اصرار و بد پیشہ کند * خاک اندر چشم اندیشہ کند * توبہ نندیشد و گر شیرین شود * بر دلش آنجرم تا بیدین شود * یعنی ایک شخص حضرت شعیبؑ کے وقت مین کہتا تھا کہ خدا نے مجھ سے بہت عیب دیکھے ہین اور بڑے گناہ اور بڑے بڑے جرم اور اپنے کرم سے مجکو ماخوذ نہین کرتا ہی حق تعالے نے حضرت شعیبؑ کے کان مین غیب کی راہ سے ایک جواب فصیح کہا کہ تو کہتا ہی مین نے کتنے ہی گناہ کیے اور اللہ نے مجکو گناہ مین ماخوذ نہین کیا اے بیوقوف تو یہ اٹکلا اور برعکس کہتا ہی کہ تو راہ چھوڑے ہوے ہی اور تیہ اختیار کیا ہی جس مین بنی اسرائیل چالیس برس

سرگردان رہے تھے مین کس قدر بگڑا ہوا خود کر رہا ہون اور تو اُس سے بیخبر ہی تا نہ بیخبرون مین بگڑو جکڑون پانون سے
سر تک تیرے رنگ تہ در تہ نے ایک دیگ سیاہ تیری صورت درونی کو تباہ و خراب کر دیا تیرے دل پر زنگار پڑ گیا
جمگئے اِس سبب سے تیرا دل راز و اسرار سے اندھا ہو گیا اگر وہ دود کسی نئی دیگ پر لگجائے تو فوراً اپنا اثر ظاہر
کرے چاہے جو بھر کیون نہو وہ رنگ تیری دیگ پر ہی کس واسطے کہ ہر چیز ضد سے ظاہر ہوتی ہی سفیدی پر سیاہی
آجانے سے سیاہی رسوا ہو جاتی ہی چھپتی نہین اور جب دیگ تاثیر دود سے سیاہ ہو گئی پھر اُسپر دود جلدی کون
دیکھ سکے اور تمیز کرے مثلاً اگر کوئی زنگی لوہار ہو تو دود اور رنگ روا اُسکا ہمرنگ ہوگا اور رومی اگر آہنگری کریگا
تو اُسکا شعلہ دود آدری سے ابلق ہو جائیگا کس وہ جلدی تاثیر گناہ کی جان لیگا اور زار زار روئیگا اور کہیگا
ای الہدا اس داغ سے مجھے چھوڑا اور جب اُسپر اصرار کریگا اور بدیشہ نہیگا تو خاک چشم اندیشہ مین ڈالیگا پھر
اُسے توبہ کب سوجھیگی وہی جرم اُسکے دل کو ایسا شیرین ہو جائیگا کہ بے بدین کیے نہین چھوڑیگا قولہ آن
پشیمانی و یارب رفت ازو ۔ شست بر آئینہ زنگ بیخ تو ۔ آہنش راز نگہا خوردن گرفت ۔ گوہرش را رنگ
کم کردن گرفت ۔ چون نویسی کاغذ سپید پر ۔ آن نوشتہ خواندہ آید در نظر ۔ چون نویسی بر سر نوشتہ خط ۔ فہم
نہ آید خواندنش گردد غلط ۔ کان سیاہی بر سیاہی اوفتاد ۔ ہر دو خط شد کور و معنی نہ داد ۔ در سوم بارہ نویسی
بر سرش ۔ بس سہ گردی چو جان کافرش ۔ پس چو چارہ جز سیاہ چارہ گر ۔ نا امیدی مس و اکسیرش نظر ۔ نا امید بہا
بہ پیش از نہید ۔ تا در دہید و بیرون جہید ۔ چون شعیب آن نکتہا را باز گفت ۔ زان دم جان و دل او گل شگفت
جان او بشنید وحی آسمان ۔ گفت اگر بگزنت مارا گو نشان ۔ گفت یارب دزع من میگوید او ۔ آن گزندش نشان
بہ بوید او ۔ گفت شادم گر کنم رازش فاش ۔ چونکہ رنجے برسد از ابتلاش ۔ یک نشانے آنکہ میگیرم درا ۔ آن کہ
طاعت دارم و صوم و دعا ۔ از نماز و از زکوٰۃ غیر آن ۔ لیک یک ذرہ ندارد ذوق جان ۔ میکند طاعات و افعال
سنی ۔ لیک یک ذرہ ندارد چاشنی ۔ طاعتش تقرست و معنی تقرنے ۔ جوز ہا بسیار و در وی مغزنے ۔ ذوق
باید تا دہد طاعات بر ۔ مغز باید تا دہد دانہ شجر ۔ دانہ بے مغز کے گردد نہال ۔ صورت بیجان نباشد جز خیال
چون شعیب این نکتہا بروے بخواند ۔ از تفکر ہیچ خود در گل بماند ۔ المعنی یہ اشعار بھی تحت کلام صدر مین
ہین پھر وہ پشیمانی اور یارب کہنے آہ اُس سے سب جاتی رہتی ہی اور آئینہ دل پر زنگ تین تہ کسکی پانچ تہ
کی بیٹھ جاتی ہی اور اُسکے لوہے کو جو دل سخت ہی زنگ کھانے لگتی ہی اور گوہر اُسکا رنگ کھونے لگتا ہی مثلاً
کاغذ سفید پر اگر تو لکھے تو وہ نظر مین آئے گا اُسکو پڑھ لیگا اور جو لکھے ہوے پر کوئی خط لکھیگا تو سمجھ مین نہ آنے سے
غلطی پڑھنے مین واقع ہوگی کس واسطے کہ وہ سیاہی پر سیاہی پڑکے دونون خط اندھے ہو گئے لہذا اُس سے
معنی نہ ظاہر ہوے اور اگر تیسری دفعہ اُسکے سر پر لکھیگا تو وہ جان کافر کی طرح سیاہ ہو جائیگا اب ہوقت مین

اُسے جو ایسا بتر حال ہو گیا سوا اسکے کہ کوئی چارہ گر اُسکا علاج کرے اور کیا چارہ تبس نا امیدی مس ہی اور چارہ گر کی نظر اکسیر اب اپنی نا امیدیون کو اُس چارہ گر کے سامنے کر دو روبے دوا سے چھوٹو جب حضرت شعیبؑ نے یہ نکتے اُس سے کہے تو یہ باتین اُنکی دم جان کی تھین مثل دم مسیح کے انسے اُسکے دل مین یہ گل کھلا کہ اُسکی جان نے دی آسمانی تو سنی نہین یہ کہا کہ تم کہتے ہو کہ خدا نے تجکو ماخوذ کیا ہی ماخوذی کا کوئی نشان تو بتا دو حضرت شعیبؑ نے عرض کی کہ اے رب میرے اُسنے میری بات کو دفع کیا اور مجھ سے ماخوذی کے نشان پوچھتا ہی کہا مین ستار ہون اُسکے بھید تو نہین کہتا مگر ایک رمز اُسکے مبتلا ہونے کی بتاتا ہون ایک نشان تو اِس بات کا کہ مین اُسکو ماخوذ کر رہا ہون یہ کہ مین نے طاعت کا حکم کیا ہی کہ وہ روزہ ہی اور دعا اور نماز و زکوۃ اور سوا اِنکے اور وہ کرتا ہی لیکن ذرہ بھر ذوق و مزہ اُسکی جان کو اُنسے حاصل نہین ہوتا وہ طاعات و افعال نبرگ کرتا ہی مگر ایک ذرہ اُسکا مزہ نہین پاتا طاعت ظاہری تو اُسکی نغز ہی لیکن معنی نغز نہین ہی جو زہبت سے لیکن سب بیمغز و دق چاہیے تب طاعت سے پھل حاصل ہوے دانہ مین مغز ہونا چاہیے تو دانہ سے شجر پیدا ہو و رنہ جو دانہ بیمغز ہی اُس سے نہال کب جمتا ہی اور جو صورت بیجان ہی وہ سوا خیال کے اور کیا ہی جب شعیبؑ نے یہ نکتے اُسکے سامنے کہے تو تفکر سے گدھے کو مش کیچہ مین اندہ رہا الخلاف شرح بحر العلوم مین جو جان کا نرش کو تو جان ادر جان الشنید کو تشنید بالمثناۃ فوقیہ لکھا ہی

تتمہ قصہ طعنہ زدن شیخ و جواب مرید

قولہ آن خبیث از شیخ می نالید ثر اثر ✦ کز تنگ باشد ہمیشہ کاثر اثر ✦ کہ نم بر حال خود گواہ ✦ گر خود رست ✦ بد و کارش تباہ ✦ دیدش اندر میان مجلسے ✦ او ز تقوے عاریست مفلسے ✦ کہ نہ نیشت خیر و نہ شان ✦ تا بہ بینی نسق شیخت را عیان ✦ شب بہ درش بر سر یک رہ زنے ✦ گفت بنگر فسق و عشرت کردنی ✦ بنگر آن سالوس روز و نسق شب ✦ روز ہجو مصطفے شب بولہب ✦ روز عبد اللہ و اورا گشتہ نام ✦ شب نعوذ باللہ در دست جام ✦ دید شیشہ در کف آن شیخ پر ✦ گفت شیخا مر ترا ہم ہست خمر ✦ تو نمی گفتی کہ در جام شراب ✦ دیو ہے میزد شتاب اندر شتاب ✦ گفت جام را چنان پر کردہ اند ✦ کاندرو نش سہ انجبیک پسند ✦ بنگر اینجا ہیچ کنجد ذرہ ✦ این سخن را کژ مشنو ہیچ مژہ ✦ جام ظاہر خمر ظاہر نیست این ✦ در دو دار این راز شیخ دو رہین ✦ جام ہے ہستی شیخ ست ای فلیو ✦ کاندرو اندر نگنجد بول دبو ✦ پر دما مال از نور حق ست ✦ جام تن بشکستہ نور مطلق ست ✦ نور خورشید ار بگیرد در حدث ✦ او ہمان نور ست پندیر د جشت ✦ المعنی لائید لائیدن سے سبزہ گوے کا تربکانت غرنی احول غر بالضم گلا پھولنا اور خصیون کا بڑہ جانا میزدمیزیدن سے شاشیدن غرہ بفتح و تشدید فر بفتگی و خافلی فلیو بفتح اول و یاے مجہول بیہودہ فرماتے ہین کہ وہ طاعن خبیث اُس مرید کی گفتگو سنکر پھر بکنے لگا اور ظاہر ہی کہ احول ہمیشہ کژ نگر ہوتا ہی کہا کہ مین اُسکے حال بد کا گواہ ہون وہ شرابی ہی اور بہ ہی در کام اُسکے

بڑے خراب ہین مین نے اُسکو ایک مجلس مین دیکھا ہی وہ تقوے سے مفلس و برہنہ ہی اور جو تجھ کو یقین نہین ہو تو سے
آج ہی کی رات اُٹھ میرے ساتھ چل اور اپنے شیخ کے فسق کو ظاہر و عیان دیکھ لے غرض رات کو ایک زن
یعنے دریچہ پر لے گیا اور کہا لے دیکھ بدکاری و عشرت شیخ کی دیکھ وہ مکر دن کا اور یہ فسق شب کا کہ دن مین
تو مصطفے بنجاتے ہین اور رات کو بولہب ہوتے ہین دن مین تو انکا نام عبد اللہ ہی اور رات کو نعوذ باللہ اور
جام شراب کا ہاتھ مین اُس مرید نے شیشہ شراب کا شیخ کے ہاتھ مین بھرا دیکھ کے کہا کہ اے شیخ تیرے گلے
مین بھی یہ غرہی تو نہین کہا کرتا تھا کہ جام شراب مین شیطان جلدی جلدی پیشاب کرتا ہی گویا شراب شیطان
کا پیشاب ہی کہا میرے جام دل کو قضا و قدر نے ایسا بھر دیا ہی کہ اُس مین گنجایش ایک دانہ سپند کی نہین ہی
تو میرے درون کو تو دیکھ یہان کسی ذرہ کی بھی سمائی ہی اور اس بات کو کسی فریب خوردہ نے اُلٹا سمجھا میری
مراد جام ظاہر اور خمر ظاہر سے نہین ہی اس غرض سے مین نے جام نہین کہا تو جام و خمر ظاہر کو شیخ دور مین سے
دور رکھ اُس سے نسبت مت کر میرا جام میری ہستی ہی اے بیہودہ کہ عشق حق سے بھری ہی اُس مین بول
دیو کا کب سما سکتا ہی اس شعر کے دوسرے مصرعہ مین ایک اندرزائدہ ہی اور وہ جام میرا نور حق سے
پر و مالا مال ہی اور جام تن کو نور مطلق نے توڑ دیا ہی ظاہر ہی کہ نور آفتاب کا اگر نجاست مین پڑے تو وہی
نور ہی نجاست کی ناگواری کچھ اثر نہین کرتی قولہ شیخ گفت این خود بخام ست دنہ می ✦ ہین بزیر آ منکر دبنگر
بہ دے ✦ آمد دید انگبین خاص بود ✦ کو رشد آن دشمن کور و کبود ✦ گفت پیر آمدم مرید خویش را ✦ روبرو
من بجوے اے کیا ✦ کہ مرا رنجیست مضطر گشتہ ام ✦ من ز رنج از مخمصہ بگذشتہ ام ✦ در ضرورت ہست ہر مردار
پاک ✦ بر سر منکر زلعنت باد خاک ✦ گرد خمخانہ برآمد آن مرید ✦ بہر شیخ از ہر خمے او می چشید ✦ در ہمہ خمخانہا
او می ندید ✦ گشتہ بد پر از عسل خم نبید ✦ گفت اے رندان چہ حالست این چہ کار ✦ ہیچ خمے در نمی نیم عیار ✦
جملہ رندان نزد آن شیخ آمدند ✦ چشم گریان دست بر سر میزدند ✦ در خرابات آمدی شیخ اجل ✦ جملہ میہا از قدد
ش عسل ✦ کردہ می را تو بمدل از حدث ✦ جان ما را ہم بدل کن از خبث ✦ گر شود عالم پر از خون و ال
ال ✦ کے خورد بندہ خدا الا حلال ✦ المعنی شیخ نے کہا کہ یہ نہ جام ہی اور نہ شراب خبردار ہو اے منکر
نیچے دریچے کے آ اور دیکھ اس کو جب وہ آیا اور دیکھا تو خاص شہد تھا یہ دیکھ کر وہ دشمن کور و کبود
اندھا ہو گیا پھر اس وقت پیر نے اپنے مرید سے کہا جا اے دانا میرے واسطے شراب تلاش کر کے
لا کہ مجھکو ایک دُکھ ہی جس مین مین مضطر ہون اور وہ ایسا ہی رنج ہی جسکے مارے مین غم عظیم کو بھولا ہوا ہون
اور ضرورت مین ہر مردار پاک ہی تو شراب لا منکر کے سر پر خدا لعنت کی خاک ڈالے وہ مرید خمخانون مین پھرنے لگا
اور ہر خم کی شراب کو اُسنے چکھا تا شیخ کے واسطے لیجائے لیکن تمام خمخانون مین کہین اُسنے شراب نہ دیکھی

جو خم کہ شراب خرما سے بھرے تھے وہ سب عسل سے پر تھے پوچھا ای زندیہ کیا حال ہی اور کیا معاملہ کہ کسی خم مین مین شراب نہین پاتا پس سب زندیق کے پاس روتے سر پیٹتے آئے اور کہا ای شیخ تیرے خرابات مین آنے سے ساری شراب مین شہد سے بدلگین تونے شراب کو جو ام الخبائث ہی نجاست سے بدلکے شہد کر دیا ہماری جان کو بھی خباثت سے بدل دے اگر جہان خون سے مال مال ہو جائے جسکا کھانا حرام ہی یعنے مملو دشحون ہو مگر چو بندہ خدا کا ہی وہ کبھی سوا حلال کے کچھ نہین کھائیگا الخلاف شرح بحر العلوم مین منکر کو منکر بکاف عجمی لکھا ہی

پوچھنا حضرت عائشہؓ کا پیغمبر علیہ السلام سے کہ کیا بات ہی جو آپ مصلے پر سر جگہ نماز پڑھ لیتے ہین

قولہ عائشہ روزے بہ پیغمبر بگفت * یا رسول اللہ تو پیدا و نہفت * ہر کجا باشد نمازے میکنی * سر دود در خانہ ناپاک و دنی گرچہ میدانی کہ بر طفل پلید * کرد مستعمل بہر جا کہ رسید * بے مصلے میگزاری تو نماز * ہر کجا روے زمین بکشاے راز گفت پیغمبر کہ از بہر جہان * حق بجس را پاک گرداند بدان * روکہ سجدہ گاہ ما را لطف حق * پاک گرداند تا بغتم طبق ہان و ہان ترک حسد کن با مہان * ورنہ ابلیسی شوی اندر جہان * کو اگر زہرے خورد شہدے بود * تو اگر شہدے خوری زہرے بود * کو بدل گشت و بدل شد کار او * لطف گشت و نور شد مر نار او * قوت حق بود مر ابابیل را * ورنہ مرغی چون کشد ہر پیل را * لشکرے را مرغ کے چندے شکست * تا بدانی کان صلابت از حق ست * گر ترا وسواس آرد زین قبیل * رو بخوان تو سورہ اصحاب فیل * ور کنی با دمری و ہمسری * کافرم گر تو زایشان کمتری * المعنی حضرت عائشہ صدیقہ نے ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ای رسول اللہ کے عالم غیب و شہادت مین جہان ہو تا ہی وہان آپ نماز پڑھ لیتے ہین حالانکہ گھر مین ناپاک و دنی چلتے پھرتے ہین آپ جانتے ہین کہ یہ بچہ پلید ہی جسطرف وہ جاتا ہی اسکے جانے سے وہ جگہ مستعمل ہو جاتی ہی اور تم بے مصلے کے نماز پڑھ لیتے ہو جان کہین روے زمین پاتے ہو اس راز کو تو ظاہر کرو آنحضرت نے فرمایا کہ اس بات کو جان لو کہ اللہ تعالی بزرگون کے واسطے ہر نجس کو پاک کر دیتا ہی تم جاؤ اپنا کام کرو ہماری سجدہ گاہ کے لیے لطف حق نے ہفتم فلک تک پاک کر دیا ہی چنانچہ حدیث ہی جعلت لی الارض مسجدا و طہورا اب معقولات بولنا ترک کے ہین بتائید حکایات صدر کے کہ خبردار خبردار بزرگون سے حسد مت کرو ورنہ تو بھی جہان مین ایک ابلیس ہو گا کسواسطے کہ بزرگ اگر زہر کھائے تو شہد ہو جائے اور تو شہد کھائے تو زہر بنجائے اسلیے کہ وہ اپنے حال سے بدل گیا اور اسکے کام سب بدل گئے وہ سراپا لطف حق ہو گیا اسکی نار نور ہو گئی دیکھ تو ابابیل کو قوت حق ہی کی تھی ورنہ ادنی مرغ اتنے بڑے ہاتھی کو کب مار پائے ایک لشکر عظیم کو ادنی چند پرندون خرد نے شکست دی تا سمجھا جائے کہ یہ زور و قوت حق سے ہی اور اگر شخص اگر تجھ کو اس قسم کی بات سے کچھ وسواس ہو تو جا قرآن مجید سے سورہ اصحاب فیل کو جو الم ترکیف ہی پڑھ اور اگر کسی بزرگ سے بزرگی و ہمسری کرے گا تو مین

قسم کھاتا ہون کہ کافر ہی ہون جو غلط کہون کہ پھر اُن کی بو بھی نہین پائیگا

کھینچنا موش کا مہار شتر کو اور مغرور ہونا موش کا

قولہ موشکے در کف مہار اشتری ✦ در ربود و شد دوان او لذ مری ✦ اشتر از چستی کہ باد شد روان ✦ موش غرہ شد کہ ہستم پہلوان ✦ بر شتر زد پرتو اندیشہ اش ✦ گفت بنمایم ترا تو باش خوش ✦ تا بیامد بر لب جوے بزرگ ✦ کاندر و گشتی زبون پیل بزرگ ✦ موش آنجا ایستاد و خشک گشت ✦ گفت اشترای رفیق کوہ و دشت ✦ این توقف چیست حیرانی چرا ✦ پا بنہ مردانہ اندر جو درآ ✦ تو قلاوزی و پیش آہنگ من ✦ در میان رہ مباش و تن حزن ✦ گفت این آبے شگرفست و عمیق ✦ من ہمی ترسم زغرقاب ای رفیق ✦ گفت اشتر تا بہ بینم حد آب ✦ پا درو بنہاد آن اشتر شتاب ✦ گفت تا زانو ست آب اے کور موش ✦ از چہ حیران گشتی و رفتی ز ہوش ✦ گفت مو رفتست تا زیر پاست ✦ کہ ز زانو تا بزانو فرقہاست ✦ گو ترا تا زانو ست ای پر ہنر ✦ مر مرا صد گز گذشت از فرق سر ✦ گفت گستاخی مکن بار دگر ✦ تا نسوزد جسم و جانت زین شرر ✦ تو مری با مثل خود موشان بکن ✦ با شتر مر موش را نبود سخن ✦ گفت تو بہر کردم از بہر خدا ✦ بگذران زین آب مہلک مر مرا ✦ رحم آید مر شتر را گفت ہین ✦ برجہ و بر گرد و بان من نشین ✦ این گذشتن شد مسلم مر مرا ✦ بگذرانم صد ہزاران چون ترا ✦ چون ہمیر نیستی پس رو برآ ✦ تا رسی از چاہ تو روزی بجاہ ✦ تو رعیت باش چون سلطان نہ ✦ تک مرد چون مرد کشتیبان نہ ✦ المعنی مری کو شش دہ برابری کرنا گردبان کو ہان شتر تک یعنی عمق ایک موش حقیر کے ہانھ مین نکیل اونٹ کی آگئی اور وہ اُس کو لے کر بڑی کوشش کے ساتھ جلدی اونٹ جو بڑی چستی کے ساتھ چلنے لگا تو موشکو یہ گھمنڈ ہوا کہ مین بھی پہلوان ہون اسکے اِس گھمنڈ کے اندیشے نے اونٹ کے دل پر پرتو ڈالا یعنے اونٹ سمجھا کہ اِسس کو غرور ہو گیا کہا یہ غرور تیرا تجھ کو دکھاؤنگا ذرا خوش تو ہو لے یہانتک کہ ایک بڑے دریا پر جس مین پیل بزرگ بھی عاجز ہوتا آئے موش وہان کھڑا ہوا اور دریا کو دیکھ کے خوف کے مارے خشک ہو گیا اونٹ نے کہا کہ اے رفیق کوہ و دشت کے تو نے توقف کیون کیا اور کیسا حیران ہو گیا مردون کی طرح دریا مین قدم رکھ اور چلا آ تو میرا رہنما اور پیشوا ہی راہ مین کیون رہا جاتا ہی اور کیون بس کرتا ہی کہا یہ دریا عجیب و عمیق حائل ہی مین اے رفیق ڈوب جانے سے ڈرتا ہون اونٹ نے کہا مین اِسکی گہرائی دیکھون اور جلدی اُس مین پانون رکھدیا اور کہا اے موش کور یہ پانی تو زانو تک ہی تو کیون حیران ہو گیا اور ہوش سے جاتا رہا کہا جو تیرے سامنے مو ہی میرے سامنے اژدہا ہی تیرے زانو سے میرے زانو تک بڑے فرق مین جب تک تیرے زانو تک آئیگا تو اے پر ہنر میرے سر سے سو گز اونچا ہو جائے گا کہا اب دوبارہ ایسی گستاخی نہ کرنا اور خیال بیہودہ دل مین نہ لانا تو اِس خیال مین تیری

جسم وجان نہ جلجائے تو برابری آپ جیسے موشون کے ساتھ کراونٹ کے ساتھ موش کیا بات کرسکے کہا مین نے
توبہ کی اب تو خدا کے واسطے مجھ کو اس مہلک سے چھڑا شتر کو رحم آیا اور کہا خبردار ہو اور لے کود کے میرے
کوہان پر چڑھ بیٹھ اب تو اس دریا سے گذرنا مجھ کو ضرور ہی مین تجھ جیسے لاکھون کو اس سے نکال سکتا ہون
آگے منقولات مولانا رح کے ہین کہ پیمبر کے واسطے خدا تعالی نے تمامی روے زمین کو سجدہ گاہ کیا تھا اور
بسطے پر بھی پڑھتے تھے تو پیمبر نہین ہی تو نجس وناپاک کا لحاظ کر اور اُن کے پیچھے چل برابری مت کر تو کسی
دن چاہ یعنے پستی پایہ سے جاہ اے علو رتبہ کو پہونچے تو جب بادشاہ نہین ہی تو رعیت بن اور گھرے مین
مت جا اگر ملاح نہین ہی کہ یہ شناور ہوتے ہین قولہ چون نہ کامل دکان تنہا مگیر + دست خوش بیباش
تاگردی خمیر + چونکہ آزادیت نامد بندہ باش + ہین مپوش اطلس بر درزندہ باش + انصتوا را گوش
کن خاموش باش + چون زبان حق نہ گشتی گوش باش + ور بگوئی شکل استفسار گو + باشہنشاہان
تو مسکین وار گو + ابتدا سے کبر وکین از شہوت ست + راستی شہوت از عادت ست + چون ز عادت گشتہ
محکم خوے بد + چشم آید ہر کسے کت دانشد + چونکہ تو گلخوار گشتی ہر کہ او + دانشد از گل ترا باشد عدو +
بت پرستان چونکہ خو با نت کنند + مانعان رہ بتا نرا دشمنند + چونکہ کرد ابلیس خو با سروری + دید آدم را
بتخصیر از خوے + کہ یہ از من سروے دیگر بود + تاکہ او مسجود چون من کس شود + سروری زہر ست جز آن
روح را + کو بود تریاق او نے زابتدا + کو ہ اگر پر یا رشد با کے مدار + کہ بود اندر درون تریاق زار + سروے
چون شد وما نحت رانیم + ہر کہ بشکستت بود خصم قدیم + چون خلاف خوے تو گوید کسے + کینہا خیزد ترا با او بسے
کو مرا از خوے من بر میکند + خویش را بر من چو سرور میکند + چون نباشد خوے بد سرکش درو + کے فروزد
از خلاف آتش درو + چون نباشد خوے بد محکم شدہ + کے فروزد از اختلاف آتشکدہ + با مخالف او مدارا میکند
در دل او خویش را جا می کند + زانکہ خوے بد بگشتت استوار + مور شہوت شد ز عادت ہمچو مار + مار
شہوت را بکش در ابتدا + ور نہ اینک گشتہ مارت اژدہا + لیک ہر کس مور بیند مار خویش + تو ز
صاحبدل کن استفسار خویش + تا نشد زرمس نداند من مسم + تا نشد دل نداند مفلسم + خدمت اکسیر کن
مس دار تو + جور میکش ای دل از دلدار تو + کیست دلدار اہل دل نیکو بدان + کہ چو روز وشب جہان ست از
جہان + المعنی دست خوش وہ چیز کہ ہاتھ کی مالش سے فرسودہ ہو جائے دعا جز زبون وقدرت وشق یعنے اگر تو بیکار
اور کامل نہین ہوا ہی تو تنہا دکان مت لگا کامل لوگون کا دست خوش بن یعنے مالش یافتہ اور فرسودہ تو تو خیر ہوے
قابل روٹی کے ہو یا مشق وممارست خوب پیدا کر تب دوسرے کی روٹی لگا سکیگا جب کہ تجھ کو آزادی نہین حاصل
ہوئی ہی تو بندہ بن خبردار اطلس مت پہن گدڑی اوڑھ یہ سب اعتراض ان ناقص پیرون پر ہین جو

خوش خوراک و خوش پوشاک ہوتے ہین اور بہت سے مرید کرتے ہین تو انقصوا کو سن اور خاموش رہ جب تو زبان
حق کی نہین ہے اے ناخواندہ تو کان بن اور حق کی باتین سن جیسا کہ حکم ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له
وانصتوا لعلکم ترحمون اور جس وقت پڑھا جائے قرآن بس سنو اُسکو اور خاموش رہو امید ہے کہ رحم کیے جاؤ
اور اگر یہ کہے کہ کچھ استفسار کی ضرورت ہو تو اُسکی کیا شکل ہے یہ ہے کہ جیسے شہنشاہون کے سامنے مسکین بنکے
عرض معروض کرتے ہین ایسے کہ ابتدا کبر و کینہ کی خواہش نفسانی سے ہے اور تو جو شہوت مین راسخ و مستحکم ہوگیا
ہے یہ نتیجہ تیری عادت کا ہے کہ عادت پڑتے پڑتے وہ خوب جمگئی جب عادت سے خو بد محکم ہوگئی تو اب جو کوئی
تجھ سے اُسکو کھینچتا ہے تو اُسپر تجھ کو غصہ آتا ہے جیسے اگر کوئی مٹی کھانے لگے تو جو کوئی گلکھاری سے تجھ کو چھڑانا
چاہیگا تو اُسکا دشمن ہوگا جو بت پرست کہ تجھ کو بت پرستی پر بلاتے ہین وہ لوگ اُن لوگون کے جو مانع راہ
بت پرستی کے ہین دشمن ہین ہرگاہ ابلیس نے اپنے ساتھ خیال سروری کا کیا کہ مین سرور ہون اور آدم کو اپنے
گدھے پن سے بنظر حقارت دیکھا کہ مجھ سے بڑھ کر کیسے کوئی سرور ہو کہ وہ مسجود مجھ سے شخص کا ہو یعنے مین
اُسکو سجدہ کرون ضروری نہ تھا سوائے اُس روح کے کہ وہ ابتدا سے تریاق لاتی ہے لان نام پہاڑ کا ہے
آور ریجان سے کہ تریاق دہان کا جید ہوتا ہے کہ وہ اگر پر مار ہوا تو ہو تو ذرا مت ڈر کس واسطے کہ اُسکے اندر
تریاق کا کیت بھی ہے جب سروری تیری دماغ کی مصاحب بنی ہر وقت خیال سروری کا جما ہے اب جو کوئی
اُسکو توڑیگا وہ تیرا دشمن قدیم ہوجائیگا جسوقت خلاف عادت کے کوئی مجھ سے کچھ کہیگا تو بڑے کینے تجھ کو
اُس سے پیدا ہوجائینگے اُس خیال سے کہ یہ مجھ کو میری عادت سے اُکھیڑتا ہے اور میرا سردار بنتا ہے اب خیال کرو
اگر اُس مین خوے بدسرکش نہین ہے تو خلاف سے آگ اُسمین کیون بھڑکتی ہے اور اگر خوے بد محکم شدہ نہین ہے تو خلاف
سے اُسکا آتشکدہ جو دل ہے کیون بھڑک اُٹھتا ہے وہ مخالف کے ساتھ مدارا کر رہا ہے اور اپنی جگہ اُسکے دل مین بنا رہا
ہے اسلیے کہ وہ عادات بد اُسمین خوب جمگئی ہے اور امور شہوت کا اُسکی عادت کر لینے سے مار ہوگیا تو مار شہوت کو
ابتدا مین مار دے نہ دیکھ یہ مار تیرا کوئی دم مین اُتر دہا ہوا لیکن مشکل تو یہ کہ ہر کوئی اپنے مار کو مور دیکھتا ہے
لہذا تو کسی صاحبدل سے اپنی کیفیت پوچھ تب تجھ کو حال مار و مور کا معلوم ہووے اسلیے کہ جب تک
مس زر نہین ہوتا اور ہابیت اُسکی قلب نہین ہوتی مس نہین جانتا کہ مین مس ہون اور جب تک بادشاہ
دل کا نہین ہوجاتا تب تک آپ کو مفلس نہین جانتا تو مس بنکے خدمت کسی اکسیر کی کر اور اے دل
جو کسی دلدار کا اُٹھا اور دلدار کون ہے اہل دل تو خوب اسکو جان لے کہ مثل روز و شب کے جہان سے
بھاگتے ہین یعنے جیسے روز و شب کہ ایک لحظہ انکو جہان مین قرار و قیام نہین ہے ہر دم بھاگا بھاگ ہی ہے
ایسے ہی وہ اس سے بھاگتے ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین پرند کو پرنا در اور جانست کو جاننده لکھا ہے

کرامات اُس شیخ کی جسکو کشتی مین تہمت چوری کی لگائی

قولہ عیب کم گویندۂ اللہ را ✦ متہم کم کن بذردی شاہ را ✦ در بیاشی پیچ پیچ از پیچیان ✦ پس برو بر دیو باشی مہتمان
بود درویشی درون کشتیے ✦ ساختہ از رخت مردم پشتیے ✦ بادہ شد ہمیان زر او خفتہ بود ✦ جملہ را جستند او را ہم
نمود ✦ لیک فقیر خفتہ را جوئیم ہم ✦ کرد بیدارش زغم صاحب درم ✦ کہ درین کشتی چو ہمیان گم شدست ✦ جملہ را جستیم
تو ائی تو رستہ ✦ دق بیرون کن برہنہ شو زدق ✦ تا زتو فارغ شود او بام خلق ✦ گفت یارب برغلاست این
حسان ✦ تہمتے کردند فرمان در رسان ✦ یا غیاثی عند کل کربتہ ✦ یا معاذی عند کل شبہۃ ✦ یا مجیبے عند کل دعوۃ ✦
یا ملاذی عند کل محنۃ ✦ چون بدر آمد دل درویش ازان ✦ سر بردن کردند ہر سو در زمان ✦ صد ہزاران ماہی از
دریاے ژرف ✦ در دہان ہر یکے دُری شگرف ✦ ہر یکے در ے خراج ملکتے ✦ کز آلست این ندارد دفترے ✦ در جہند
انداخت در کشتی و جست ✦ مر ہوا را ساخت کرسی و نشست ✦ خوش مرغ چون شہان برتخت خویش ✦ او فراز اوج و
کشتیش بہ پیش ✦ گفت کاین کشتی شمار احق مراد ✦ تا نباشد باشما زو گدا ✦ تا کرا باشد خمارت زین فراق ✦ من
خوشم جفت حق و با خلق طاق ✦ نے مرا او تہمت زردی نہد ✦ نے مہ ام را بغمازی دہد ✦ بانگ کردند اہل کشتی کہ
ہمام ✦ از چہ دادندت چنین عالی مقام ✦ گفت از تہمت نہادن بر فقیر ✦ وز حق آزاری پے چیزے حقیر ✦ یعنی او شوہر
اوپر کے تمہید مین ذکر آیندہ کیواسطے جو فرمایا کہ جوبندے خاص خدا کے ہین انکا عیب مت کر تو چوری سے شروع
تہمت مت لگا اور اگر تو ان سے بھی پیچ پیچ ہی بچے گا کہاں جاوگا تو شیطان پر بھی شیطان کو
تجھ کو ایسا ذلیل و خوار جانیگا کہ آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھیگا پیچیان مروڑنا چیرون اہل دیانت سے ہے
ہی جسکی یہ تمہید ہی بہتر تو یہ تھا کہ یہ دونون شعر بھی اخیر مین داستان صدر کے ہوتے مگر مین نے اتباع شرح کا
کیا چنانچہ فرمایا کہ ایک فقیر ایک کشتی مین لوگون کے اسباب سے تکیہ لگائے بیٹھا تھا اُس کشتی مین ایک شخص کی
ہمیان زر گم گئی وہ فقیر سوتا تھا صاحب اہل کشتی کی جستجو کی اُسکو بھی بتایا کہ اس فقیر خفتہ کو بھی ہم ڈھونڈھینگے
اور اُسکو صاحب درم نے درم کے غم سے جگایا کہ اس کشتی مین ایک کیسہ زر کا گم گیا ہے سب کو ڈھونڈھا
ہی تو بھی بے تلاشی کے نہین چھوٹیگا اپنی گدڑی اُتار منگا ہو تو مخلوق تجھ پر وہم کرے یہ تہمت ان سے
فارغ ہوئے فقیر نے کہا اے رب میرے غلام پر یہ چیز تہمت لگانے مین تو اپنا حلم پیچ یعنے شوخا
عربی کے اے فریادرس میرے وقت ہر گمراہت کے اور اے پناہ میرے وقت ہر خواہش کے اے
قبول کرنیوالے میرے وقت ہر دعا کے اور اے پناہ میرے وقت ہر محنت کے جب اس فقیر کا اُس درجہ سے
دکھا ہر طرف سے نور آب مچھلیون نے سر نکالا لاکھون مچھلیان اُس دریاے عمیق سے نمود ہوئین اور ہر مچھلی

منہ مین ایک گوہر عجیب و نادر کہ ہر گوہر خراج ایک سلطنت کا اور وہ ملک خدا کی بلا شرکت غیر فقیر نے چند گوہر کشتی مین ڈالے اور اٹھا اور ہوا کو کرسی بنا کے بیٹھا خوش خوش پلتھی مار کے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین بس وہ تو اوج ہوا پر چلا جاتا تھا اور یہ کشتی اُسکی آگے آگے تھی کہا یہ کشتی تمھارے واسطے اور میرا خدا ہی وہ نہین چاہتا فقیر جو تمھارے بیچ مین ہو دیکھو اب کون خسارہ مین ہی اسکے علیحدہ ہونے سے مین کیسا خوش ہون کہ جفت حق کا ہوا اور مخلوق سے طاق وہ نہ مجھ کو تہمت چوری کی لگائے گا نہ میری مہار غمازی کے ہاتھ مین دیگا کہ کوئی غمازی کرے یہ دیکھ کر اہل کشتی نے شور کیا کہ اے سردار تو کس سبب سے اس مقام عالی کو پہونچا کہا تم نے فقیر پر تہمت رکھی اور حق آزاری کی ادنی چیز کے واسطے الخلاف شرح بحر العلوم مین بر دیو کو ہر دیو ہمیان زر کو شدش بیان لکھا ہی قولہ حاش للہ بل زتعظیم شہان * کہ نبود بر فقیران بدگمان * آنفقیرے لطیف و خوش نفس * کز پے تعظیم شان آمد عبس * آنفقیرے بہر ہیچ ہیچ نیست * بل بے آنکہ بجز حق ہیچ ہست * متہم چون دارم ایشان را کہ حق * کرد امین مخزن مفتم طبق * متہم نفس ست بے عقل شریف * متہم حس ست نے نور لطیف * نفس سوفسطائی آمد منزلش * کش زدن سازد نہ حجت گفتنش * معجزہ بیند فرو زآنزمان * بعد ازان گوید خیالے بود آن * در حقیقت بودے آندید عجب * پس تعیم چشم بودے روز و شب * آن مقیم چشم پاکان میبود * نے قرین چشم حیوان میشود * کاین عجب زین حس دارد عار و ننگ * کے بود طاؤس اندر چاہ تنگ * تا نگوئی مرترا بسیار گو * من زصد یک گویم آنہم چو مو * المعنی فرماتے ہین حاش للہ فقیرون کی نسبت تہمت بلکہ اگر خیال کیا جاے کہ انکی تعظیم بادشاہون کی سی ہی تاہم بدگمانی ہی کونسے بادشاہ کی تعظیم مین کوئی سورہ یا آیت نازل ہوئی انمین تو جو لطیف نفس ہین انکی تعظیم مین سورۂ عبس و تولے نازل ہوئی چنانچہ ذکر اسکا اوپر گذرا وہ فقیر اس دنیا کی ہیچا ہیچ کے لیے نہین ہین بلکہ اسواسطے کہ سوا حق کے سب ہیچ جانتے ہین ہم انکو متہم کیسے کرین جنکو خدا تعالے نے امین مخزن ہفتم فلک کا کیا ہی خوب جان لو کہ متہم ہونے کے لائق نفس خسیس ہی عقل شریف اور قابل اتہام کے حس ہی نہ نور لطیف اور یہ ہمہ تن عقل و نور ہین نفس تیرا سوفسطائی ہی اے گمراہ جیسے فرقہ فساد سوفسطائیہ بس اسکو مارتا ہی رہ کس واسطے اسکا مارنا ہی اچھا ہی اسکے ساتھ حجت کا کام نہین ہی جیسے سوفسطائی معجزہ دیکھتا ہی تو اُسوقت پھڑک جاتا ہی بعد کو کہتا ہی کہ وہ تو ایک وہم و خیال تھا اگر وہ امر عجیب درحقیقت کچھ ہوتا تو ہمیشہ آنکھ کے سامنے قائم رہتا اور یہ نہین جانتا کہ وہ پاگو نکی آنکھ مین قائم رہتا ہی اور حیوان کی آنکھ سے قرین نہین ہوتا کس واسطے کہ معجزہ اس حس سے عجب ہی عار و ننگ رکھتا ہی جیسے طاؤس چاہ تنگ مین نہین رہتا آپ مین یہ خیال کرتا ہون کہ ایسا نہو کوئی مجھ کو بیسیارہ گو کہے اسلیے سو باتون سے ایک کہتا ہون سو بھی باریک

و نازک ہیچ مو در نہ دل مین تو بہت بھری ہین

طعنہ کرنا صوفیون کا سامنے شیخ کے ایک صوفی کو کہ بسیار گو ہے

قولہ صوفیان بر صوفی شنعت زدند + پیش شیخ خانقاہے آمدند + شیخ را گفتند داد جان ما + تو از ین صوفی بخواہ اے پیشوا + گفت آخر چہ گلہ است اے صوفیان + گفت این صوفی سہ خوار دگران + در سخن بسیار گو ہمچون جرس + ور خورش افزون خورد از بست کس + ور بخسپد ہست چون اصحاب کہف + صوفیان کردند پیش شیخ زہف + شیخ رو آورد بیش آن فقیر + کہ بہر حالے کہ ہست اوساط گیر + در خبر خیر الامور اوساطہا + مانع آمد ز اعتدال اخلاطہا + گر یکے خلطے فزون شد از غرض + در تن مردم پدید آید مرض + بر قرین خویش مقرار در صفت + کان فراق آرد یقین در عافیت + نطق موسی بود با اندازہ لیک + ہم فزون آمد ز گفت یار نیک + آن فزونے با خضر آمد شقاق + گفت رو تو کمتری بنداق + موسیا بسیار گوئی در گذر + چند گوئی رو وصال آمد بسر + موسیا بسیار گوئی دور شو + ور نہ با من گنگ باش و کور شو + ور نہ رفتی در ستیزہ شستہ + تو بعینی رفتہ بگسستہ + رو بر آنہا کہ ہم جفت تو اند + عاشقان و تشنہ گفت تو اند + چون حدث کردی تو ناگہ در نماز + گویدت سوے طہارت رو بتاز + ور نہ رفتی جنگ جنبان میشوی + چون نمازت رفت بنشین الغوی + پاسبانان خوانہا کان بر فزود + ماہیان را پاسبان حاجت نبود + جامہ پوشان را نظر بر گاز زست + جامہ عریان را تجلی زور ست + یا ز عریانان بیکسو باز رو + یا چو ایشان فارغ و بیجامہ شو + ور نہ مانی کہ کل عریان شوی + جامہ کم کن تا رہ او سطروی + پس فقیران شیخ را احوال گفت + عذر را با آن غرامت کرد جفت + المعنی زہف بالفتح سبک ہونا اور دڑنا شقاق بکسر مخالفت و دشمنی کرنا کثر بسیار گو جیسے مکثار فرماتے ہین چند صوفیون نے پاس شیخ خانقاہ کے آکر ایک صوفی کی مذمت کی اور کہا ہماری جان اُس سے فریادی ہے تو اے پیشوا داد اُسکی اُس سے لے کہا اے صوفیو آخر کچھ بھی تو اُس کی بُرائی بیان کرو کہا اُس صوفی مین تین عادتین ہین وہ ہم کو گران و ناگوار ہین ایک تو یہ بکتا بہت ہے گھنٹہ کی طرح بولتا ہی رہتا ہے اور کھاتا بہت ہے بیس آدمیون کا کھانا اکیلا کھاجاتا ہے اور جب سوتا ہے تو ایسا ہے جیسے اصحاب کہف کہ قیامت ہی کو بیدار ہونگے صوفیون نے یہ سُنکی اُسکی شیخ کے سامنے کی شیخ اُس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور کہا جو حال تیرے ہین سب مین اوسط اختیار کر کس واسطے کہ حدیث مین ہے خیر الامور اوساطہا یعنے بہترین کامونکے درمیانی ہین جنمین نکمی ہونہ بیشی اور اخلاط مین بھی اعتدال صحیح ہے کمی بیشی مین خرابی اگر ایک غلط بھی آدمی کے بدن مین جسقدر کہ غرض ہے اُس سے زیادہ ہو فوراً آدمی کے جسم مین مرض پیدا ہوتا ہے ہر صفت مین اپنے مصاحب و ہمنشین سے مت بڑھے کہ یہ افزونی عافیت مین یقیناً جدائی ڈالتی ہے غور کر حضرت موسیٰ کی باتین اندازہ کے ساتھ تھین لیکن وہ جو یار نیک انکے تھے یعنے حضرت خضر اُنکے کہنے پر بڑھ گئین یعنے خضر نے منع کیا تھا جو کچھ مین کرون مجھ سے پوچھنا

مت کہ ایسا کیون کہا اور موسیٰ نے باوصف اُنکے کہنے کے اُنکی بات پر بُرا مانا اور کشتی توڑنے اور لڑکا مار ڈالنے اور دیوار اُٹھانے سے استفسار کیا اُس فرزانی ہی نے خضر کے ساتھ مخالفت پیدا کی جو خضر نے اُسکو کہا کہ جاؤ تم بیمار گو ہو اور اب ہمارے تمھارے جدائی ہی اور کہا اے موسیٰ تو بیمار گو ہی جا کب تک تو کیگا بس وصال تمام ہوا اے موسیٰ تو بیمار گو ہی مجھ سے الگ ہو نہین تو میرے ساتھ گونگا اندھا ہو کہ میرے کلام مین نہ زبان سے کچھ کہہ نہ آنکھ سے دیکھ اور اگر نہین جائیگا تو گویا عداوت مین بیٹھا ہی کہ مین تجھ سے ملتفت نہونگا تو درحقیقت گیا ہوا اور جدا شدہ اور ٹوٹا ہوا ہی ہو تو اُنکے پاس جا جو تیرے جوڑے کے ہین اور عاشق و مشتاق تیری گفتگو کے ہین یہ منقولہ اور آیندہ کلام شیخ کا ہی اُس صوفی کے ساتھ مثلاً جب نماز مین حدث کیا اور وضو تیرا جاتا رہا اگر کوئی تجھ سے کہے جا وضو کر تو طہارت کی طرف فرد رد ڈر جا اور اگر نہین گیا تو گویا لڑائی کی تحریک کرتا ہی نہین نماز تو تیری گئی بیٹھ رہ خادمی تو مت بن دیکھ تو چوکیدار سونیوالونکے سبب سے بڑھائے گئے مچھلیون کو کہ رات دن بیدار ہین پاسبان کی حاجت نہوئی جو لوگ جامہ پوش ہین وہ دھوبی کو تکتے ہین اور جو جامہ عریان ہین اُنکی آرائش بجلی کے نور سے ہی تو یا تو اُن ننگون سے کنارہ کر یا اُنکی طرح فارغ اور بیجامہ ہو جا اگر تو بالکل عریان نہین ہو سکتا ہی تو کپڑے کم کردے تا راہ اوسط مین پڑ جائے پس ان فقیرون نے شیخ سے جو احوال اُسکا کہا تو برائی کے ساتھ عذر کو بھی جفت کیا تا درجہ اوسط مین ہو جائے الخلاف

شرح بحر العلوم مین جنگ جنبان کو خشک جنبان اور پاسبانان کو پاسبانگان لکھا ہی

عذر کرنا فقیر کا شیخ خانقاہ سے

قولہ ہر سوال شیخ را داد جواب ✤ چون جوابات خضر خوب و صواب ✤ آنجوابات سوالات کلیم ✤ کش خضر نبود از رب علیم ✤ گشت مشکلہا ش حل افزون زیاد ✤ از پے ہر مشکلش مفتاح داد ✤ از خضر درویش ہم میراث داشت ✤ در جواب شیخ ہمت برگماشت ✤ گفت را اوسطا رچہ حکمت ست ✤ لیک اوسط نیز ہم بانسبت ست ✤ آب جو نسبت باشتر ہست کم ✤ لیک باشد موش را او ہیچ یم ✤ ہر کرا باشد وظیفہ چار نان ✤ دو خورد یا سہ خورد ہست اوسط آن ✤ در خورد ہر چار گوید اوسط ست ✤ او اسیر حرص مانند بط ست ✤ ہر کرا او اشتہاده نان بود ✤ شش خورد میدان کہ اوسط آن بود ✤ چون مرا پنجاہ نان ہست اشتہے ✤ مر مرا شش کرده نیمتیم نے ✤ توبہ رکعت نماز آئی طول ✤ من بہ پانصد در نیایم در نحول ✤ آن یکے تا کعبہ جانی میرود ✤ وین یکے تا مسجد از خود میشود ✤ آن یکے در پاکبازی جان بداد ✤ وان یکے جان کند تا یک نان بداد ✤ آن اوسط در میانہا نہایت میرود کہ مر آن را اول و آخر بود ✤ اول و آخر باید تا دران ✤ در تصور گنجد اوسط با میان ✤ بے نہایت چون ندارد دو طرف ✤ کے بود آنرا میانہ منصرف ✤ المعنی نحول بفتحتین لاغری اور گداختہ ہونا حافی پا برہنہ منصرف

از جاے بجاے گردندہ فرماتے ہین کہ فقیر نے شیخ کے ہر سوال کا جواب دیا اور ایسا جواب جیسے جوابات خضر کے خوب وصواب تھے موسیٰ کے ساتھ کسواسطے کہ وہ جوابات سوالات کلیم کے وہ تھے جو خضر نے رب علیم سے اپنر ظاہر کیے جنسے مشکلین انکی بہت زیادہ حل ہوگئین اور ہر مشکل کے کشود کی کنجی ملگئی یہ فقیر بھی کچھ خضر ہی سے میراث رکھتا تھا جو اسنے بہت شیخ کے جوابات مین تعین کی کہا راہ اوسط اگرچہ حکمت ہی یہ تو مین مانتا ہون حدیث صحیح ہی لیکن اوسط کے لیے نسبت ہی مثلاً نہر کا پانی نسبت اونٹ کے بہت کم ہی مگر موش کے لیے دریا ہی تو بس اونٹ کا اوسط اور ہی اور موش کا اور سو چو تو جو روزمرہ چار روٹیان کھاتا ہی دو کھائے یا تین کھائے تو وہ اُسکا اوسط ہی اور جو چار دن کھالے اور کہے کہ اوسط ہی تو وہ بط کی طرح گرفتار حرص کا ہی کہ بط بھی تا لابون مین غوطے مار مار کے رات دن کائی وغیرہ کھاتی رہتی ہی اور جسکو اشتہا دس روٹی کی ہو اگر چھ کھائے تو جانے رہ کہ یہ اُسکا اوسط ہی اور جب مجھکو پچاس روٹیون کی اشتہا ہی تو اب بتا یہ چھ روٹیان میرے لیے آدھی روٹی ہی یا نہین تو تو دس رکعت نماز مین تھکا جاتا ہی اور مین پانسو رکعت مین نہین دبلا ہوتا ہون نہ بگھلتا ہون ایک تو ایسا ہی کہ کعبہ تک پیادہ یا برہنہ جاتا ہی اور ایک وہ کہ مسجد تک جاتے بیخود ہوے جاتے ہین ایک ایسا جس نے پاکبازی مین جان تک دیدی اور ایک نے بڑی جانکنی کی تو ایک روٹی دی گویا ایک روٹی دینے جان نکلتی ہی یہانتک تو غدر بسیار خواری کا تھا اب بسیار گوئی کا ہی کہ وہ وسط جو کلام کا کہتے ہو تو وسط اُس مین چل سکتا ہی کہ جو شی باانہایت ہو یعنے جسکا اول وآخر ہو بغیر اول وآخر ہونے کے وسط و میانہ اُسکا تصور وخیال مین نہین آسکتا ظاہر ہی جو شی بے نہایت ہی اور اُسکی دو طرفین جو اول وآخر ہین نہین ہین تو وسط اُسکا کیسے متصرف ہو سکتا ہی یعنے ایک حال سے دوسرے حال پر وہ تو سب ایک ہی سے ہی کس کو میانہ کہین کس کو طرف کہین **الخلاف** شرح بحر العلوم مین مرمرا کو مرترا اور تمیستیم کو ہمدستیم لکھا ہی **قولہ** اول وآخر نشانے کس نداد ✤ گفت لوکان لہ البحر مداد ✤ ہفت دریا گر شود کلک مدید ✤ نیست مریایان شدن را ہیچ امید ✤ باغ دبیشہ گر شود یکسر قلم ✤ زین سخن ہرگز نگردد ہیچ کم ✤ انبیمہ جبر وقلم فانی شود ✤ وین حدیث بعد دبانی بود ✤ حالت من خواب را ماند گہے ✤ خواب بیند اردمرا مد گہی چشم من خفتہ دلم بیدار دان ✤ شکل بیکار مرا بر کار دان ✤ گفت پیغمبر کہ عینانی نام ✤ لاینام القلب عن رب الانام چشم تو بیدار و دل خفتہ بخواب ✤ چشم من خفتہ دلم در فتح باب ✤ مرد دلم رانیج حس دیگر ست ✤ جہا را ہر دو عالم منظر ست ✤ تو ز ضعف خود بگن در من نگاہ ✤ بر تو شب بر من ہمان شب چاشتگاہ ✤ بر تو زندان بر من آن زندان چو باغ ✤ عین مشغولی مرا گشتہ فراغ ✤ پاے تو در گل مرا گل گشتہ گل ✤ مرترا نام مرا سود و دہل ✤ در زمینم با تو ساکن در محل میدوم بر چرخ ہفتم چون زحل ✤ ہمنشینت من نیم سایہ نست ✤ بر ترا ز اندیشہا پایہ نست ✤ زانکہ من زاندیشہا

بگذشته ام ۔ خارج از اندیشه بیان گشته ام ۔ حاکم اندیشه ام محکوم نے ۔ چونکہ بنا حاکم آمد بر بنے ۔ المعنی مدید اور بنی دونون
امالے مداد اور بناکے ہین جو مراد مداد سے اُسی بسیار گوئی کے بیان مین کہتا ہی کہ میری باتون کے اول آخر کا نشان
کسی نے نہین بتایا جیسے فرمایا ہی قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی و لو جئنا
بمثلہ مددا کہہ اے محمدؐ اگر ہو جائین تمام دریا سیاہی واسطے لکھنے کلمات میرے رب کے فرور کم ہو جائین دریا قبل
اس سے کہ کلمات میرے رب کے کم ہون اگرچہ لائین ہم مثل اُسکے اور دریا کو مدد کیو واسطے اگر ہفت دریا بالکل مداد
ہو جائین تب بھی میرے کلام کے تمام ہونے کی امید نہین ہی باغ دبیشہ اگر بالکل قلم ہو جائین میرے سخن سے ہرگز
کم نہ ہوگا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی ولوان مافی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت
کلمات اللہ اور اگر زمین مین جو درخت ہین قلمین ہو جائین اور ساتون دریا سیاہی بنجائین کلمات اللہ کے لکھنے کو تو
سب تمام ہو جائین اور کلمات اللہ کے کم نہ کر سکین یہی حال میری باتون کا ہی چنانچہ کہا کہ یہ سب سیاہی و قلمین
فانی ہو جائین اور یہ حدیث بعید دبدستور باقی رہے اب جواب خواب کا ہی کہ خواب میری حالت ہی شابہ بخواب
جب مجھ کو ہوتی ہی کہ اُسکو گمراہ خواب گمان کرتے ہین اُسوقت مین تو میری چشم کو اور دل کو بیدار جان اور وہ
خواب مین شکل بیکاری کی ہوتی ہی اُسکو بیکار سمجھ مصنفے شعر عربی کے آنحضرت نے فرمایا ہی کہ آنکھین میری سوتی
ہین اور دل میرا بیدار ہی رب کار خلق سے نہین سوتا ہی یعنے غافل نہین ہوتا ہی قیاس کرلو تیرا یہ حال کہ آنکھین
تیری بیدار ہین دل سوتا ہی اور میری آنکھین خفتہ اور دل کشود باب غیب مین کہ غیب کا دروازہ اُسکے سامنے
کھلا رہتا ہی تیرے دل کو یہ پنج حس ہین جو عام ہین میرے دل کے واسطے پنج حس خاص اور ہین کہ جنکی کھڑکی
دونون جہان ہین جنکا مین تماشا کرتا ہون تو اپنے ضعف سے جیسا کہ رکھتا ہی مجھ کو مت دیکھ اور اپنے مثل
مت جان مجھ کو شب ہی اور میرے لیے وہی شب جاشتگاہ ہی جس مین دمبدم ترقی آفتاب کو ہی تو زندان کو
زندان جانتا ہی وہ میرے لیے باغ ہی جسکو تو عین مشغولی جانتا ہی وہ میرے لیے فراغ دلبختی ہی تیرا پاؤن
در گل ہی یعنے دنیا مین اندھا ہوا اور میرے لیے یہ گل گل ہی خفیف و سبک تیرے لیے جو باتین ماتم و غم ہین
میرے لیے شادی و دل ہین تیرے ساتھ زمین مین رہتا ہون اور رتبہ مین چرخ ہفتم پر زحل کیطرح
دوڑتا ہون ہین تیرا ہمنشین نہین ہون میرا سایہ ہی اصل ذات میری تو کیا جانے کہان ہی میرا
رتبہ جملہ اندیشون سے برتر ہی کوئی کیا جان سکتا ہی اس واسطے کہ ہین جملہ اندیشون سے گذر گیا
ہون سب اندیشون سے خارج ہو کے پویان ہون ہین اندیشون کا حاکم ہون محکوم نہین ہون
یعنے اندیشے میرے مطیع ہین نہ مین اُن کا تابع جو بڑے محل سیر اہلے اللہ کے ہین جیسے معمار
کے تابع بنا ہوتی ہی نہ بالعکس الخلاف شرح بحر العلوم مین کلی مدید کو کلی بدید و عینانی کو عینانی و

ز ندان کونہ نہان لکھا ہی قولہ جملہ خلقان سخرۂ اندیشہ اند ✤ زان سبب خستہ دل وغم پیشہ اند ✤ قاصد اخود را باندیشہ
وہم ✤ چون نجوا ہم از میسانہ برجہم ✤ من چو مرغ وجم اندیشہ مگس ✤ کے بود بر من مگس را دسترس ✤ قاصد از پر آیم
از اوج بلند ✤ تا شکستہ پا یگان بر من تنند ✤ چون ملالم گیرد از سفلے صفات ✤ ابر پرم ہمچون طیور الصافات ✤ پر من
رستہ است ہم از ذات خویش ✤ بر نچسپانم دو پر من از سریش ✤ جعفر طیار را پر جاریہ است ✤ جعفر طرار را پر عاریہ است
نزد آنکہ لم یذق وعویست این ✤ نزد سکان افق مغیست این ✤ لاف ودعوی باشد این پیش خراب ✤ دیگ
قی وشہد یک نزد ذباب ✤ چونکہ در تو میشود لقمہ گہر ✤ تن مزن چند انکہ تو انی بخور ✤ شیخ روزے بہر دفع سوے
ظن ✤ در لگن قے کرد و بر در شد لگن ✤ گوہر معقول را محسوس کرد ✤ پیر بینا بہر بیعقلی مرد ✤ چونکہ در معدہ بود پاکت
پلید ✤ نقل نہ بر خلق و نہان کن کلید ✤ المعنی جعفر طیارؓ برادر حضرت علیؓ شیر خدا کے کہ لڑائی حضروت مین
دونون بازو اُنکے کٹ گئے تھے خدا تعالی نے اُنکی عوض مین دو پر اُنکو دیے کہ جنت مین اُن پردن سے اُڑتے
ہین اور جعفر طرار نام ایک شخص کا کہ اُسنے حیلہ سے اپنے پر جمائے تھے کہ ہوا مین کسی قدر کچھ اُڑتا تھا پھر اُسی فقیر کا
قول ہی کہ تمام مخلوق بیکاری و مطیع اپنے اندیشہ کے ہین اسی سبب سے دخستہ اور غم پیشہ ہین قصداً آپکو
حوالہ اندیشہ کے کر دیتا ہون کہ دیکھون پھر الگ ہو سکتا ہون یا نہین لیکن جب چاہتا ہون اُسمین سے
نکلجاتا ہون مجھ کو روک نہین سکتا مین ایک مرغ بلند پرواز اندیشہ ایسا جیسے مگس کہ اُسکی اُڑان معلوم پھر
اِس مگس کو مجھ پر دسترس کیسے ہو گی پھر قصداً اوج بلند سے نیچے آجاتا ہون تا شکست پا دنیا کے مجھ سے کچھ چپکا
کرین پھر جب مجھکو ان سفلی اے پستی صفاتون سے ملال ہوتا ہی تو پھر ایسا اُڑجاتا ہون جیسے طیور صف بستہ میرے پر
میرے ہی ذات سے جمے ہین مین نے اپنے دونون پر سریش سے نہین جمائے ہین میرے پر ایسے ہین جیسے جعفر
طیارؓ کے پر کہ عطیۂ خدا تھے اور جاریہ جو ہر وقت روان منقول ہی کہ جب جعفر طیارؓ شہید ہوے کفار نے اُنکے جسم
شریف سے کچھ بے ادبی کرنا چاہی خدا تعالی نے اُنکی دعا سے اُنکو پر عطا کیے کہ جسم اُنکا آسمان کو اُڑا چلا گیا اور
میرے پر ایسے نہین جیسے جعفر طرار مکار نے سریش سے جما لیے تھے اور عاریتی تھے نہ قدرتی یہ جو مین کہ رہا ہون
اُن لوگون کے نزدیک جو لم یذق ہین یعنے جنھون نے مزہ اسکا نہین چکھا ایک دعوی محض ہی بیمعنے اور جو
رہنے والے افق آسمان کے ہین وہ جانتے ہین کہ یہ سب سچ ہی جو دنیا کے کوے مردار خوار ہین اُن کے
سامنے یہ شیخی اور دعوی ہی اُن کو کیا تمیز جیسے مگس کے نزدیک دیگ قے اور شہد کی یکسان ہی جب تیری یہ
کیفیت ہی کہ جو لقمہ کھاتا ہی گوہر پر آب ہوتا ہی تو کھائے جا جتنا کھایا جاے ہرگز بیمت کر اسی پر یہ نقل
ہی کہ شیخ نے واسطے دفع بدگمانی لوگون کے ایک دن لگن مین قے کی دو لگن پر دُر ہو گئی دیکھو اُس پیر بینا نے
لوگونکی کم عقلی کے سبب سے معقول شی کو محسوس کر کے دکھا دیا یعنے یہ جو کہا تھا کہ لقمہ گوہر ہوتا ہی یہ ایک بات

معقول تھی اُسکو محسوس طور پر دکھادیا میری دانست مین شیخ مراد اُسی فقیر سے ہی جسپر خانقاہ کے لوگ معترض تھے اُسوقت کو ٹال کے اور کسی دن ایسا کیا ہوگا اب فرماتے ہین کہ تیرا یہ حال کہ تیرے معدہ مین جاکے پاک چیز پلید و نجس ہوجاتی ہی تو تو اپنے حلق پر قفل لگاکے کنجی اُسکی ایسی چھپاڈال کہ پھر مجھکو نہ ملے

بیان اُس دعوی کا کہ عین اُس دعوی کا گواہ اپنا صدق ہی

قولہ ہرکہ درد ے نمد شد نور جلال ✤ ہرچہ خواہد گو بجز اور احلال ✤ گر تو ہستی آشنای جان من ✤ نیست دعوے گفت معنی دان من ✤ گر بگویم نیم شب پیش تو ام ✤ ہین مترس از شب کہ من خویش تو ام ✤ این دو دعوی پیش تو معنی بود ✤ چون شناسی بانگ خویشاوند خود ✤ پیشی و خویشی دو دعوی بوہ لیک ✤ ہر دو معنی بود پیش فہم نیک ✤ قرب آوازش گواہی میدہد ✤ کاین دم نزدیک از یاری جہد ✤ لذت آواز خویشاوند نیز ✤ شد گواہ صدق آن یار عزیز ✤ یار بے الہام احمق کو ز جہل ✤ می نداند بانگ بیگانہ ز اہل ✤ پیش او دعوی بود گفتار او ✤ جہل او شد مایۂ انکار او ✤ پیش زیرک کاندرونش نور ہاست ✤ عین این آواز دو معنی بود راست ✤ یا بتازی گفت یک تازی زبان ✤ کہ ہمیدانم زبان تازیان ✤ عین تازی گفتنش معنی بود ✤ گرچہ تازی گفتنش دعوی بود ✤ یا نویسد کاتبے بر کاغذے ✤ کاتب خط خوانم من ابجدے ✤ این نوشتہ گرچہ خود دعوی بود ✤ ہم نوشتہ شاہد معنی بود ✤ یا بگوید صوفیی دیدی تو دوش ✤ در میان خواب سجادہ بدوش ✤ من بدم آن انچہ گفتم خواب در ✤ با تو اندر خواب در شرح نظر ✤ گوش کن چون حلقہ اندر گوش کن ✤ اے سخن را پیشوا اے ہوش کن ✤ چون ترا یاد آید آنخواب این سخن ✤ معجزہ نو باشد و راز کہن ✤ المعنی یعنے جو شخص ایسا ہی کہ جسمین نمد نور جلال ہوجاتا ہی اُس سے کہدے جو چاہے وہ کہا مجھکو حلال ہی اور اگر تو میری جان کی کیفیت سے آشنا ہی تو جانیگا کہ یہ گفتگو معنی دان میری صرف دعوی نہین ہی مثلاً اگر مین نیم شب مین تجھ سے کہون کہ مین تیرے پاس ہون تو رات سے مت ڈر ے کہ مین تیرا خویش ہون تو یہ دونون دعوے تیرے سامنے معنی ہونگے یعنے سچے مگر جب کہ تو آواز اپنے خویشاوند کی پہچان لیگا کس پیشی و خویشی جو مین نے کہا کہ مین تیرے پاس ہون اور تیرا خویش ہون دو دعوے ہوے لیکن فہم جب نیک اور اچھا ہو تو اُسکے نزدیک دونون معنے ہین یعنے یہ سمجھے کہ یہ آواز قریب سے آتی ہی کہ مین تیرے پاس ہون تو ضرور گواہی اسپر دیتی ہی کہ یہ آواز کسی یار سے آتی ہی بس وہ لذت آواز کی جو کہا مین تیرا خویشاوند ہون گواہی دیتی ہی کہ یہ کسی یار عزیز کی آواز ہی کہ وہ صادق ہی اور جو یار بے الہام و احمق ہی نہ دل مین اُسکے خدائے تعالی کوئی بات ڈالتا ہی نہ خود سمجھتا ہی اور وہ اپنی ناوانی سے نہ بیگانہ کی آواز پہچانتا ہی نہ اپنے کی اور یہ بھی نہین جانتا کہ یہ آواز بیگانہ سے ہی یا اہل سے اُسکے سامنے اُسکی گفتگو دعوے ہی وہ جہل ہی اُسکے لیے مادہ انکار کی ہوگی اور جو دانا و زیرک ہی کہ اُسکے

دل مین نور بھرے ہین یہ آواز عین معنی ہی راست و درست کچھ شک نہین یا تازی زبان مین ایک تازی زبان والے نے یہ کہا کہ مین تازی زبان جانتا ہون بس عین تازی مین کہنا اُسکا وہی معنی ہوگا گو تازی مین کہنا دعوے تھا تازی زبان جاننے کا یا کوئی کاتب کسی کاغذ پر لکھے تو اُسکو مین کاتب خط کا کہونگا اور ایجاد کا یہ نوشتہ اُسکا اگرچہ خود دعوی ہی لیکن شاہد اُسکے معنی کا بھی ہی یا کوئی صوفی کہے کہ رات جو تو نے خواب مین ایک سجادہ مبوش دیکھا وہ مین تھا اور جو کچھ مجھ سے خواب مین تو نے کہا وہ مین نے کہا بیان فکر مین تو اُسکو سن اور حلقہ اپنے کان کا بنا اور اِس بات کو پیشوا اپنے ہوش کا کرس جب تجھکو وہ خواب یاد آئیگی تو یہ بات تجھے ایک نیا معجزہ اور راز کہن ہو جائیگی قولہ گرچہ دعوی مینماید این ولے ✤ جان صاحب واقعہ گوید بلے ✤ پس چو حکمت ضالۂ مومن بود ✤ آن ز ہر کہ بشنود موقن بود ✤ چونکہ خود را پیش او یابد فقط ✤ چون بود شک چون کند خود را غلط ✤ تشنہ را چون بگوے تو شتاب ✤ در قدح آبست بستان زود آب ✤ ہیچ گوید تشنہ کاین دعویست رو ✤ از برم اے مدعی مہجور شو ✤ یا گواہ و ہیچتے بنما کہ این ✤ جنس آبست و ازان ما معین ✤ یا بطفل شیر مادر بانگ زد ✤ کہ بیا من مادرم ہان اے ولد ✤ در دل ہر امتے کز حق مزہ است ✤ روے دآواز پیمبر معجزہ است ✤ چون پیمبر زیر دن بانگے زند ✤ جان امت در درون سجدہ کند ✤ زانکہ جنس بانگ او اندر جہان ✤ از کسے نشنیدہ باشد گوش جان ✤ آن فریب از ذوق آواز غریب ✤ از زبان حق شنودا نی قریب ✤ المعنی واقعہ خواب بتائید صدر فرماتے ہین اگرچہ وہ شخص صوفی سجادہ بدوش دعوی کرتا ہی لیکن اسکی جان جسنے خواب دیکھی ہی ملی کہہ رہی ہی اور یہ بیچون و چرا ایجاب کرتی ہی کس واسطے کہ اِس بات سے آشنا ہی پس یہ ایسا ہی جیسے حکمت ضالۂ مومن کی یعنے بھٹکی ہوئی اس سبب سے جو جس سے سنتا ہی یقین کرتا ہی اور جو فقط آپ ہی کو اُسکے سامنے پائے تو پھر شک کیون ہو اور کیون آپ کو غلط کرے مثلاً پیاسے سے کہو کہ دوسرا اس پیالہ مین پانی ہی جلدی لے تو وہ پیاسا کبھی نہین کہیگا کہ یہ تیرا دعوی ہی ہی مدعی میرے پاس سے الگ ہو یا گواہ و حجت مجھے دکھا کہ یہ آب ہی اور ما معین سے ہی یا دودھ پیتے بچہ سے ماں پکار کے کہے کہ اے بیٹے مین تیری ماں ہون تو آ بس جس امتی کے دل مین حق کا مزہ ہی اُسکے لیے صورت و آواز پیغمبر کی معجزہ ہی جسوقت پیمبر باہر سے اُسکو پکارینگے اُسکی جان فوراً اپنے درون مین سجدہ کریگی اِس سبب سے کہ پیمبر کیسی آواز اُسکے گوش جان نے اور کسی سے نہین سنی ہی دیکھو اُس مسافر کو ذوق آواز غریب کا تھا اُسنے زبان حق سے انی قریب سنا یہ اشارت ہی آیت کریمہ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب سے جس وقت تجھ سے پوچھین میرے بندے مجھے تو بیشک مین اُن سے قریب ہون یہ آیت ایک اعرابی غریب کے سوال پر نازل ہوئی تھی جس نے آنحضرت سے پوچھا تھا کہ ہم اپنے رب کو کہان سمجھین اور کیسے دعا مانگین پس ذوق کے سبب سے اُسنے خود خدا تعالی ہی سے جواب پایا

سجدہ کرنا یحییٰ اور مسیح کا باہم گر شکم مادرین

قولہ مادر یحییٰ چو حامل بود ازو ✦ بود با مریم شستہ رو برو ✦ مادر یحییٰ بمریم در نعت ✦ پیشتر از وضع حمل خویش گفت ✦ کہ یقین دیدم درون تو شہیست ✦ کہ اولوالعزم و رسول آگہیست ✦ چون برابر او فتادم با تو من ✦ کرد سجدہ حمل من اے ذوالفطن ✦ این جنین مر آن جنین را سجدہ کرد ✦ کز سجودش در تنم افتاد درد ✦ گفت مریم من درون خویش ہم ✦ سجدہ دیدم ز طفلم در شکم ✦ المعنی مادر حضرت یحییٰ علیہ السلام اُسوقت مین کہ اُنسے حاملہ تھین مریم کے سامنے بیٹھین تھین اُنھون نے چپکے سے مریم کو کہا قبل وضع حمل اپنے سے کہ مین یہ یقین جانتی ہون کہ تمھارے شکم مین ایک شاہ ہے کہ وہ رسول اولوالعزم اور آگاہ ہے اِس سبب سے کہ جب مین تمھارے برابر آئی تو میرے حمل نے اے عقلمند سجدہ کیا یعنے اِس جنین نے اُس جنین کو سجدہ کیا جسکے سجدہ سے میرے جسم مین درد پڑ گیا مریم نے کہا کہ مین نے بھی اپنے درون مین دیکھا کہ میرے شکم مین جو بچہ ہے اُسنے بھی سجدہ کیا

معترض ہونا نادانون کا اِس قصہ پر اور جواب اُنکا

قولہ ابلہان گویند این افسانہ را ✦ خط بکش زیرا دروغست و خطا ✦ زانکہ مریم وقت وضع حمل خویش ✦ بود از بیگانہ دور و ہم ز خویش ✦ مریم اندر حمل جفت کس نشد ✦ از برون شہر او واپس نشد ✦ از برون شہر آن شیرین فسون ✦ تا نشد فارغ نیامد ہم درون ✦ چون بزاید انگہانش بر کنار ✦ برگرفت و برد تا پیش تبار ✦ مادر یحییٰ کجا دیدش کہ تا ✦ گوید اورا این سخن در ماجرا ✦ این بداند آنکہ اہل خاطرست ✦ غائب آفاق او را حاضرست ✦ پیش مریم حاضر آمد در نظر ✦ مادر یحییٰ کہ درست از بصر ✦ دیدہا بستہ بہ بیند دوست را ✦ چون مشبک کردہ باشد پوست را ✦ ور ندیدش نزد بود و نزد درون ✦ از حکایت گیر معنی اے زبون ✦ نے چنان افسانہا بشنیدہ ✦ ہمچو شین بر نقش آن چفسیدہ ✦ تا ہمیگفت آن کلیلہ پیر بان ✦ چون سخن نوشد زدمنہ بے بیان ✦ ور ندانستند لحن ہمدگر ✦ فہم آن چون کرد بے نطق بشر ✦ در میان شیر و گاو آن دمنہ چون ✦ شد رسول و خواند بر ہر دو فسون ✦ چون وزیر شیر شد گاو نبیل ✦ چون ز عکس ماہ ترسان گشت پیل ✦ این کلیلہ دمنہ جملہ اقترست ✦ ورنہ کے با زاغ بلبل را مرست ✦ اے برادر قصہ چون پیمانہ ایست ✦ معنی اندر وے بسان دانہ ایست ✦ دانہ معنی بگیرد مرد عقل ✦ سنگ و پیمانہ را گزارد نقل ✦ ماجرای بلبل و گل گو شدار ✦ گرچہ گفتی نیست اینجا آشکار ✦ المعنی شین بالفتح زشتی و عیب کلیلہ نام شغال دمنہ نام شغال و بمعنی روباہ نیز مگر بالکسر اور قصہ انکا کتاب کلیلہ دمنہ مین مذکور ہے نبیل بزرگ و دانا و فہمیدہ چفسیدن بمعنی چسپیدن فرماتے ہین کہ احمق کہتے ہین کہ یہ قصہ مادر یحییٰ اور مریم کا دروغ و خطا ہے اِسپر خط کھینچ دو اور کاٹ دو اِس سبب سے کہ مریم وقت وضع حمل تک اپنے خویش و بیگانہ سب سے دور تھین وہ حالت حمل مین کسی کی جفت ہی نہین ہوئین شہر سے باہر چلی گئی تھین لوٹ کے نہین

آئین اور جبتک عمل سے فارغ نہ ہوئین شہر مین نہ آئین جب فارغ ہوئین تو حضرت عیسیٰؑ کو گودمین لیکر اپنے کنبہ مین آئین پھر انھون نے مادر یحییٰ کو کہان دیکھا کہ یہ ماجرا کہا اب آگے مقولات مولانا کے ہین فرماتے ہین معترض نے جو اعتراض کیا وہ کیا جانے یہ تو وہ جانے جو اہل خاطر ہین یعنے اہل دل کہ جو غائب چیزین آفاق کی ہین سب اُسکے سامنے حاضر ہین یہ ایسا ہی کہ مریم کی نظر کے سامنے مادر یحییٰ کی درانحالیکہ انکی بصر سے دور تھین حاضر آئین جیسے وہ لوگ کہ آنکھین میچے ہوتے ہین اور دوست کو دیکھتے ہین مگر وہ جنھون نے اِس پوست کو سوراخ کیا ہوتا ہی آور فرماتے ہین بالفرض کہ انھون نے ظاہر سے دیکھا جیسا کہ تو کہتا ہی نہ باطن سے جیسا کہ ہم نے کہا تو اِس حکایت کو حکایت ہی سمجھ اور معنی پیدا کر اے زبون تونے کیا ایسے قصے نہین سنے ہین جو مثل عیب برائی کے اِسکے نقشون یعنے تحریر پر چپک رہا ہی یہ خیال نہین کرتا کہ کلیلہ بزبان دمنہ سے کیا کہتا تھا اور دمنہ بے بیان کلیلہ کے کیا سنتا تھا بآن ایک دوسرے کی کچھ لحن و آواز سمجھتے تھے پھر ان باتون کو جو کلیلہ دمنہ مین لکھی ہین بے گویائی بشر کے کیسے سمجھ لیا آور شیر و گاؤ کے درمیان مین دمنہ قاصد بنا اور کیسے کیسے دونون پر افسون پڑھے پھر وہ بیل فربہ کیسے وزیر شیر کا ہوا اور کیسا عکس ماہ سے بیل ڈرایہ سب اُسمین ہی بس یہ کلیلہ اور دمنہ سب بناوٹ نہین تو کیا نزاع لکلک کے برابر کب ہوسکتا ہی یعنے غیر ناطق ناطق کیسے ہوگا اب فرماتے ہین اے بھائی قصہ ایسا ہی جیسے ایک پیمانہ اور معنی اُسمین ایسے جیسے دانہ بس جو عقلمند ہی وہ دانے معنی کے لے لیتا ہی پیمانہ کو نہین دیکھتا اگرچہ وہ نقل ہی ایسے ہی ماجرا بلبل و گل کا سُن لے اگرچہ یہان بھی کوئی گفت و نطق ظاہر نہین ہی الخلاف شرح بحر العلوم نگرد کونبگرد لکھا ہی

سخن زبان حال سے کہنا اور سمجھنا اُسکا

قولہ ماجرای شمع با پروانہ تو ✤ بشنو و معنی کرین افسانہ تو ✤ گرچہ گفتی نیست بہر گفت ہست ✤ ہین بیا لا بہر چون چغندر پست ✤ گفت در شطرنج کین خانہ رخست ✤ گفت خانہ اش کجا آمد بدست ✤ خانہ را بخرید یا میراث یافت ✤ فرخ آنکس کو سوے معنی شتافت ✤ گفت نحوی زید عمرو قد فرب ✤ گفت چونش کرد بیچری ادب ✤ عمرو را جزے چہ بدکان زید خام ✤ بیگناہ او را بزد ہمچون غلام ✤ گفت این پیمانہ معنی بود ✤ گندمش بستان کہ پیمانہ رود ✤ عمرو زید از بہر اعراب ست و ساز ✤ گر در و غست آن تو با اعراب ساز ✤ گفت نے آن منِ اُم عمرو را ✤ زید چون زد بیگناہ و بیخطا ✤ گفت او ناچار و لاغے بر کشود ✤ عمرو یک داو فزون تر زدہ بود ✤ زید واقف گشت از دوش را بزد ✤ چونکہ از حد بر و حدش می سزد ✤ المعنی پھر بتائید صد فرماتے ہین کہ ماجرا شمع کا پروانہ کے ساتھ جو لکھا ہی تو سن اور اِس قصہ سے معنی چھانٹ لے آور اگرچہ تونے کہا کہ یہ شمع پروانہ کا افسانہ واسطے گفت یعنے واسطے کہہ لینے کے ہی اور کچھ نہین تو بس خر دار چغندر پست کی طرح نیچے نیچے

بلند پروازی مت کر جب تو خود کہتا ہی کہ کہہ لینے کو ہر بی تو ہم بھی کہتے ہین جیسے کسی نے کہا کہ یہ خانہ رخ کا ہی کہا رخ کو یہ خانہ کہان سے ہاتھ آیا تو مول لیا یا میراث مین پایا یہ بھی تو ایک کہنے ہی کے لیے ہی بس اچھا وہ شخص ہی جو معنی کیطرف دوڑا ایک نحوی نے کہا زید نے عمرو کو مارا ایک نے کہا کہ زید نے بیگناہ اُسکو کیون مارا عمرو کا زید غلام نے کیا جرم دیکھا جو شل غلام کے بیجرم مارا کہا یہ اِس جرم و ضرب سے کیا غرض ہی یہ ایک بیمانہ معنی کا ہی تو اسکے گیہون لے بیمانہ چھوڑ دے عمرو زید یہ واسطے درستی اعراب و ترکیب کے ہین اگر دروغ ہی تو تجھے کیا اعراب سے غرض رکھ کہا نہین مین نہین جانتا ہون کہ بیگناہ و بیخطا کے مارا ہوا ب اُسنے جو دیکھا کہ یہ نہین مانتا لاچار ہو کے ہنر و ظرافت ظاہر کی کہ عمرو نے ایک داد بڑھتی اُس سے جو اُسمین رسم خط کی ہی واسطے فرق عمر بضم عین کے چرائی تھی آید اِس چوری سے واقف ہوا تو اُسکو مارا اسواسطے کہ جو حد سے یعنے سزا شرعی کی رو سے کوئی چیز کسی کی لیجائے اُسکو حد کی سزا ضرور ہی

مقبول ہونا سخن باطل و ملمین باطلون کے

قولہ گفت اینک راست پذرفتم بجان ✤ گر نماید راست در پیش کران ✤ گر بگوئی احولے را ماہ نیست ✤ گویدت ای دوست در وحدت شکیست ✤ ور بدو خندد کسی گوید دو است ✤ راست دار این سزاے بدخو است ✤ بر دروغان جمع می آید دروغ ✤ ملتحیشات الحیشون زد فروغ ✤ ہر کہ او جنس دروغست اے پسر ✤ راست پیش او نباشد معتبر ✤ دل فراخان را بود دشت فراخ ✤ چشم کور انرا غبار سنگلاخ ✤ ہر کرا دندان صدقی رسته شد ✤ از دروغ و از خیانت جسته شد ✤ یعنی غبار بکسر بسر افتادن کہا اب ہم نے سچ سچ دل سے مان لیا کہ جو کج مین اُنکے آگے سیدھی چیز بھی کج ہوتی ہی اگر کسی احول سے کہو کہ ماہ ایک ہی کہیگا ای دوست ایک ہونے مین اُسکے ٹرا شک ہی اور جو کوئی اُس سے ہنسی کی راہ سے کہدے کہ دو ہین تو اُسکو سچا بتائیگا یہ اُسکی خوے بد کے سزاوار ہی جھوٹون کے پاس جھوٹ جمع ہوتا ہی چنانچہ آیہ کریمہ ملتحیشات الحیشون نے اپنی روشنی پھیلا رکھی ہی یعنے پلید چیزین اُنکے واسطے پلید لوگ ہین جس کسی کی جنس اے پسر دروغ سے ہی وہ راست کو معتبر نہین جانتا اور جو دل فراخ ہین بموجب تشریح صدرہ کے اُنکے لیے معنی کے دشت فراخ ہین اور جو اندھے ہین اُنکو ٹھوکرین سنگلاخ کی جس کسی کے دانت صدق کے جمے یعنے دانت جمنے کے وقت ہی سے صدق اُسکی روزی ہوا وہ جھوٹ اور خیانت سے چھوٹ گیا

ڈھونڈھنا اُس درخت کا کہ جو کوئی میوہ اُسکا کھاے ہرگز نہ مرے ✤

قولہ گفت دانائے برائے دوستان ✤ کہ درختے ہست در ہندوستان ✤ ہر کسے کز میوہ او خورد برد ✤ نے شود او پیر و نے ہرگز بمرد ✤ پادشاہی این شنید از عاد تے ✤ برد رخت و میوہ اش شد عاشقی ✤ قاصدان نا زدیوان

ادب ✤ سوے ہندوستان روان کرد از طلب ✤ سالہا میگشت آنقاصد ازو ✤ گرد ہندوستان برائے جستجو ✤ شہر شہر از بہر این مطلوب گشت ✤ نے جزیرہ ماند نے کوہ و دشت ✤ ہر کرا پرسید کردش ریشخند ✤ کین بجوید جز مگر مجنون بند ✤ پس کسان صفعش زدند اندر مزاح ✤ پس کسان گفتند کا یصاحب فلاح ✤ جستجوے چونتو زیرک سینہ صاف ✤ کے تہی باشد کجا باشد گزاف ✤ وین مراعاتش یکے صفعی دگر ✤ وین زصفع آشکارا سخت تر ✤ میستودندش بتسخر کاے بزرگ ✤ در فلان جا بد درختی بس سترگ ✤ در فلان بیشہ درختی است سبز ✤ بس بلند و ہول و ہر شاخیش گبز ✤ قاصد شہ بستہ در حسبتن کمر ✤ می شنید از ہر کسے نوع دگر ✤ پس سیاحت کرد آنجا سالہا ✤ مینرستادش شہنشہ مالہا ✤ چون بسے دید اندران غربت تعب ✤ عاجز آمد آخر الامر از طلب ✤ ہیچ از مقصود اثر پیدا نشد ✤ زان غرض تغییر خبر پیدا نشد ✤ رشتہ امید او بگسستہ شد ✤ جستہ او عافیت ناجستہ شد ✤ کرد عزم بازگشتن پیش شاہ ✤ اشک میبارید و میبرید راہ ✤ المعنی صفع سیلی مار نامزاح خوش طبعی گبز بالفتح و کاف عجمی قوی و سطبر ایک دانا نے دوستون کی خاطر ایک بات کہدی کہ ہندوستان مین ایک درخت ہے جسنے میوہ اُسکا خرد و برد کیا نہ وہ بوڑھا ہوتا ہے نہ وہ مرتا ہے ایک بادشاہ نے کبھی کسی صادق سے یہ بات سنی اُسکو اُس درخت اور اُسکے میوہ پر عشق ہوگیا ایک قاصد دانا اپنے دیوان ادب سے ہندوستان کیطرف اُسکی جستجو مین بھیجا وہ قاصد شہر شہر اس مطلوب کے واسطے پھرا نہ جزیرہ چھوڑا نہ پہاڑ نہ جنگل جس سے اُسنے پوچھا اُسنے اُسکو مسخرہ بنایا کہ ایسی بات وہی کہتا ہے جو دیوانہ قید کا ہے یعنے دیوانون کی طرح قید ہونا چاہتا ہے بہت لوگون نے خوش طبعی سے اُسکے سیلی ماری اور بہت لوگ کہتے تھے کہ اے صاحب فلاح سادہ دل نجھ جیسے زیرک سینہ صاف کی جستجو خالی نہین جائیگی اور بیہودہ نہین ہوگی ضرور وہ درخت تجھکو ملیگا جو اسکی رعایتین کرتے تھے وہ طنزاً اُس پیرایہ مین کہتے تھے گویا اسکو بناتے تھے کہ یہ رعایتین انکی دوسری قسم کی سیلی تھی کہ اُس سیلی سے جو ظاہر مارتے تھے سخت تر تھی اُس کی تعریفین کرکے کہتے تھے کہ اے بزرگ جو اصطلاحا احمق کو بھی کہتے ہین کہ فلان جگہ یہ ایک بڑا درخت تھا اب فلان جنگل مین ہے کہ وہ ایک درخت سبز اور نہایت بلند و پُر ہول ہے شاخین اُسکی بڑی موٹی اور قوی یہ قاصد شاہ کا جو اُسکی جستجو مین مستعد تھا ہر کسی سے قسم قسم کی باتین سنتا تھا بس برسون ہندوستان مین پھرتا رہا اور بادشاہ اُسکے واسطے مال و زر بھیجتا رہا جب اسنے نہایت ہی اس سفر مین رنج اٹھایا آخر اس جستجو سے عاجز ہوا کچھ مقصود سے اثر ظاہر نہ ہوا سوا اسکے جو ایک خبر اُس درخت کی سن لی تھی کوئی غرض حاصل نہ ہوئی تو اُسکی امید کی ڈوری ٹوٹ گئی اور وہ جستجو سب ناجستہ اور نکمی ہوئی بس اسنے ارادہ بادشاہ کے پاس لوٹ جانے کا کیا

بیان کرنا ایک شیخ کا بھیدا اُس درخت کا اُس طالب متعلد سے

قولہ بود شیخے عالی فضلے کریم ✤ اندرین منزل کہ آنس شد ندیم ✤ گفت من نومید پیش اورفتم ✤ زاستان او برہ اندر شدم ✤ تا دعاے او شود ہمراہ من ✤ چونکہ نومیدم من از دلخواہ من ✤ رفت پیش شیخ باچشم پر آب ✤ اشک بیبارید مانند سحاب ✤ گفت شیخا وقت رحم درافتست ✤ نا امیدم وقت لطف این ساعت ست ✤ گفت واگو گرچہ نا میدیستت ✤ چیست مطلوب تو روبا کیستت ✤ گفت شاہنشاہ کردم اختیار ✤ از برائے جستن یک شاخسار ✤ کہ درختے ہست نادر درجہات ✤ میوہ او مایۂ آب حیات ✤ سالہا جستم ندیدم زونشان ✤ جز کہ طنز و تسخر این سرخوشان ✤ شیخ خندید و بگفتش اے سلیم ✤ این درخت علم باشد اے علیم ✤ بس بلند و بس شگرف و بس محیط ✤ آب حیوانے زدریاے محیط ✤ تو بصورت رفتۂ اے بیخبر ✤ زان نرشاخ معنی بے بار و بر ✤ تو بصورت رفتہ گم گشتہ ✤ زان نمی یابی کہ معنی ہشتہ ✤ گہ درختش نام شد گہ آفتاب ✤ گاہ بحرش نام شد گاہے سحاب ✤ آن یکے کش صد ہزار آثار خاست ✤ کمترین آثار او عمر و بقاست ✤ گرچہ فردست او اثر دارد ہزار ✤ آن یکے را نام باشد بیشمار ✤ المعنی ایک شیخ بڑے عالم و بڑے قطب بزرگ تھے اسی مکان مین جنکا یہ آنس ہی نومید ہمنشین ہوا دل مین کہا کہ مین نومید اسکے پاس جاؤن شاید اُسکے آستانہ سے راہ مین پڑجاؤن تا دعا اُسکی میرے ہمراہ ہو کہ مین اپنے مقصود و دلخواہ سے نا امید ہورہا ہون بس روتا ہوا شیخ کے پاس گیا اور ابر کی طرح آنسو برساتا تھا کہا اے شیخ وقت رحم و مہربانی کا ہی مین نا امید ہون تیرے لطف کا یہی وقت ہی کہا بیان کر کس بات سے تجھکو نومیدی ہی کیا تیرا مطلوب ہی اور کس طرف تیری توجہ ہی کہا بادشاہ نے مجھ کو ایک درخت کی تلاش کے واسطے اختیار کیا کہ ایک درخت دنیا کی جہات مین ہی جس کا میوہ آب حیات ہی برسون مین نے ڈھونڈھا کہین اُسکا نشان نہ پایا سواے طنز و تسخر مستون کے جو شراب دنیا کے نشہ مین ہین شیخ نے سُنکر ٹھٹھا مارا اور کہا اے سادہ دل یہ درخت علم ہی اے علیم کہ نہایت بلند ہی اور ابر بس نادر اور نہایت محیط اور ایک آب حیوان ہی دریاے محیط یعنے خدا تعالی سے جس کی صفت ہی علی کل شئی محیط تو اسے بیخبر صورت کیطرف گیا اُسکو چھوڑ کے اُس طرف جو شاخ بے بار و بر ہی جھکا اسی سبب سے کہ صورت کی طرف گیا ہی بہکا ہوا ہی اور اسوجہ سے تو اُسکو نہین پاتا کہ معنی چھوڑے ہوے ہی کبھی اُسکا درخت نام ہوا کبھی آفتاب کبھی اُسکو دریا کہتے ہین کبھی ابر بس وہ ایک حس سے لاکھون نشان پیدا ہوے ادنی اثر اُسکا عمر و بقا ہی اگرچہ فرد ہی مگر ہزارون اُسکے اثر ہین بس اُسی ایک کے بیشمار نام ہین موافق اثر کے قولہ آن یکے شخصے ترا باشد پدر ✤ درحق شخص دگر باشد پسر ✤ درحق دیگر بود قہر و عدو ✤ درحق آن دیگرے لطف نکو ✤ درحق دیگر بود آن عم و خال ✤ درحق دیگر کسے وہم و خیال ✤ صد ہزاران

نام و آن یک آدمی ✤ صاحب هر وصفش از وصفی عمی ✤ هر که جوید نام اگر صاحب ثقه ست ✤ هیچ تو نا امید و اندر تفرقه است ✤ تو چه بر چسپی برین نام درخت ✤ تا بمانی تلخکام و شور بخت ✤ صورت ظاهر چه جوئی اے جوان ✤ رو معانی را طلب اے پهلوان ✤ صورت و هیأت بود چون قشر و پوست ✤ معنی اندر وی چو مغز یار و دوست ✤ دل گزند از نام و ننگ و وصفات ✤ تا صفات رہنما ید سوے ذات ✤ گم شوی در ذات آسائی زخود ✤ چشم تو یک رنگ بیند نیک و بد ✤ اختلاف خلق از نام اوفتاد ✤ چون بمعنی رفت آرام اوفتاد ✤ اندر ینمعنی مثال خوش شنو ✤ تا نمانی تو اسامی را گرو ✤ المعنی ثقه بکسر اعتماد کرنا اور مضبوط کرنا موافق کلام سابق کے کہتے ہین کہ مثلاً ایک شخص تیرا تو باپ ہی اور دوسرے کے حق مین بیٹا ہی اور کسی کے حق مین تہرو عدو ہی اور دوسرے کے حق مین لطف و نکو اور کسی کا وہ چچا ہی اور کسی کا ماموں اور کسی کے حق مین کچھ بھی نہین محض وہم خیال بس اب غور کر دیکھی ایک آدمی کے لاکھون نام ہین اور جس مین وہ وصف ہین صاحب اُس وصف کا ہر وصف سے اپنے اندھا پس جو کوئی نام کا طالب ہووے اگرچہ صاحب ثقہ ہی یعنے اعتماد و مضبوطی کا مگر مثل تیرے نا امید و پریشان ہی تو کیا اِس درخت کے نام پر چپکا ہوا ہی جسکے باعث تلخکام و شوربخت رہے کبھی میسر ہی نہ ہوا آ ہی جوان اور اے پہلوان جا معانی کو ڈھونڈھ صورت ظاہر کو کیا ڈھونڈھتا ہی صورت اور ہیأت ایسی ہی جیسے چھلکا اور پوست اور معنی ایسے جیسے مغز کہ مغز ہی یار و دوست ہی تو نام کو چھوڑ اور صفات کو دیکھ تو صفات ذات کی طرف رہنما ہو پھر جب تو ذات مین گم ہو جائیگا ہر طرح آرام پا جائیگا اور آنکھ تیری نیک و بد سب کو ایک نظر سے دیکھیگی مخلوق مین جو اختلاف پڑا ہی نام ہی کے سبب سے ہی کہ ہر نام والے کو جدا جانتے ہین جسوقت معنی مین پہونچا بس چین ہو گیا کہ وہان سب ایک ہین آپ اسی معنی مین مثال خوش مجھ سے سن تو تو نامون مین نہ پھنسا رہے

بیان جھگڑے چار آدمیون کا واسطے انگور کے بسبب اسکے کہ زبان ایک دوسرے کی نہین جانتے تھے

قولہ چار کس را دادم مردے یکدرم ✤ ہر یکے از شہرے افتادہ بہم ✤ فارسی و ترک و رومی و عرب ✤ جملہ باہم در نزاع و در غضب ✤ فارسی گفتا ازین چون وارہم ✤ ہم بیا کاین را بانگوری دہم ✤ آن عرب گفتا معاذ اللہ ✤ من عنب خود ہم نہ انگور اے دغا ✤ آن یکے کز ترک بد گفت اے گزم ✤ من نمی خواہم عنب خواہم اُزم ✤ آنکہ رومی بود گفت این قیل را ✤ ترک کن خواہم من استافیل را ✤ در تنازع مشت بر ہم میزدند ✤ کز سر نادانہا غافل بدند ✤ مشت بر ہم میزدند از ابلہے ✤ بر بدند از جہل و از دانش تہی ✤ صاحب سرّے عزیزے صد زبان ✤ گر بدی آنجا بدادی صلح شان ✤ پس بگفتی او کہ من زین یکدرم ✤ آرزوے جملتانرا میخرم ✤ چونکہ بسپارید دل را بے دغل ✤ این درم آن میکند چندین عمل ✤ یکدرم تان مے شود چار المراد ✤ چار دشمن می شود یک زاتحاد ✤

گفت ہر یک تان دہد جنگ و فراق ✤ گفت من آرد شمار اتفاق ✤ پس شما خاموش باشید انصتوا ✤ تا زبان
تان من شوم در گفتگو ✤ گو سخن تان بنماید یک نمط ✤ در اثر مایہ نزاعست و سخط ✤ در سخن تان در توافق موثقہ ✤
در اثر مایہ نزاع و تفرقہ است ✤ گرمی عارضی نہ در اثر ✤ گرمی خاصیتی دارد و ہنر ✤ سرکہ را گر گرم داری زانش آن ✤
چون خوری سردی فزاید بیگمان ✤ زانکہ آن گرمی آن دلیزیست ✤ طبع اصلش سرد بست و تیز بست ✤ در بود
یخ بستہ دو شاب ای پسر ✤ چون خوری گرمی فزاید در جگر ✤ پس ریاے شیخ بہ زاخلاص ما ✤ کز بصیرت باشد آن
دین ازعما المعنی عنب بکسر انگور گوزم بکاف فارسی مضموم وزاے معجمہ یعنی اے چشم من اسوا سیطلکم
ترکی مین گوز چشم کو کہتے ہین متکلم اوزم بضم اول دواو غیر ملفوظ انگور ترکی ہی استافیل بزبان رومی انگور
سخط بفتحتین خشم و غضب دوشاب شیرہ انگور و شیرہ خرما فرماتے ہین کہ چار آدمیون کو ایک شخص نے
ایک درم دیا اور وہ چارون ایک ایک شہر کے تھے کہ اتفاق سے جمع ہو گئے تھے چنانچہ ایک فارسی تھا اور
ایک ترک اور ایک رومی ایک عرب اور چارون باہم نزاع کر رہے تھے اور غضب مین تھے فارسی نے کہا
اس جھگڑے سے کیسے چھوٹین آؤ اسکو کسی انگور فروش کو دین عرب نے کہا معاذ اللہ نہین مین انگور
نہین چاہتا مین عنب چاہتا ہون اور وہ جو ترک سے تھا اُسنے کہا کہ اے چشم من مین عنب نہین چاہتا
اوزم چاہتا ہون اور جو رومی تھا اُس نے کہا کہ یہ باتین چھوڑو مین نہ عنب چاہون نہ اوزم استافیل
چاہتا ہون حالانکہ عنب اوزم استافیل تینون انگور کے معنی مین ہین اور یہ جھگڑے مین پڑے تھے ایک
دوسرے کے منہ پر گھونسے مارتے تھے بدین وجہ کہ ناموں کے بھید سے غافل تھے کہ نام جدا ہین در اصل ایک شے
ہی یہ اپنی احمقی سے لڑتے تھے اور باہمد گر گھونسے مارتے تھے ایسے جہالت سے بھرے اور دانش سے خالی
تھے اگر کوئی صاحب سر عزیز سوزبان والا وہان ہوتا تو اُنکی صلح کرا دیتا اور کہتا کہ لو مین اسی ایک درم سے
آرزو تم چارون کی پوری کرے دیتا ہون آو یہ کہتا کہ تم سے ہر ایک نے دل درم کو دیا ہی یعنے اُسکی جگہ
تمھارے دلون مین ہی گو دل بیدغل ہی اُسکا قصور نہین مگر وہی درم تم سے یہ اتنے عمل کرا رہا ہی ایک
درم تمھارا تمھاری خاص مراد سے چار ہوا جاتا ہی کہ وہی چار دشمن ہین اگر اتحاد ہو تو وہی چار دشمن
انکو رو عنب اوزم واستافیل ایک ہی ہین یعنے انگور آپ تمھاری بولی تم کو لڑا رہی ہی اور جدائی ڈالتی
ہی میری بولی تم چارون مین اتفاق پیدا کر دیگی تم چارون چپ ہو جاؤ اور خاموش تو مین تمھاری
زبان ہو جاؤن اور گفتگو کرون اگرچہ تمھاری بات ہی ایک ہی طرح کی مگر اُسکے اثر مین جھگڑا ہی کہ ہر ایک
دوسری طرح سمجھتا ہی اور خلاف جانتا ہی انگور کے خواہان سب ہو گزمان ونام مین فرق ہی جو باعث
خشم و غضب ہی اگرچہ سمن بن باہم تمھارے موافقت داستوری ہی مگر اثر مین مایہ نزاع

و تفرقہ کا ہی معمول ہی جو گرمی کہ عاریتی ہوتی ہی وہ چند ان اثر نہین کرتی اور جو گرمی خاصیتی ہی اپنے ہنر دکھاتی ہی مثلاً سرکہ چاہے جیسا اُسکو آگ پر رکھو اور گرم کردو لیکن جب کھاؤ گے سردی ہی بڑھائیگا اسواسطے کہ وہ گرمی اُسمین دہلیزی ہی یعنے جبتک دہلیز پر دھوپ ہی گرمی ہی اور جب دھوپ نہ ہوگی گرمی نہ ہوگی بس اصل طبع اُسکی یعنے سرکہ کی جو سردی و تیزی کی ہی وہی رہیگی اور اگر دو شاب یخ بستہ ہوجائیگا تب بھی اے پسر جب کھائیگا جگر مین گرمی پائیگا بس شیخ کاریا ہمارے اخلاص سے بہت بڑھکے ہی کہ اُسکا ریا بھی بصیرت سے ہی اور ہمارا اخلاص اندھے پن سے ریا را العارفین خیر من اخلاص المریدین الخلاف شرح بحر العلوم مین گفت کو گفت اور قیل کو نیل اور یکدرم کو یکدو درم لکھا ہی قولہ از حدیث شیخ جمعیت رسد + تفرقہ آرد دم اہل حسد + چون سلیمان گرسوے حضرت بتافت + از زبان جملہ مرغان را شناخت + در زمان عدلش آہو با پلنگ + انس بگرفت و برون آمد ز جنگ + شد کبوتر ایمن از چنگال باز + گوسفند از گرگ نادر دا خراز + او میانجی شد میان دشمنان + اتحادے شد میان پرزنان + تو چہ مورے بہر دانہ میدوی + ہان سلیمان جو چہ بیباشی غوی + دانہ جو را دانہ اش دامی شود + وان سلیمان جوے را ہر دو بود + مرغ جانہا را درین آخر زمان + نیست شان از ہمدگر یکدم امان + ہم سلیمان ہست اندر دور ما + کہ دہد صلح و نماید جور ہا + تو ل آن من امتی را یا دگیر + تا بہ الا و خلافیہا نذیر + گفت خود خالی نبود ست امتی از خلیفہ حق و صاحب ہمتے + مرغ جانہا را چنان یکدل کند + کہ صفاشان بیغش و بے غل کند + مشفقان گردند ہمچون والدہ + مسلمون را گفت نفس واحدہ + المعنی پھر مطابق صدر کے فرماتے ہین کہ حدیث شیخ سے تجھ کو جمعیت حاصل ہوگی دل تیرا پریشانی و وسواس سے ایک سو ہوجائیگا اور جو اہل حسد ہین اُنکی باتون سے تجھ مین تفرقہ و پریشانی ظاہر ہوگی بس جو کوئی کسی شیخ کی حضرت مین دوڑا اور کوشش کی وہ سلیمان کیطرح زبان جملہ پرندون کی پہچاننے لگا جس کو کوئی نہین جانتا اور اُس شیخ کا جو سلیمان وقت ہی وہ زمانہ ہی کہ جس کے عدل سے آہو و شیر مین انس پیدا ہوا اور جنگ سے علیحدہ ہوے اور کبوتر باز کے چنگل سے بیخوف ہوا اور گوسفند گرگ سے غیر محترزہ دشمنان جان کا میانجی دواسطہ ہی اور اُس سے جملہ پرندون مین اتحاد پھر تو کیا ایک ناچیز مورچہ جو دانہ کے لیے دوڑتا پھرتا ہی سلیمان کو کیون نہین ڈھونڈھتا خبردار ہو کیون گمراہی مین پڑا ہی دیکھ تو جو دانہ جو ہی وہ دانہ ہی اُس کے واسطے دام ہی اور جو سلیمان جو ہی اُس کے واسطے سلیمان بھی اور دانہ بھی دونون حاصل یہ مرغ جان کے جو ہین یعنے جملہ جاندارانکو اس آخر زمانہ مین ایک دم ایک دوسرے سے امن نہین ہی مگر وہی سلیمان ہمارے زمانہ مین بھی ہی کہ اپنے جور و تنبیہ سے ہم کو بچائے رکھتا ہی تو حکم خدا تعالے کو جو فرمایا ہی ان من امتہ الا خلا فیہا نذیر

نہین ہر کوئی امت سے مگر آیا ہی اُس کے واسطے ڈرانے والا ہی جیساکہ آیت مین لفظ تدبر آیا ہی جو عام ہی کہ ولی ہو یا نبی بس اِس قول سے ظاہر کہ کبھی کوئی امت خلیفہ حق یا کسی صاحب ہمت سے خالی نہین چنانچہ اوپر بھی اُن کو سلیمان سے تشبیہ کیا ہی کس واسطے کہ یہ لوگ مرغ جانون کو ایک دل کردیتے ہین اور ایسی صفا بخشتے ہین کہ بنیش اور بنیل ہو جاتے ہین اور ایسے مشفق ہوتے ہین جیسے مادر مہربان اور مسلمون کو نفس واحدہ کہتے ہین کہ سب مسلمان نفس واحد ہین الخلاف شرح بحر العلوم مین آرودم کو دوم لکھا ہی

جاتا رہنا مخالفت اور عداوت کا انصار سے ببرکت وجود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

قولہ نفس واحد از رسول حق شدند ✦ ورنہ ہر یک دشمن مطلق بدند ✦ اتحادے خالی از شرک و دوئی ✦ باشد از توحید بے مائو توئی ✦ دو قبیلہ کاوس و خزرج نام داشت ✦ یک زدیگر جان خون آشام داشت ✦ کینہائے کہنہ شان از مصطفا ✦ محو شد در نور اسلام و صفا ✦ اولاً اخوان شدند آن دشمنان ✦ ہمچو اعداد عنب در بوستان ✦ ذردم المومنون اخوۃ بہ بند ✦ در شکستند و تن واحد شدند ✦ صورت انگورہا اخوان بوند ✦ چون فشردی شیرۂ واحد شوند ✦ غورہ و انگور ضد انند لیک ✦ چونکہ غورہ پختہ شد شد یار نیک ✦ غورۂ کو سنگ بست و خام ماند ✦ در ازل حق کافر اصلیش خواند ✦ بے اخی بے نفس و احد باشد او ✦ در شقاوت نحس و ملحد باشد او ✦ گر بگویم آنچہ دارد در نہان ✦ فتنۂ افہام خیزد در جہان ✦ چشم کوتہ نہ بیند کوربہ ✦ در رود در زخ از ارام مجوربہ ✦ غورہاے نیک کایشان قابلند ✦ از دم اہل دل آخر یکدلند ✦ سوے انگورے ہمیرانند تیز ✦ تا دوئے بر خیزد و کین و ستیز ✦ دوست دشمن گردد از آزاہم دو است ✦ ہیچ یک با خویش جنگے ذ نیست ✦ آفرین بر عشق کل اوستاد ✦ صد ہزاران ذرہ را داد اتحاد ✦ ہمچو خاک متفرق در رہگذر ✦ یک سبوشان کرد دست کوزہ گر ✦ کاتحاد چشمہاے ما و طین ✦ ہست ناقص جان نیماند بدین ✦ گر نظائر گویم اینجا دشمال ✦ فہم را ترسم کہ آرد اختلال المعنی فرماتے ہین کہ رسول حق کے سبب سے سب مسلمان نفس واحد ہوگئے ورنہ ہر ایک باہم دشمن مطلق تھے اسواسطے کہ وہ اتحاد جو شرک دوئی سے خالی ہو وہ توحید خدا تعالی سے ہوتا ہی نہ مائی دوئی سے چنانچہ دو قبیلے عرب کے تھے اوس اور خزرج اُنکے نام باہم انکے ایسی عداوت تھی کہ ایک دوسرے کی جان باہم گر خون پینا چاہتے تھے اُنکے پرانے کینے جو مدت سے چلے آتے تھے حضرت کے سبب سے نور اسلام و صفا مین سب مٹگئے اول اخوان و دشمن ہوے جو باہم گر خون کے پیاسے تھے یعنے جب آپ مدینہ تشریف لیگئے تو وہ دونون مخالف قبیلے موافق ہوکے آپ کے انصار ہوے اور ایسے موافق ہوے جیسے انگور باغون کے اپنے خوشون مین

ایک دوسرے سے جیسان ہوتے ہین جنکی شان مین حضرت رب العزت نے فرمایا ہی واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا خطاب ہی انصار کیطرف کہ یاد کرو اللہ کے احسان کو جسوقت مین کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے کہ وہی اوس وخرنج ہین بس الفت دی اللہ نے تمھارے دلون مین بس ہوگئے تم اُسکے احسان سے آپس مین بھائی اور دم انما المومنون اخوة سے یعنے نہین مین مومن مگر بھائی قید دین اپنی توڑین یعنے مائی دتوئی سے علیحدہ ہوکے سب ایک تن ہوگئے جب اخوان انگور کی صورت ہین اخوان ہین اور جب نچوڑو تو شیرہ سب کا یکسان یعنے بظاہر بھی مجتمع اور باطن مین بھی ایک غورہ اور انگور باہم فند ہین کہ وہ خام ہی یہ پختہ لیکن یہ بھی جب پک جاتا ہی تو انھین پختہ کا یار ہوجاتا ہی اور جو غورہ کہ سخت اور خام رہگیا وہ وہی ہی جسکو بادشاہ ازل نے ازل مین کافر اصلی کہا ہی نہ وہ اخی ہی نہ نفس واحدہ شقی اور نحس ولحد محض بے سعادت ہی مین اگر اسکا بیان کردن کہ اُس ملحد کے باطن مین کیا کیا نہان ہی تو لوگون کے افہام مین بُرا فساد پیدا ہوتے جو آنکھ کہ وہ صورت نہ دیکھے اندھی اچھی اور آرام سے جدا اور دوزخ دردمین اچھی اور جو غورے نیک ازلی قابل پختگی کے تھے آخر اہل دل کے دم سے ایک دل ہوگئے یہ اُن کو انگور ہونے کی طرف راہ بتاتے ہین تا دوئی اور کین دستیز جاتا رہے اور جو خص دو ہی یعنے دوئی مین گرفتار اُسکے دوست دشمن ہوجاتے ہین اور جو ایک ہی اُسنے اپنے ساتھ کوئی لڑائی نہ ٹھانی یعنے کسی کو اپنا دشمن نہ بنایا آفرین عشق پر کہ وہ ایسا اُستاد ہی جس نے لاکھون ذرون مین اتحاد کردیا سب ایسے تھے جیسے خاک پریشان راہ کی یعنے جدا جدا طرق اس کوزہ گر نے جو عشق ہی سب کا ایک سبو بنا کے مجتمع کردیا کس واسطے کہ یہ جو اتحاد ظاہری اجسام آب وگل کا ہی یہ محض ناقص ہی اور عشق سے جان مین اتحاد ہوتا ہی کہ اس سے اُس سے کچھ مناسبت نہین آب مین اگر اس پر نظر ہین اور شالین کہون تو کیسے کہون خوف ہی کہ لوگون کے فہم نہ خلل پذیر ہوجائین قولہ ہم سلیمان ست اکنون بیک ما ✤ از نشاط دور بینی درعما ✤ دور بینی کوردارد مر ورا ✤ ہمچو خفتہ در سر کوہ از سرما ✤ میکند از مشرق و مغرب گذر ✤ وز رفیق ہمنشیش بیخبر ✤ مو بعیم اندر سخنہاے دقیق ✤ برگریہا باز کردن ما عشیق ✤ تا گرہ نبدیم بگشائیم ما ✤ در شکال دد جواب آئین فزا ✤ ہمچو مرغے کو کشاید بند دام ✤ کاہ بند دتا شود در فن تمام ✤ او بود محروم ز صحرا و مرج ✤ عمر او اندر گرہ کار ریست خرج ✤ چون زبون او گردد ہیچ دام ✤ یک پرش در شکست افتد مدام ✤ یا گرہ کم کوش تا بال و پرت ✤ منگسل یک ازین گرد فرت ✤ صد ہزاران مرغ پر ہا شان شکست ✤ دان کمینگاہ عوارض را نیست ✤ حال ایشان از نبی خوان اے سریص ✤ نقبوا فیہا بہ بین اہل من محیص ✤ از نزاع ترک و رومی و عرب ✤ حل نشد اشکال انگور و عنب ✤ تا سلیمان این معنوی ✤ در نیاید بر تخیر دین

دوئی ✤ جملہ مرغان منازع بازوار ✤ بشنوید این طبل باز شہریار ✤ زاختلاف خویش سوے اتحاد ✤ بین زہر جانب روان گردید شاد ✤ حیث ما کنتم فولوا وجھکم ✤ نحو ہذا الذی لم نہکم ✤ کو رمرغانیم دیس ناساختیم ✤ کان سلیمان رادمی نشناختیم ✤ المعنی مرج چراگاہ ذرمین فرماتے ہین سلیمانؑ جنکی صفت اوپر کی اب بھی موجود ہین لیکن ہم تو اپنی دوربینی کی خوشی مین اندھے ہورہے ہین ہم کو کیسے سوجھین دوربینی ہی آدمی کو اندھا بنارہی ہے جیسے شخص کہ گھر مین سوتا ہی اور گھر سے بیخبر ہی اور سوتے مین مشرق و مغرب مین تو پھرتا ہی لیکن اُس رفیق سے جو اُس کا ہمنشین ہی اُس سے کچھ خبر نہین ہم اِس بات پر حریص ہین کہ باتین دقیق نکالین اور جو شکل باتین ہین اُنکے آسان کرنے کے نہایت عاشق اور نیز اِس بات کے کہ گرہ لگائین بھی اور کھولین بھی اور مشکل پیدا کرنے اور اُس کے جواب مین آئین و قاعدے بڑھائین کبھی مرغ کی طرح کہ وہ پھندا جال کا کھولتا ہی پھندا کھولتے ہین کبھی گرہ لگاتے ہین تا اپنے فن مین پورے ٹھہرین کہ یہ مشکل و آسان دونون کے اُستاد ہین ایسا شخص سیر صحرا اور چراگاہ سے محروم ہی اُسکی عمر اسی گرہ کاری مین خرچ ہوتی ہی اِس واسطے کہ دام کا تو اِس مرغ کے بند و کشاد سے کچھ بگڑتا نہین لیکن اِسکے پر ہمیشہ شکست مین پڑتے ہین آب فرماتے ہین تو اُس گرہ لگانے کھولنے مین کوشش مت کر تو بال و پر تیرے کہ انھین سے تیرا گذر ہی ایک ایک ہو کے نہ اکھڑ جائین لاکھون مرغ ہو گذرے جنکے پر ٹوٹ گئے اور عوارض جو پیش آنے والی چیزین ہین اور ہر وقت گھات مین اُنکی کمینگاہین کسی نے نہ بند کریائین اُن کے حال کو قرآن شریف سے اے حریص معلوم کر کہ فرمایا وکم اہلکنا قبلھم من قرن ہم اشد منھم بطشا فنقبوا فی البلاد ہل من محیص اور بہت صدیان ہوئین قبل اُن سے جو مکہ کے کفار ہین کہ ہلاک کیا ہم نے اُن کو کہ وہ کفار مکہ والون سے قوت مین اشد ترتھے پس سفر کیا اُنھون نے شہرون مین کہ نہین ہی اُنکو خلاص عذاب سے چاہے جیسا مال و مرتبہ اور عقل سفر کر کر کے حاصل کرین دیکھو ترک و رومی و عرب مین جو جھگڑا انکو و عنب کا تھا یہ مشکل حل نہ ہوئی کہ دوئی مین گرفتار تھے ایسے ہی جب تک کوئی سلیمان امین معنوی نہ آئیگا یہ دوئی نہ جائیگی کہ وہ اگر اپنا طبل بجائے اور کہے کہ یہ طبل باز شہریار کا ہی اے جملہ مرغو جو باز کی طرح منقار و چنگ سے تنازع ہو اُس طبل کو سنو اور خبردار اپنے اختلاف چھوڑ کے ہر طرف سے شاد شاد اتحاد کی طرف چلو جیسے مرغ شکاری شکارین پھیلے ہوے طبلک کی آواز سے جمع ہو جاتے ہین اور کہے جس جگہ تم ہو متوجہ کر دو اپنے مُنھ طرف اُس کے یہ وہ طرف ہی جس سے تم کو باز نہین رکھا ہی آب فرماتے ہین کہ وہ سلیمان تو ہی مگر ہم کو مرغ ذاساختہ ہین کہ ہم نے اُسکو دم بھر بھی نہ پہچانا الخلاف شرح بحر العلوم مین دونون مصرعون مین بدام لکھا ہی میری دانست مین ایک جگہ مدام ہی قولہ ہمچو چندان دشمن باران شدیم ✤ لاجرم واماندہ و

ویران شدیم * میکنیم از غایت جہل وعما * قصد آزار عزیزان خدا * جمع مرغان کز سلیمان روشنند * پر و بال بیکنہ کے برکنند * بلکہ سوے عاجزان چینہ کشند * بخلاف دیگنہ آن مرغان خوشند * ہدہد ایشان بہے تقدیس را * میکشاید راہ صد بلقیس را * زاغ ایشان گر بصورت زاغ بود * باز ہمت آمد و ازاغ بود * لکلک ایشان کہ لکلک میزنند * آتش توحید در شک میزنند * وان کبوتر شان ز بازان نشکند * باز سر پیش کبوتر شان نہد * بلبل ایشان کہ حالت آرداد * در درون خویش گلشن دارداد * طوطی ایشان زقند آزاد بود * کز درون شان قند او شان رو نمود * پاے طاؤسان ایشان در نظر * بہتر از طاؤس پران دگر * کبک ایشان خندہ بر شاہین زند * در معلق راہ علیین زند * منطق الطیران خاقانی صداست * منطق الطیر سلیمانی کجاست * تو چہ دانی بانگ مرغان را ہمی * چون ندیدے مر سلیمان را دمی * پر آن مرغے کہ بانگش مطرب ست * از برون مشرقست و مغرب ست * ہر یک آہنگش ز کرسی تا ثریست * در ثری تا عرش در کر و فریست * مرغ کو بے این سلیمان میرود * عاشق ظلمت چو خفاشے بود * با سلیمان خو کن اے خفاش رد * تا کہ در ظلمت نمانی تا ابد * یک گزی رو گر بدان سو میروی * ہمچو کژ قطب مساحت میشوی * دانگ لنگ و دوک آنسو مبیچ * از بہ لنگے دو لوکے میرہی * المعنی چینہ ہندی پوٹہ پرندون کا بلقیس بالکسر نام زوجہ حضرت سلیمان زاغ صحرا و دامن کوہ و چراگاہ چند ہندی اسکی گھسوٹر بتاتے ہیں صدر فرماتے ہیں کہ ہم تو گھسوٹرون کی طرح دشمن بازون کے ہوگئے اسی سبب سے واماندہ اور ویران ہوگئے ہم اپنی نہایت نادانی اور اندھے پن سے قصد آزار اُن لوگون کا کرتے ہین جو خدا کے پیارے ہین خواہ خدا اُن کو عزیز رکھتا ہے یا وہ خدا کو عزیز رکھتے ہین جیسے کہ انبیا و اولیا کے دشمن گذرے ہین ہان وہ مرغ جنھون نے کسی سلیمان سے دیدہ و دل روشن کیے ہین وہ کسی بیگناہ کے بال و پر نہین نوچتے کھسوٹتے بلکہ جو عاجز و ضعیف ہین اُن کو اپنے پوٹہ سے بچون کی طرح بھراتے ہین اور بے خلاف و کینہ سب آپس مین خوش ہین اور ہر قسم و ہر رتبہ کے ہین مثلاً جو اُن مین ہدہد ہین یعنے پیغامبر کہ ہدہد بھی پیغمبر سلیمان کا تھا لوگون کو پاکیزہ کرنے کے واسطے سیکڑون بلقیس کیطرح جوشاہزادی اور نہایت جمیلہ حسینہ تھین راہ نکالتے ہین جیسے ہدہد نے اپنے پیغامبری سے حضرت سلیمان و بلقیس کے درمیان مین راہ نکال کے مواصلت کرادی تھی یہان بلقیس مراد تجلیات انوار الٰہی سے جو طالب کے قلب پر وارد ہوتے ہین اور زاغ انکاے جو اگاہ کہ وہ دنیا ہے اگرچہ بصورت زاغ کے تھا سیاہ و تاریک جبلت کے باز ہمت کا پرواز مین آیا تو وہ زاغ مازاغ ہوگیا جو اشارہ ہے آیہ کریمہ مازاغ البصر و ماطغے سے یعنے نہ کمی کی بینائی نے نہ زیادتی یہ آیت بیان رویت الٰہی مین جو شب معراج آنحضرت کو ہوئی تھی واقع ہے جیساکہ مولانا نظامی رح نے فرمایا ہے شعر درمان نرگسین حرف کان باغ داشت * مگر چشم ادکحل مانع داشت * اور کمی و بیشی سے

یہ کہ بلا افراط و تفریط جو حق دیکھنے کا تھا وہ دیکھا کہ افراط تفریط ہر شی کی مذموم ہی اور بعض انسے بصفت لکلک کے ہین کہ وہ لک لک کی صدا کہ رہے ہین اور اپنی توحید سے شک مین آگ لگاتے ہین لک سے مراد وحدہ لاشریک لک ہی جیسے ماذاغ سے مازاغ البصر و ماطغی اور خوبی یہ کہ لک لک مین بھی خود تکرار لک کی ہی جس کے معنے تیرے ہی واسطے ہین اور جو ان سے کبوتر ہین وہ ایسے کہ بڑے بڑے باز دنیا کے اُن کو نہین توڑ سکتے بلکہ باز آن کبوترون کے آگے سر جھکاتے ہین اور عزو الحاح سے پیش آتے ہین اور بعض ان سے جو بلبل ہین کہ حالت وجد مین آجاتے ہین گل کس کا وہ تو اپنے درون مین ایک گلشن رکھتے ہین اور جو ان مین طوطی ہین وہ اس قدر لذت دنیا سے آزاد ہین کہ اُن کے درون ہی سے قند اُن کے سامنے آیا اور جو طاؤس ہین کہ طاؤس کے پانؤن زشت و بدرنگ ہوتے ہین اُن کے پانؤن ایسے خوبصورت و نگارین کہ گویا خود طاؤس ہین جو اپنے آشیانہ کی طرف اُڑتے ہین یعنے دنیا کے نقش و نگار ڈالے اُن کے پانؤن کے برابر نہین ہوسکتے کبک ان کے ایسے بے خوف کہ شاہین پر ٹھونگ ماریں اور تمسخر کریں اور جس وقت حالت وجد مین معلق زن ہوئین تو سیدھی راہ علیین کی لین یعنے ایک کلانگ یہان سے وہان پہونچین اور اکثر اہل وجد کلابازیان کھاتے ہین خاقانی کا جو قصیدہ منطق الطیران ہی وہ ایک صدا ہی یعنے نام ہی نام نہ اُن کے سے منطق الطیر کہ یہ سلیمانی ہی ایسا وہ کہان ہی اور منطق الطیر سلیمانی اشارہ ہی آیت کریمہ سے وعلمنا منطق الطیر سکھائی گئی مجھ کو گویائی پرندون کی یہ قول حضرت سلیمان کیطرف سے ہی اب تو بھلا بانگ مرغون کی کیا جانے کہ تو نے سلیمان کو تو دم بھر بھی نہین دیکھا وہ مرغ کہ جسکی بانگ طرب آور ہی وہ ایسا ہی کہ پرسے مشرق و مغرب سے باہر ہین ساری دنیا اُسکے پردن مین ہی کہ وہ عارف کامل ہی اُسکا ایک ایک آہنگ کرسی سے ثرے اور ثرے سے عرش تک ہی اور باکردفر بس جو مرغ کہ بے رہنمائی اس سلیمان کے راہ چلنا ہی وہ چمگادر کی طرح عاشق اندھیرے کا ہی اُسکو راہ روشن کبھی نہین ملیگی اُس خفاش روشنہ کو چاہیے کہ وہ سلیمان سے اپنی عادت کرے اور خوگر ہے تو ابد تک ظلمت گمراہی مین نہ پڑا رہے اگر تو گہ بھر راہ بھی اُس طرف کو چلیگا تو شل گز کے قطب مساحت کا ہو جائیگا پھر فرماتے ہین کہ جو دانگ بھر بھی کہ چھ رتی کو کہتے ہین مراد مقدار قلیل سے ہی لنگ دلوک کی طرح اس سلیمان وقت کی طرف جیسے بن سکے ویسے چلیگا تو ساری لنگی دلوکی سے چھوٹ جائے گا اور اپاہج پن سے نکلجائیگا ورنہ لنگ دلوک کے شل چلنا دشوار ہوگا لوک وہ شخص جو بچون کی طرح ہاتھ ٹیک کے چلے پانؤن سے نہ چل سکے الخلاف شرح بحر العلوم مین اس شعر کا طوطی ایشان لج

دوسرا مصرعہ ایسے ہی اسکے بعد کے شعر کا دوسرا مصرعہ اور تعلق بجاے معلق ٹھیک نہین لکھا ہی اور اس شعر مین بھی یک گزنے رہ انج مجھ کو شک ہی

قصہ بط کے بچون کا جنکو مرغ خانگی پالتا تھا

قولہ تخم بطے گرچہ مرغ خانہ ات + کردزیر پر چو دایہ تربیت + مادر تو بط و آن دریا برست + دایہ ات خاکی بد و خشکی پرست + میل دریا گر ترا دل اندرست + آن طبیعت جانت را از مادرست + میل خشکی مر ترا چون دایہ است + دایہ را بگذار کو بد رایہ است + دایہ را بگذار و بر خشکی بران + اندر آ در بحر معنی چون بطان + گر ترا دایہ تبر ساند ز آب + تو مترس و سوے دریاران شتاب + تو بطے بر خشک و بر تر زندہ + نے چو مرغ خانہ خانہ کندہ + تو نکر مناہی آدم شدے + ہم بہ دریا ہم بہ خشکی پانہی + کہ حملنا ہم علی البحر ے بجان + از حملنا ہم علے البر پیش ران + مر ملائک را سوے بر راہ نیست + جنس حیوان ہم ز بحر آگاہ نیست + تو بہ تن حیوان بجانے از ملک + تا روے ہم بر زمین ہم بر فلک + تا بظاہر مشکلم باشہ بشر + باطن یوحی الے دیدہ در + المعنی اس حکایت مین تمثیل روح کی بط سے اور جسم کی مرغ خانگی سے ہی چنانچہ فرمایا کہ تو تخم بط سے ہی اگرچہ مرغ خانگی نے تجھ کو پالا اور دایہ کی طرح اپنے پرون کے نیچے پرورش کیا تیری مادر تو بط تھی دریا پر رہنے والی اور دایہ تیری خاکی اور خشکی پرست اگر تیرے دل مین میل دریا کا ہی تو وہ اثر اور طبیعت تیری جان مین مان کی طرف سے ہی اور میل خشکی کا اگر تجھ کو ہی تو دایہ سے ہی تو دایہ کو چھوڑ کہ یہ ایک بدرا ے ہی پھر کہتے ہین تو دایہ کو چھوڑ کے خشکی کی طرف ہانک دے اور بطون کی طرح بحر معنی مین گھس اگر تجھ کو دایہ پانی سے ڈرائے تو ہرگز مت ڈر اور شتاب دریا کی طرف چلدے تو تو بط ہی خشکی پر بھی زندہ اور تر پر بھی زندہ نہ مثل مرغ خانہ کے تو نے کہین گھر کھودا بنایا ہی تو تو کرمناہی آدم کا بادشاہ ہی اور دریا و خشکی دونون پر باتون رکھنے والا اس واسطے کہ تو حملنا ہم علی البحر ہی اور حملنا ہم علے البر لیکن برسے قدم اپنا آگے بڑھا اس سے الگ ہو جیسا کہ فرمایا ہی و لقد کرمنا بنی آدم و حملنا ہم فے البر و البحر و رزقنا ہم من الطیبات و فضلنا ہم علے کثیر ممن خلقنا تفضیلا ہر آئینہ بیشک بزرگی دی ہم نے بنی آدم کو اور سوار کیا ہم نے ہر سواری کا اور دریا مین کشتی کا اور رزق دیا ہم نے اُن کو ستھری چیزون سے اور فضیلت دی ہم نے اُن کو مخلوق کثیر پر فضیلت دینا کہ یہ مفعول مطلق واسطے تاکید کے ہی اب غور کر ملائک کو خشکی پر راہ نہین ہی اور اکثر جنس حیوان دریا سے آگاہ نہین تو تن کی رو سے حیوان ہی اور جان کی راہ سے ملک دونون صفتین تجھ کو دین تو تو زمین پر بھی چلے پھرے اور فلک پر بھی جاے اور بظاہر مشکلم بشر کے ہو اور بہ مقتضاے دل کے یوحے الی سے دیدہ ور ہو جیسے کہ فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی

کہ تو مین بھی نہین ہون مگر بشر مثل تمھارے اور وحی کیجاتی ہی طرف میرے قولہ قالب خاکی فتادہ بر
زمین + روح او گردان بران چرخ برین + باہمہ مرغابیانیم اے غلام + بحر مید اند زبان ما تمام +
پس سلیمان بحر آمد با چو طیر + در سلیمان تا ابد داریم سیر + با سلیمان پاے در دریا نہ + تا چو داؤد آب سازد
صد زرہ + آن سلیمان پیش جملہ حاضرست + لیک غفلت چشم بندد ساحرست + تا ز جہل و خواہناکے و
فضول + او بہ پیش ما و ما ازدے ملول + تشنہ را در دسر آرد بانگ رعد + چون ند اند کو کشاند ابر سعد +
چشم او ماندست در جوے روان + بیخبر از ذوق آب آسمان + مرکب ہمت سو افلاک راند + از مسبب
لاجرم محجوب ماند + آنکہ بیند او مسبب را عیان + کے نہد دل بر سببہاے جہان + از مسبب یابد
او در یک صباح + از نجات و از فلاح و از نجاح + آنچہ در صد سال مشتے حیلہ مند + وہ یکے زان گنج
حاصل نا ورند + المعنی یعنے وہی جو یوحی الی سے دیدہ ور ہی اُسکا قالب خاکی تو زمین پر پڑا ہی اور
روح اُسکی چرخ برین پر سیر کرتی ہی ہم بھی سب اے لڑکو مرغابی ہین کہ بحر ہماری زبان کو خوب جانتا ہی
بس سلیمان یعنے وہی عارف کامل بحر ہی اور ہم اُسکے طیر کہ ابد تک اسی بحر مین ہماری سیر ہی تو بھی کسی
سلیمان کے ساتھ پانوں دریا مین رکھ تو خود پانی چو غرق کرنے والا ہی تیری حفاظت کے لیے داؤد کیطرح
سیکڑون زرہین بنائے آور وہ سلیمان جسکو ہم کہتے ہین تیرے سامنے موجود و حاضر ہی نہ غائب لیکن
تیری غفلت تیرے حق مین چشم بند اور ساحر ہی وہ نہین دیکھنے دیتی آور یہی سبب ہی کہ ہم اپنی جہل و
خو انہا کی و فضول سے اُس سے ملول ہین کہ ہم کو وہ سلیمان ملتا نہین اور وہ ہمارے پاس ہی تشنہ
جو مشتاق آب کا ہی اگرچہ بانگ رعد کی آب آور ہی اور اُسکے لیے کہ وہ نہین جانتا کہ یہ آواز ابر سعد کی
کھینچنے والی ہی جس سے پانی ہی پانی ہو جائیگا وہ آواز اُسکو دردسر ہی اُسکی آنکھین تو ہمیشہ سے
جوے روان پر ہین وہ آب آسمان کے فرہ سے بیخبر ہی بس جس نے مرکب ہمت کا آسمان کیطرف
ہانکا اور آسمان کو مسبب جانا وہ اصل مسبب سے ضرور محجوب رہا آور جو مسبب کو عیان اور
بر ملا دیکھ رہا ہی وہ اس عالم اسباب کے مسببون کے سببون پر دل نہاد کب ہوتا ہی وہ تو
مسبب سے ایک صبح مین نجات اور فلاح و رستگاری سے اتنا پا لیتا ہی جو دنیا کی مشتے حیلہ مند
سو برس مین اُس خزانے کا جو اُسکو ایک صبح حاصل ہوا ہی وہ یک بھی نہ پا سکین الخلاف شرح
بحر العلوم مین کشاند کو کشاید لکھا ہی

حیران ہونا حاجیون کا اُس زاہد کی کرامات سے جو بادیہ مین ریت گرم پر بیٹھا تھا

قولہ زاہدے بد درمیان بادیہ + در عبادت غرق چون عبادیہ + حاجیان آنجا رسیدند از بلاد + دیدہ شان

بر زاہد خشک اوفتاد ٭ جاے زاہد خشک بود او تر مزاج ٭ از سموم بادیہ بود دش علاج ٭ حاجیان حیران
شدند از وحدتش ٭ وان سلامت در میان آفتش ٭ در نماز استادہ بد بر روے ریگ ٭ ریگ کز
تفتش بجوشد آب دیگ ٭ گفتی سبز ست بر سبزہ گلست ٭ یا سوارہ بر براق و دلدل ست ٭ یا کہ پایش
بر حریر و حلہاست ٭ یا سموم او را چو باد صباست ٭ ایستادہ تازہ رو اندر نماز ٭ با خشوع و
با خضوع و با نیاز ٭ با حبیب خویشتن میگفت راز ٭ ماندہ بد استادہ با فکر دراز ٭ پس بماند آنجماعت
با نیاز ٭ تا شود درویش فارغ از نماز ٭ چون ز استغراق باز آمد فقیر ٭ زان جماعت زندہ رو شد ضمیر
دید کالبش ہیچکدان دست ورو ٭ جامہ اش تر بود ز اثار وضو ٭ پس بپرسیدش کہ آبت از کجاست
دست را بر داشت کز سوے سماست ٭ گفت ہر گاہے کہ خواہی میرسد ٭ یا گہے باشد اجابت گاہ
رد ٭ مشکل ما حل کن ای سلطان دین ٭ تا بہ بخشد حال تو ما را یقین ٭ و انما سرے بماز اسرار ہا ٭ تا بریم
از میان زنار ہا ٭ چشم را بکشود سوے آسمان ٭ کہ اجابت کن دعاے حاجیان ٭ رزق جوئے راز بالا
خو گرم ٭ تو ز بالا بر کشود دستے دژم ٭ المعنی بادیہ صحرا و بیابان عبادیہ جمع عابد یا ے نسبت کی تا مبالغہ
کی جیسے علامہ اور فہامہ میں فرماتے ہین کہ ایک زاہد بادیہ مین تھا کہ شل بڑے بڑے عابدون کے عبادت
مین ڈوبا ہوا تھا شہرون شہرونکے حاجی وہان پہونچے انکی آنکھین اُس زاہد خشک پر پڑین جو کہ زاہد
خشک اچھے نہین ہوتے اور اسکو زاہد خشک کہا لہذا اُس کے دفع مین فرمایا کہ زاہد تو خشک نہ تھا
یہ تو تر مزاج تھا مگر جگہ اسکی خشک تھی اور ہوا گرم بادیہ کی اسکے تر مزاجی کا گویا علاج حاجی اُسکو دیکھ کے
حیران ہوے اسکی تنہائی سے اور اُس آفت مین اس کے سلامت رہنے سے متحیر تھے رو ے ریگ گرم پر
نماز مین کھڑا تھا اور وہ ریگ ایسا جس کی گرمی آب دیگ کو کھولا دے گویا وہ ریت گرم سبزہ تھا اور اُس
سبزہ پر وہ گل یا براق یا دلدل کا سوار یا اُس کے پاؤن حریر و حلون جنت پر تھے یا وہ ہوا گرم بادیہ کی
اُسکو باد صبا سے بہتر تھی کیسا شگفتہ تازہ رو اُس سموم دریگ گرم مین کھڑا تھا اور کیسے خشوع و خضوع و
نیاز سے نماز ادا کرتا تھا اور اپنے محبوب سے اپنا راز کہہ رہا تھا اور فکر دراز کے ساتھ کھڑا ہوا تھا
فکر دراز مراد استغراق سے ہی تب یہ جماعت با نیاز حاجیون کی اُسکو دیکھ کے رک رہی تا وہ درویش
نماز سے فارغ ہو جب وہ فقیر اپنے استغراق سے لوٹا تو اس جماعت سے ایک زندہ رو شخص نے
دیکھا کہ اس کے ہاتھون اور منھ سے پانی ٹپکتا ہی اور کپڑا اُسکا آثار وضو سے تر تھا گویا ابھی وضو کیا ہو
اُسنے پوچھا کہ یہ پانی کہان سے آیا ہاتھ اُٹھا کے اشارہ کیا کہ آسمان سے کہا کہ یہ آب تجھپر جب تو چاہتا ہی
جب پہونچتا ہی کیا کبھی اجابت ہوتی ہی کبھی رد پھر کہا کہ ہماری مشکل بھی تو اے سلطان دین آسان کر تیرا

حال ہم کو بھی یقین بخشے اور صاحب یقین ہو جائین جیسا کہ فرمایا ہی حق جل وعلا نے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین ہم کو بھی اپنے رازون مین سے کوئی راز دکھا تو ہم اپنی کمرون کی زنار قطع کرین اور کفر سے نجات پائین بس اُس زاہد نے آنکھین اپنی آسمان کیطرف کھولین اور کہا بار خدایا دعا حاجیون کی قبول کر اور جو آنکھین آسمان کیطرف کھولین یہ سبب تھا جو اُسنے کہا کہ تو نے حالب رزق کا ہمکو بالا سے کیا اور یہ دروازہ اسی طرف آسمان سے کھلا ہی اُسی کے ہم خوگر ہین ورنہ تو ہر جگہ موجود ہی قولہ اے نمودہ تو مکان از لامکان ✤ نے السمار رزقکم کردہ عیان ✤ درمیان این مناجات ابر خوش ✤ زود پیدا شد چو پیل آب کش ✤ ہمچو آب از مشک باریدن گرفت ✤ درکہ و در غار ہا مسکن گرفت ✤ ابر میبارید چون مشک اشکہا ✤ حاجیان جملہ کشادہ مشکہا ✤ یک عجائب در بیابان رو نمود ✤ ابر چون مشکے دہن را بر کشود ✤ یک جماعت زان عجائب کار ہا ✤ میبریدند از میان زنار ہا ✤ قوم دیگر را یقین در راہ دید ✤ زین عجب واللہ اعلم بار شاد ✤ قوم دیگر ناپذیرا ترش وخام ✤ ناقصان سردی تم الکلام ✤ المعنی اور اے بار خدایا تو نے اپنا مکان لامکان مین ظاہر کیا ہی اور آسمان مین رزق ہمارا معین کیا ہی جیسا کہ فرمایا ونے السمار رزقکم اور آسمان مین ہی رزق تمھارا اُس اسی درمیان مین کہ یہ مناجات کر رہا تھا فوراً ایک ابر خوش پیدا ہوا مثل پیل آب کش کے اور ایسا برسنے لگا جیسے مشک سے پانی ٹپتا ہی پھر برس کے کوہ و غار کیطرف چلا گیا ابر و مشک کے مثل اشک برساتا تھا اور حاجیون نے اپنی مشکین کھول کے پانی سے بھرین یہ عجائب اس جنگل مین ظاہر ہوا کہ ابر نے مثل مشک کے مُنھ کھولا تھا ایک جماعت نے تو ان عجیب کامون سے اپنی کمرون کے زنار قطع کیے اور مسلمان ہوے اور جو اور قوم تھی یعنے مسلمان اُنکے یقین بڑھے اس معاملہ عجب سے اور اللہ خوب جاننے والا ہی اُنکے رشاد و ہدایت کا کہ کیسے کیسے کس کسکو ہوے اور دوسری قوم جو نہ ماننے والی اور تلخ وخام تھی وہ ناقصان سردی سے ہوئی ابد الآباد تک کو بس اب فرماتے ہین کلام ہمارا بھی تمام ہوا

خاتمہ شرح

شکر تیرا اے مرے پروردگار ✤ ہی شمار اشمار سب سے بیشمار ✤ ہی جو بے پایان تو پھر پایان ہی کیا ✤ عجز کرنے کے سوا شایان ہی کیا ✤ اسم اعظم ہی ترا اسم عظیم ✤ اے مرے اللہ رحمن اور رحیم ✤ ہی تو ہی حاجت روا مشکلکشا ✤ شاہد مقصود کا جلوہ نما ✤ تیرے خوان فیض پر طبع سلیم ✤ ہی ہمیشہ زلہ بر رب کریم ✤ کوہ تیرے عون سے ہو برکاہ ✤ اور رہ بیراہ مین بید اہو راہ ✤ مورد اعمی ہو سلیمان پاک کی ✤ روز سے بدلے تو شب غمناک کی ✤ وہ گرہ جسکی کشایش مین ہون کند ✤ ناخن وندان فکر تیز تند ✤ اک اشارہ سے ترے کھلجاے وہ ✤ فکر کے معیار مین تلجاے وہ ✤ بھکو دی تو نے ہی ہمت اور مدد ✤ جو لکھی یہ شرح مین نے اے صمد ✤ مثنوی مولوی معنوی ✤ جسکا ہی پیارے یہ دفتر ثانوی ✤ بے سخن دردری اُنکا سخن ✤ بحر فارس ہو گیا بحر عدن ✤ لفظ ہر اک شاہد قدسی نقاب ✤ اور معانی

معنی ام الکتاب + اِس کلام پاک کے اِی دلستان + ہین فصاحت اور بلاغت جسم و جان + وصف کم اِسکا زیادہ از حساب + کہدے بس اللہ اعلم بالصواب + ایخدا وندا بحق مصطفے + یعنے احمد مجتبی شمس الضحیٰ + جنکو ارواح دملک باصد صفا + کہتے ہین اِی جان ما جان شما + اور وہ جو ہین نجوم اہتدا + اور وہ جو ہین امام و مقتدا + سب کی برکت سے تو کر اُسکو قبول + ہو سراسر جدنہو ہنر ل فضول + اِی مجید حافظ آبادی مقام + جسکو پیلی بھیت کہتے ہین عوام + اب ذرا اپنے بھی حق مین کر دعا + خاتمہ کا وقت نزدیک آگیا + ہی اگرچہ وہ تمنا و دعا + میری حالت میری رتبت سے سوا پر نہین اُس بارگہ مین کچھ کمی + کھینچتا ہی مہر شبنم کی نمی + ہو سو ہو میری تو ہی یہ التجا + تیری حضرت مین مرے اِی بادشا + جان میرے جسم سے منہ پھیر کے + عالم بالا کو جسدم رو کرے + وہ کرے لبیک مولی کی صدا + اور سنے عبدی بیا عبدی بیا + نام بھی میرا تو ہی عبد المجید + پھر عجب کیا تجھ سے اِی رب مجید + اب مجھے اک عرض کرنا ہی ضرور + ناظرین شائقین کے حضور + اک مرزا صدر خان میرا عزیز + ہی عزیز دلپذیر و باتمیز + اُسکو روحانی ہی مجھ سے اتحاد + مجھکو بھی قلبی ہی اخلاص و وداد + یون کہا مجھ سے بصدق و صفا + مین بھی طبع آزما ہوون ذرا پہلا دفتر تیرہ سو نو مین ہوا + اور یہ تیرا سو دس مین ہی لکھا + مین لکھون تاریخ اس کی برملا + یعنے یہ ہی گلشن بے خار ہذا

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

رہروان بادیۂ معرفت الٰہی اور سیاحان قلزم ناپیدا کنار حقائق نامتناہی خوب واقف و آگاہ ہین کہ از ابتدائے خلقت آدمؑ تا ایندم مثنوی شریف حضرت مولوی روم قدس سرہ کا مثل و نظیر نہین ہوا اور نہ آیندہ تا قیام قیامت ہوگا جسکی شان مین یہ بیت گواہ ہی ؎ مثنوی مولوی معنوی + ہست قرآن در زبان پہلوی + اگرچہ اِس متن متین کی متعدد شرحین تصنیف ہوئین مگر کماہی حقیقت مطالب مثنوی شریف پر کما حقہ کوئی مطلع نہو سکا اور ہر ایک بزرگ نے بقدر استعداد اپنی کے توضیح مطالب مین زور آزمائی کی پھر آخر مین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فرمایا کہ اکثر حضرات نے اپنی اپنی شرحون مین مقامات مشکلہ کے حل مطالب مین نہین معلوم کس مصلحت سے طریقہ بیان بعبارت پیچیدہ اختیار فرمایا اور بعض شارحین باکمال نے اکثر ابیات مثنوی کی شرح کو جنکو ہم لوگ مشکل جانتے ہین قلم انداز کر دیا پس کوئی شرح ایسی نہین ہی جسمین کسی نہ کسی مقام پر محل اعتراض نہو یا دریافت حقائق مثنوی شریف مین علی العموم کافی طور پر نفع بخش ہو - اور حق بھی یہی ہی کہ جس زبان مین متن ہو اُسکی شرح اُس سے کمتر زبان مین جیسی عام فہم ہوتی ہی موافق متن کی زبان مین ہرگز ممکن نہین - اب ارباب شوق و ذوق کو مژدہ ہو کہ آپ حضرات کی جملہ مشکلین رفع ہو گئین اور اعتراضات اُٹھ گئے اور شاہد مقصود سے سربازار ملاقات ہو گئی یعنے ملک اعلما

سند الفضلا وحید عصرہ فی المعقول والمنقول فرید دہرہ فی التصوف والاصول کعبۃ العلماء الربانیین قبلۃ الکملاء الرحمانیین سرآمد مستغرقان بحار اسرار سبحانی پیشوائے مستہلکان بادیۂ انوار ربانی مرشد سالکان منازل عرفان جناب **مولوی عبد المجید خان** صاحب ساکن بیلی بھیت نے کمال جانفشانی اور عرقریزی سے مثنوی شریف کی بزبان اردو عام فہم نہایت سلیس کمال تحقیق سے شرح فرمائی اور نام اسکا **بوستان معرفت** رکھا۔ فی الحقیقت اس مصنف علام وفہام نے وہ کارنمایاں کیا ہی کہ قابل قدر صاحبان علم دوست ہی۔ اول تو یہ شرح بالاستیعاب ہی یعنے کوئی بیت مثنوی شریف کی حل مطالب سے باقی نہین رہی دوسرے طرز اس شرح کا نہایت عمدہ ہی یعنے پہلے ابیات مثنوی شریف کے لکھے ہین بعدہ جسقدر ابیات لکھے ہین اُنکے لغات کا بیان کیا پھر اُنکے مطالب کو نہایت صاف طور سے ظاہر کردیا پھر ان اشعار کا نفظی ترجمہ تبدیح لکھا پھر اختلاف نسخ اور اختلاف شارحین کو بیان کرکے راجح ومرجوح کو بیان فرمادیا پھر اپنا اجتہاد ظاہر کردیا۔ غرضکہ اس شرح مین اسطرح کا بیان صاف صاف ہی جسمین کیسطرح کا خدشہ باقی نہین رہتا اور بغور مطالعہ تسکین حاصل ہوجاتی ہی یہ بھی واضح ہو کہ موافق مثنوی شریف کے اس شرح کے بھی چھ دفتر ہین جو بار اول طبع ہوکر نذر ناظرین ہوچکے ہین اور بوجہ اپنی عالمگیری قبولیت کے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوئے اور روز بروز شایقین وطالبین کے خطون کا جواب دینے مین کارپردازان مطبع کا بہت وقت صرف ہوتا تھا پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ **دفتر دوم** کتاب مستطاب برکت انتساب **بوستان معرفت** شرح مثنوی مولوی روم قدس سرہ بار دوم مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک ودور **منشی نول کشور** واقع لکھنؤ مین بماہ اگست ۱۹۰۴ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ حلیہ طبع سے آراستہ وپیراستہ ہوکر حمائل گلوے خاص وعام ہوا

اعلان

چونکہ مصنف ممدوح نے حق تصنیف وتالیف اس شرح کا بحق مالک مطبع نولکشور لکھنؤ عطا کردیا ہی لہذا حق تصنیف اس شرح مثنوی زبان اردو کا بحق مطبع ہذا محفوظ ہی

نام کتاب	قیمت
رسالہ شرافت ۔مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی	۵ رب
کنز الاسرار ۔ترجمۂ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر	۱ ر
قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	
چشمۂ فیض ۔نظم ترجمۂ اُردو پند نامۂ عطار کلام	
عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ ۔	
از مولوی عبد الغفور خان بہادر ۔	۱ ر ۶
مثنوی الکلام معروف بہ جواہر بنظیر مصنفہ حضرت	
محمد بنظیر شاہ صاحب قادری ۔	۴ رب
کشف الاسرار ۔اُردو ترجمہ بیاید شنید ۔ترجمہ	
راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر ۔	۱ ر ۶
حدیقۃ الاخلاق ۔اُردو ترجمہ بیاید شنید ۔ترجمہ	
راجہ راجیسور راؤ صاحب اصغر ۔	۱ رب
مذاق العارفین ۔ترجمۂ چہار علوم الدین عربی	
ہر چہار جلد کامل درد و جلد کاغذ سفید ولایتی ۔	۴ رب
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد	۳ رب
گلشن سروری نظم بین تہذیب و اخلاق کا	
بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری ۔	۲ ر ۶
اکسیر ہدایت ۔ترجمۂ اُردو کیمیائے سعادت	
جامع شریعت و حقیقت ۔مترجمہ مولوی فخر الدین احمد ۔	۴ رب
نصیحت نامہ ۔اسم با مسمی مترجمہ دیپ چند شاہ	۵ رب
ترجمۂ رشحات ۔مترجمہ مولانا ابو الحسن فرید آبادی ۔	۳ رب
تہذیب احسانی ۔مولفہ حکیم احسان علی ۔	
مجموعۂ توحید ۔از شاہ عبد الصمد عرف رحمت خان	
شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳)	
مثنوی اللہ نام چبورے (۴) پریم نامہ شاہ ولی	۱ ر ۳ ۴
تحفۃ العاشقین ۔رموز تصوف از شاہ عبد الصمد	۱ ر ۳ ۴
اسرار الحروف ہندی ۔از فتح علی شاہ	
قادری بطور تصوف ۔	۳ ر
رہبر راہ حق ۔مجموعہ فراہم کردہ حاجی زرداری	
صاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲)	
رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳)	
مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ علما	
(۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷)	
مثنوی اللہ نام چبورے (۸) بھجن از حضرت	
شاہ عبد الصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰)	
تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول	
(۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ ر
اُردو ترجمۂ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی	
یہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا	
ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہی کہ جسکا	
ترجمہ مولانا ابو الحسن صاحب فرید آبادی نے	
بعبارت فصیح اُردو فرمایا ۔	۹ ر
پند نامۂ وحید ۔مصنفۂ منشی واحد علی وحید ۔	۶ پائی
مجموعۂ تصوف ۔تصنیف حقانی آگاہ شیخ برہانصاحب	۲ ر
مخزن الانوار ۔ترجمۂ گنج الاسرار از مولوی عمد یوسف علی	۸ ر
بودھ پرکاش ۔مصنفۂ منشی شیو دیال سنگھ ۔	۵ ر
تنبیہات منظوم ۔عربی با ترجمۂ اُردو نثر	
و نظم از شیخ احمد بن علی ۔	۶ ر

نام کتاب	قیمت
گلدستۂ جنان اُردو شرح بسیط گلستان سعدی رح از سید رزاق بخش۔	عہ/
مثنوی سرحق ۔موزتصوف از سید شاہ عطا حسین	۵/
پندنامہ حسینی۔ نصائح و اندرز از محمد حسین خان۔	۹ پائی
مشارق الانوار معروف بہ گلدستۂ معجزات احمد مختار و رسول سید ابرار در زبان پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول۔	۸/
گلبن دانش۔ ترجمہ بزبان اُردو کتاب بیباید دید از راجہ راجیشور راؤ۔	۱ر ب
کتب تصوف فارسی	
دیوان خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی رح حررہ عجاز رقم منشی شمس الدین صاحب واضح قلم کاغذ سفید گدہ	عہ/ ب
دیوان حافظ۔ جدید الطبع کاغذ سمی سفید وحنائی۔	۱۴/
ایضاً متوسط قلم حررہ منشی جوالا پرشاد خوشنویس کاغذ سفید گدہ	۱۵ ار ب
ایضاً۔ کاغذ سفید وحنائی۔	۱۲/
انیس الارواح۔ از حضرت شیخ معین الدین چشتی	۱ر ۱۲ ۹
کلمۃ الحق۔ از شاہ عبدالرحمن مع شرح نور مطلق از ملا نوراللہ در بیان وحدت وجود مع دلائل و دفع شکوک	۵/
مکتوبات جوابی شیخ شرف الدین یحیی منیری رح	۲ر ۲ ۹
مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رح	۱۰/
مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی۔	عہ/
مطلع الانوار بنظم از طوطی ہند امیر خسرو دہلوی بتحشی مولانا ابوالحسن فرید آبادی۔	۷/
حدیقۂ حکیم سنائی معروف بالٰہی نامہ مع شرح جدید	

نام کتاب	قیمت
موسوم بمرآۃ الحدائق وحل غوامض جسکے شارح مولانا عبداللطیف رح ہیں۔ کاغذ سفید گندہ۔	عہ/ ب
ایضاً ۔کاغذ حنائی۔	عہ/
گلشن اسرار۔ موز تصوف از مولوی انور علی۔	۱ر ۳ ۹
کیمیائے سعادت از امام غزالی معروف متداول	عہ/
ہدایت المومنین۔ رسالہ در بیان بیعت صالحین از ملا معین الدین صاحب۔	۱/
مطالب رشیدی از حضرت شاہ ابوالعلی قلندر قدس سرہ	۱۰/
رسالہ معرفۃ السلوک از حضرت شاہ محمود خوش زبان	۴/
نفحات الانس ۔مع حواشی مفید از ملا عبدالرحمن جامی۔	عہ/
انوار الرحمن ۔در ملفوظات از مولانا شاہ عبدالرحمن جدید الطبع۔	عہ/ ب
لمعۃ الانوار معروف بہ ہدایۃ المحامد مولفہ حضرت شاہ محمد مہدی۔	۲ر ۲ ۹
نغمۂ عشاق۔ قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے از مولوی نوراللہ مرحوم۔	۸/
مصباح الہدایۃ۔ ترجمۂ عوارف از حضرت شاہ محمود کاشانی	۱۱ر ۹ ۹
فوائد سعدیہ از قاضی ارتضی علی خان تصوف دین	۱۲/
پندنامۂ عطار از حضرت شیخ فرید الدین۔	۱/
تذکرۃ اللہی۔ احوال شاہ مظفر علی قدس سرہ از مولانا ابوالحسن صاحب فرید آبادی۔	۵ر ب